بسم اللہ الرحمن الرحیم
۱۸۷۷ احادیث کا مجموعہ
جس میں عقائد اور احکام پر احادیث جمع کی گئی ہیں
المستند
تصنیف
شیخ الحدیث والتفسیر
علامہ غلام رسول قاسمی
رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز
سرگودھا 048-3215204

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۸۷۷ احادیث کا مجموعہ

جسمیں سنی عقائد اور حنفی احکام پر احادیث یکجا کر دی گئی ہیں

المستند

تصنیف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

رحمۃ للعالمین ﷺ پبلیکیشنز

بشیر کالونی سرگودھا 048-3215204

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ضابطہ

- نام کتاب .... اَلۡمُسۡتَنَد
- مصنف .... شیخ الحدیث والتفسیر پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ
- کمپوزنگ .... طارق سعید، محمد کاشف سلیم
- معاون تخریج .... محمد کاشف سلیم، طارق سعید، اظہر عباس، محمد حسنین، مصطفیٰ حسین، محمد عدنان
- صفحات 712
- بارِ اول 1427ھ (عربی بمع اعراب) تعداد-1,000
- بارِ دوئم 1431ھ (ترجمہ وتخریج) تعداد-1,100
- بارِ سوئم 1435ھ (ترجمہ وتخریج) تعداد-1,100
- بارِ چہارم 1435ھ (ترجمہ وتخریج) تعداد-/1,100
- بارِ پنجم 1435ھ (ترجمہ وتخریج) تعداد-/1,100
- ناشر .... رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا
- قیمت .... -/1800 روپے
- ملنے کا پتہ .... رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

0303-4367413 - 03016002250

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ

کافی عرصہ پہلے فقیر کو خیال آیا تھا کہ دنیا بھر سے تمام ذخیرۂ احادیث کو یکجا کر کے ترتیب دے دیا جائے اور قرآنِ مجید کی طرح حدیث کی صرف ایک ہی کتاب تیار کر دی جائے۔ لیکن معاً یہ خیال بھی آ گیا کہ یہ کام مشقت طلب ہونے کے ساتھ ساتھ اتنا فائدہ مند بھی نہیں۔ کون اتنے بڑے ذخیرہ احادیث کو خریدے گا اور کون پڑھے گا؟ اور کسی عربی دان نے خرید کر پڑھ بھی لیا تو اردو خوانوں اور دیگر زبان والوں کے لیے ترجمہ ضروری ہوگا۔ اسکے باوجود اصل کتب بخاری مسلم صحاح ستہ وغیرہ سے کسی قیمت پر بے نیاز نہیں ہوا جا سکتا۔ ایسا کام کر کے محض ایک نام تو پیدا کیا جا سکتا ہے مگر یہ اس دور کی اہم ضرورت نہیں۔

بالآخر فقیر نے ترجیح اس بات کو دی کہ ایک نہایت مختصر ذخیرۂ احادیث تیار کر دیا جائے جس میں عصرِ حاضر کی ضروریات کے مطابق تمام تر اسلامی عقائد اور تمام تر حنفی احکام کو یکجا کر دیا گیا ہو۔ اہل سنت کے عقائد اس کتاب میں اس طرح یکجا کر دیے گئے ہوں کہ اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد کسی دوسری کتاب میں تلاش کرنے کی حاجت نہ رہے۔

اس کے علاوہ نماز روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح، طلاق، معاشیات، سیاسیات، تصوف، اخلاق، معاشرت، میراث اور طب وغیرہ پر جدید دور کے تقاضے مدِ نظر رکھے گئے ہوں اور دنیا میں آج تک ایسی جامع کتاب نہ لکھی گئی ہو۔ جو شخص اس کتاب کو پڑھ کر سمجھ لے وہ اسلام سے آگاہ و آشنا ہو جائے اور اگر اسی کتاب کو اسلامی مدارس کے نصاب میں شامل کر لیا جائے تو یہ کتاب کسی لحاظ سے اپنے اندر کوئی کمی نہ رکھتی ہو۔ جگہ جگہ اسی کتاب کے کورسز کرائے جائیں اور خصوصاً گرمی کی چھٹیوں میں یا رمضان شریف کے مہینے میں یہ کتاب سکولوں کالجوں کے طلباء کو پڑھا دی جائے تو اللہ کی مہربانی سے ان کی زندگیاں سنور جائیں۔ جس بہن بیٹی کے پاس یہ کتاب موجود ہو وہ اس کتاب پر قرآن کے بعد سب سے زیادہ بھروسہ کر سکے۔ کسی صاحبِ مسند و ارشاد نے یہ کتاب پڑھ لی ہو تو وہ اپنے مریدین کو اچھی رہنمائی دے سکیں اور اس کتاب کو اپنے پاس رکھیں۔

حنفی احکام کو ترجیح دینے کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں اکثریت احناف ہی کی ہے۔ پورا پاکستان اور ہندوستان، بنگلا دیش اور اردگرد کی ریاستیں، افغانستان، روس سے آزاد ہونے والی تمام مسلم ریاستیں، ازبکستان وغیرہ سب حنفی ہیں، اس کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا، حتیٰ کہ ایران کے سنی اور عرب ممالک کے بے شمار مسلمان حنفی ہیں۔ غیر مسلم ممالک چین، برطانیہ، امریکہ وغیرہ میں بھی احناف بلکہ بعض ممالک میں پاکستانیوں کی اکثریت ہے۔ الغرض مسلمانوں میں ۸۰ فیصد سے زائد حنفی ہیں۔

اللہ تعالیٰ دیگر کتبِ حدیث کے مصنفین کو بھی اجرِ عظیم عطا فرمائے اوران کی کتب کو مزید ترقی دے اور مسلمانوں کی اتنی بھاری اکثریت کے لیے سنی عقائد اور حنفی احکام کو یکجا کر دینے کی ہماری اس ادنیٰ سی کاوش کو بھی اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول سے نوازے آمین۔

چنانچہ فقیر نے یہ سب کچھ سوچنے کے بعد مسنون طریقے سے اللہ کریم جل شانہٗ سے استخارہ کیا اور کتاب لکھنے کی اجازت ملنے کے بعد قلم اٹھایا اور الحمد للہ اس کتاب کے اصل نسخہ کو مرتب کرتے وقت فقیر ہر وقت باوضو رہا۔

اس کتاب کی ترتیب اس طرح ہے کہ ہر باب یا فصل کا نام فقہی تحقیقات کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد متعلقہ آیاتِ قرآنی لکھی گئی ہیں اس کے بعد احادیث لکھی گئی ہیں اور باب یا فصل کے آخر میں اگر ضروری سمجھا ہے تو روافض کی کتب سے احادیث ان کی تردید کی غرض سے لکھ دی ہیں۔

یہ کتاب پہلی بار 2006ء میں صرف عربی متن کے ساتھ چھپی تھی۔ الحمد للہ ملک کے طول و عرض میں اللہ تعالیٰ نے اسے خوب پذیرائی سے نوازا۔ علماءِ کرام نے نہایت وسعتِ قلبی سے اسے خوب خراجِ تحسین پیش فرمایا۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی دامت برکاتہم نے اسے متعدد بار پڑھا اور لکھ کر دیا کہ میں نے اس سے قبل ایسی جامع کتاب نہیں دیکھی اور انہوں نے اسے اپنے مدرسہ میں شامل نصاب کیا۔

حضرت پیرِ طریقت قبلہ پیر علاؤ الدین صاحب صدیقی دامت برکاتہم نے بھی اسے محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف کے نصاب میں شامل فرمایا۔ قلیل عرصہ میں یہ کتاب متعدد مدارس میں رائج کر دی گئی۔ بہت سے علماء نے اپنی مساجد میں نمازوں کے بعد اس کی تدریس شروع کر دی۔

تنظیم المدارس کے سربراہ حضرت علامہ مفتی منیب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے اس کی تخریج کرنے کا پرزور مشورہ دیا اور بعض علماء نے اس کا ترجمہ کرنے کو فرمایا۔

چنانچہ اس بار مکمل تخریج، تحقیق اور اردو ترجمہ کے ساتھ نیا ایڈیشن پیشِ خدمت ہے۔ تحقیق کرتے وقت بعض موضوع احادیث کو نکالنا پڑا اور بعض صحیح احادیث کو داخل کرنا پڑا۔ اس کی تخریج میں فقیر کے ساتھ تعاون کرنے والے چند ساتھیوں کا ذکرِ خیر کرنا ضروری ہے۔ محمد کاشف سلیم، محمد طارق سعید، اظہر عباس، محمد حسنین، مصطفیٰ حسین، محمد عدنان۔ اللہ کریم ان سب نوجوانوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور دینِ متین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

فقیر غلام رسول قاسمی
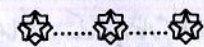
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الْعَقَائِدِ

عقائد کی کتاب

قالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَا اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَا اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ وَبِالۡاٰخِرَۃِ هُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ [البقرة:٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وَقَالَ اٰمَنَ الرَّسُوۡلُ بِمَا اُنۡزِلَ اِلَیۡهِ مِنۡ رَّبِّهٖ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ [البقرہ:٢٨٥] اور فرماتا ہے: رسول اس پر ایمان لائے جو ان پر نازل ہوا ان کے رب کی طرف سے اور مومن بھی ایمان لائے۔ سب ایمان لائے اللہ پر، اور اس کے فرشتوں پر، اور اس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر۔

بَابُ فَاتِحَةِ الْحَدِيْثِ

باب فاتحۃ الحدیث (احادیث کا خلاصہ)

(1)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِىَ الزَّكٰوةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْئَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ : اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ

فَاَخْبِرْنِی عَنِ السَّاعَةِ قَالَ : مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ : اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَی الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِی يَا عُمَرُ اَتَدْرِی مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٩٣ ، ابوداؤد حديث رقم :٤٦٩٥ ، ترمذی حديث رقم :٢٦١٠ ، سنن النسائی حديث رقم:٤٩٩١ ، ابن ماجة حديث رقم:٦٣]۔

ترجمہ: سیدنا عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ شدید سفید کپڑوں والا اور شدید سیاہ بالوں والا آدمی آیا۔ اس آدمی پر سفر کے آثار نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں جانتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ شخص نبی کریم ﷺ تک پہنچا اور آپ ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ اپنے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ہاتھ رانوں پر رکھ لیے۔ اور کہا کہ اے محمد، مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دو۔ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر طاقت ہو تو حج کرو۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس بات پر حیران ہوئے کہ یہ شخص پوچھ بھی رہا ہے اور تصدیق بھی کر رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور خیر اور شر کی تقدیر پر ایمان رکھو۔ اس آدمی نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا: جس سے اس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا! مجھے قیامت کی نشانیاں بتائیں۔ فرمایا: قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ کنیز اپنے مالک کو جنم دے اور تم ننگے پاؤں والے، ننگے بدن والے، بڑے اہل وعیال والے اور بکریاں چرانے والے لوگوں کو لمبی لمبی عمارتیں بناتا ہوا دیکھو۔ پھر وہ آدمی چلا گیا۔ میں کچھ دیر ٹھہرا۔ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو یہ سوال کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ جبریل تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

(2)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ ، اِذْ اَقْبَلَ شَابٌّ جَمِيْلٌ حَسَنُ اللِّمَّةِ طَيِّبُ الرِّيْحِ ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ فَقَالَ،

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، فَرَدَّ النَّبِیُّ ﷺ وَرَدَدْنَا ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ اُدْنُهْ ، فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ اُدْنُهْ ، فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ اُدْنُهْ ، فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّرًا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ اُدْنُهْ ، حَتّٰی جَلَسَ فَاَلْصَقَ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِی عَنِ الْاِيْمَانِ مَا هُوَ ، قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ ، قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ مَا هِیَ ، قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ ، قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنِ الْاِحْسَانِ مَا هُوَ ، قَالَ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ ، قَالَ صَدَقْتَ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ ، قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ مَتٰی هُوَ، قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، قَالَ صَدَقْتَ ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ ، فَانْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ ، اِذْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَیَّ بِالرَّجُلِ ، فَسِرْنَا فِی اِثْرِهٖ ، فَمَا نَدْرِی اَيْنَ تَوَجَّهَ ، وَلَا رَاَيْنَا مِنْهُ شَيْئًا ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ ، مَا اَتَانِی فِی صُوْرَةٍ قَطُّ اِلَّا وَ اَنَا اَعْرِفُهٗ فِيْهَا قَبْلَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی كِتَابِ الْاٰثَارِ وَ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی مُسْنَدِهٖ [كتاب الآثار صفحه٩٧ حديث رقم : ٣٨٧، مسند الامام الاعظم صفحه ٤،٥ ، مسند احمد حديث رقم:٣٧٦]۔ الحديث صحيح و رجاله رجال الصحيحين وقد اختلف فی علقمة بن مرثد و مر شاهده

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس صحابہ کرام کی سنگت میں بیٹھے تھے۔ اسی دوران ایک خوبصورت نوجوان نمودار ہوا جس نے خوبصورت زلفیں رکھی ہوئی تھیں اور زبردست خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ (اور دوسرے لوگوں کو الگ سلام دیتے ہوئے کہا) السلام علیکم۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی اپنے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ وہ ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ

کے احترام اور توقیر میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ پھر ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ پھر ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ حتیٰ کہ بیٹھ گیا اور اپنے دونوں گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیے۔ پھر کہنے لگا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: اللہ کو ماننا، اس کے فرشتوں کو ماننا، اسکی کتابوں کو ماننا، اسکے رسولوں کو ماننا، آخرت کے دن کو ماننا اور خیر و شر کی تقدیر کو اسکی طرف سے ماننا ایمان ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کے تصدیق کرنے پر حیران ہوئے۔ جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے اسلام کے احکام کے بارے میں بتائیے کہ یہ کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا: نماز پڑھنا، زکوۃ دینا، حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اور جنابت کا غسل کرنا۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے۔ جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتائیے کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے کہ تو اللہ کے لیے عمل اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے کہ جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے قیامت کے قائم ہونے کے بارے میں بتائیے وہ کب قائم ہوگی؟ فرمایا جس سے پوچھ رہے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے۔ پھر وہ لوٹ گیا اور ہم اسے دیکھ رہے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو واپس میرے پاس لاؤ۔ ہم اسکے پیچھے نکلے مگر ہمیں سمجھ نہیں لگی وہ کدھر گیا؟ اور نہ ہی ہمیں اس کا کوئی نشان ملا۔ ہم نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے عرض کر دی۔ فرمایا یہ جبریل تھے۔ تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔ اس صورت سے پہلے جب بھی وہ کسی صورت میں آتے تو میں انہیں پہچان لیتا تھا۔

بَابُ التَّوحِيدِ وَ صِفَاتِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَلَا شَانُهُ

توحید اور اللہ جل شانہ کی صفات کا باب

(3)۔ عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَ مُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ ، قَالَ يَا مُعَاذُ ، قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ، قَالَ يَا مُعَاذُ ، قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ ، قَالَ يَا مُعَاذُ ، قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ، ثَلَاثًا ، قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا

رَسُولُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا ؟ قَالَ اِذًا يَتَّكِلُوا ، فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَاَثُّمًا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم : ۱۲۸ ، مسلم حدیث رقم : ۱۴۸]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سواری پر تشریف فرما تھے اور حضرت معاذ ؓ ان کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں حاضر ہوں، حکم فرمائیے۔ آپ ﷺ نے تین بار اسی طرح اے معاذ، اے معاذ فرمایا اور ہر بار حضرت معاذ نے لبیک لبیک عرض کیا۔ پھر فرمایا: جو شخص سچے دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے گا اللہ اسے جہنم پر حرام کر دے گا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں یہ بات لوگوں کو جا کر بتا نہ دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ فرمایا: اس طرح لوگ اسی بات پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (یعنی عمل چھوڑ دیں گے)۔ بعد میں حضرت معاذ نے اپنی وفات کے وقت یہ بات بتا دی تا کہ علم چھپانے کا گناہ نہ ملے۔

(4)۔ وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ ؓ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْ لِي فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ ، قَالَ : قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم : ۱۵۹]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی نصیحت فرمائیے کہ آپ کے علاوہ مجھے کسی سے پوچھنی نہ پڑے۔ فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ڈٹ جا۔

(5)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَ شَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيبُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَاَنِي وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهِ وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ وَسُبْحَانِي اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۱۹۳ ، ۴۹۷۴ ، ۴۹۷۵ ، نسائی حدیث رقم: ۲۰۷۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا ہے حالانکہ یہ اس کا حق نہ تھا۔ اور اس نے مجھے گالی دی ہے حالانکہ یہ بھی اس کا حق نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا اس طرح ہے کہ کہنے لگا مجھے اللہ پہلی دفعہ پیدا کرنے کی طرح دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ حالانکہ پہلی مرتبہ پیدا کرنا دوسری

بارزندہ کرنے سے آسان نہیں اور اس نے مجھے گالی اس طرح دی ہے کہ کہنے لگا خدا کا بھی بیٹا ہے۔ حالانکہ میں کسی کو
اپنی بیوی بنانے یا بیٹا بنانے سے پاک ہوں۔

(6)۔ وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیمَا یَرْوِیهِ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ اَنَّهٗ قَالَ یَا عِبَادِی اِنِّی
حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِی وَ جَعَلْتُهٗ بَیْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا ، یَا عِبَادِی كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ
هَدَیْتُهٗ فَاسْتَهْدُونِی اَهْدِكُمْ ، یَا عِبَادِی كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ ، فَاسْتَطْعِمُونِی اُطْعِمْكُمْ ،
یَا عِبَادِی كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُونِی اَكْسُكُمْ ، یَا عِبَادِی اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّیْلِ
وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا فَاسْتَغْفِرُونِی اَغْفِرْلَكُمْ ، یَا عِبَادِی اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّی
فَتَضُرُّونِی وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِی فَتَنْفَعُونِی ، یَا عِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ
كَانُوا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِی مُلْكِی شَیْئًا ، یَا عِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ
وَ آخِرَكُمْ وَ اِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ
مُلْكِی شَیْئًا ، یَا عِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَ جِنَّكُمْ قَامُوا فِی صَعِیدٍ وَاحِدٍ
فَسَأَلُونِی فَاَعْطَیْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِی اِلَّا كَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا
اُدْخِلَ الْبَحْرَ ، یَا عِبَادِی اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِیهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّیكُمْ اِیَّاهَا ، فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا
فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:٦٥٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ نے نبی کریم ﷺ کی زبانِ اقدس سے وہ بات بیان کی ہے جوانہوں نے اپنے رب جل
شانہ کی طرف سے بیان فرمائی ہے(یعنی یہ بھی حدیثِ قدسی ہے)۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے ظلم
کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے لہٰذا آپس میں ظلم مت کرنا۔ اے
میرے بندو! جب تک میں کسی کو ہدایت نہ دوں اس وقت تک تم سب گمراہ ہو۔ لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگتے رہو، میں
تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو کھانا نہ دوں، تم سب بھوکے ہو۔ لہٰذا مجھ سے کھانا مانگتے
رہو، میں تمہیں کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو لباس نہ پہناؤں تم سب ننگے ہو لہٰذا مجھ سے لباس
مانگتے رہو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے رہتے ہو۔ اور میں سارے گناہ
معاف کرتا ہوں۔ لہٰذا مجھ سے معافی مانگتے رہو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں اتنی پہنچ ہی نہیں

کہ میرا کچھ نقصان کر سکو۔ اور تم میں اتنی پہنچ ہی نہیں کہ میرا فائدہ کر سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے
لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر تمہارے ایک پاکیزہ ترین آدمی کے قلب کی طرح شفاف ہو جائیں تب بھی میری
بادشاہی میں معمولی اضافہ بھی نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر تمہارے
ایک بدترین آدمی کے قلب کی طرح بدکار ہو جائیں تب بھی میری بادشاہی میں معمولی کمی نہ آئے گی۔ اے میرے
بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر ایک جسم کی شکل اختیار کر لیں اور مجھ سے
بھاری مطالبہ کریں تو میں ہر ایک کی فرمائش پوری کر دوں تو اس سے میری ملکیت میں کوئی کمی نہیں آئے گی جس طرح
سوئی کا ناکہ سمندر میں ڈبو لینے سے سمندر کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اے میرے بندو! یہ صرف تمہارے اپنے اعمال ہوتے ہیں
جنہیں میں تمہارے لیے شمار کر لیتا ہوں اور بدلے کی صورت میں تمہاری طرف لوٹا دیتا ہوں۔ لہٰذا جس کسی کو فائدہ پہنچے
وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کسی کو فائدہ نہ پہنچے وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

(7)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِینَ اِسْمًا ، مَنْ
اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، هُوَ اللّٰهُ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ اَلرَّحِیْمُ اَلْمَلِكُ اَلْقُدُّوْسُ
اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُهَیْمِنُ اَلْعَزِیْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَكَبِّرُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ
اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِیْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ
اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ اَلْحَكَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِیْفُ اَلْخَبِیْرُ اَلْحَلِیْمُ اَلْعَظِیْمُ اَلْغَفُوْرُ
اَلشَّكُوْرُ اَلْعَلِیُّ اَلْكَبِیْرُ اَلْحَفِیْظُ اَلْمُقِیْتُ اَلْحَسِیْبُ اَلْجَلِیْلُ اَلْكَرِیْمُ اَلرَّقِیْبُ اَلْمُجِیْبُ
اَلْوَاسِعُ اَلْحَكِیْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِیْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِیْدُ اَلْحَقُّ اَلْوَكِیْلُ اَلْقَوِیُّ اَلْمَتِیْنُ
اَلْوَلِیُّ اَلْحَمِیْدُ اَلْمُحْصِی اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِیْدُ اَلْمُحْیِی اَلْمُمِیْتُ اَلْحَیُّ اَلْقَیُّوْمُ اَلْوَاجِدُ
اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ
اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِی اَلْمُتَعَالِی اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَلْمُقْسِطُ اَلْجَامِعُ اَلْغَنِیُّ اَلْمُغْنِی اَلْمَانِعُ اَلضَّآرُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ
اَلْهَادِی اَلْبَدِیْعُ اَلْبَاقِی اَلْوَارِثُ اَلرَّشِیْدُ اَلصَّبُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَرَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی
اِلٰی دَخَلَ الْجَنَّةَ [ترمذی حدیث رقم: ٣٥٠٧ ، ابنِ ماجة حدیث رقم: ٣٨٦١ ، ومثله فی البخاری حدیث

رقم: ٦٤١٠ ، ومثله فی المسلم حدیث رقم: ٦٨١٠ ، مستدرك حاكم حديث رقم: ٤١ ، ٤٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ کے ننانوے نام ہیں۔ جس نے ان کا احاطہ کرلیا وہ جنتی ہے۔

وہ اللہ ہے۔ جس کے سواء کوئی معبود نہیں، بے حد رحم کرنے والا، ہمیشہ رہنے والا، مالک، بے عیب، سلامتی والا، امن عطا کرنے والا، نگہبان، غالب، کمی پوری کرنے والا، تکبر کرنے کا حقدار، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، صورت بنانے والا، بے حد بخشش کرنے والا، قہر کرنے والا، اپنے پاس سے دینے والا، رزق دینے والا، بے حد کھولنے والا، جاننے والا، بند کرنے والا، کھولنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا، لطف کرنے والا، خبر رکھنے والا، برداشت والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدردان، بلند رتبہ، بڑا، حفاظت کرنے والا، تقویت دینے والا، حساب لینے والا، شان والا، کرم کرنے والا، صورتِ حال پر نظر رکھنے والا، قبول کرنے والا، وسعت والا، مصلحت والا، محبت کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ اٹھانے والا، مشاہدہ کرنے والا، سچا، اعتماد کے قابل، قوت والا، مضبوط، دوست، تعریف کے قابل، احاطہ کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، لوٹانے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا، زندہ، قائم دائم، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، اکیلا، جس کے سب محتاج ہیں، قدرت والا، اقتدار والا، آگے لے جانے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلا، سب سے آخر، ظاہر، پوشیدہ، کارساز، بلندی والا، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، معاف کرنے والا، شفقت ومہربانی کرنے والا، مالک، جلال اور بزرگی والا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کردینے والا، روکنے والا، نقصان کا مالک، نفع بخش، نورِ مطلق، ہدایت دینے والا، نئے سرے سے پیدا کرنے والا، باقی رہنے والا، وارث، راہ دکھانے والا، بردبار۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَبِيْبِ ﷺ

حبیب کریم ﷺ کے مناقب کا باب

فِي شَرَافَةِ نَسَبِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی خاندانی شرافت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ [آل عمران:١٦٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں ان

کی اپنی جانوں میں سے اپنا رسول بھیجا ہے۔ وَقَالَ الْخَلِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ [البقرہ:١٢٩] اور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی: اے میرے رب ان میں انہی میں سے رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں تلاوت کرے۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ [الشعراء:٢١٩] اور فرماتا ہے: (اے محبوب) تیرا سجدہ کرنے والوں میں آنا جانا۔

(8)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٣٥٥٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بنی آدم کے بہترین لوگوں میں زمانہ در زمانہ آگے چلتا آیا حتیٰ کہ اس دور میں میری ولادت ہوگئی۔

(9)۔ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٥٩٣٨ ، ترمذی حدیث رقم:٣٦٠٥ ، ٣٦٠٦]۔

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ نے اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ میں سے قریش کو چن لیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا۔

(10)۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمْ يَزَلِ اللّٰهُ تَعَالٰى يَنْقُلُنِيْ مِنَ الْاَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ وَالْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتّٰى اَخْرَجَنِيْ مِنْ اَبَوَيَّ فَلَمْ يَلْتَقِيَا عَلٰى سِفَاحٍ قَطُّ رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ وَ ابْنُ الْجَوْزِيْ فِي الْوَفَا [الشفاء ١/٤٨ ، الوفا صفحہ ٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ مجھے کرامت والی پشتوں اور پاکیزہ رحموں میں منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ مجھے میرے ماں باپ میں سے پیدا کیا، پس وہ دونوں (یعنی اصلاب و ارحام) برائی کے طریقے سے نہیں ملے۔

فِی مِیلَادِ النَّبِیِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے میلاد کا بیان

قَالَ اللهُ تَعَالٰی قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا [يونس: ۵۸] اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فرما دو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت، اس چیز پر خوشی منایا کرو۔ وَقَالَ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ [الضحی: ۱۱] اور فرماتا ہے: اپنے رب کی نعمت کو بیان کر۔ وَقَالَ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ [البقرة: ۱۵۲] اور فرماتا ہے: میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری مت کرو۔ وَقَالَ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللهِ [ابراهيم: ۵] اور فرماتا ہے: انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ۔

(11)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا [ابراهيم:۲۸]، قَالَ: هُمْ وَاللهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ، قَالَ عَمْرٌو: هُمْ قُرَيْشٌ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ نِعْمَةُ اللهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حديث رقم:۳۹۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کی آیت اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا [ابراهيم:۲۸] کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: اَلَّذِيْنَ سے مراد کفار قریش ہیں، حدیث کے راوی عمرو فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم وہ لوگ قریش تھے اور نعمت اللہ سے مراد محمد ﷺ ہیں۔

(12)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰی حَلْقَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَاللهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ؟ قَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّیْ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰی مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ، قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ، قَالُوْا: وَاللهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ قَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَاِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِیْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَاَحْمَدُ [نسائی حديث رقم: ۵۴۲۶، مسند احمد ۱۱۴/۴ حديث رقم: ۱۶۸۴۱، المعجم الكبير

للطبرانی حديث رقم: ۱۶۰۵۷]۔ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ بِلَفْظِ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا [مسلم حديث رقم: ۶۸۵۷، ترمذی حديث رقم: ۳۳۷۹، صحيح ابن حبان حديث رقم: ۸۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ حضرت معاویہ ؓ مسجد میں ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے، فرمایا: کس لیے بیٹھے ہو؟ لوگوں نے کہا ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں، فرمایا: کیا اللہ کی قسم تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں، فرمایا: میں نے آپ لوگوں پر شک کرتے ہوئے آپ سے قسم نہیں لی، آپ لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں مجھ سے کم روایت کرنے والا کوئی نہ تھا، اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ایک حلقے میں تشریف لائے، اور فرمایا: تم لوگ کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی، اور آپ کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا، فرمایا: کیا اللہ کی قسم تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں، فرمایا: میں نے آپ لوگوں پر شک کرتے ہوئے آپ سے قسم نہیں لی، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور مجھے خبر دی کہ بے شک اللہ عزوجل تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں میں فخر کر رہا ہے۔

(13)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَذَاكَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَاَبُوْ بَكْرٍ ؓ مِيْلَادَهُمَا عِنْدِیْ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَكْبَرَ مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ [المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ۲۸، مجمع الزوائد ۶۰/۹]۔ وقال الهيثمی اسناده حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میرے پاس رسول اللہ ﷺ نے اور ابوبکر ؓ دونوں نے اپنے میلاد کا ذکر کیا، رسول اللہ ﷺ ابوبکر سے بڑے تھے۔

(14)۔ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ۲۷۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دن میں پیدا ہوا تھا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا تھا۔

(15)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ اُرِيَهٗ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ، فَقَالَ لَهٗ مَا ذَا لَقِيْتَ، قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْرًا غَيْرَ اَنِّیْ سُقِيْتُ فِیْ هٰذِهٖ بِعَتَاقَتِیْ ثُوَيْبَةَ رَوَاهُ

الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۵۱۰۱]۔

ترجمہ: حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مر گیا تو اس کے گھر کے ایک فرد نے خواب میں اس کی بدحالی کو دیکھا۔اس نے پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ ابولہب نے کہا کہ مجھے تم لوگوں سے بچھڑ کر کوئی سکون نہیں سوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے اس انگلی میں سے پانی ملتا رہتا ہے۔

(16)۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ : سَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاثَ ابْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِی يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ ، اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَ : رَسُولُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنِّی وَ اَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِی الْمِيلَادِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۶۱۹]۔

ترجمہ: قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ: عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ ﷺ بڑے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں، مگر میں آپ ﷺ سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(17)۔ وَعَنْ مُغِيرَةَ بْنِ اَبِی رَزِيْنٍ قَالَ : قِيلَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَيُّمَا اَكْبَرُ اَنْتَ اَمِ النَّبِیُّ ﷺ؟ فَقَالَ : هُوَ اَكْبَرُ مِنِّی وَ اَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهُ رَوَاهُ الْحَاكِم [مستدرك حاكم حديث رقم:۵۴۷۸]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن ابی رزین فرماتے ہیں کہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب سے پوچھا گیا کہ آپ اور نبی کریم ﷺ میں کون بڑا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ مجھ سے بڑے ہیں مگر میں ان سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(18)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ، فَقَالَ مَا هٰذَا ؟ قَالُوا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِی اِسْرَآئِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسٰی ، قَالَ فَاَنَا اَحَقُّ بِمُوسٰی مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَمِثْلُهُ فِی مُسْلِمٍ [بخاری حدیث رقم:۲۰۰۴، ۳۳۹۷، ۳۹۴۳، ۴۶۸۰، ۴۷۳۷، مسلم حدیث رقم:۲۶۵۶، ۲۶۵۸، ابوداؤد حدیث رقم:۲۴۴۴، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۷۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہیں۔آپ ﷺ نے پوچھا یہ کیسا روزہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ بڑا اچھا دن ہے۔یہ وہ دن ہے جب اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ کا تم سے زیادہ حقدار ہوں۔پھر آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اُرسِلَ رَسُولُنَا ﷺ اِلَی الْعٰلَمِيْنَ جَمِيعاً

ہمارے رسول ﷺ تمام جہانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّی رَسُولُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيعًا [الاعراف:۱۵۸] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرما دو: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔وَ قَالَ يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيلِ الْآيَة [الاعراف:۱۵۷] اور فرماتا ہے: اسے اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

(19)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِی اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُودِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِی اُرْسِلْتُ بِهِ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۸۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے۔اس امتِ دعوت کا کوئی بھی فرد خواہ یہودی ہو یا عیسائی، میرے بارے میں سن کر ایمان لائے بغیر مر گیا تو وہ ضرور ہی دوزخی ہوگا۔

(20)۔ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَاَنَّ عِيسٰی عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ وَابْنُ اَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰی مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰی مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۴۳۵، مسلم حدیث رقم:۱۴۰]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم کی طرف القا فرمایا تھا اور وہ اللہ کی طرف سے روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں۔اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کا عمل کچھ بھی ہو۔

(21)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا

وَطَهُوراً وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّ خُتِمَ بِىَ النَّبِيُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم :١١٦٧، ترمذى حديث رقم :١٥٥٣، ابن ماجة حديث رقم:٥٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلام عطا ہوا ہے اور مجھے رُعب کے ذریعے مدد دی گئی ہے اور میرے لیے غنیمت کے مال حلال کر دیے گئے ہیں اور میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے ذریعے سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

نَبِيُّنَا ﷺ آخِرُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا تَأْوِيْلَ فِيْهِ وَلَا تَخْصِيْصَ

ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں۔ اس میں کسی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [الاحزاب: ٤٠] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔ وَ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ [المائدة:٣] اور فرماتا ہے: آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا۔ وَقَالَ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ [آل عمران: ١١٠] اور فرماتا ہے: تم بہترین امت ہو، تمہیں لوگوں کے لیے سامنے لایا گیا ہے۔

(22)۔ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِى وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا ذَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فُوْا بَيْعَةَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْا حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٤٧٧٣، بخارى حديث رقم:٣٤٥٥، ابن ماجة حديث رقم :٢٨٧١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سیاست کا کام انبیاء کرتے تھے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا تھا، مگر اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور اب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: پہلے خلیفہ کی بیعت کو نبھانا، بس پہلے کی بیعت کو نبھانا۔ تم ان کا حق ادا کرتے رہنا، اللہ ان سے انکی رعایا کے بارے میں خود پوچھ لے گا۔

(23)۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِى وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِى كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتاً

فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَ يَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٥٩٦١ ، بخارى حديث رقم:٣٥٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے حسین و جمیل گھر بنایا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اب لوگ گھوم پھر کر مکان دیکھنے لگے اور اسکی خوبصورتی پر حیران ہونے لگے۔ مگر یہ بھی کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(24)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْباً مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٧٣٤٢ ، بخارى حديث رقم:٣٦٠٩ ، ترمذى حديث رقم:٢٢١٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب فریبی جھوٹے پیدا نہ ہوں گے، ان میں سے ہر ایک رسالت کا دعویٰ کرے گا۔

(25)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٧٤٠٤، بخارى حديث رقم:٦٥٠٤، ترمذى حديث رقم:٢٢١٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح (جڑے ہوئے) ہیں۔

(26)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِى وَ لَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِىَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِى [ترمذى حديث رقم:٢٢٧٢ ، مسند احمد حديث رقم:١٣٨٣١]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ یہ بات صحابہ کرام پر گراں گزری۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ

مبشرات جاری رہیں گے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کے خواب، یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہیں۔

(27)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِی آخِرُ الْمَسَاجِدِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٣٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

(28)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَمَسْجِدِی خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِيَآءِ رَوَاهُ الدَّيْلِمِی [مجموع فی مصنفات ابی جعفرابن البختری حديث رقم:٢١٦، الترغيب والترهيب حديث رقم:١١٧٥ وَقَالَ الْبَانِی فِی تَخْرِيْجِهٖ اِنَّهٗ حَسَنٌ، مجمع الزوائد حديث رقم:٥٨٥٥، ورواه الديلمی بغير سند]۔ هٰذَا الْحَدِيْثُ يُفَسِّرُ حَدِيْثَ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں سے آخری ہے۔

(29)۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِی يُمْحٰی بِیَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی عَقِبِی وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِی لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ وَفِی رِوَايَةٍ لَيْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَی الْبُخَارِی اِلٰی وَاَنَا الْعَاقِبُ [مسلم حديث رقم:٦١٠٥، بخاری حديث رقم:٣٥٣٢، ٤٨٩٦، ترمذی حديث رقم:٢٨٤٠]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں اٹھانے والا ہوں، لوگ میرے پیچھے پیچھے اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد ایک بھی نہ ہو۔

(30)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آدَمَ خَيَّرَ لِآدَمَ بَنِيْهِ، فَجَعَلَ يَرٰی فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلٰی بَعْضٍ، قَالَ : فَرَآنِی نُوْراً سَاطِعاً فِی اَسْفَلِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا ابْنُكَ اَحْمَدُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَهُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِی [دلائل النبوة

للبيهقی ٥/٤٨٣، الخصائص الكبری ١/٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: جب اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو آدم کے سامنے ان کی اولاد کے مراتب ظاہر فرمائے، تو وہ بعض کے بعض پر فضائل دیکھنے لگے، فرمایا: انہوں نے مجھے ان کے نیچے چھائے ہوئے نور کی حالت میں دیکھا، تو عرض کیا اے میرے رب، یہ کون ہے؟ فرمایا: یہ تیرا بیٹا احمد ہے، یہی اول ہے یہی آخر ہے، یہی پہلا شفیع ہے۔

حُبُّهٗ ﷺ اَصْلُ الْاِيْمَانِ وَلَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ

آپ ﷺ کی محبت ایمان کی بنیاد ہے۔ جسکے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت نہیں اسکے دل میں ایمان نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی يَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ [التوبة:٢٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو کہ اگر تمہارے آباء واجداد اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور رشتہ دار اور مال جسے تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری پسندیدہ رہائش گاہیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیاری ہیں تو پھر انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنی طرف سے سزا نافذ کردے۔

(31)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:١٥، مسلم حديث رقم:١٦٩، نسائی حديث رقم:٥٠١٣، ٥٠١٤، ابن ماجة حديث رقم:٦٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔

(32)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ، اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِی الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:١٦٥، بخاری حديث

رقم:١٦، ترمذی حدیث رقم:٢٦٢٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس بندے میں پائی جائیں اس نے ایمان کی چاشنی پالی۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اسے باقی سب سے زیادہ پیارے ہوں۔ دوسری یہ کہ وہ کسی بندے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتا ہو۔ تیسری یہ کہ کفر کی طرف لوٹ جانا اسے اتنا ناپسند ہو جس طرح آگ میں گرائے جانا اسے ناپسند ہے۔

(33)۔ وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ : وَمَا اَعْدَدتَّ لِلسَّاعَةِ قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قَالَ : فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اَنَسٌ ﷺ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم :٦٧١٣ ، بخاری حدیث رقم :٣٦٨٨] وَفِي رِوَايَةٍ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اِسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدتُّ لَهَا كَثِيْرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم :٦٧١٥ ، بخاری حدیث رقم:٧١٥٣] وَمِثْلُهُ فِي مُوَطَّا الْاِمَامِ مُحَمَّدٍ [موطا الامام محمد صفحة ٣٩٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا میں نے اس کے لیے کوئی تیاری نہیں کی، سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہوگی۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام لانے کے بعد کسی بات پر اتنا خوش ہوتے ہوئے نہیں دیکھا تھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول اور ابو بکر اور عمر سے محبت کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی خاموش سا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے اس کے لیے نہ تو زیادہ نماز تیار کی ہے نہ روزے اور نہ ہی زکوٰۃ، ہاں البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تیری محبت ہوگی۔

(34)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ

اِلَّا بَكٰى رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حدیث رقم:٨٧ ، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٢٥٢ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ طَفَاوِي]۔ اِسْنَادُ الدَّارِمِيِّ صَحِيْحٌ وَاِسْنَادُ الطَّبْرَانِيِّ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن محمد اپنے باپ کی زبانی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو جب بھی نبی کریم ﷺ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے سنا وہ ہمیشہ رونے لگتے تھے۔

(35)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِاَهْلِهِ وَمَالِهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٧١٤٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے ہر ایک یہ چاہے گا کہ کاش وہ مجھے اپنے اہل وعیال اور مال و دولت کے بدلے میں دیکھ سکے۔

فِي تَعْظِيْمِهٖ وَتَوْقِيْرِهٖ وَاَدَبِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر اور ادب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ [الفتح :٨،٩] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو شاہد، خوشخبری سنانے والا اور آخرت سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تا کہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور نبی کی بے حد تعظیم اور توقیر کرو۔ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ [الحجرات :١] اور فرماتا ہے: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے مت بڑھو۔ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ [الحجرات :٢] اور فرماتا ہے: اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند مت کرو۔ وَقَالَ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا [النور :٦٣] اور فرماتا ہے: نبی کا بلانا ایک دوسرے کے بلانے کی طرح مت سمجھو۔

(36)۔ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ وَجَّهَتْهُ قُرَيْشٌ عَامَ الْقَضِيَّةِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَاٰى مِنْ تَعْظِيْمِ اَصْحَابِهٖ لَهٗ مَا رَاٰى ، فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلٰى

الْمُلُوكِ وَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ اَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَاِذَا اَمَرَهُمْ اِبْتَدَرُوا اَمْرَهُ وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلٰى وَضُوئِهٖ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ وَاِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا رَوَاهُ الْبُخَارِي[بخاری حدیث رقم: ۲۷۳۱]۔

ترجمہ: عروہ بن مسعود کو جب قریش نے صلح حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو انہوں نے صحابہ کو نبی کریم ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے دیکھا۔ جب عروہ واپس اپنے دوستوں کے پاس گئے تو کہنے لگے۔ اے لوگو! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں جا چکا ہوں۔ میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں بھی گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کے اصحاب کو اس کی ایسی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا جیسی محمد کی تعظیم محمد کے اصحاب کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم وہ اگر بلغم بھی پھینکتا ہے تو وہ کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ میں گرتی ہے، پھر وہ اسے اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا ہے۔ جب وہ انہیں کوئی حکم دیتا ہے تو اس کی تعمیل میں سارے کے سارے بھاگ پڑتے ہیں۔ وہ جب وضو کرتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ لوگ اس کے وضو سے برکت حاصل کرنے کے لیے آپس میں لڑ پڑیں گے۔ جب وہ بولتا ہے تو وہ لوگ اس کے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ اس کے ادب کی وجہ سے اسکی طرف نگاہیں جما کر نہیں دیکھتے۔ اس نے تم لوگوں کے سامنے ہدایت کا راستہ پیش کیا ہے لہٰذا اسے قبول کرلو۔

(37)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَاَطَافَ بِهٖ اَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ اِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم: ۶۰۴۳]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ حجام آپ کی حجامت بنا رہا تھا اور آپ کے اصحاب آپ کے اردگرد موجود تھے۔ وہ چاہتے یہ تھے کہ ایک بھی بال گرے تو کسی نہ کسی کے ہاتھ میں جائے۔

(38)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ اَرْسَلَنِي اَهْلِي اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ، فَاَخْرَجَتِ الْجُلْجُلَ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ اِذَا اَصَابَ الْاِنْسَانَ عَيْنٌ اَوْ شَيْءٌ بَعَثَ اِلَيْهَا مِخْضَبَهُ، فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ، فَرَاَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[بخاری حدیث رقم: ۵۸۹۶، ۵۸۹۷، ۵۸۹۸، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۶۲۳]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب ؓ فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ دے کر بھیجا، انہوں نے چاندی کی ایک ڈبی نکالی جس میں نبی کریم ﷺ کے بال مبارک تھے، کسی انسان کو جب نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آپ کی طرف اپنا پیالہ بھیجتا تھا، آپ وہ بال مبارک اس میں پھیرتی تھیں، اور وہ اسے پی لیتا تھا، میں نے اس ڈبی میں جھانکا تو میں نے سرخ رنگ کے بال مبارک دیکھے۔

(39)۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِي بِهَا رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم: ۵۴۰۹]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے ایک طیالسی جبہ نکالا اور فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے جو عائشہ کے پاس تھا حتیٰ کہ وہ وفات پا گئیں، جب وہ فوت ہوئیں تو میں نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اسے پہنا کرتے تھے، پھر ہم اسے مریضوں کے لیے دھو لیتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔

(40)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[ابوداؤد حدیث رقم: ۲۶۴۷، ۵۲۲۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۰۴]۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ اُنْظُرْ حدیث رقم: ۱۷۱۶۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کا ہاتھ مبارک چوما۔

(41)۔ وَلَمَّا اَذِنَتْ قُرَيْشٌ لِعُثْمَانَ ؓ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ حِينَ وَجَّهَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ فِي الْقَضِيَّةِ، اَبٰى وَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ حَتّٰى يَطُوفَ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَذَا فِي الشِّفَا[الشفاء ۳۱/۲]۔

ترجمہ: جب حضرت عثمان ؓ کو نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے دن قریش کی طرف بھیجا تو انہوں نے آپ کو طواف کعبہ کی اجازت دی۔ مگر آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہ کریں۔

(42)۔ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي خُذْ هٰذَا الدَّمَ فَادْفِنْهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالطَّيْرِ وَالنَّاسِ فَتَنَحَّيْتُ بِهٖ فَشَرِبْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَضَحِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ[شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم: ۶۴۸۹، الخصائص الکبریٰ ۴۴۱/۲]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن عمر بن سفینہ اپنے باپ سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے

لگوائے (علاج کے لیے اپنے خون مبارک نکلوایا) اور مجھے فرمایا کہ یہ خون پکڑو اور اسے جانوروں، پرندوں اور انسانوں کی پہنچ سے دور دفن کردو۔ میں نے ایک طرف ہٹ کر وہ خون پی لیا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو بتایا تو آپ ہنس پڑے۔

(43)۔ وَعَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ إِلٰى فَخَّارَةٍ فَبَالَ فِيْهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرْتُهُ فَضَحِكَ وَقَالَ أَمَا إِنَّكِ لَنْ تَشْتَكِيَ بَطْنُكِ بَعْدَ يَوْمِكِ هٰذَا أَبَداً رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَذَكَرَهُ السُّيُوْطِيُّ فِي الْخَصَائِصِ الْكُبْرٰى [الخصائص الكبرى ۱/۱۲۲، مستدرك حاكم حديث رقم: ۷۰۶۲، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ۲۰۷۴۰، الشفاء ۱/۴۱، حلية الاولياء حديث رقم: ۳۰۸۵ كَمَا رَتَّبَهُ الْهَيْثَمِيُّ وَفِيْهِ أَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَقَالَ عَيَاضٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ حَدِيْثُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ شَرِبَتْ بَوْلَهُ صَحِيْحٌ، أَلْزَمَ الدَّارَقُطْنِيُّ مُسْلِماً وَالْبُخَارِيَّ إِخْرَاجَهُ فِي الصَّحِيْحِ، أَقُوْلُ لَعَلَّهُ قَالَ هٰذَا فِيْ حَدِيْثٍ آخَرَ أَوْ فِيْ سَنَدٍ آخَرَ]۔

ترجمہ: حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک رات کو اٹھ کر ٹھیکرے کے پاس تشریف لے گئے اور اس میں بول مبارک فرمایا، پھر رات کو میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، بس جو کچھ اس میں تھا میں نے پی لیا، جب صبح ہوئی تو میں نے حضور کو عرض کیا، آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: آج کے بعد تیرے پیٹ کو کبھی تکلیف نہ ہوگی۔

(44)۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ شُجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَتَلَقَّاهُ أَبِيْ فَمَلَجَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ بِفَمِهِ وَازْدَرَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى مَنْ خَالَطَ دَمِيْ دَمَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ اِبْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ رحمة الله عليه فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ قَدْ تَكَاثَرَتِ الْأَدِلَّةُ عَلٰى طَهَارَةِ فُضُلَاتِهِ ﷺ [مستدرك حاكم حديث رقم: ۶۵۰۲، ۶۵۱۰، الخصائص الكبرى ۲/۴۴۱، فتح الباری ۱/۲۳۷ بَابُ الْمَاءِ الَّذِيْ يُغْسَلُ بِهِ شَعْرُ الْإِنْسَانِ]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن زخمی ہوئے، میرے والد آپ ﷺ سے ملے اور انہوں نے اپنے منہ کے ذریعے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے خون چوس لیا اور اسے نگل گئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسے دیکھنا چاہتا ہو جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل گیا وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کے فضلات کی پاکیزگی پر کثرت سے دلائل موجود ہیں۔

فِيْ فَضْلِهِ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالْخَلَائِقِ

تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام مخلوق پر آپ ﷺ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ [الانبياء: ۱۰۷] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(45)۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ۵۹۴۰، ابو داؤد حديث رقم: ۴۶۷۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا۔ میں پہلا فرد ہوں گا جس پر سے قبر کھل جائے گی۔ اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں۔

(46)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ أُوْتِيْتُ وَحْياً أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعاً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ۳۸۵، بخاری حديث رقم: ۴۹۸۱، ۷۲۷۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں کوئی نبی ایسا نہیں جسے معجزات نہ دیے گئے ہوں۔ انہی معجزات کے حساب سے لوگ اس پر ایمان لائے۔ جو چیز مجھے بطور معجزہ عطا ہوئی ہے وہ اللہ کی طرف سے آنے والی وحی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے پیروکاران سب سے زیادہ ہوں گے۔

(47)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم: ۳۶۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپکے لیے نبوت کب واجب ہوئی؟ فرمایا: جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(48)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [انظر المستند حديث رقم: ۲۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں انبیاء پر چھ طرح سے فضیلت دیا گیا ہوں یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(49)۔ وَعَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ لِي أَسْمَآءً وَ مَرَّ الْحَدِيْثُ [انظر المستند حديث رقم: ٢٩]۔

ترجمہ: حضرت جبیر ابن مطعم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کئی نام ہیں یہ حدیث بھی گزر چکی ہے۔

(50)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَ قَالَ آخَرُ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ وَ قَالَ آخَرُ آدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ ، وَعِيْسٰى رُوْحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَآءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ بِحِلَقِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِيْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حديث رقم: ٣٦١٦]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ مل کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ باہر نکلے حتیٰ کہ انکے قریب آ گئے اور انہیں باتیں کرتے ہوئے سن لیا۔ ایک کہہ رہا تھا بیشک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا ہے، دوسرے نے کہا موسیٰ سے اللہ نے خوب کلام کیا ہے، اگلے نے کہا کہ عیسیٰ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، اگلے نے کہا آدم صفی اللہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ انکے سامنے آ گئے اور فرمایا: میں نے تم لوگوں کا کلام اور تعجب سن لیا ہے۔ بیشک ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے، موسیٰ نجی اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے اور عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے، آدم صفی اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے۔ خبردار میں اللہ کا حبیب ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا، میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھاؤں گا جسکے نیچے آدم اور اسکے سارے بعد والے ہوں گے مگر میں فخر نہیں کرتا، اور میں قیامت کے دن پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں سب سے پہلے جنت کی زنجیر کو حرکت

دوں گا اللہ تعالیٰ اسے میرے لیے کھول دے گا اور مجھے جنت میں داخل کر دے گا اور میرے ساتھ مومن فقراء ہوں گے مگر میں فخر نہیں کرتا، اور میں اللہ کے نزدیک تمام اولین اور آخرین سے زیادہ عزت والا ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا۔

(51)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ اَنَّهُ سَاَلَ كَعْبَ الْاَحْبَارِ كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ كَعْبٌ نَجِدُهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُوْلَدُ بِمَكَّةَ وَيُهَاجِرُ اِلٰى طَابَةَ وَيَكُوْنُ مُلْكُهُ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَاحِشٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، اُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِي كُلِّ سَرَّاءٍ وَضَرَّاءٍ وَيُكَبِّرُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ يُوَضِّئُوْنَ اَطْرَافَهُمْ وَيَتَّأَزَّرُوْنَ فِي اَوْسَاطِهِمْ ، يَصُفُّوْنَ فِي صَلَاتِهِمْ كَمَا يَصُفُّوْنَ فِي قِتَالِهِمْ ، دَوِيُّهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ يُسْتَمَعُ مُنَادِيْهِمْ فِي جَوِّ السَّمَآءِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [دارمی حديث رقم:٨ ، شرح السنة للبغوی حديث رقم: ٣٦٢٨]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب احبار ﷺ سے پوچھا کہ آپ نے تورات میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف کس طرح لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: ہم نے لکھا ہوا پایا "محمد ابن عبد اللہ، مکہ میں پیدا ہوں گے، طیبہ کو ہجرت کریں گے، ان کی حکومت شام تک وسیع ہو گی، فاش نہیں ہوں گے، بازاروں میں کھڑے ہو کر چلانے والے نہیں ہوں گے، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے بلکہ معاف کر دیں گے اور بخش دیں گے، اُن کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہو گی ہر خوشی اور غمی کے موقع پر اللہ کی حمد ہی کرے گی، ہر بلندی پر اللہ کی تکبیر بولیں گے، اپنے اطراف کا وضو کریں گے اور اُنکے تہبند اُنکے وسط میں ہوں گے، نماز میں اس طرح صفیں بنائیں گے جس طرح جنگ کے لیے صفیں بناتے ہیں، اُنکی مسجدوں میں اُنکی آوازیں اس طرح دھیمی ہوں گی جیسے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، اُن کے مؤذن کی آواز آسمان کی فضاؤں میں سنی جائے گی۔

(52)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ وَعَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَآءِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِاَهْلِ السَّمَآءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ ﷺ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا فَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ

قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَمَا اَرسَلنَا مِنْ رَّسُولٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَومِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُم فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَن يَّشَآئُالاٰيَة وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَمَا اَرسَلنٰكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ فَاَرسَلَهٗ اِلَى الجِنِّ وَالاِنسِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حدیث رقم:٤٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور اہلِ آسمان پر فضیلت دی ہے۔لوگوں نے پوچھا اے ابن عباس اللہ نے اُنکو آسمان والوں پر کس بات سے فضیلت دی ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان کو فرمایا جو اِن میں سے یہ کہے گا کہ اللہ کی بجائے میں معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے اور ہم ظالموں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو فرمایا: بیشک ہم نے آپ کو واضح فتح عطا فرمائی تاکہ اللہ آپ کی برکت سے مسلمانوں کے حق میں اگلی پچھلی کسر نکال دے۔لوگوں نے پوچھا آپ ﷺ کی انبیاء پر فضیلت کیا ہے تو فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے وہ اس کی اپنی قوم کی زبان میں بھیجا ہے تاکہ ان پر احکام واضح کرے پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے الآیۃ۔اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو فرمایا: ہم نے آپکو تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔لہٰذا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جنوں اور انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

(53)۔ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَطَبَ الاَنبِيَآءَ لَيلَةَ المِعرَاجِ ، اَلحَمدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَرسَلَنِي رَحمَةً لِّلعٰلَمِينَ وَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَاَنزَلَ عَلَيَّ الفُرقَانَ فِيهِ تِبيَانُ كُلِّ شَيءٍ وَجَعَلَ اُمَّتِي خَيرَ اُمَّةٍ اُخرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِي هُمُ الاَوَّلِينَ وَالاٰخِرِينَ وَشَرَحَ لِي صَدرِي وَ وَضَعَ عَنِّي وِزرِي وَرَفَعَ لِي ذِكرِي وَجَعَلَنِي فَاتِحًا وَخَاتِمًا ثُمَّ قَالَ اِبرَاهِيمُ عَلَيهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِلاَنبِيَآءِ عَلَيهِمُ السَّلام بِهٰذَا فَضَلَكُم مُحَمَّدٌ ﷺ كَذَا فِي الشِّفَا [دلائل النبوة للبيهقى ٣٩٧/٢ الىٰ ٤٠١ ، الشفاء ١ /١١٠،١٠٩]۔

ترجمہ: معراج کی رات نبی کریم ﷺ نے جب تمام انبیاء علیہم السلام کو خطاب کیا تو فرمایا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور تمام انسانوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر حق اور باطل میں تمیز کرنے والا قرآن نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے اور میری امت کو بہترین امت بنایا جسے لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے اور میری امت کو پہلا اور آخری بنایا ہے اور میرے لیے میرا سینہ کھول دیا ہے اور مجھ پر سے میرا بوجھ اتار دیا ہے اور میرے لیے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے آغاز کرنیوالا اور اختتام کرنیوالا بنایا۔پھر حضرت ابراہیم علیہم الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء علیہم السلام کو فرمایا: انہی وجوہات کی بنا پر محمد تم پر فضیلت لے گئے۔

لَسنَا كَمِثلِهٖ ﷺ

ہم آپ ﷺ کی طرح نہیں ہیں

(54)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت نَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الوِصَالِ رَحمَةً لَّهُم فَقَالُوا اِنَّكَ تُوَاصِلُ ، قَالَ اِنِّي لَستُ كَهَيئَتِكُم ، اِنِّي يُطعِمُنِي رَبِّي وَيَسقِينِي ، وَفِي رِوَايَةٍ ، اَيُّكُم مِثلِي ، وَفِي رِوَايَةٍ ، لَستُ مِثلَكُم ، وَفِي رِوَايَةٍ ، لَستُم مِثلِي رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٥٧٢، بخاری حديث رقم:١٩٦٤]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام پر رحمت کرتے ہوئے انہیں مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا۔انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں، فرمایا: میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہے۔اور ایک روایت میں ہے کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔اور ایک روایت میں ہے کہ تم میری مثل نہیں ہو۔

(55)۔ وَعَنْ عَبدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعمَر عَنِ ابنِ المُنكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَوَّلِ شَيءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ ، فَقَالَ هُوَ نُورُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ ، اَلحَدِيثُ بِطُولِهٖ رَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ فِي المُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود حديث رقم:١٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پہلی چیز کے بارے میں پوچھا جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔فرمایا: وہ تیرے نبی کا نور ہے۔

(56)۔ وَعَنْ عَبدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابنِ جُرَيجٍ عَنِ الزُّهرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهٗ قَالَ رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِعَينَيَّ هَاتَينِ وَ كَانَ نُوراً كُلُّهٗ بَلْ نُوراً مِنْ نُورِ اللّٰهِ مَنْ رَآهُ بَدِيهاً هَابَهٗ وَ مَنْ رَآهُ مِرَاراً اِستَحَبَّهٗ اَشَدَّ اِستِحبَابٍ رَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ وَ اِسنَادُهٗ صَحِيحٌ [المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود حديث رقم:١٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ان دو آنکھوں سے دیکھا ہے، وہ سراپا نور تھے بلکہ اللہ کے نور میں سے نور تھے، جو آپ ﷺ کو پہلی بار دیکھتا اُس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ ﷺ کو بار بار دیکھتا وہ آپ سے شدید محبت کرنے لگ جاتا۔

(57)۔ وَعَنْ كُرَيبٍ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ فِي دُعَائِهٖ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجعَلْ

فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوقِي نُورًا وَتَحتِي نُورًا وَاَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ سَبْعٌ فِي التَّابُوتِ ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاس فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصلَتَينِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٧٨٨، بخاری حديث رقم:٦٣١٦، نسائی حديث رقم:١١٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میرے دل میں نور بھر دے، میری آنکھوں میں نور بھر دے، میرے کانوں میں نور بھر دے، میری دائیں طرف نور کر دے، میری بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور ہی نور کر دے۔ کریب فرماتے ہیں کہ سات مزید چیزیں تابوت میں ہیں (یعنی میرے سینے میں ہیں جنہیں میں بھول گیا ہوں)، میں حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک آدمی سے ملا اُس نے مجھے وہ سات چیزیں بتائیں۔ میرے اعصاب، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال، میری جلد اور دو چیزیں اور بیان کیں۔

(58)۔ وَاَنْشَدَ كَعبُ بنُ زُهَيرٍ ﷺ

حضرت کعب ابن زہیر ﷺ نے شعر لکھا ہے۔

اِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُستَضَاءُ بِهٖ مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ مَسْلُولُ

رَوَاهُ ابنُ هِشَام [السيرة النبوية لابن هشام ٤/٥١٢]۔

بے شک رسول وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ وہ اللہ کی سونتی ہوئی تلوار ہیں، ہندوستان کی مشہور تلوار مہند۔

عَالِمُ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ بِاِذْنِ اللّٰهِ

اللہ کے اذن سے ماضی، حال، مستقبل کے عالم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ [آل عمران: ١٧٩] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس کام کے لیے اپنا رسول چن لیتا ہے۔ وَقَالَ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ [الجن: ٢٦، ٢٧] اور فرماتا ہے: وہ عالم الغیب ہے۔ اپنے غیب پر کسی ایک کو بھی غالب نہیں کرتا، سوائے اسکے کہ وہ بطور رسول کسی پر راضی ہو۔

وَقَالَ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ [التكوير: ٢٤] اور فرماتا ہے: میرا نبی غیب بتانے میں بخل نہیں کرتا۔ وَقَالَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ [آل عمران: ٤٤] اور فرماتا ہے: کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپکی طرف وحی کرتے ہیں۔

(59)۔ عَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا فَاَخبَرَنَا عَنْ بَدءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمِثْلَهُ فِي مُسْلِمٍ عَنْ حُذَيفَةَ ﷺ [بخاری حديث رقم: ٣١٩٢، مسلم حديث رقم: ٧٢٦٣، ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٤٠]۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہم میں ایک جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ہمیں خلق کے آغاز سے لے کر جنتیوں کے جنت میں جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا۔ اور جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔

(60)۔ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهٗ هِجِّيرَى اِلَّا: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، جَاءَتِ السَّاعَةُ ، قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا ، فَقَالَ: اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ ، حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا ۔ وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ ۔ فَقَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ ، قُلْتُ: الرُّومَ تَعْنِي ؟ قَالَ: نَعَمْ ، وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً ، لِلْمَوْتِ ، لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ ، حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ ، لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يُمْسُوا ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ ، نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ ، فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ ، فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً ۔ اِمَّا قَالَ: لَا يُرٰى مِثْلُهَا ، وَاِمَّا قَالَ: لَمْ يُرَ مِثْلُهَا ۔ حَتّٰى اِنَّ

الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ ، فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتاً ، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ ، كَانُوا مِائَةً ، فَلَا يَجِدُوْنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ ؟ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ ؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ ، هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ ، إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ ، فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ ، وَيُقْبِلُوْنَ ، فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ ، وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ ، وَأَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ ، أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:۷۲۸۱]۔

ترجمہ: یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی، ایک شخص جس کا تکیہ کلام یہ تھا کہ سنوائے عبداللہ بن مسعود! قیامت آ گئی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میراث کی تقسیم اور مالِ غنیمت کی خوشی کو ترک نہ کر دیا جائے، پھر ملک شام کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: (وہاں) اہلِ اسلام کے دشمن جمع ہوں گے، اور ان کے مقابلے کے لیے مسلمان جمع ہوں گے، میں نے کہا آپ کی مراد رومی ہیں، فرمایا: ہاں۔ اس جنگ کی شدت کی وجہ سے بہت سے لوگ بھاگ کر پلٹ آئیں گے، پھر مسلمان ایک ایسا لشکر بھیجیں گے کہ وہ خواہ مر جائیں مگر کامیابی کے بغیر واپس نہ لوٹیں، پھر مسلمان خوب جنگ کریں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا، پھر یہ فریق بھی لوٹ آئے گا اور وہ فریق بھی لوٹ آئے گا، اور ان میں سے کسی کو غلبہ نہیں ہوگا، پھر وہ (پہلا) دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے، پھر وہ جنگ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات کا حجاب آ جائے گا، پھر یہ دستہ اور دوسرا دستہ دونوں لوٹ آئیں گے، اور ان میں سے کوئی کامیاب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے، پھر وہ شام تک جنگ کرتے رہیں گے، پھر یہ اور وہ لوٹ آئیں گے، اور کوئی فریق غالب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو چکا ہوگا، اور جب چوتھا دن ہوگا تو باقی مسلمان ان پر حملہ کر دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کافروں پر شکست مسلط کر دے گا، وہ ایسی جنگ ہوگی کہ یا تو فرمایا کہ اس کی مثال نہیں دیکھی جائے گی، یا فرمایا کہ اس کی مثال نہیں دیکھی گئی ہوگی، حتیٰ کہ پرندہ بھی ان کے پہلوؤں سے گذرے گا تو وہ ان سے آگے نہیں بڑھ سکے گا اور وہ مردہ ہو کر گر پڑے گا، ایک باپ کی اولاد سو تک ہوگی، ان میں سے ایک کے سوا اور کوئی باقی نہیں بچے گا، اس صورت میں مالِ غنیمت سے کیا خوشی ہوگی اور کیسے وراثت تقسیم ہوگی۔ مسلمان اسی حالت سے دوچار ہوں گے کہ اس سے بڑی افتاد آ پڑے گی، ایک چیخ سنائی دے گی کہ ان کے پیچھے مسلمانوں کی اولاد میں دجال آ چکا

ہے، ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اس کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس گھوڑے سواروں کا ہراول دستہ بھیجیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان سواروں کے نام، ان کے باپ دادا کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ اس دن روئے زمین کے بہترین گھوڑے سوار ہوں گے یا بہترین گھوڑے سواروں میں سے ہوں گے۔

(61)۔ وَعَنْ أَنَسِ بن مَالِكٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا ، ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَسْئَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا قَالَ أَنَسٌ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَأَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ سَلُوْنِي ، قَالَ أَنَسٌ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّارُ ، فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ ، فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ أَبُوْكَ حُذَافَةُ ، قَالَ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُوْنِي سَلُوْنِي ، قَالَ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا ، قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْلٰى ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّي ، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مِثْلَهُ فِي مُسْلِمٍ[بخاری حدیث رقم:۷۲۹٤ ، مسلم حدیث رقم:۶۱۲۱]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورج ڈھلنے کے وقت نکلے اور ظہر ادا فرمائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہو گئے، پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور بیان فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے معاملات ہوں گے۔ پھر فرمایا جو شخص کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہے پوچھ سکتا ہے۔ اللہ کی قسم تم جس چیز کے بارے میں بھی سوال کرو گے میں یہاں کھڑے کھڑے جواب دوں گا۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگ کثرت سے رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ بار بار فرمائے جا رہے تھے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرا ٹھکانا کہاں ہے؟ فرمایا جہنم۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ ﷺ کثرت سے فرماتے رہے، مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے پوچھ لو۔ پھر حضرت عمر ﷺ اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کیا ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں، اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں، اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ جب حضرت عمر نے یہ بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا، قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے ابھی ابھی جب میں نماز پڑھ رہا

تھا تو اس احاطے کے اندر میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئیں، آج کی طرح میں نے کبھی خیر اور شر نہیں دیکھے۔

(62)۔ وَعَنْ عَمْرِو بنِ الاَخْطَبِ الاَنْصَارِی ﷺ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنبَرَ، فَخَطَبَنَا ، حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّهْرُ ، فَنَزَلَ فَصَلّٰی ، ثُمَّ صَعِدَ المِنبَرَ ، فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ العَصْرُ ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ، ثُمَّ صَعِدَ المِنبَرَفَخَطَبَنَا ، حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ ، فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:٧٢٦٧]۔

ترجمہ: حضرت عمرو ابنِ اخطب انصاری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز ادا فرمائی اور منبر پر تشریف لے گئے، ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ ظہر کا وقت آ گیا، آپ منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے ، پھر ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ عصر کا وقت آ گیا، پھر منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی ، پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، پس آپ نے ہمیں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے سب کچھ بتا دیا۔ ہم میں سب سے زیادہ علم والا وہ ہے جس نے وہ خطبہ زیادہ سے زیادہ یاد رکھا۔

(63)۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰی اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا قَدْ سَئَلْتُهُ اِلَّا اَنِّی لَمْ اَسْئَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:٧٢٦٥]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک ہونے والی ہر بات بتا دی۔ میں نے اس میں سے ہر چیز کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھ لیا مگر میں نے صرف ایک بات نہیں پوچھی کہ مدینہ والوں کو مدینہ سے کون سی چیز نکالے گی۔

(64)۔ وَ اَنْشَدَ مَالِکُ ابنُ عَوفٍ ﷺ

مَا اِنْ رَاَيْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِهٖ — فِی النَّاسِ كُلِّهِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٖ

اَوْفٰی وَاَعْطٰی لِلْجَزِيْلِ اِذَا اجْتَدٰی — وَمَتٰی تَشَآءُ يُخْبِرُكَ عَمَّا فِی غَدٖ

وَاِذَا الْكَتِيْبَةُ عَرَّدَتْ اَنْيَابُهَا — بِالسَّمْهَرِيِّ وَضَرْبِ كُلِّ مُهَنَّدٖ

فَكَاَنَّهٗ لَيْثٌ عَلٰی اَشْبَالِهٖ — وَسْطَ الْهَبَاءَةِ خَادِرٌ فِی مَرْصَدٖ

رَوَاهُ ابنُ هِشَام [السيرة النبوية لابن هشام ٤٩١/٤]۔

ترجمہ: حضرت مالک بن عوف ﷺ نے شعر لکھے ہیں۔

میں نے اُنکی مثل نہ دیکھی ہے نہ سنی ہے تمام کے تمام لوگوں میں محمد کی مثال نہیں۔ جب سخاوت کرتے ہیں تو شہنشاہوں کو بھی بھر بھر کے نوازتے چلے جاتے ہیں اور تو جب چاہے تجھے آئندہ کی خبر دیں اور جب حملہ آور اپنے اگلے دانت ظاہر کرے مضبوط نیزے اور ہندوستانی تلوار کی ضرب کے ساتھ پس ایسے لگتا ہے کہ آپ ایسے حملہ آور کے جواب میں ایک شیر کی طرح ہیں جو جنگل کے وسط میں اپنی گھات میں غضبناک ہو کر بیٹھا اپنے بچوں کی رکھوالی کر رہا ہوتا ہے۔

اَلنَّبِیُّ الْمُخْتَارُ ﷺ بِاِذْنِ اللّٰهِ

نبی کریم ﷺ اللہ کے اذن سے مختار ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ[ال عمران ٢٦] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرما دو اے میرے اللہ، ملک کے مالک، تو جسے چاہتا ہے ملک عطا کر دیتا ہے۔ وَقَالَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰی يُحَكِّمُوكَ [النساء:٦٥] اور فرماتا ہے: نہیں تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کا ہر فیصلہ نہ مان لیں۔ و قَالَ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ [التوبہ:٥٩] اور فرماتا ہے: ہمیں اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے دے گا۔ وَ قَالَ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ [ص:١٨] اور فرماتا ہے: ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا۔ وَقَالَ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِی بِاَمْرِهٖ رُخَاءً حَيْثُ اَصَابَ [ص:٣٦] اور فرماتا ہے: ہم نے اس کیلیے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے نرم ہو کر چلتی تھی وہ جہاں بھی جانا چاہتا۔ وَقَالَ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ [الكوثر:١] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سب کچھ عطا کر دیا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلْكَوْثَرُ هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ[تفسير ابن جرير حديث رقم:٢٩٥١٥] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوثر سے مراد خیرِ کثیر ہے۔

(65)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِی اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِی يَدَیَّ رَوَاهُ الْبُخَارِی[بخاری حديث رقم:٧٢٧٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلام دے کر بھیجا گیا ہوں اور میری رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے اور میں نے نیند کے دوران خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں پر رکھ دی گئی ہیں۔

(66)۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْآنَ وَاِنِّي قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلٰكِنِّي اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٦٤٢٦، مسلم حدیث رقم:٥٩٧٦، ٥٩٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے اور اُحد کے شہیدوں پر میت والی دعا پڑھی، پھر آپ ﷺ منبر کی طرف پلٹے اور فرمایا: میں تمہارے لیے خوشی کا سبب ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اِس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں یا شاید فرمایا کہ زمین کی چابیاں دی گئی ہیں اور اللہ کی قسم مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے یہ خوف ہے کہ تم دنیا میں گم ہو جاؤ گے۔

(67)۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:٧١، مسلم حدیث رقم:٢٣٩٢]۔

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جس کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور تقسیم کرنے والا صرف میں ہوں اور دینے والا اللہ ہے، یہ اُمت اللہ کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گی اور قیامت تک اِس کی مخالفت کرنے والا اِس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

(68)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَجْمَعُوْا اِسْمِي وَكُنْيَتِي، اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ، اَللّٰهُ يَرْزُقُ، وَاَنَا اَقْسِمُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [دلائل النبوة للبيهقي ١٦٣/١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری کنیت اور میرا نام جمع نہ کرو۔ میں ابو القاسم ہوں، اللہ رزق دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

(69)۔ عَنْ اَبِي مُوْسٰى ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ بِاَعْرَابِيٍّ فَاَكْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ: يَا اَعْرَابِيُّ سَلْ حَاجَتَكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَاقَةٌ بِرَحْلِهَا، وَاَعْنُزٌ يَحْلِبُهَا اَهْلِي، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَعَجَزْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِي اِسْرَائِيْلَ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَمَا عَجُوْزُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ: اِنَّ مُوْسٰى اَرَادَ اَنْ يَسِيْرَ بِبَنِي اِسْرَائِيْلَ فَاَضَلَّ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَقَالَ لَهُ عُلَمَاءُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ: نَحْنُ نُحَدِّثُكَ اَنَّ يُوْسُفَ اَخَذَ عَلَيْنَا مَوَاثِيْقَ اللّٰهِ اَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهُ مَعَنَا قَالَ: وَاَيُّكُمْ يَدْرِي اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ؟ قَالُوْا: مَا نَدْرِي اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ اِلَّا عَجُوْزُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَالَ: دُلِّيْنِي عَلٰى قَبْرِ يُوْسُفَ، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ حَتّٰى اَكُوْنَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: وَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا قَالَتْ: فَقِيْلَ لَهُ: اَعْطِهَا حُكْمَهَا، فَاَعْطَاهَا حُكْمَهَا، فَاَتَتْ بُحَيْرَةً فَقَالَتْ: اَنْضِبُوْا هٰذَا الْمَاءَ، فَلَمَّا اَنْضَبُوْهُ قَالَتْ احْتَفِرُوْا هٰهُنَا، فَلَمَّا احْتَفَرُوْا اِذَا عِظَامُ يُوْسُفَ، فَلَمَّا اَقَلُّوْهَا مِنَ الْاَرْضِ فَاِذَا الطَّرِيْقُ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [مستدرك حاكم حديث رقم:٤١٣٩، ابن حبان حديث رقم:٧٢٣، المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم:٧٧٦٧، مجمع الزوائد ١٦/٩]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کے پاس مہمان بنے، اس نے آپکا احترام کیا، آپ نے اسے فرمایا: اے اعرابی اپنی حاجت مانگ۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ایک اونٹنی بمع پالان کے اور ایک بکری جس کا دودھ میرے گھر والے نکالا کریں۔ اس نے یہ بات دو مرتبہ کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تم تو بنی اسرائیل کی بوڑھی جیسے بھی نہ بن سکے۔ آپ کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی اسرائیل کی بوڑھی عورت کیا ہے؟ فرمایا: حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر چلنے کا ارادہ فرمایا تو راستہ بھول گئے، ان سے بنی اسرائیل کے علماء نے کہا: ہم آپ سے بیان کرتے ہیں کہ یوسف نے ہم سے اللہ کی قسم لی تھی کہ ہم لوگ مصر سے اس وقت تک نہیں نکلیں گے جب تک انکی میت کو اپنے ساتھ منتقل نہ کریں۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا: تم میں سے کون جانتا ہے کہ یوسف کی قبر کہاں ہے؟ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ یوسف کی قبر کہاں ہے سوائے بنی اسرائیل کی ایک بوڑھی عورت کے۔ آپ نے اسے بلا بھیجا۔ اور اس سے فرمایا: مجھے یوسف کی قبر بتاؤ۔ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم اس وقت تک نہیں بتاؤں گی جب تک میں آپکے ساتھ جنت میں نہ جاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے اس کا مطالبہ ناپسند فرمایا۔ ان سے کہا گیا کہ جو مانگتی ہے اسے دے دیں۔ آپ نے اسے اسکی طلب کے مطابق جنت دے دی۔ وہ عورت جھیل پر گئی، کہنے لگی یہ پانی یہاں ڈالو۔ جب انہوں نے زمین پر پانی ڈالا تو کہنے لگی اس جگہ کھدائی کرو، جب انہوں نے کھدائی کی تو یوسف کی میت مبارک سامنے تھی۔ پھر جب انہوں نے اسے زمین سے باہر نکالا تو بھولا ہوا راستہ دن کی روشنی کی طرح واضح ہو گیا۔

(70)۔ عَنِ الْاَعْشَى الْمَازِنِيِّ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَنْشَدْتُهُ

يَا مَالِكَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبْ   اِنِّىْ لَقِيْتُ ذِرْبَةً مِنَ الذِّرَبْ

غَدَوْتُ اَبْغِيْهَا الطَّعَامَ فِىْ رَجَبْ   فَخَلَفَتْنِىْ بِنِزَاعٍ وَحَرَبْ

اَخْلَفَتِ الْعَهْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبْ   وَهُنَّ شَرٌّ غَالِبٌ لِمَنْ غَلَبْ

فَجَعَلَ النَّبِىُّ ﷺ يَتَمَثَّلُهَا وَيَقُوْلُ : وَهُنَّ شَرٌّ غَالِبٌ لِمَنْ غَلَبْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبِىْ يَعْلٰى [مسند احمد حدیث رقم:٦٨٩٩، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:٦٨٦٥]۔

ترجمہ: حضرت اعشٰی مازنی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے یہ شعر پڑھے۔ اے تمام لوگوں کے مالک اور عرب کے داتا، میں زبان دراز عورتوں میں سے ایک عورت سے ملا، میں اس سے شرما کر کھانا طلب کرنے لگا، وہ اس کے جواب میں نزاع اور لڑائی سے پیش آئی، اس نے وعدہ خلافی کی اور دُم دبا کر بھاگ گئی، یہ ایسا شر ہیں جو غالب پر بھی غالب ہے۔

نبی کریم ﷺ اس کو دہرانے لگے اور فرمانے لگے: یہ ایسا شر ہیں جو غالب پر بھی غالب ہے۔

(71)۔ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : كَانَ النَّبِىُّ ﷺ ، اِذَا خَطَبَ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَاُتِىَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَاُقِيْمَ اِلٰى جَنْبِهٖ قَائِماً لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ اِسْتَنَدَ اِلَيْهِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهٖ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ فَرَآهُ قَائِماً اِلٰى جَنْبِ ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَّلِيْهِ مِنَ النَّاسِ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ مُحَمَّداً يَحْمَدُنِىْ فِىْ شَىْءٍ يَرْفُقُ بِهٖ لَصَنَعْتُ لَهٗ مَجْلِساً يَقُوْمُ عَلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ ، وَاِنْ شَاءَ قَامَ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ: اِيْتُوْنِىْ بِهٖ فَاَتَوْهُ بِهٖ فَاَمَرَ اَنْ يُّصْنَعَ لَهٗ هٰذِهِ الْمَرَاقِىَ الثَّلَاثَ اَوِ الْاَرْبَعَ هِىَ الْاٰنَ فِىْ مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ فَوَجَدَ النَّبِىُّ ﷺ فِىْ ذٰلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِىُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ اِلٰى هٰذِهِ الَّتِىْ صُنِعَتْ لَهٗ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِيْنَ فَارَقَهُ النَّبِىُّ ﷺ ، فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ حَنِيْنَ الْجِذْعِ رَجَعَ اِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ : اِخْتَرْ اَنْ اَغْرِسَكَ فِى الْمَكَانِ الَّذِىْ كُنْتَ فِيْهِ فَتَكُوْنَ كَمَا كُنْتَ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَغْرِسَكَ فِى الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ اَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُكَ وَتُثْمِرَ فَيَاْكُلَ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ ، فَزَعَمَ اَنَّهٗ

سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهٗ :نَعَمْ ، فَعَلْتُ ، مَرَّتَيْنِ فَسَاَلَ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ: اِخْتَارَ اَنْ اَغْرِسَهٗ فِى الْجَنَّةِ رَوَاهُ الدَّارِمِى [سنن الدارمی حدیث رقم:٣٢]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب خطاب فرماتے تو دیر تک کھڑے رہتے۔ آپ کا کھڑے رہنا آپ پر مشکل گزرتا تو کھجور کا ایک تنا لایا گیا، اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور اسے نبی کریم ﷺ کے پہلو میں گاڑ دیا گیا۔ تو نبی کریم ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے اور قیام لمبا ہو جاتا تو آپ اسکے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے۔ مدینہ شریف میں آنے والے ایک شخص نے آپ کو اس تنے کے پہلو میں کھڑے دیکھا تو اپنے ساتھ والے صحابی سے کہنے لگا: اگر مجھے یقین ہو جائے کہ محمد (ﷺ) اپنی سہولت کی چیز ملنے پر میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے تو میں آپ کے لیے ایک منبر تیار کروں جس پر آپ کھڑے ہوں، اگر چاہیں تو بیٹھ جائیں اور جتنا چاہیں کھڑے رہیں۔ یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچ گئی۔ فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ۔ صحابہ اس آدمی کو حضور کے پاس لے آئے، آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ آپ کے لیے تین یا چار سیڑھیاں بنائے جو آج بھی مدینہ منورہ کے منبر میں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اس میں راحت محسوس فرمائی۔ جب نبی کریم ﷺ نے اس تنے کو چھوڑا اور اس نئی صنعت کی طرف ارادہ فرمایا تو وہ تنا فریاد کر اٹھا، اور اس طرح رویا جس طرح اونٹنی اپنا بچہ بچھڑ جانے پر روتی ہے۔ حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے تنے کی فریاد سنی تو آپ اسکی طرف پلٹے اور اپنا ہاتھ مبارک اسکے اوپر رکھ دیا اور فرمایا: اختیار کر لو اگر چاہو تو میں تمہیں اسی جگہ پر دوبارہ اگا دوں جس جگہ تم پہلے تھے اور تم اسی طرح ہو جاؤ جیسے تم پہلے تھے اور اگر چاہو تو میں تمہیں جنت میں اگا دوں اور تم اسکی نہروں اور چشموں کا پانی پیو اور تمہاری پرورش اچھی ہو اور تجھ پر پھل لگے اور اللہ کے ولی تمہارے پھل اور کھجوریں کھایا کریں۔ حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس سے فرماتے ہوئے سنا: ہاں میں کرتا ہوں، ہاں میں کرتا ہوں (دو مرتبہ)۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو فرمایا اس نے پسند کیا ہے کہ میں اسے جنت میں اگاؤں۔

(72)۔ وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِى قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِىْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِى الْجَنَّةِ قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّىْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:١٠٩٤، ابوداؤد حدیث رقم:١٣٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات کو رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے وضو اور حاجت کے لیے پانی پیش کیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مانگ۔ میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت میں آپکی سنگت مانگتا ہوں۔ فرمایا: اس کے علاوہ بھی کوئی حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا یہی ہے۔ فرمایا: زیادہ

سجدوں کے ذریعے اپنے نفس کے خلاف میری مدد کر۔

(73)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا ، فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَارَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا ، فَقَالَ لَو قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ، ثُمَّ قَالَ ذَرُونِی مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى اَنْبِيَآءِ هِمْ ، فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوهُ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:۳۲۵۷، نسائی حديث رقم:۲۶۱۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا: اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کردیا گیا ہے لہٰذا حج کرو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہر سال حج فرض ہے، آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اُس آدمی نے تین بار یہی سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کہہ دوں ہاں، تو ہر سال واجب ہو جائے اور تم میں اس کی طاقت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا: جب میں تمہیں آزاد چھوڑ دوں تو مجھے نہ چھیڑا کرو، تم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء پر کثرت سے سوال کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے، جب تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق بجالایا کرو اور جب کسی چیز سے منع کردوں تو اُسے چھوڑ دیا کرو۔

(74)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فُضَالَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ عَلَّمَنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنِی وَ حَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ، قَالَ قُلْتُ اِنَّ هٰذِهٖ سَاعَاتٌ لِی فِيهَا اَشْغَالٌ ، فَمُرْنِی بِاَمْرٍ جَامِعٍ اِذَا اَنَا فَعَلْتُهٗ اَجْزَاَ عَنِّی ، فَقَالَ حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَ مَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا ، فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ ؟ فَقَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ صَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد[ابو داؤد حديث رقم:۴۲۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ فضالہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے علم سکھایا۔ جو کچھ آپ نے مجھے تعلیم دی اُس میں یہ بھی تھا کہ پانچ نمازوں کی پابندی کرو۔ میں نے عرض کیا یہ وقت میری مصروفیات کا ہے مجھے ایسا جامع حکم دیجیے کہ میں اُس پر عمل کروں تو کافی ہو جائے۔ فرمایا: عصر کی دو نمازوں کی پابندی کرو، عصرین یعنی عصر کی دو نمازوں کا لفظ ہماری لُغت میں نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا عصرین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سورج نکلنے سے پہلے کی نماز اور سورج ڈوبنے سے پہلے کی نماز۔

(75)۔ وَعَنْ نَصرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَاَسْلَمَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُصَلِّی اِلَّا صَلَاتَيْنِ ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ[مسند احمد حديث رقم:۲۰۳۱۰]۔

ترجمہ: حضرت نصر بن عاصم اپنوں میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا، آپ ﷺ نے اس کی اس بات کو قبول فرمالیا۔

لَاتَفْسُدُ الصَّلٰوةُ بِالْاِلْتِفَاتِ اِلَيْهِ ﷺ

آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی

(76)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِیَّ ﷺ وَخَدَمَهٗ وَصَحِبَهٗ ، اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَانَ يُصَلِّی لَهُمْ فِی وَجَعِ النَّبِیِّ ﷺ اَلَّذِی تُوُفِّیَ فِيهِ ، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوفٌ فِی الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِیُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ ، كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِیِّ ﷺ فَنَكَصَ اَبُو بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَارِجٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْنَا النَّبِیُّ ﷺ اَنْ اَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّیَ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی[بخاری حديث رقم: ۶۸۰ ، مسلم حديث رقم:۹۴۴]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ نبی کریم ﷺ کی تابعداری، خدمت اور صحبت میں رہا کرتے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی تکلیف جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی، اُن دنوں میں ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حتیٰ کہ جب سوموار کا دن آ گیا اور لوگ نماز میں صفیں بنائے کھڑے تھے، نبی کریم ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے، ایسے لگتا تھا کہ آپ کا چہرہ قرآن کا ورق ہے۔ پھر آپ اتنا زیادہ مسکرائے کہ ہنسنے کے قریب پہنچ گئے، ہمیں خیال آنے لگا کہ کہیں نبی کریم ﷺ کو دیکھنے کی خوشی سے ہم نمازیں نہ توڑ بیٹھیں۔ ابو بکر اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں، انہوں نے سمجھا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے نکل رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ نماز مکمل کرو اور پردہ لٹکا دیا۔ اُسی دن آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

(77)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِی ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ اِلٰى بَنِی عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَ حَانَتِ الصَّلٰوةُ ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِی بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ، فَقَالَ اَتُصَلِّی لِلنَّاسِ فَاُقِيمُ ؟ قَالَ نَعَمْ، فَصَلّٰى اَبُو بَكْرٍ ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ النَّاسُ فِی الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِی الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِی صَلَاتِهٖ ، فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ مِنَ التَّصْفِيقِ اِلْتَفَتَ اَبُو بَكْرٍ فَرَاٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُمْكُثْ مَكَانَكَ

، فَرَفَعَ اَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِي قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لِي رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيْحِ ، مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ اُلْتُفِتَ اِلَيْهِ وَ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:٩٤٩، بخاری حدیث رقم:٦٨٤، نسائی حدیث رقم:٧٩٣، ابوداؤد حدیث رقم:٩٤٠]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ساعدی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو ابن عوف کی آپس میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت آ گیا۔ مؤذن ابوبکر صدیق کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا آپ نماز پڑھائیں گے میں اقامت پڑھوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ لوگ نماز میں تھے کہ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ بڑھ کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا (یعنی امام کو متوجہ کرنے کے لیے الٹے ہاتھ پر سیدھا ہاتھ مارا)۔ مگر ابوبکر اپنی نماز میں مگن تھے۔ جب لوگوں نے کثرت سے ہاتھ مارے تو ابوبکر متوجہ ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُنکی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ رسول اللہ ﷺ کے اس حکم پر ابوبکر نے ہاتھ اُٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر آپ پیچھے ہٹے حتیٰ کہ صف کے برابر آ گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا اور فرمایا: اے ابوبکر میرے حکم کے باوجود آپ کو اپنی جگہ پر کھڑے رہنے سے کس نے روکا؟ ابوبکر نے عرض کیا ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو کثرت سے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے دیکھا ہے، ایسا کیوں ہوا؟ نماز میں اگر کسی کو کوئی معاملہ پیش آ جائے تو اُسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ جب کوئی سبحان اللہ کہے گا تو اُس کی طرف توجہ کی جائے گی۔ تالی بجانے کا طریقہ عورتوں کے لیے ہے۔

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ كَحَيَاتِهِمْ فِي الدُّنْيَا

انبیاء اپنی قبروں میں اس طرح زندہ ہیں جس طرح دنیا میں زندہ تھے

(78)۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ ، وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ

مِنْهَا ، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى مِثْلَهٗ عَنْ اَوْسٍ ؓ [ابن ماجة حدیث رقم:١٦٣٧، ابن ماجة حدیث رقم:١٠٨٥ عن اوس ؓ، ابوداؤد حدیث رقم:١٠٤٧، نسائی حدیث رقم:١٣٧٤، مستدرک حاکم حدیث رقم:٨٨٥٩]۔ صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَالذَّهَبِيُّ وَقَالَ عَلِيٌّ الْقَارِيُّ اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ

ترجمہ: حضرت ابو درداء ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، اس درود پر گواہی دی جاتی ہے، فرشتے اِسکی گواہی دیتے ہیں، تم میں سے کوئی ایک شخص جب بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ اُسی وقت مجھ پر پیش ہونا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ درود سے فارغ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسم کھائے، لہٰذا اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اُسے رزق دیا جاتا ہے۔

(79)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْاَنْبِيَآءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى فِي مُسْنَدِهٖ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ [مسند ابی یعلی حدیث رقم:٣٤٢٥، مجمع الزوائد حدیث رقم:١٣٨١٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

(80)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهٖ وَفِي رِوَايَةٍ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَحْمَدُ [مسلم حدیث رقم:٦١٥٧، ٦١٥٨، نسائی حدیث رقم:١٦٣١، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٧٨٠٦، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:٣٣٢٥، صحیح ابن حبان حدیث رقم:٥٠، مسند احمد حدیث رقم:١٢٢١٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں موسیٰ کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں سُرخ ٹیلے کے پاس موسیٰ کی قبر پر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

نَبِيُّنَا حَيٌّ وَحَاضِرٌ فِي قَبْرِهٖ وَ نَاظِرٌ اِلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ كَكَفِّ يَدٍ وَيَذْهَبُ اِلٰى مَايَشَآءُ وَيُمْكِنُ اَنْ يَكُوْنَ حَاضِراً فِي مَقَامَاتٍ كَثِيْرَةٍ فِي حِيْنٍ وَاحِدٍ

ہمارے نبی زندہ ہیں اور اپنی قبرِ انور میں حاضر ہیں اور ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح تمام مخلوقات کو دیکھ رہے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ ایک وقت میں کئی مقامات پر موجود ہوں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ [البقرة: ١٥٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ وَقَالَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ [الانبياء: ١٠٧] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ وَقَالَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا [النساء: ٦٤] اور فرماتا ہے کہ: جب یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو آپ کے پاس آجائیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول بھی اِنکے لیے معافی مانگے تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ وَقَالَ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا [الاحزاب: ٤٥] اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو حاضر و ناظر بنا کر بھیجا ہے۔

(81)۔مَرَّ الْحَدِيْثُ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ ، وَالْاَنْبِيَآءُ اَحْيَآءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ

پچھلی فصل میں حدیثیں گزر چکی ہیں کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رزق دیا جاتا ہے اور یہ کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

(82)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَاَيْتُ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ ، قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ ، فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، وَتَلَا وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِيُّ عَنْ مَعَاذِ

ابْنِ جَبَلٍ ؓ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَسَئَلْتُ الْبُخَارِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ [سنن الدارمی حدیث رقم: ٢١٥٣، مسند احمد حدیث رقم: ٣٤٨٣، ترمذی حدیث رقم: ٣٢٣٤، ٣٢٣٥، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم: ٢٦١١]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عائش ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو خوبصورت ترین صورت میں دیکھا، اللہ نے فرمایا: اوپر والا طبقہ کس کے بارے میں جھگڑ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے، فرمایا: پھر اللہ نے اپنا دستِ قدرت میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا، میں نے اُس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا میں نے سب کچھ جان لیا، اور آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اس طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھاتے ہیں تاکہ وہ یقین والوں میں سے ہو جائے۔ حضرت معاذ ابن جبل ؓ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ مجھ پر ہر چیز روشن ہوگئی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی ایک سند حسن اور دوسری صحیح ہے اور میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

(83)۔وَعَنْ ثَوْبَانَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَاَعْطَانِيَ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٧٢٥٨، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٢٥٢، ترمذی حدیث رقم: ٢١٧٦، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٩٥٢]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میرے لیے زمین سکیڑ دی حتیٰ کہ میں نے اُس کے مشارق اور مغارب دیکھ لیے اور اللہ نے مجھے دو خزانے عطا فرمائے، ایک سُرخ اور دوسرا سفید۔

(84)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ٧٢١٦، بخاری حدیث رقم: ١٣٧٤، نسائی حدیث رقم: ٢٠٥٠، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٧٥٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندے کو اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے احباب واپس لوٹتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اُسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تو اِس مردِ محمد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔

فِی نِدَآءِ یَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

یارسول اللہ پکارنے کا جواز

(85)۔عَنِ الْبَرَاءِ بنِ عَازِبٍ ؓ ، فِی قِصَّةِ الْهِجْرَةِ ، قَالَ ، فَقَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ لَیْلاً فَتَنَازَعُوا اَیُّهُمْ یَنْزِلُ عَلَیْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَنْزِلُ عَلیٰ بَنِی النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اُکْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ ، فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فَوقَ الْبُیُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِی الطُّرُقِ ، یُنَادُونَ ، یَامُحَمَّدُ یَارَسُولَ اللّٰهِ ، یَامُحَمَّدُ یَارَسُولَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:۷۵۲۲]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ؓ ہجرت کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں رات کے وقت پہنچے۔لوگوں میں بحث ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کس کے مہمان بنیں گے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں عبدالمطلب کے ننھیال بنی نجار کا مہمان بنوں گا اور اُنہیں اس کے ذریعے احترام دوں گا۔مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور نوجوان اور خادم راستوں میں پھیل گئے،وہ نعرے لگارہے تھے یا محمد یارسول اللہ،یا محمد یارسول اللہ۔

(86)۔وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَیْفٍ ؓ اَنَّ رَجُلًا ضَرِیْرَ الْبَصَرِ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یُعَافِیَنِی ، قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَخَیْرٌ لَكَ ، قَالَ فَادْعُهُ ، قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ یَتَوَضَّأَ فَیُحْسِنَ وُضُوئَهُ وَیَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ ، یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ! اِنِّی تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلیٰ رَبِّی فِی حَاجَتِی هٰذِهٖ لِتُقْضیٰ لِی ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَحَذَفَ بَعْضُ الْمَطَابِعِ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ [ترمذی حدیث رقم :۳۵۷۸، ابن ماجة حدیث رقم:۱۳۸۵، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۱۰۴۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف ؓ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے ٹھیک کردے۔آپ ﷺ نے فرمایا:اگر چاہو تو میں دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔اُس نے کہا آپ دعا فرمائیں۔آپ نے اُسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، یا نبی

اللہ! میں اپنے رب کو آپکا واسطہ دیتا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو،اے اللہ میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔(افسوس کہ اس حدیث میں سے "یا نبی اللہ" کے الفاظ بعض چھاپنے والوں نے نکال دیے ہیں)۔

(87)۔وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلاً کَانَ یَخْتَلِفُ اِلیٰ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ؓ فِی حَاجَةٍ لَهُ ، فَکَانَ عُثْمَانُ لَا یَلْتَفِتُ اِلَیْهِ وَلَا یَنْظُرُ فِی حَاجَتِهٖ ، فَلَقِیَ ابْنَ حُنَیْفٍ فَشَکیٰ ذٰلِكَ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَیْفٍ ، اِئْتِ الْمِیْضَاةَ فَتَوَضَّأْ ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ ، ثُمَّ قُلْ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ ، یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلیٰ رَبِّیْ ، فَتُقْضیٰ لِیْ حَاجَتِیْ وَ تَذْکُرُ حَاجَتَكَ ، وَرُحْ اِلَیَّ حَتّٰی اَرُوْحَ مَعَكَ ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ ، ثُمَّ اَتیٰ بَابَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ؓ فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتّٰی اَخَذَ بِیَدِهٖ فَاَدْخَلَهُ عَلیٰ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ؓ فَاَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَی الطِّنْفِسَةِ حُنَیْفاً ، فَقَالَ : حَاجَتُكَ؟ فَذَکَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : مَا ذَکَرْتَ حَاجَتَكَ حَتّٰی کَانَ السَّاعَةُ ، وَقَالَ : مَا کَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَأْتِنَا رَوَاهُ الطَّبْرَانِی فِی الْمُعْجَمِ الصَّغِیْرِ وَ قَالَ الْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ [المعجم الصغیر للطبرانی ۱۸۳/۱، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۸۲۳۲]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمانِ غنی ؓ کے پاس اپنے کام کے لیے بار بار حاضر ہوتا تھا،مگر حضرت عثمان ؓ اُس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اس کی حاجت روائی کرتے تھے۔وہ آدمی ابن حنیف ؓ سے ملا اور اُن سے اِس بات کی شکایت کی۔عثمان بن حنیف ؓ نے اُس سے کہا کہ وضو کی جگہ پر جا اور وضو کر۔پھر مسجد میں آکر دو رکعت نماز نفل پڑھ۔پھر کہہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں جو رحمت والے نبی ہیں،اے محمد (ﷺ) میں آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں،اے اللہ میری حاجت پوری کردے،اور یہاں اپنی حاجت کا ذکر کرو۔اور آجاؤ حتیٰ کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں۔وہ آدمی چلا گیا اور انہوں نے جو کچھ اسے کہا تھا اس نے وہی کیا۔پھر حضرت عثمان بن عفان ؓ کے دروازے پر گیا تو دربان آگیا یہاں تک کہ اس نے اس کا ہاتھ پکڑلیا اور حضرت عثمان بن عفان ؓ کے پاس پہنچا دیا۔انہوں نے اسے بڑے احترام کے ساتھ اپنے پاس چٹائی پر بٹھالیا۔اور فرمایا آپ کی حاجت کیا ہے؟انہوں نے اپنی حاجت بیان کی اور انہوں نے وہ پوری کردی۔پھر اسے فرمایا تم نے اپنی حاجت دیر سے بتائی حتیٰ کہ یہ وقت آگیا؟اور فرمایا(آئندہ بھی) جو تمہاری حاجت ہوا کرے تو ہمارے پاس آجایا کرو۔

فَصْلٌ فِی جَوَازِ التَّوَسُّلِ وَالْاِسْتِمْدَادِ

وسیلہ پکڑنے اور مدد مانگنے کا جواز

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ [المائدہ:۳۵] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تک وسیلہ تلاش کرو۔ وَقَالَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ [الاسراء:۵۷] اور فرماتا ہے: وہ اپنے اللہ تک وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔ وَقَالَ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوا [البقرۃ:۸۹] اور فرماتا ہے: یہ لوگ اس سے پہلے کافروں کے خلاف اس کے وسیلے سے فتح حاصل کیا کرتے تھے۔

(88)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ كَانَ اِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا ، قَالَ فَيُسْقَوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۱۰۱۰، صحیح ابن حبان حدیث رقم:۲۸۶۱، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۲۴۳۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطاب ﷺ، حضرت عباس بن عبد المطلب کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے، آپ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ ہم تجھ سے اپنے نبی کے وسیلے سے دعا مانگا کرتے تھے اور بارش ہو جاتی تھی، اور ہم اپنے نبی کے چچا کے وسیلے سے بارش مانگ رہے ہیں، ہم پر بارش فرما۔ اس طرح بارش ہو جاتی تھی۔

(89)۔وَعَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِی ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا اِلَيْكَ فَاِنِّی لَمْ اَخْرُجْ بَطَرًا وَلَا اَشَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً وَ اِنَّمَا خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِكَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَسْأَلُكَ اَنْ تُنْقِذَنِی مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِی ذُنُوْبِی فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ وَ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ حَتّٰى يَقْضِیَ صَلَاتَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ اَحْمَدُ وَقَالَ النَّوَوِیُّ وَالْعِرَاقِی صَحِيْحٌ [ابن ماجة حدیث رقم:۷۷۸، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۱۶۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب بھی کوئی آدمی اپنے گھر سے نماز

کے لیے نکلتا ہے اور یہ دعا مانگتا ہے کہ اے اللہ سوال کرنے والوں کا جو تجھ پر حق ہے میں تجھ سے اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، اور میرے اس تیری طرف چلنے کا جو تجھ پر حق ہے، اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، بلاشبہ میں متکبر اور شریر بن کر نہیں نکلا اور نہ ہی لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے نکلا ہوں بلکہ تیری ناراضگی سے بچنے اور رضا کو حاصل کرنے کے لیے نکلا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے جہنم سے بچا لے اور میرے گناہوں کو معاف کر دے، تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا۔ یہ دعا مانگنے والے پر ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیے جاتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنی دعا سے فارغ ہو جائے۔

(90)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ ابْنِ هَاشِمٍ اُمُّ عَلِیِّ ابْنِ اَبِی طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمِّی فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَ وَسِّعْ عَلَيْهَا مُدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِی رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِی فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَدِيْثُ حَسَنٌ [مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۶۳۲، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۱۸۹، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۲۰۳۲۴، ابو نعیم فی الحلیة حدیث رقم:۱۲۱۱۳، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۵۴۰۰]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا علی ابنِ ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: اے میرے اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کو معاف کر دے اور اپنے نبی کے صدقے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے صدقے اس پر اس کی قبر کو وسیع کر دے۔

(91)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِیَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِی وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِسْتَغَاثُوا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۳۹۸، بخاری حدیث رقم:۱۴۷۴، سنن النسائی حدیث رقم:۲۵۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک آدمی جس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی، لوگوں سے سوال کرتا رہے گا، فرمایا: قیامت کے دن سورج اتنا قریب ہوگا کہ پسینے کا سیلاب آدھے کان تک پہنچ جائے گا۔ ایسے حالات میں لوگ آدم سے مدد مانگیں گے پھر موسیٰ سے مدد

مانگیں گے پھر محمد ﷺ سے مدد مانگیں گے۔

(92)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : لَمَّا اَصَابَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ غَفَرْتَ لِیْ ، فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالیٰ اِلَيْهِ وَمَا مُحَمَّد وَ مَنْ مُحَمَّد؟ فَقَالَ رَبِّ اِنَّكَ لَمَّا اَتْمَمْتَ خَلْقِی ، رَفَعْتُ رَأْسِی اِلیٰ عَرْشِكَ فَاِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّهٗ اَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ اِذْ قَرَنْتَ اِسْمَهٗ مَعَ اسْمِكَ ، قَالَ نَعَمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَ هُوَ آخِرُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِی فِی الصَّغِيْرِ وَاَبُو نُعَيم وَالْبَيهَقِی وَابْنُ الْجَوزِی فِی الْوَفَا [مستدرك حاكم حديث رقم:٤٢٨١، المعجم الاوسط للطبرانى حديث رقم:٦٥٠٢، الوفا صفحة٣٣، الشفاء ١٠٤/١، المعجم الصغير للطبرانى ٨٢/٢]۔ صَحَّحَهُ الْخَفَاجِیُ فِیْ نَسِيْمِ الرِّيَاضِ لَعَلَّهٗ نَظَرَ فِیْ تَلَقِّيْهِ بِالْقُبُوْلِ وَالْحَقُّ اَنَّهٗ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جب آدم سے لغزش ہوگئی تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا اے میرے رب میں تجھے محمد کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ کیا محمد اور کون محمد؟ انہوں نے عرض کیا اے میرے رب جب تو نے میری تخلیق کو مکمل فرمایا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا: اس پر لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں سمجھ گیا کہ یہ تیرے نزدیک تیری مخلوق میں سب سے زیادہ عزت والا ہے اسی لیے تو نے اپنے نام کو اسکے نام کیساتھ جوڑا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہاں میں نے تجھے بخش دیا۔ وہ تیری اولاد میں سب سے آخری نبی ہے اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

(93)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَوْحَی اللّٰهُ تَعَالیٰ اِلیٰ عِيْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ ، لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ فَسَكَنَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِی فِی الْوَفَا [الوفا الباب الاول: فى ذكر التنويه بذكر محمد من زمن آدم عليه السلام صفحة٣٤]۔ فِيْهِ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اگر محمد نہ ہوتے تو میں آدم کو پیدا نہ کرتا۔ میں نے عرش کو پیدا کیا تو وہ لرزنے لگا میں نے اس پر لا الہ الا اللہ محمد

رسول اللہ لکھ دیا تو وہ ٹھہر گیا۔

(94)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابنِ سَعْدٍ قَالَ خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ ، اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ ، يَزُلْ عَنْكَ ، فَصَاحَ يَا مُحَمَّدَاهُ فَانْتَشَرَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِی فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَ عِيَاض فِی الشِّفَاءِ [الادب المفرد حديث رقم:٩٩٣، الشفاء ١٨/٢]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سعد فرماتے ہیں کہ ابن عمر کا پاؤں سُن ہوگیا۔ اُن سے کسی آدمی نے کہا کہ اپنے سب سے پیارے کو یاد کر تیری تکلیف دور ہو جائے گی۔ انہوں نے زور سے پکارا یا محمد، اسی وقت پاؤں ٹھیک ہوگیا۔

(95)۔وَمَرَّ حَدِيْثُ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ قُبَيْلَ هٰذَا وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ الَّذِیْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلیٰ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ والی حدیث تھوڑی دیر پہلے گزر چکی ہے اور اُس آدمی والی حدیث بھی گزر چکی ہے جسے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے کوئی کام تھا۔

(96)۔وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اِنَّهٗ قَالَ اِذَا ضَلَّ اَحَدُكُم شَيْئًا اَوْ اَرَادَ عَونًا وَ هُوَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا اَنِيْسٌ ، فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِی ، فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا نَرَاهُمْ رَوَاهُ الطَّبْرَانِی وَ كَذَا فِی مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ وَالْحِصْنِ الْحَصِيْنِ وَ كِتَابِ الْاَذْكَارِ لِلنَّوَوِی ، وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ ، وُثِّقَ رِجَالُهٗ [المعجم الكبير للطبرانى حديث رقم:١٣٧٣٧، كتاب الاذكار للنووى حديث رقم:٦٢٨، مجمع الزوائد حديث رقم:١٧١٠٣، حصن حصين صفحة ١٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی چیز گم ہو جائے یا وہ مدد مانگنا چاہتا ہو اور وہ کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں اس کا کوئی واقف نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ بلاشبہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھتے۔

(97)۔وَعَنْ مَيْمُونَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَاتَ عِنْدَهَا لَيْلَتَهَا فَقَامَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ فِی مُتَوَضَّئِهٖ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ، ثَلَاثًا ، نُصِرْتَ نُصِرْتَ ، ثَلَاثًا فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ فِی مُتَوَضَّئِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ

، ثَلَاثًا ، نُصِرْتَ نُصِرْتَ ، ثَلَاثًا ، كَاَنَّكَ تُكَلِّمُ اِنْسَانًا ، فَهَلْ كَانَ مَعَكَ اَحَدٌ ؟ فَقَالَ هٰذَا رَاجِزُ بَنِى كَعْبٍ يَسْتَصْرِخُنِى وَيَزْعَمُ اَنَّ قُرَيْشًا اَعَانَتْ عَلَيْهِمْ بَنِى بَكْرٍ ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ عَائِشَةَ اَنْ تُجَهِّزَهُ وَلَا تُعْلِمَ اَحَدًا قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ ، مَا هٰذَا الْجِهَازُ ؟ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِى ، فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا هٰذَا زَمَانُ غَزْوِ بَنِى الْاَصْفَرِ ، فَاَيْنَ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَا عِلْمَ لِى ، قَالَتْ فَاَقَمْنَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ بِالنَّاسِ فَسَمِعْتُ رَاجِزَ يُنْشِدُهٗ

يَا رَبِّ اِنِّى نَاشِدٌ مُحَمَّدًا — حِلْفَ اَبِيْنَا وَاَبِيْهِ الْاَتْلَدَا

اِنَّا وَلَدْنَاكَ وَكُنْتَ وَلَدًا — ثُمَّ سَالَمْنَا فَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا

اِنَّ قُرَيْشًا اَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا — وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا

وَزَعَمُوْا اَنْ لَسْتَ تَدْعُوْا اَحَدًا — فَانْصُرْ هَدَاكَ اللّٰهُ نَصْرًا اَيِدًا

اَلْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ رَوَاهُ الطَّبْرَانِى فِى الصَّغِيْرِ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْقُسْطَلَانِىُّ فِى الْمَوَاهِبِ اِسْنَادُ الْبَزَّارِ حَسَنٌ مَوْصُوْلٌ ، وَنَقَلَهُ الْعَسْقَلَانِىُّ فِى فَتْحِ الْبَارِىْ وَسَكَتَ عَنْهُ وَسُكُوْتُهٗ يُفِيْدُ التَّحْسِيْنَ[المعجم الصغير للطبرانی ٧٣/٢ ، ابن هشام ٣٩٤/٤ ، الاستيعاب صفحة ٥٦٧ ، الاصابه صفحة ١٣٣٠ تحت عمرو بن سالم]۔ كان بنو بكر حليف قريش و بنو كعب حليف المسلمين تحت معاهدة الحديبية ، و بنو اصفر هم الروم يقال لهم بنو اصفر لالوانهم و لم تجتمع قصتهم الى الان

ترجمہ: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی باری کی رات اِن کے پاس گزاری۔ آپ رات کو نماز کی خاطر وضو فرمانے کے لیے اٹھے تو میں نے آپ کو وضو خانے میں یہ فرماتے ہوئے سنا: لبیک لبیک تین مرتبہ۔ تیری مدد ہوئی تیری مدد ہوئی تین مرتبہ۔ جب آپ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو وضو خانے میں تین مرتبہ لبیک لبیک اور تین مرتبہ تیری مدد ہوئی تیری مدد ہوئی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے آپ کسی انسان سے بات کررہے ہوں۔ کیا آپ کے ساتھ کوئی آدمی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی کعب (جو صلح حدیبیہ کے موقع پر معاہدے میں مسلمانوں کے حلیف اور ساتھی قرار پائے تھے) کا ایک آدمی زوردار آواز سے چیخ کر مجھے پکار رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ قریش نے ہمارے خلاف بنی بکر (جو صلح حدیبیہ کے موقع پر

قریشِ مکہ کے ساتھی قرار پائے تھے) کی مدد کی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور عائشہ کو حکم فرمایا کہ میری تیاری کرو اور کسی کو مت بتانا۔ وہ فرماتی ہیں کہ عائشہ کے پاس ابو بکر آ گئے اور کہنے لگے اے بیٹی یہ کیسی تیاری ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں نہیں جانتی۔ انہوں نے کہا بخدا یہ بنی اصفر (یعنی رومیوں) سے جنگ کا زمانہ نہیں (نبی کریم ﷺ نے جن سے جنگ کی پیشگوئی فرمارکھی ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے کہاں کا ارادہ فرمایا ہے انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم مجھے کچھ علم نہیں۔ فرماتی ہیں کہ پھر تین دن ٹھہرے پھر آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو میں نے ایک زوردار آواز سے یہ اشعار سنے: اے میرے رب میں محمد کی شان میں شعر کہتا ہوں جو ہمارے باپ کا حلیف ہے اور اس کا باپ خاندانی مال دار ہے۔ ہم نے تجھے جنم دیا اور تو ہمیں میں پیدا ہوا، پھر ہم نے تیری پرورش کی اور اپنا ہاتھ کبھی نہ کھینچا۔ قریش نے تیرے وعدے کی خلاف ورزی کی ہے اور تیرا مضبوط میثاق توڑ ڈالا ہے وہ کہتے پھرتے ہیں کہ تو کسی کو نہیں للکارے گا، ہماری مدد کر اللہ تجھے زبردست مدد کی توفیق دے۔

(98)۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ ﷺ قَالَ : اِعْتَمَرْنَا مَعَ النَّبِىِّ ﷺ فِىْ عُمْرَةٍ اِعْتَمَرَهَا ، فَحَلَقَ شَعْرَهٗ ، فَاسْتَبَقَ النَّاسُ اِلٰى شَعْرِهٖ ، فَسَبَقْتُ اِلَى النَّاصِيَةِ فَاَخَذْتُهَا فَجَعَلْتُهَا فِىْ مُقَدَّمَةِ الْقَلَنْسُوَةِ ، فَمَا وُجِّهْتُ فِىْ وَجْهٍ اِلَّا فُتِحَ عَلَىَّ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى [مسند ابو يعلى حديث رقم :٧١٧٨ ، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ٣٧١٤ ، مجمع الزوائد حديث رقم :١٥٨٨٢ وقال الهيثمی رجالهما رجال الصحيح ، مستدرك حاكم حديث رقم:٥٣٧٨ ، دلائل النبوة للبيهقی ٢٤٩/٦]۔

ترجمہ: حضرت خالد بن ولید ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے جو عمرہ کیا تھا، ہم نے بھی وہ عمرہ آپ کے ساتھ کیا۔ آپ ﷺ نے سر مبارک منڈوایا، تو لوگ آپ کے بالوں پر لپک پڑے، میں ماتھے کے بال لینے میں کامیاب ہو گیا، میں نے انہیں اپنی ٹوپی کے اگلے حصے میں رکھ لیا۔ اس کے بعد میں جس مہم پر بھی بھیجا گیا، مجھے فتح نصیب کی گئی۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَاَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ

صحابہ اور اہلِ بیت علیہم الرضوان کے مناقب کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ الْاٰيَة [النور : ٥٥] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے اُن کے

ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں زمین میں ضرور بر ضرور خلافت عطا فرمائے گا۔ وَقَالَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ [التوبة: ١٠٠] اور فرماتا ہے: سبقت لے جانے والے پہلے لوگ جو مہاجرین اور انصار ہیں اور جو لوگ اچھے طریقے سے اِن کی تابعداری کرتے رہیں گے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ وَقَالَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ [الفتح: ٢٩] اور فرماتا ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں جو لوگ اُنکے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔ وَقَالَ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ [الاحزاب: ٦] اور فرماتا ہے: نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ وَقَالَ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ [الاحزاب: ٣٢] اور فرماتا ہے: اے نبی کی بیویو آپ عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ وَقَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا [الاحزاب: ٣٣] اور فرماتا ہے کہ: اے اہلِ بیت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ پر سے ہر طرح کا الزام ہٹا دے اور آپ کو اس طرح نکھار دے جس طرح نکھارنے کا حق ہے۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ [الحجرات: ٧] اور فرماتا ہے: اللہ نے تمہارے حق میں کفر، گناہ اور نافرمانی کو ناپسند فرمایا ہے۔

(99)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي اَوْرَاٰى مَنْ رَآنِي رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ٣٨٥٨]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کسی ایسے مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا ہو یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا ہو۔

(100)۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٦٤٧٢، بخاری حدیث رقم: ٢٦٥٢، ترمذی حدیث رقم: ٣٨٥٩، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٣٦٢]۔ السبقة كناية عن سرعة الاقدام و حرص الرجل على الشهادة واليمين

ترجمہ: عبداللہ ابنِ مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: لوگوں میں سے سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو اُن سے ملیں گے اور پھر جو اُن سے ملیں گے۔ پھر ایسی قوم آ جائے گی کہ اُس کی گواہی قسم سے آگے نکل جائے گی اور قسم گواہی سے آگے نکل جائے گی (یعنی لوگ ان دو کاموں میں جلدی کریں گے)۔

(101)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٦٤٦٧، بخاری حدیث رقم: ٢٨٩٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا تو لوگ اُن سے پوچھیں گے کہ کیا آپ لوگوں میں کوئی ایسا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو کسی صحابیِ رسول کے صحابی کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔

(102)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِي، فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٦٤٨٨، بخاری حدیث رقم: ٣٦٧٣، ترمذی حدیث رقم: ٣٨٦١، ابن ماجة حدیث رقم: ١٦١، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٦٥٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان میں سے کسی ایک کے جز و یا نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(103)۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ

اَصحَابِی فَقُولُوا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلیٰ شَرِّکُم رَوَاهُ التِّرمَذِی[ترمذی حدیث رقم:۳۸۶۶]۔ وَقَالَ التِّرمَذِیُ مُنْکَرٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

(104)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْاِيمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۳۵، بخاری حدیث رقم:۳۷۸٤، نسائی حدیث رقم:۵۰۱۹]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

(105)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِی اَصْحَابِی، اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِی اَصْحَابِی ، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِی فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّی اَحَبَّهُمْ ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِی اَبْغَضَهُمْ ، وَمَنْ آذَاهُم فَقَد آذَانِی ، وَمَنْ آذَانِی فَقَد آذَى اللّٰهَ ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ اَن يَاخُذَهُ رَوَاهُ التِّرمَذِی[ترمذی حدیث رقم:۳۸۶۲]۔ وَقَالَ التِّرمَذِیُ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مغفل ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد انہیں اپنی تنقید کا نشانہ مت بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے اِن سے محبت رکھی اور جس نے اِن کے ساتھ بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے اِن سے بغض رکھا، جس نے انہیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اللہ اُس پر ضرور گرفت کرے گا۔

(106)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَوفٍ ﷺ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَبُو بَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ [ترمذی حدیث

رقم:۳۷٤۷، ابن ماجة حدیث رقم:۱۳۳، ترمذی حدیث رقم:۳۷٤۸ بسند آخر وھو اصح]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابو بکر جنتی ہے اور عمر جنتی ہے اور عثمان جنتی ہے اور علی جنتی ہے اور طلحہ جنتی ہے اور زبیر جنتی ہے اور عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے اور سعد ابن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید ابن زید جنتی ہے اور ابو عبیدہ ابن جراح جنتی ہے۔

(107)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ (اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبیٰ) فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبیٰ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيهِمْ قَرَابَةٌ ، فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِی وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ۳٤۹۷ ، ٤۸۱۸ ، الترمذی حدیث رقم : ۳۲۵۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ: قرآن کی آیت اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبیٰ کا کیا مطلب ہے؟ پاس سے حضرت سعید بن جبیر نے کہا: قربیٰ سے مراد آلِ محمد ﷺ ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے جلدی کی ہے، بے شک قریش کا کوئی ایسا قبیلہ نہیں جس کی نبی کریم ﷺ سے قرابت داری نہ ہو، فرمایا: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے قریش کے تمام لوگو! جو میرے اور تمہارے درمیان قرابت داری ہے اس کا لحاظ رکھو۔

(108)۔وَعَنْ اَبِی بَكْرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ اِلیٰ جَنْبِهٖ يَنْظُرُ اِلَی النَّاسِ مَرَّةً وَاِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِی هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَن يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِی فَثَبَتَ اَنَّ الْفَرِيْقَيْنِ كَانُوا مُسْلِمِيْنَ [بخاری حدیث رقم:۲۷۰٤،۳۶۲۹،۳۷۳٤،۷۱۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابی بکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا جب کہ حسن آپ کے پہلو میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کو دیکھتے تھے اور ایک مرتبہ حضرت حسن ﷺ کی طرف دیکھتے تھے اور آپ فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا (پس ثابت ہو گیا کہ دونوں گروہ مسلمان تھے)۔

(109)۔وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ (فِی اَوْلَادِهٖ ﷺ مِن خَدِيجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) فَوَلَدَتْ لِرَسُولِ

اللّٰهِ ﷺ وَلَدَهٗ كُلَّهُمْ اِلَّا اِبْرَاهِيْمَ الْقَاسِمَ وَبِهٖ كَانَ يُكْنٰى ﷺ وَالطَّاهِرَ وَالطَّيِّبَ وَزَيْنَبَ وَرُقَيَّةَ وَاُمَّ كُلْثُوْمَ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ، وَقَالَ ابْنُ هِشَامَ : اَكْبَرُ بَنِيْهِ الْقَاسِمُ ثُمَّ الطَّيِّبُ ثُمَّ الطَّاهِرُ وَاَكْبَرُ بَنَاتِهٖ رُقَيَّةُ ثُمَّ زَيْنَبُ ثُمَّ اُمُّ كُلْثُوْمَ ثُمَّ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِيْهِم وَعَلَيْهِمُ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ كَذَا فِي ابْنِ هِشَامَ وَكَذَا فِي الطَّبْرَانِي [السيرة لابن هشام ١/ ١٩٠، المعجم الاوسط للطبرانى حديث رقم:١٤٦٣، المعجم الكبير للطبرانى حديث رقم:١١٩٤٧، مجمع الزوائد حديث رقم:١٥٢٤٣، ١٥٢٤٤ وَقَالَ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ]۔

ترجمہ: ابن اسحاق نے محبوب کریم ﷺ کی حضرت خدیجہ میں سے اولادِ امجاد کے بارے میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم القاسم ؓ کے علاوہ نبی کریم ﷺ کی تمام اولاد پاک حضرت خدیجہ سے ہی ہوئی ہے اور آپ ﷺ کی کنیت انہی سے ہے۔ اور حضرت طاہر، حضرت طیب، حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ علیٰ ابیہم وعلیہم السلام اور ابن ھشام نے کہا ہے کہ آپ کے بڑے بیٹے کا نام قاسم ہے پھر طیب اور پھر طاہر اور آپکی بڑی بیٹی کا نام رقیہ ہے پھر زینب پھر ام کلثوم اور پھر فاطمہ علیٰ ابیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(110)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخارى حديث رقم: ٣١٣٠، ٣٦٩٨، ٣٠٦٦، ترمذى حديث رقم: ٣٧٠٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے جنگ بدر میں شرکت نہیں کی اس لیے کہ آپکی زوجہ بنت رسول اللہ ﷺ بیمار تھیں۔ آپ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ: آپکو بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں حصہ ملے گا۔

(111)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ اَسْرَاهُمْ ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِيْ فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ ، وَبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ ، قَالَتْ : فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَقَالَ : اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا فَقَالُوْا : نَعَمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم:٢٦٩٢، مسند احمد حديث رقم:٢٦٤١٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: بدر کے قیدیوں کو آزاد کرانے کے لیے جب مکہ والوں نے فدیہ بھیجا تو سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر ابوالعاص کو چھڑوانے کے لیے ایک ہار بھیجا جو حضرت خدیجہ الکبریٰ نے انہیں ابوالعاص کے ساتھ نکاح کے وقت تحفے میں دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر شدید رقت طاری ہوگئی اور رونے لگے اور صحابہ کرام سے فرمایا اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو ابوالعاص کو آزاد کر دیا جائے اور زینب کا ہار اسے واپس کر دیا جائے؟ سب نے عرض کیا یا رسول اللہ بالکل ٹھیک ہے۔

(112)۔وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ ، فَقَالَ : اَغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حديث رقم:٢١٦٨، ٢١٧٠ واللفظ له ، بخارى حديث رقم :١٢٥٣، ١٢٥٤، ١٢٥٨، ١٢٦٠، ابو داؤد حديث رقم :٣١٤٢ ، سنن النسائى حديث رقم :١٨٨١، ١٨٨٤۔ ١٨٩٤، ابن ماجة حديث رقم:١٤٥٧، ١٤٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ام عطیہ انصاریہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی شہزادی کو غسل دے رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو۔

(113)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ: اَنَّهٗ رَاٰى عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُرْدَ حَرِيْرٍ سِيَرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخارى حديث رقم:٥٨٤٢]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ بیان فرماتے ہیں کہ: میں نے سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہما وسلم کو دیکھا انہوں نے دھاری دار ریشمی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

(114)۔عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لِاَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ [مسلم حديث رقم:١٢١٢، ١٢١٣، ١٢١٤، بخارى حديث رقم:٥١٦، ٥٩٩٦، ابوداؤد حديث رقم: ٩١٧، ٩١٨، ٩١٩، ٩٢٠، نسائى حديث رقم:٨٢٦، ٧١٠، ١٢٠٣، ١٢٠٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی حضرت امامہ بنت زینب کو اٹھا کر نماز

پڑھتے تھے جو ابو العاص بن ربیع کی بیٹی تھیں۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب سجدہ کرنے لگتے تو انہیں رکھ دیتے تھے۔

(115)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُم وَاَحِبُّونِى بِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِى بِحُبِّى رَوَاهُ التِّرْمَذِىُ [ترمذی حدیث رقم:٣٧٨٩ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيبٌ]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمہیں رزق دیتا ہے اور اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری خاطر میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

(116)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ ﷺ اُرْقُبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِى اَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم:٣٧١٣ ، ٣٧٥١]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے فرمایا، محمد ﷺ کے اہلِ بیت میں محمد کو دیکھا کرو۔

(117)۔وَعَنِ ابْنِ اَبِى اَوْفىٰ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : سَاَلْتُ رَبِّى عَزَّوَجَلَّ اَن لَا اُزَوِّجَ اَحَدًا مِنْ اُمَّتِى وَلَا اَتَزَوَّجَ اِلَّا كَانَ مَعِى فِى الْجَنَّةِ فَاَعطَانِى، هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ رَوَاهُ الْحَاكِم [مستدرك حاكم حديث رقم:٤٧٢٥]۔وَافَقَهُ الذَّهبِى

ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی ہے کہ میں اپنی امت میں سے جس کسی کا بھی رشتہ کراؤں یا اپنی زوجیت میں لاؤں وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا، اللہ نے مجھے یہ چیز عطا فرمادی۔

(118)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِىُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَاَدخَلَهُ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ، فَاَدْخَلَهَا ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدخَلَهُ ، ثُمَّ قَالَ:اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَى التِّرْمَذِى عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا قَالَت وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ اَنْتِ عَلىٰ مَكَانِكِ وَاَنْتِ اِلىٰ خَيرٍ [مسلم

حدیث رقم:٦٢٦١ ، ترمذی حدیث رقم:٢٨١٣ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٠٣٢]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کالے بالوں سے بُنی ہوئی چادر اوڑھ کر نکلے، پھر حسن ابن علی تشریف لائے تو آپ نے انہیں چادر میں داخل فرمایا، پھر حسین تشریف لائے تو انہیں اُنکے ساتھ داخل فرمایا، پھر فاطمہ تشریف لائیں تو انہیں بھی داخل فرمایا، پھر علی تشریف لائے تو انہیں بھی داخل فرمایا پھر آپ ﷺ نے آیت پڑھی اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۔حضرت امِ سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی اِنکے ساتھ ہوں؟ فرمایا: تیری شان اپنی جگہ پر ہے اور تو بھلائی پر ہے۔

(119)۔وَعَنْ زَيدِ بنِ اَرقَمَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ رَوَاهُ التِّرمَذِى [ترمذی حدیث رقم : ٣٨٧٠، ابن ماجة حديث رقم:١٤٥]۔ وَقَالَ التِّرمَذِىُ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت زید ابن ارقم ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جس نے آپ سے جنگ کی اُس سے میری جنگ ہے اور جس نے آپ سے صلح کی اُس سے میری صلح ہے۔

اَلتَّائِيدُ مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ : قَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ لَقَد رَاَيتُ اَصحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ ، فَمَا اَرىٰ اَحَدًا مِنكُم يُشْبِهُهُمْ ، لَقَد كَانُوا يُصْبِحُونَ شُعثًا غُبرًا وَقَد بَاتُوا سُجَّدًا وَقِيَامًا ، يُرَاوِحُونَ بَيْنَ جِبَاهِهِم وَخُدُودِهِم ، وَيَقِفُونَ عَلىٰ مِثلِ الْجَمْرِمِن ذِكرِمَعَادِهِم ، كَاَنَّ بَيْنَ اَعيُنِهِم رُكَبَ المِعزىٰ مِن طُولِ سُجُودِهِم ، اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ هَمَلَت اَعيُنُهُم حَتّٰى تَبُلَّ جُيُوبَهُم ، وَمَادُوا كَمَا يَمِيدُ الشَّجَرُ يَومَ الرِّيحِ الْعَاصِفِ خَوفًا مِنَ العِقَابِ وَرِجَاءً لِلثَّوَابِ : نَهجُ البَلَاغَةِ [خطبة رقم ٩٧] ، و قَالَ عَلَيهِ السَّلَامُ اَتَرَانِى اَكذِبُ عَلىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ وَاللّٰهِ لَاَنَا اَوَّلُ مَن صَدَّقَهُ ، فَلَا اَكُونُ اَوَّلَ مَن كَذَبَ عَلَيهِ ، فَنَظَرتُ فِى اَمرِى فَاِذَا طَاعَتِى قَد سَبَقَت بَيعَتِى وَاِذَاالمِيثَاقُ فِى عُنُقِى لِغَيرِى: نَهجُ البَلَاغَةِ [خطبة رقم ٣٧] ، و قَالَ عَلَيهِ السلام اَنَّهُ بَايَعَنِى القَومُ الَّذِينَ بَايَعُوا اَبَا بَكرٍ وَعُمَرَ وَعُثمَانَ عَلىٰ مَا بَايَعُوهُم عَلَيهِ ، فَلَم يَكُن لِلشَّاهِدِ اَن يَختَارَ وَلَا لِلغَائِبِ اَن يَرُدَّ ، وَاِنَّمَا الشُّورىٰ لِلمُهَاجِرِينَ وَالْاَنصَارِ، فَاِنِ اجتَمَعُوا عَلىٰ رَجُلٍ وَسَمُّوهُ اِمَامًا

كَانَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًا: نَهجُ البَلَاغَةِ [مكتوب رقم ٦]، وَ قَالَ عَلَيهِ السَّلَامُ لِلّٰهِ بِلَادُ فُلَانٍ ، فَقَد قَوَّمَ الْاَ وَدَ ، وَدَاوَى العَمَدَ ، وَاَقَامَ السُّنَّةَ وَخَلَّفَ الفِتنَةَ ، ذَهَبَ نَقِيَّ الثَّوبِ قَلِيلَ العَيبِ، اَصَابَ خَيرَهَا وَسَبَقَ شَرَّهَا اَدّٰى اِلَى اللّٰهِ طَاعَتَهُ وَاتَّقَاهُ بِحَقِّه ، رَحَلَ ، وَتَرَكَهُم فِي طُرُقٍ مُتَشَعِّبَةٍ لَا يَهتَدِى فِيهَا الضَّالُّ وَلَا يَستَيقِنُ المُهتَدِى: نَهجُ البَلَاغَةِ [خطبة رقم ٢٢٨]، وَتَزَوَّجَ خَدِيجَةَ وَهُوَ ابنُ بِضعٍ وَعِشرِينَ سَنَةً فَوُلِدَ لَهُ مِنهَا قَبلَ مَبعَثِهٖ ﷺ اَلقَاسِمُ وَ رُقَيَّةُ وَزَينَبُ وَ اُمُّ كُلثُومَ وَ وُلِدَ بَعدَ المَبعَثِ الطَّيِّبُ وَ الطَّاهِرُ وَ فَاطِمَةُ عَلَيهِمُ السَّلَام ، [كَذَافِى اُصُولِ الْكَافِى ٢/٤٣٥]

وَرَوَى الرَّوَافِضُ اَنَّهُ قَالَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيهِ اَنَّ رَسُول اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ اَصحَابِى فِيكُم كَمَثَلِ النُّجُومِ بِاَيِّهَا اُخِذَ اهتُدِىَ وَبِاَيِّ اَقَاوِيلِ اَصحَابِى اَخَذتُم اهتَدَيتُم ، اِختِلَافُ اَصحَابِى لَكُم رَحمَةٌ ، كَذَافِى اِحتِجَاجِ الطِّبرِسِى [احتجاج طبرسى ٢/١٠٥، ١٠٦]۔ ثُمَّ قَلَبُوا بِتَدخِيلِهِم: قِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَن اَصحَابُكَ ؟ قَالَ اَهلُ بَيتِى۔

شیعہ کی کتابوں سے تائید: ۔حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہے۔تم میں سے کوئی شخص انکی برابری نہیں کرسکتا وہ صبح کے وقت بکھرے بال اور غبار آلود لباس کیساتھ ہوتے تھے جب کہ انہوں نے رات سجدے اور قیام میں گزاری ہوتی تھی۔اپنے ماتھے اور گالوں کو زمین پر باری باری گھساتے تھے۔اپنی آخرت کی یادکیوجہ سے چنگاری کی مثال بن چکے تھے، جیسے لمبے سجدوں کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے درمیان بکری کے گھٹنوں جیسے ابھار بن چکے تھے، جب اللہ کا ذکر کیا جاتا تو انکی آنکھیں بہنے لگتیں حتیٰ کہ انکے گریبان تر ہو جاتے، وہ سزا کے خوف اور بخشش کی امید میں اس طرح جھک چکے تھے جس طرح شدید طوفان کے دن درخت جھک جاتا ہے۔

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا خیال ہے میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھوں گا؟ اللہ کی قسم میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ ﷺ کی تصدیق کی اور یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ پر جھوٹ بھی سب سے پہلے بولوں۔ میں نے اپنے معاملے میں خوب غور کیا اور میں اس نتیجے پر پہنچا کہ میرے خلیفہ بن کر بیعت لینے پر کسی اور کی اطاعت کرنے کو ترجیح حاصل ہے اور میری گردن میں کسی اور کی اطاعت کا وعدہ ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے ہاتھ پر انہی لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکر، عمر اور عثمان کے

ہاتھ پر بیعت کی تھی اور بیعت کرنے کی غرض بھی وہی ہے جو اس وقت تھی۔ جو حاضر ہے اسے یہ حق حاصل نہیں کہ اپنی مرضی کرے اور جو غائب ہے اسے یہ حق حاصل نہیں کہ انکار کرے۔شوریٰ مہاجرین اور انصار کے لیے ہے۔اگر یہ کسی ایک آدمی پر متفق ہو جائیں اور اسے امام کا لقب دے دیں تو گویا یہ اللہ ہی کا فیصلہ ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: فلاں کے شہروں میں اللہ برکت دے۔ جس نے خرابی کو دور کیا اور بیماری کا علاج کیا، فتنے کو مٹایا اور سنت کو جاری کیا۔اِس دنیا سے پاک ہو کر گیا۔کم عیوب کے ساتھ رخصت ہوا۔خلافت کی خوبیوں کو پایا اور اسکے شر اور خرابی سے پہلے چلا گیا۔اللہ کی تابعداری کی اور اس کا حق ادا کردیا۔دنیا سے چلا گیا اور لوگوں کو بکھرتے راستوں پر چھوڑ گیا جہاں سے کوئی گم ہونے والا کسی لائن پر نہیں لگ سکتا اور کوئی ہدایت یافتہ یقین نہیں پا سکتا۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ سے نکاح فرمایا: آپ کی عمر اس وقت پچیس سال تھی بعثت سے پہلے حضرت خدیجہ میں سے حضور ﷺ کے بچے قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور بعثت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئے۔علیہم السلام۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔جس کی بھی پیروی کی جائے ہدایت مل جائے گی۔میرے صحابہ میں سے جس کا قول بھی لے لوگے ہدایت پا جاؤ گے۔میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے۔رافضیوں نے اس واضح حدیث کا مفہوم ان الفاظ کا اضافہ کر کے تبدیل کردیا ہے: کہا گیا یارسول اللہ آپ کے صحابی کون ہیں فرمایا: میرے اہل بیت۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ

سیدنا امام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ [التوبة : ٤٠]۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے یار سے کہہ رہا تھا مت ڈر بلاشبہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(120)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ لَمَّا اُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ ﷺ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اَصْبَحَ یَتَحَدَّثُ النَّاسَ بِذَالِكَ فَارْتَدَّ نَاسٌ ، فَمَنْ كَانَ آمَنُوا بِهٖ وَصَدَّقُوهُ وَسَمَّعُوا بِذَالِكَ اِلٰی اَبِی بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَقَالُوا هَلْ لَكَ اِلٰی صَاحِبِكَ یَزْعَمُ اَنَّهٗ اُسْرِیَ بِهِ اللَّیْلَةَ اِلٰی بَیْتِ

الْمَقْدِسِ؟ قَالَ اَوْ قَالَ ذَالِكَ؟ قَالُوا نَعَم، قَالَ لَئِنْ كَانَ قَالَ ذَالِكَ لَقَدْ صَدَق، قَالُوا اَوْ تُصَدِّقُهُ اَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ جَآءَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ؟ قَالَ نَعَمْ اِنِّي لَاُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذَالِكَ، اُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَآءِ فِي غَدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ، فَلِذَالِكَ سُمِّيَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ[مستدرك حاكم حديث رقم:٤٤٦٢]۔ وَافَقَهُ الذَّهَبِي

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو رات کے وقت مسجدِ اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ صبح کے وقت لوگوں سے اس موضوع پر بات کررہے تھے، لوگوں نے اس کا انکار کردیا۔ جو آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کی تصدیق کرتے تھے انہوں نے ابوبکر کو یہ بات بتائی اور کہا اپنے یار کو سمجھاؤ وہ کہتا ہے کہ اسے راتوں رات بیت المقدس کی سیر کرائی گئی ہے۔ ابوبکر نے فرمایا کیا میرے یار نے واقعی ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میرے یار نے یہ بات کی ہے تو پھر سچ ہے۔ لوگوں نے کہا کیا تم اس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ راتوں رات بیت المقدس گیا اور صبح سے پہلے پہلے واپس بھی آگیا؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں اس سے بھی مشکل کاموں میں اس کی تصدیق کرتا ہوں، وہ صبح شام آسمانوں کی خبریں دیتا ہے اور میں تصدیق کرتا رہتا ہوں۔ اس وجہ سے ان کا نام ابوبکر صدیق رکھا گیا۔

(121)۔عَنْ حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا ؓ يَحْلِفُ لَلّٰهُ اَنْزَلَ اسْمَ اَبِي بَكْرٍ مِنَ السَّمَآءِ الصِّدِّيْقُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم:١٤، مجمع الزوائد حديث رقم:١٤٢٩٥]۔ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت حکیم بن سعد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو قسم کھا کر فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ نے آسمان سے ابوبکر کا نام ''صدیق'' نازل فرمایا۔

(122)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ، عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيْلًا

لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ، سُدُّوْا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، غَيْرَ خَوْخَةِ اَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[بخاری حديث رقم:٤٦٧، ٣٦٥٦، ٣٦٥٧، ٦٧٣٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں باہر تشریف لائے، کپڑے سے اپنا سر باندھا ہوا تھا، منبر پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد وثناء بیان فرمائی، پھر فرمایا: لوگوں میں سے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر کسی ایک کے بھی جانی اور مالی احسانات نہیں ہیں، اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلامی دوستی افضل ہے، میری طرف سے مسجد میں آنے والی ہر کھڑکی بند کردو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

(123)۔عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ ؓ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْلِي صَاحِبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حديث رقم:٣٦٦١، ٤٦٤٠]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کے پاس بھیجا تو تم سب نے کہا تم جھوٹے ہو، اور ابوبکر کہتا رہا وہ سچا ہے، اور اس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے میری مدد کی، کیا تم لوگ میری خاطر میرے یار سے باز رہو گے؟

(124)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ: اُدْعِي لِي اَبَا بَكْرٍ، وَ اَخَاكِ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا، فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا اَوْلٰى، وَيَاْبَى اللّٰهُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:٦١٨١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سواء ہر کسی کا انکار کررہے ہیں۔

(125)۔عَنْ اَبِي مُوْسٰى ؓ قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيْقٌ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ،

قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَعَادَتْ ، فَقَالَ: مُرِيْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۶۷۸،۶۷۹، ۶۸۲، ۳۳۸۵ ، مسلم حدیث رقم:۹۴۸ ، ترمذی حدیث رقم:۳۶۷۲]۔ ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ بَابِ : اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(126)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حدیث رقم:۳۶۷۳]۔ وَقَالَ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کو زیب نہیں دیتا کہ ابوبکر کی موجودگی میں کوئی دوسرا ان کی امامت کرے۔

(127)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَانَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا ، اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حدیث رقم:۳۶۶۱ ، ابن ماجة حدیث رقم:۹۴ ، مسند احمد حدیث رقم:۷۴۶۴، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۸۱۱۰ ، صحیح ابن حبان حدیث رقم:۶۸۵۸]۔قَالَ التِّرْمَذِيْ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم پر کسی کا ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ نہ دے دیا ہو سوائے ابوبکر کے، اس کے ہم پر ایسے احسانات ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کا بدلہ دے گا۔ مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا فائدہ ابوبکر کے مال نے پہنچایا ہے۔ اگر میں نے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا تو ابو

بکر کو اپنا خلیل بناتا۔ خبردار! تمہارا نبی اللہ کا خلیل ہے۔

(128)۔وَعَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا ، فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبُقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهٗ يَوْمًا ، فَقَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ ؟ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَالٍ عِنْدَهٗ ، فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ، قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حدیث رقم:۳۶۷۵ ، ابو داؤد حدیث رقم:۱۶۷۸]۔ قَالَ التِّرْمَذِيْ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ ان دنوں میرے پاس مال کافی تھا۔ میں نے سوچا اگر میں ابوبکر سے آگے نکل سکتا ہوں تو وہ آج ہی کا دن ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: گھر والوں کیلیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا اسی کے برابر۔ اور ابوبکر اپنا سارا مال لے کر آ گئے۔ فرمایا: ابوبکر گھر والوں کیلیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا میں ان کیلیے اللہ اور اسکا رسول چھوڑ کر آیا ہوں۔ میں نے کہا میں کسی معاملے میں بھی ابوبکر سے آگے نہیں نکل سکتا۔

(129)۔عَنْ اِبْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مَالُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْفَعُ لِيْ مِنْ مَالِ اَبِيْ بَكْرٍ ، قَالَ : وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ فِيْ مَالِ اَبِيْ بَكْرٍ كَمَا يَقْضِيْ فِيْ مَالِ نَفْسِهٖ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۲۰۳۹۷]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ میسب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کسی آدمی کا مال میرے لیے ابوبکر کے مال سے زیادہ فائدہ مند نہیں، فرمایا: رسول اللہ ﷺ ابوبکر کے مال کو اس طرح استعمال فرماتے تھے جیسے اپنے ذاتی مال کو استعمال فرماتے تھے۔

(130)۔عَنْ حَبِيْبٍ ؓ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ قُلْتَ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ شَيْئًا ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ : قُلْ حَتّٰى اَسْمَعَ قَالَ قُلْتُ :

وَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيْفِ وَ قَدْ   طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَعِدَ الْجَبَلَا

وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوْا   مِنَ الْخَلَائِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهٖ رَجُلَا

فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْحَاكِم [المستدرك حديث رقم :٤٤٦٨، ٤٥١٨، الاستيعاب صفحة ٤٣٠، تاريخ الخلفاء للسيوطى صفحة ٣٩]۔ سكت الحاكم عنهما

ترجمہ: حضرت حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موقع پر موجود تھا، آپ ﷺ نے حسان بن ثابت سے فرمایا: کیا آپ نے ابوبکر کی شان میں شعر کہے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا: کہو، تاکہ میں سنوں، انہوں نے عرض کیا میں نے کہا ہے:

آپ دو میں سے دوسرے تھے اس بابرکت غار میں اور دشمن نے اس کے اردگرد چکر لگایا جب وہ پہاڑ پر چڑھا۔ ابوبکر اللہ تعالیٰ کے رسول کے محبوب تھے اور لوگوں کو اس بات کا علم تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری مخلوق میں سے کسی کو آپ کا ہم پلہ نہیں سمجھتے۔ رسول اللہ ﷺ یہ رباعی سن کر مسکرائے۔

مَنَاقِبُ الْإِمَامِ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رضی اللہ عنہ

سیدنا امام عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مناقب

(131)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزِّ الْإِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ، بِاَبِیْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : وَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذى حديث رقم: ٣٦٨١، مسند احمد حديث رقم : ٥٦٩٨]۔ قال الترمذى رحمة الله عليه هذا حديث حسن صحيح غريب ولاحاديث مثل ذلك كثيرة و صحيحة

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ ان دو آدمیوں میں سے جو تجھے زیادہ پیارا ہے اس کے ذریعے سے اسلام کی مدد فرما۔ ابوجہل کے ذریعے یا عمر بن خطاب کے ذریعے۔ ابنِ عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ان میں سے زیادہ پیارا عمر تھا۔

(132)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : وَاللّٰهِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُصَلِّیَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰی اَسْلَمَ عُمَرُ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [مستدرك حاكم حديث رقم:٤٥٤٣]۔ صَحِيْحٌ وَافَقَهُ الذَّهَبِی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم ہم کعبہ میں سرِ عام نماز نہیں پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ عمر مسلمان ہو گئے۔

(133)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ : اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِی الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ ، فَاِنْ يَكُنْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْهُمْ اَحَدٌ ، فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم: ٦٢٠٤ ، بخارى حديث رقم: ٣٤٦٩ ، ٣٦٨٩ ، ترمذى حديث رقم: ٣٦٩٣]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ہے تو عمر بن خطاب ان میں سے ہے۔

(134)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرَی الرِّیَّ يَخْرُجُ فِیْ اَظْفَارِیْ ، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالُوْا : فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : اَلْعِلْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم: ٦١٩٠ ، ٦١٩١ ، بخارى حديث رقم: ٨٢ ، ٣٦٨١ ، ٧٠٠٦ ، ٧٠٢٧ ، ٧٠٣٢ ، ترمذى حديث رقم: ٢٢٨٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میں سو رہا تھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے پیا حتیٰ کہ اس کی دھاریں میرے ناخنوں سے پھوٹنے لگیں، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا: علم۔

(135)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِيْهاً يَا ابْنَ الْخَطَّابِ ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ ، مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكاً فَجّاً اِلَّا سَلَكَ فَجّاً غَيْرَ فَجِّكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخارى حديث رقم: ٣٢٩٤ ، ٣٦٨٣ ، مسلم حديث رقم: ٦٢٠٢]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب مبارک ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جب بھی شیطان کسی راستے سے آتا ہوا تمہیں ملتا ہے تو تیرے راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے کی طرف بھاگ جاتا ہے۔

(136)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذى حديث رقم: ٣٦٨٢ ، مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٥٥٧]۔ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو

جاری کردیا ہے۔

(137)-عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ حِصْناً حَصِيْناً لِلْاِسْلَامِ ، يَدْخُلُ فِي الْاِسْلَامِ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ فَثُلِمَ مِنَّ الْحِصْنِ ثُلْمَةٌ ، فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ ، وَكَانَ اِذَا سَلَكَ طَرِيْقاً وَجَدْنَاهُ سَهْلاً ، فَاِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَلَا بِعُمَرَ ، فَصْلاً مَا بَيْنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اَخْدِمُ مِثْلَهٗ حَتّٰى اَمُوْتَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ : اِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّهَلَا بِعُمَرَ [المعجم الاوسط حديث رقم:٥٥٤٩] ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ سَنَدُهٗ حَسَنٌ [انظر مجمع الزوائد حديث رقم:١٤٤٢٧] ، رَوَى الْاِمَامُ الشُّعْرَانِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِذِكْرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ [كشف الغمه ٣٢٥/١] وَالْآثَارُ فِيْهِ كَثِيْرَةٌ ، مُخْتَلِفَةُ الْاَلْفَاظِ مَعْنَاهَا وَاحِدٌ۔ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٠٤٠٧ ، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم :٨٧١٩ ، ٨٧٢٩ ، ٨٧٣٠]۔ قال الهيثمي رواه الطبراني باسانيد ورجال احدها رجال الصحيح [مجمع الزوائد حديث رقم:١٤٤٦٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ: بے شک عمر بن خطاب اسلام کے لیے مضبوط قلعہ تھے، اسلام میں کوئی داخل ہوتا تھا اور نکلتا نہیں تھا۔ جب عمر وفات پا گئے تو اسلام میں سوراخ ہوگیا، اب اس میں سے کوئی چیز نکلتی ہے اور داخل نہیں ہوتی۔ جب بھی وہ کسی راستے پر چلے تو ہم نے اسے آسان پایا، پس جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو، زیادتی اور کمی کے درمیان امتیاز ہو جائے گا، اللہ کی قسم میری حسرت ہے کہ میں اس جیسے مردِ خدا کی مرتے دم تک نوکری کرتا۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا علی المرتضٰی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو۔ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی مجالس کو نبی ﷺ پر درود اور عمر بن خطاب ﷺ کے ذکر سے سجایا کرو۔

(138)-عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ قَالَ : بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ ، فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ ؟ فَقَالُوْا : لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِراً ، فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ : اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حديث رقم:٣٢٤٢ ، ٣٦٨٠ ، ٥٢٢٧ ، ٧٠٢٣ ، ٧٠٢٥ ، ابن ماجة حديث رقم:١٠٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سورہا تھا تو دیکھا کہ جنت میں ہوں، وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی۔ میں نے کہا یہ محل کس کا ہے؟ کہنے لگے عمر بن خطاب کا۔ مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں واپس ہوگیا۔ عمر رونے لگے اور عرض کیا: یارسول اللہ کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

(139)-عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ ﷺ قَالَ كَعْبٌ : لَوْ دَعَا عُمَرُ لَاُخِّرَ فِيْ اَجَلِهٖ ، فَقَالَ النَّاسُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ! اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ [الاعراف:٣٤] ، قَالَ : وَقَدْ قَالَ : وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ [فاطر:١١] رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٠٣٨٦]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ میسّب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر ﷺ کو زخمی کیا گیا تو کعب نے فرمایا: اگر عمر دعا فرما دیتے تو ان کی موت میں تاخیر کر دی جاتی، لوگوں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جب ان کی موت آ جاتی ہے تو ایک لحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔ کعب نے جواب دیا: اللہ نے فرمایا ہے: کسی عمر دیے جانے والے کی عمر میں جو بھی اضافہ یا کمی کی جاتی ہے وہ کتاب میں موجود ہے۔

(140)-عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ [ترمذی حديث رقم:٣٦٨٦ ، مستدرك حاكم حديث رقم:٤٥٠١]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ عُثْمَانَ الْغَنِيِّ ﷺ

سیدنا امام عثمان غنی ﷺ کے مناقب

(141)-عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ : يَا عُثْمَانُ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَوَّجَكَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ ، بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ ، عَلٰى مِثْلِ صُحْبَتِهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْحَاكِمُ [ابن ماجة حديث رقم: ١١٠ ، مستدرك حاكم حديث رقم: ٧٠١١،

وروی الحاکم مثله فی حدیث رقم :۷۰۰۸، ۷۰۰۹، ۷۰۱۰]۔صَحِیْحٌ وَشَوَاهِدُهٗ کَثِیْرَةٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد کے دروازے کے پاس عثمان سے ملے تو فرمایا: اے عثمان یہ جبریل ہیں، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ نے ام کلثوم کے ساتھ آپ کے نکاح کا فیصلہ دیا ہے، رقیہ جتنے مہر کے ساتھ، اسی جیسی سنگت کے لیے۔

(142)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ الْقَرَشِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰی اِبْنَتِهٖ وَهِیَ تَغْسِلُ رَأْسَ عُثْمَانَ ، فَقَالَ یَا بُنَیَّةُ اَحْسِنِیْ اِلٰی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَاِنَّهٗ اَشْبَهُ اَصْحَابِیْ بِیْ خُلُقاً رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم :۹۶ ، مجمع الزوائد حدیث رقم :۱۴۵۰۰]۔وَ قَالَ الْهَیْثَمِی رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان قرشی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی شہزادی کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت عثمان کا سر دھو رہی تھیں۔تو فرمایا: اے بیٹی، ابو عبداللہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتی رہنا، یہ اخلاق میں مجھ سے میرے تمام صحابہ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

(143)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِیْ بَیْتِهٖ کَاشِفًا عَنْ سَاقَیْهِ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَکْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ کَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَوّٰی ثِیَابَهٗ ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّیْتَ ثِیَابَكَ، فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلَائِکَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم:۶۲۰۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کاشانۂ اقدس میں اپنی پنڈلیوں سے کپڑا الپٹا ہوا چھوڑ کر لیٹے ہوئے تھے۔اتنے میں ابو بکر نے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔آپ نے انہیں اجازت دے دی اور ان سے اسی حالت میں باتیں کرتے رہے۔پھر عمر نے اجازت چاہی اور آپ نے اجازت دے دی اور اسی حالت میں گفتگو فرماتے رہے۔پھر عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے

درست کر لیے۔جب وہ نکل گئے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، ابو بکر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی پھر عمر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی پھر عثمان داخل ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرما لیے۔آپ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص سے کیوں نہ حیاء کروں جس کا فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

(144)۔عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِنَّمَا تَغَیَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ ، فَاِنَّهٗ کَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ کَانَتْ مَرِیْضَةً ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْراً وَ سَهْمَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:۳۱۳۰، ۳۶۹۸، ۳۷۰۴، ۴۰۶۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ: عثمان جنگِ بدر میں موجود نہیں تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی آپ کی زوجہ تھیں اور آپ بیمار تھیں، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: آپ کو بدر میں شامل ہونے والے آدمی جتنا اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی ملے گا۔

(145)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ : شَهِدْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیَّ مِائَةُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِلّٰهِ عَلَیَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، فَاَنَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَقُوْلُ : مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ ، مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ [مسند احمد حدیث رقم:۱۶۷۰۱، ترمذی حدیث رقم :۳۷۰۰، مستدرك حاکم حدیث رقم : ۴۶۱۰ وَقَالَ صَحِیْحٌ وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِی]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن خباب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا، اور آپ جیشِ عسرت کے لیے ترغیب دے رہے تھے، تو عثمان بن عفان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے ہوئے ، پھر آپ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی، تو عثمان بن عفان کھڑے ہو گئے اور

عرض کیا یا رسول اللہ، دو سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے، پھر آپ ﷺ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی، تو عثمان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی خاطر تین سو اونٹ جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر سے اترتے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں، آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں۔

(146)۔عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ : لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ ، قَالَ : فَبَايَعَ النَّاسُ ، قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ ، فَضَرَبَ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِّنْ اَيْدِيْهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۰۲]۔ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ نے بیعتِ رضوان کا حکم دیا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عثمان بن عفان مکہ والوں کی طرف نمائندہ بن کر گئے۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان اللہ کے کام اور اس کے رسول کے کام کے لیے گیا ہے، آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کا عثمان کا ہاتھ بننا، ان کے لیے ان کے اپنے ہاتھوں سے افضل تھا۔

(147)۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَشْتَرِیْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِی الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا فِی الْجَنَّةِ ؟ فَاشْتَرَيْتُهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۰۳ ، نسائی حدیث رقم:۳۶۰۶ ، ۳۶۰۷ ، ۳۶۰۸ ، ۳۶۰۹ ، ۳۶۱۰]۔قَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو فلاں لوگوں کا پلاٹ خرید کر مسجد میں شامل کر دے اور اس کے بدلے میں جنت میں اس سے بہتر اجر پائے تو میں نے اسے خرید دیا۔

(148)۔عَنْ اَنَسٍ : اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، فَنَسَخُوْهَا فِی الْمَصَاحِفِ ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثَةِ : اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ ، فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ ، فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ ، فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمَذِيُّ [بخاری حدیث

رقم:۳۵۰۶ ، ۴۹۸۴ ، ۴۹۸۷ ، ترمذی حدیث رقم:۳۱۰۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، اور حضرت عبداللہ بن زبیر، اور حضرت سعید بن عاص، اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو بلایا، انہوں نے قرآن مجید کو صحیفوں میں نقل کیا، اور حضرت عثمان نے تینوں قریشیوں سے فرمایا: جب آپ لوگوں کا زید سے قرآن کے کسی لفظ پر اختلاف ہو جائے تو اسے قریش کے لہجے میں لکھنا، اللہ نے اسے ان کی زبان میں نازل فرمایا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(149)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ : ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ : يُقْتَلُ فِيْهَا هٰذَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۰۸]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر کیا تو فرمایا: یہ عثمان اس فتنے میں مظلوم ہو کر قتل کیا جائے گا۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی ؓ

سیدنا امام علی المرتضیٰ ؓ کے مناقب

(150)۔قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ : اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْبَكْرٍ ، وَاَسْلَمَ عَلِیٌّ وَهُوَ غُلَامٌ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ ، وَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۳۴]۔

ترجمہ: بعض اہلِ علم (امام اعظم ابوحنیفہ) نے فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر ایمان لائے، اور علی اس وقت ایمان لائے جب آپ آٹھ سال کے بچے تھے اور خواتین میں سب سے پہلے اُم المومنین خدیجہ ایمان لائیں۔

(151)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا ، فَقَالَ اَيْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ؟ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِیْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ ، فَاُتِیَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ عَيْنَيْهِ فَبَرِءَ ، حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، فَقَالَ عَلِیٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا ؟ قَالَ

ـ اُنفُذْ عَلیٰ رِسْلِكَ حَتّٰی تَنزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيهِم مِن حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ ، فَوَاللّٰهِ لَاَن يَهدِیَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا ، خَيرٌ لَكَ مِن اَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٦٢٢٣ ، بخاری حديث رقم:٢٩٤٢]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ: میں کل جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھوں سے اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ لوگ جب صبح کو اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امید پر پہنچے کہ ہمیں جھنڈا عطا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ فرمایا انہیں بلاؤ۔ انہیں بلایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں پر لعابِ دہن لگایا، وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمادیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ ہمارے جیسے نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی معتدل رفتار سے چل پڑو حتیٰ کہ ان کی رہائش گاہوں کے وسط میں پہنچ جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ جو کچھ اللہ کے حقوق میں سے ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم اگر آپ کی وجہ سے اللہ نے ایک بندے کو بھی ہدایت دے دی تو وہ آپ کے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

(152)۔عَنْ سَعدِ بنِ اَبِی وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِیَّ بنَ اَبِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فِی غَزْوَةِ تَبُوكَ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تُخَلِّفُنِی فِی النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِن مُوسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٦٢١٨ ، بخاری حديث رقم:٤٤١٦ ، ابن ماجة حديث رقم:١١٥، ١٢١]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گھر پر چھوڑا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا: کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ جس طرح ہارون، موسیٰ کی جگہ پر پیچھے رہے اسی طرح آپ میری جگہ پر پیچھے رہیں، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(153)۔عَنْ اَبِی هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ : لَقَدْ اُعْطِیَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَاَنْ تَكُونَ لِی خَصْلَةٌ مِنْهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْطِیَ حُمْرَ النَّعَمِ ، قِيلَ :

وَمَا هُنَّ يَا اَمِيرَ الْمُؤمِنِينَ ؟ قَالَ : تَزَوُّجُهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَسُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحِلُّ لَهُ فِيهِ مَا يَحِلُّ لَهُ ، وَالرَّايَةُ يَومَ خَيبَرَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [مستدرك حاكم حديث رقم:٤٦٩٠]۔ قَالَ الْحَاكِم صَحِيحٌ وَقَالَ الذَّهبِی ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب کو تین شانیں ایسی عطا کی گئی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے عطا ہوتی تو سرخ سونے سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہوتی، آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین وہ کیا ہیں؟ فرمایا: فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی مسجد میں رہائش جس کی وجہ سے ان کے لیے اس میں حلال تھا جو کچھ بھی حلال تھا، اور خیبر کے دن کا جھنڈا۔

(154)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : آخَی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ آخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِی وَبَيْنَ اَحَدٍ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَنْتَ اَخِی فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حديث رقم:٣٧٢٠]۔وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی، تو حضرت علی روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا ہے اور میرے اور کسی کے درمیان بھائی چارہ نہیں بنایا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

(155)۔وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَ قَالَ التِّرْمَذِی غَرِيبٌ مُنْكَرٌ [ترمذی حديث رقم :٣٧٢٣]۔ وَ قَالَ الْعُلَمَاءُ جَمِيعُ الصَّحَابَةِ بِمَنْزِلَةِ الْاَبْوَابِ [مرقاة ١١/٣٤٥،حاشية المحدث احمد على السهارنفوری علی الترمذی٢/٢١٣]۔ وَ قَالَ الطِّيبِی لَعَلَّ الشِّيعَةَ تَتَمَسَّكُ بِهٰذَا التَّمْثِيلِ اَنَّ اَخْذَ الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ مِنْهُ مُخْتَصٌّ بِهِ لَا يَتَجَاوَزُهُ اِلیٰ غَيْرِهِ اِلَّا بِوَاسِطَتِهِ رضی اللہ عنہ لِاَنَّ الدار انما يدخل اليها من بابها ، ولا حجة لهم به اذ ليس دار الجنة باوسع من دار الحكمة فلها ثمانية ابواب [طيبی شرح مشكوٰة ١١/٢٦٩، مرقاة ١١/٣٤٦، قوت المغتذی ٢/٢١٤]۔ و قال الشيخ المحقق عبد الحق المحدث الدهلوی شك نيست كه علم آنحضرت از جناب صحابه ديگر نيز آمده و مخصوص بمرتضیٰ نيست الخ [اشعة اللمعات ٤/٦٧٧]۔ و قال الشاه عبد العزيز الدهلوی آں شرط يا زياده ازاں شرط در

دیگراں ہم بروایتِ اہلِ سنت ثابت شدہ باشد [تحفہ اثنا عشریہ صفحہ۲۱۲]۔ وَ قَالَ اللّٰہ تعالیٰ : یعلمھم الکتاب والحکمة ، فثبت ان جمیع الصحابة تعلموا الکتاب و الحکمة من النبی الکریم ﷺ ، و قال رسول اللہ ﷺ بلغوا عنی ولو آية و قال فليبلغ الشاهد الغائب ، فثبت ان جميع الصحابة بمنزلة الابواب ، منهم من جمع القرآن كابى بكر و عثمان ، و منهم من هواقراء ، و منهم من هو اعلم بالحلال والحرام ، و منهم من هو افرض ، و منهم من هو اقضى ، و منهم من بعث الى اليمن ، و منهم من بعث الى مصر و منهم من بعث الى الكوفة ، و منهم من هاجر الى الشام ، و منهم من اتى اليهم الناس من اطراف العالم رضى الله عنهم اجمعين و جزاهم الله عن جميع الامة خيرا۔ و فى رواية عن ابنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ الْحَاكِم وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ[مستدرک حاکم حدیث رقم :۴۶۹۵]۔ وَقَالَ الذَّهَبِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيُّ وَ النَّوَوِي وَالْجَزَرِي وَابْنُ كَثِيرٍ وَ اِبْنُ تَيْمِيَه مَوْضُوعٌ وَ قَالَ يَحْيىٰ بْنُ مُعِيْنٍ لَا اَصْلَ لَهٗ ، وَ قَالَ الْبُخَارِي مُنْكَرٌ وَ لَيْسَ لَهٗ وَجْهٌ صَحِيحٌ ، وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ مُنْكَرٌ غَرِيبٌ ، وَ قَالَ الشَّاهُ عَبْدُالْعَزِيْزِ ایں خبر نیز مطعون است ، وَقَالَ السُّيُوطِيُّ وَعَلِيٌّ الْقَارِيُّ حَسَنٌ وَالْحَقُّ اَنَّهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ : حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

(156)۔عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ : بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِياً فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِيْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ ، فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ ، فَاِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ فَاِنَّهٗ اَحْرىٰ اَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ ، قَالَ : فَمَا زِلْتُ قَاضِياً ، اَوْ : مَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم :۳۵۸۲ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۸۶/۱۰ ، ترمذی حدیث رقم:۱۳۳۱، السنن الکبریٰ للنسائی حدیث رقم:۸۴۱۷ ، مسند احمد حدیث رقم :۶۳۸، مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۷۱۶]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے بھیج رہے ہیں اور میں نوعمر ہوں، میرے پاس فیصلے کا علم نہیں، تو فرمایا: اللہ تیرے قلب کو ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا، جب بھی دو فریقین تمہارے سامنے بیٹھیں تو اس وقت تک فیصلہ ہرگز نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسا کہ پہلے کی بات سنی تھی، اس لیے کہ اسے اپنی بات بیان کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں مسلسل فیصلے دیتا رہا اور مجھے کبھی فیصلے میں شک نہیں ہوا۔

(157)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَقْضَى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ ؓ رَوَاهُ الْحَاكِم[مستدرک حاکم حدیث رقم:۴۷۱۴]۔ وَقَالَ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ: ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ اہلِ مدینہ میں سب سے بڑے قاضی حضرت علی بن ابی طالب ؓ ہیں۔

(158)۔وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ[ترمذی حدیث رقم:۳۷۱۳ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ] وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ وَاَبِيْ يَعْلىٰ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ[مسند احمد حدیث رقم:۹۶۸، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم :۶۴۱۶]۔شواهده كثيرة شهيرة ، قال الشافعي: اَلْمُرَادُ بِهٖ وِلَاءُ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّتُهٗ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُوَالِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَلَا يُعَادِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَهُوَ فِيْ مَعْنىٰ مَا ثَبَتَ عَنْ عَلِيٍّ ؓ لَا يُحِبُّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ [الاعتقاد للبیهقی صفحہ۳۵۴]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں محبوب ہوں اس کا علی بھی محبوب ہے۔ ایک حدیث کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ: اے اللہ جو علی سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کر۔ (اس حدیث میں مولا دشمن کا الٹ ہے یعنی دوست یا محبوب)

(159)۔وَعَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضىٰ ؓ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ ، اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ﷺ اِلَيَّ اَنْ لَا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ ، وَلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم باب الدليل على ان حب الانصار و علی ؓ من الایمان و علاماته و بغضهم من علامات النفاق حدیث رقم : ۲۴۰ ، ترمذی حدیث رقم:۳۷۳۶ ، نسائی حدیث رقم:۵۰۲۲ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۱۴]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ وَقَالَ ﷺ آیَةُ

الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَآیَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۲۳۵، ۲۳٦، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، بخاری حدیث رقم:۱۷، ۳۷۸٤، النسائی حدیث رقم:۵۰۱۹]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ذرے کو بڑھایا، نبی امی ﷺ کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مجھ سے مومن کے سواء محبت کوئی نہیں کرے گا اور منافق کے سواء بغض کوئی نہیں رکھے گا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار کی محبت اور منافقت کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

(160) عَنْ اَبِیْ حَیْوَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ: یَهْلِكُ فِیَّ رَجُلَانِ، مُفْرِطٌ فِیْ حُبِّیْ وَمُفْرِطٌ فِیْ بُغْضِیْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۵۰٦/۷]۔ وروی مثله عن ابی مریم، وزبید علیهما الرحمة [المصنف لابن ابی شیبة ۵۰٦/۷، ۱۵۵/۸]۔ ورواه عبد الرزاق عن محمد بن سیرین [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۲۰٦٤۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوحیات فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا: میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہوں گے، میری محبت میں زیادتی کرنے والا اور میرے بغض میں زیادتی کرنے والا۔

(161) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهٗ کَانَ یَرَی اَنَّ عَامَّةَ مَا یُرْوَی عَنْ عَلِیٍّ الْکِذْبُ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ [بخاری حدیث رقم:۳۷۰۷]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمت اللہ علیہ کی تحقیق یہ تھی کہ عام طور پر جو باتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف منسوب کی جاتی ہیں وہ جھوٹ ہوتا ہے۔

اَفْضَلُ الْاَوْلِیَاءِ الْمُحَمَّدِیِّیْنَ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ

محمدی اولیاء میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا [الحدید۵۷:۱۰] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور اللہ کی راہ میں جنگ لڑی ان کا درجہ بہت بلند ہے۔ اس کے بعد خرچ کرنے والے اور جنگ لڑنے والے ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔ وَقَالَ وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی [اللیل:۱۷]

اور فرمایا: جہنم سے دور رہے گا جو سب سے بڑا متقی ہے۔

(162) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ ؓ فَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ مَا یُبْکِیْ هٰذَا الشَّیْخَ اِنْ یَکُنِ اللّٰهُ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَهٗ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ؟ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْعَبْدَ، وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَعْلَمَنَا، قَالَ: یَا اَبَا بَکْرٍ لَا تَبْكِ، اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَکْرٍ، وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا مِّنْ اُمَّتِیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ، وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ، لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ، اِلَّا بَابَ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:٤٦٦، ۳٦۵٤، ۳۹۰٤، مسلم حدیث رقم:٦۱۷۰، ٦۱۷۱، ترمذی حدیث رقم:۳٦٦۰، ۳٦۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطاب فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے بندے کو اختیار دیا کہ دنیا اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے، ان میں سے ایک کو اختیار کر لے، تو اس نے اسے اختیار کیا جو کچھ اللہ کے ہاں ہے۔ ابوبکر رونے لگے، میں نے دل میں کہا اگر اللہ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور اپنے ہاں کی چیز کے درمیان اختیار دیا ہے اور اس بندے نے اللہ کے ہاں کی چیز کو اختیار کر لیا ہے تو اس میں اس بزرگ کو کون سی چیز نے رلایا؟ دراصل وہ بندہ رسول اللہ ﷺ خود تھے، اور ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر مت رو، مجھ پر صحبت اور مال کے لحاظ سے سب سے زیادہ احسان ابوبکر کے ہیں، اگر میں اپنی امت میں کسی کو اپنا خلیل (تنہائی کا دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلامی اخوت اور مودت (یعنی یہ میرا بھائی ہے اور ہم میں باہم مودت و محبت ہے)۔ مسجد کو آنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

(163) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ، عَاصِبٌ رَاْسَهٗ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهٗ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مِنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ، وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا، وَلٰکِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ، سُدُّوْا عَنِّیْ کُلَّ خَوْخَةٍ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ، غَیْرَ خَوْخَةِ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:٤٦۷، ۳٦۵٦، ۳٦۵۷، ٦۷۳۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وفات میں باہر تشریف لائے، کپڑے سے اپنا سر باندھا ہوا تھا، منبر پر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد وثناء بیان فرمائی، پھر فرمایا: لوگوں میں سے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر کسی ایک کے بھی جانی اور مالی احسانات نہیں ہیں، اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلامی دوستی افضل ہے، میری طرف سے مسجد میں آنے والی ہر کھڑکی بند کردو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

(164)۔عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ ؓ قَالَ : مَرِضَ النَّبِیُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهٗ ، فَقَالَ : مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ : اِنَّهٗ رَجُلٌ رَقِيْقٌ ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَعَادَتْ ، فَقَالَ: مُرِیْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِیْ حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:٦٧٨،٦٧٩، ٦٨٢، ٣٣٨٥ ، مسلم ٩٤٨]۔ ذَكَرَهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ : اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(165)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَرَضِهٖ: اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَكْرٍ ، وَ اَخَاكِ ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَاباً ، فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا اَوْلٰى ، وَيَاْبَى اللّٰهُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦١٨١]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: ابوبکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سواء ہر کسی کا انکار کر رہے ہیں۔

(166)۔عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَمْعَةَ اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ:

لَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ ، قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ : خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ حَتّٰى اَطْلَعَ رَأْسَهٗ مِنْ حُجْرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ: لَا لَا لَا لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ مُغْضَباً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٦١]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زمعہ نے مجھے یہ حدیث بتائی کہ: جب نبی کریم ﷺ نے عمر کی آواز سنی تو نبی کریم ﷺ اٹھے حتیٰ کہ اپنا سر مبارک حجرے سے باہر نکالا، پھر فرمایا: نہیں نہیں نہیں، ابوقحافہ کا بیٹا لوگوں کو نماز پڑھائے، آپ نے غضبناک ہوکر یہ بات فرمائی۔

(167)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَمْشِیْ بَيْنَ يَدَیْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ، فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ ، تَمْشِیْ قُدَّامَ رَجُلٍ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى رَجُلٍ اَفْضَلَ مِنْهُ ؟ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَاَحْمَدُ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ [فضائل الصحابة حدیث رقم :١٣٧، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٧٣٠٦ ، مجمع الزوائد حدیث رقم:١٤٣١٣]۔ لَهٗ شَوَاهِدُ مِنْ وُجُوْهٍ اُخَرَ تَقْضِیْ لَهٗ بِالصِّحَةِ اَوِ الْحُسْنِ وَقَدْ اَشَارَ ابْنُ كَثِيْرٍ اِلَى الْحُكْمِ بِصِحَتِهٖ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابودرداء کو ابوبکر صدیق کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے ابودرداء تم اس شخص کے آگے چل رہے ہو جس سے افضل شخص پر نبیوں کے بعد سورج طلوع نہیں ہوا۔

(168)۔عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ؓ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِیَّ ﷺ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ ، قَالَتْ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ ؟ كَاَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ : اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِیْ فَاْتِیْ اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمَذِیُّ [بخاری حدیث رقم:٧٢٢٠ ، ٧٣٦٠ ، ٣٦٥٩ ، مسلم حدیث رقم:٦١٧٩ ، ٦١٨٠ ، ترمذی حدیث رقم٣٦٧٦]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم ؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ نے اسے پھر کبھی آنے کا حکم دیا۔ وہ کہنے لگی، اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر؟ جیسے وہ وفات کی بات کر رہی ہو۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔

(169)۔عَنْ عَلِیٍّ وَّالزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: مَا غَضِبْنَا اِلَّا لِاَنَّا قَدْ اُخِّرْنَا عَنِ

الْمُشَاوَرَةِ ، وَإِنَّا نَرَىٰ اَبَا بَكْرٍ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهٖ وَ كِبَرِهٖ ، وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَيٌّ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ [مستدرك حاكم حديث رقم:٤٤٧٨]۔ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ فِي التَّلْخِيْصِ

ترجمہ: حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم ناراض صرف اس لیے ہوئے ہیں کہ ہمیں مشاورت میں پیچھے کیا گیا ہے۔ ورنہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر کو خلافت کا سب سے زیادہ حق دار سمجھتے ہیں۔ وہ یارِ غار ہے، اور ثانی اثنین ہے، اور ہم اس کا شرف اور عظمت جانتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

(170)۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ [بخاری حديث رقم :٣٦٦٨ ، ترمذی حديث رقم:٣٦٥٦ ، مستدرك حاكم حديث رقم:٤٤٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب ؓ نے فرمایا: ابوبکر ہمارا سردار ہے، ہم سے افضل ہے اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہے۔

(171)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: اِنِّيْ لَوَاقِفٌ فِيْ قَوْمٍ ، فَدَعَوا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلٰى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ ، لِاَنِّيْ كَثِيْرًا مِمَّا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : كُنْتُ وَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ ، وَفَعَلْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ ، فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا ، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [بخاری حديث رقم:٣٦٧٧ ، ٣٦٨٥، مسلم حديث رقم:٦١٨٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٩٨، شرح السنة حديث رقم: ٣٨٩٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں کھڑا تھا، لوگ عمر بن خطاب کے لیے اللہ سے دعائیں مانگ رہے تھے، انہیں ان کی چارپائی پر رکھا گیا تھا، ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور میرے کندھے پر اپنی کہنی

رکھ دی، اور کہنے لگا، اللہ تجھ پر رحمت کرے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تیرے یاروں کے ساتھ تجھے ملا دے گا، میں رسول اللہ ﷺ سے اکثر سنا کرتا تھا کہ: میں اور ابوبکر اور عمر تھے، میں نے اور ابوبکر اور عمر نے فلاں کام کیا، میں ابوبکر اور عمر گئے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تمہیں ان دونوں کے ساتھ ملا دے گا، میں نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے۔

(172)۔عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَنُخَيِّرُ اَبَا بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری باب فضل ابی بكر بعد النبی ﷺ حديث رقم:٣٦٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے درمیان افضلیت بیان کرتے تھے، ہم سب سے افضل ابوبکر کو کہتے تھے، پھر عمر ابن خطاب کو، پھر عثمان بن عفان کو رضی اللہ عنہم۔

(173)۔عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِاَبِيْ بَكْرٍ اَحَدًا ، ثُمَّ عُمَرَ ، ثُمَّ عُثْمَانَ ، ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ [بخاری حديث رقم:٣٦٩٧ ، ابوداؤد حديث رقم :٤٦٢٧ ، مسند ابی يعلىٰ حديث رقم:٥٥٩٥ ، ٥٥٩٦ ، ٥٥٩٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، پھر عمر، پھر عثمان، پھر ہم نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو چھوڑ دیتے تھے، ان کے درمیان افضلیت نہیں دیتے تھے۔

(174)۔عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [ابو داؤد حديث رقم:٤٦٢٨ ، ترمذی حديث رقم:٣٧٠٧ ، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم:١٦٩٢ وَ الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ]۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ ، قَالَ: وَاَصْحَابُهُ مُتَوَافِرُوْنَ [مسند احمد حديث رقم :٤٦٢٥ ، مسند ابی يعلىٰ حديث رقم:٥٧٧٦ ، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم:١٢٩٥٢]۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ ، قَالَ: فَيَبْلُغُ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْنَا [مسند ابو يعلىٰ حديث رقم:٥٥٩٧ ، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم :١٢٩٥٣، المعجم الاوسط حديث رقم:٨٧٠٢ ، مجمع الزوائد حديث رقم:١٤٣٨٥ وقال رجاله وثقوا وفيهم خلاف]۔

فَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ السَّمَآءِ وَ رَبُّنَا مَعَهُمْ جَلَّ وَعَلَا شَانُهٗ ، وَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ نَبِيُّنَا مَعَهُمْ ﷺ۔

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی امت میں آپ ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ایک روایت میں ہے کہ: صحابہ وافر تعداد میں تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ: یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی تھی تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے تھے۔

(175)۔عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ، زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَّالِهٖ ، رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا ، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ صَدِيْقٌ ، رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ ، رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا ، اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۷۱۴]۔ و قال غریب

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ابوبکر پر رحمت کرے، اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دی، اور مجھے دار الہجرت تک اٹھا کر لایا، اور اپنے مال میں سے بلال کو آزاد کیا۔ اللہ عمر پر رحمت کرے، حق بات کہہ دیتا ہے خواہ کڑوی ہو، حق کی خاطر تنہا رہ جانا گوارا کر لیتا ہے۔ اللہ عثمان پر رحمت کرے، اس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ اللہ علی پر رحمت کرے، اے اللہ حق کو اس کے ساتھ گھما دے یہ جدھر بھی جائے۔

(176)۔عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ اَصْحَابِيْ عَلٰى جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ سِوَى النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاخْتَارَ لِيْ مِنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ اَصْحَابِيْ وَفِيْ اَصْحَابِيْ كُلِّهِمْ خَيْرٌ رَوَاهُ عِيَاضٌ فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ۴۲/۲ ، الریاض النضرۃ ۴۷/۱]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے تمام جہانوں پر میرے صحابہ کو چن لیا ہے سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔ اور ان میں سے چار کو میرے لیے چنا ہے، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی۔ یہ میرے صحابہ میں سب سے افضل ہیں، اور میرے سارے صحابہ میں بھلائی ہے۔

(177)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ: اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ ، وَخَشِيْتُ اَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ ، قُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ [بخاری حدیث رقم:۳۶۷۱، ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۲۹]۔ وَ سَيَأْتِيْ حَدِيْثُ سَيِّدِنَا سَفِيْنَةَ ؓ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً [انظر المستند حدیث رقم:۳۳۷]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (سیدنا علی) سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اب یہ نہ کہیں کہ عثمان، میں نے عرض کیا پھر آپ ہوں گے، فرمایا: میں مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں۔

مِنْ عَلَامَاتِ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنْ تُفَضِّلَ الشَّيْخَيْنِ وَ تُحِبَّ الْخَتَنَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

شیخین کو افضل ماننا اور ختنین سے محبت کرنا اہل سنت کی علامات میں سے ہے

(178)۔عَنْ عَلِيٍّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۳۶۶۶، ۳۶۶۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۹۵، المصنف لابن ابی شیبۃ ۴۷۳/۷، مسند احمد حدیث رقم:۶۰۴، مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم:۵۳۳، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۱۳۴۸]۔ وَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَغَوِيُّ عَنْ اَنَسٍ [ترمذی حدیث رقم:۳۶۶۴، شرح السنۃ باب فضل ابی بکر و عمر حدیث رقم:۳۸۹۶]۔ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۰۰، ابن حبان حدیث رقم:۶۹۰۴، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۴۱۷۴]۔ وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۸۸۰۸]۔ وَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:۴۴۳۱]۔ وَفِيْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابِهَا [مسند احمد حدیث رقم:۶۰۴]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ابوبکر اور عمر اگلے اور پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے، اے علی انہیں مت بتانا۔ اس حدیث کو سیدنا علی کے علاوہ حضرت انس، ابو

جحیفہ، جابر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم نے روایت کیا۔ مسندِ احمد میں سیدنا علی المرتضیٰ ؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں جنتی بوڑھوں اور نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(179)۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا لَهٗ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ ، وَ وَزِیْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ ، فَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ ، وَاَمَّا وَزِیْرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳٦۸۰]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے آسمان میں دو وزیر نہ ہوں اور زمین میں دو وزیر نہ ہوں، آسمان میں میرے دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں، اور زمین میں میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔

(180)۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی لَیَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْکَوَاکِبَ الدُّرِّیَّ فِی اُفُقٍ مِنْ آفَاقِ السَّمَآءِ ، وَ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ مِنْهُمْ وَ اَنْعَمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم :۳٦۵۸، ابو داؤد حدیث رقم : ۳۹۸۷ ش، شرح السنة حدیث رقم : ۳۸۹۱، مسند احمد حدیث رقم : ۱۱۲۱۲، ۱۱۲۱۹]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بلند درجات والوں کو ان سے نیچے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم چمکتے ہوئے ستاروں کو آسمان کے آفاق میں بلندی پر دیکھتے ہو۔ اور بے شک ابوبکر اور عمر ان میں سے ہیں اور ان سب سے زیادہ انعام یافتہ ہیں۔

(181)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ : هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳٦۷۱]۔ مُرْسَلٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حنطب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں۔

(182)۔عَنْ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ

وَعُمَرُ ، اَحَدُهُمَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالآخَرُ ، عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ آخِذٌ بِاَیْدِیْهِمَا ، وَقَالَ : هٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۳٦٦۹ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۹۹]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے۔ ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور دوسرا آپ کے بائیں طرف، آپ نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔

(183)۔عَنْ حُذَیْفَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِقْتَدُوْا بِاللَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۳٦٦۲ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۹۷]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

، وَعَنْ سَیِّدِنَا ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی "اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ" قَالَ : هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ صَاحِبَاهُ ، قَالَ اَبُو الْعَالِیَةِ : فَذَکَرْنَا ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ ، فَقَالَ : صَدَقَ وَاللّٰهِ وَنَصَحَ ، وَاللّٰهِ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ ، هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ ، وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ فِی التَّلْخِیْصِ [مستدرک حاکم حدیث رقم: ۳۰۷۵]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ان دو کی پیروی کرنا، ابوبکر اور عمر۔ سیدنا عبداللہ ابنِ عباس ؓ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد الصراط المستقیم کی تفسیر میں فرمایا کہ: اس سے مراد رسول اللہ ﷺ اور ان کے دونوں یار ہیں، حضرت ابو العالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ بات حضرت حسن ؓ سے کہی تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم انہوں نے سچ فرمایا اور بڑے نکتے کی بات فرمائی، اللہ کی قسم صراطِ مستقیم سے مراد رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر ہیں۔

(184)۔عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ ؓ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ ؓ : اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا اَبُوْبَکْرٍ ، وَبَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ عُمَرُ ، وَبَعْدَهُمَا آخَرُ ثَالِثٌ ، وَلَمْ یُسَمِّهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم: ۸۳٦، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۷۴، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۹۱۱، ۹۲۵، ۹۳۵، ۹۳٦، ۹۳۷، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳٦، ۱۰۴۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵٦، ۱۰۵۸، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۰٦، المصنف لابن ابی شیبة ۸/۵۷۴ ، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱۷۵، ۱۷٦]۔ الحدیث صحیح متواتر رواه ثمانون رجلا عن سیدنا علی ؓ ویویده حدیث سیدنا محمد بن الحنفیة فی البخاری حدیث رقم: ۳٦۷۱۔

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ علی ؓ نے فرمایا: اس امت میں اس کے نبی کے بعد سب سے افضل

ابوبکر ہیں، ابوبکر کے بعد عمر ہیں، اوران دونوں کے بعد ایک تیسرا ہے، مگر آپ نے اس کا نام نہیں لیا۔

(185)۔عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَّدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِیُّ [فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل حديث رقم: ٤٩ عن حكم بن حجل، ٣٨٧عن حكم بن حجل قال سمعت عليا ﷺ يقول، السنة لعبد الله ابن احمد حديث رقم: ١٢٤٢عن حكم بن حجل، ١٣٢٢عن علقمة، السنة لابن ابى عاصم حديث رقم: ١٠٢٧عن علقمة، ١٢٥٤عن حكم بن حجل، الاعتقاد للبيهقى صفحه٣٥٨عن حكم بن حجل قال خطبنا علیٌّ بالبصرة، ٣٦١عن علقمة و قال له شواهد ذكرناها فى كتاب الفضائل، فضائل ابى بكر الصديق مؤلفه ابو طالب محمد بن على العشارى متوفى ٤٥١ حديث رقم: ٢٩، تحفة الصديق لابن بلبان صفحه٨٧، الاستيعاب صفحه٤٣٤، ابن عساكر ٣٦٩/٣٠عن عبد خير، ٣٧١عن علقمة، ٣٨٣عن حكم عن ابيه، ابن عساكر ٣٦٥/٤٤ عن جابر بن حميدو حديث آخرعن حكم بن حجل و حديث آخر عن حكم بن حجل ايضاً و حديث آخر عن علقمة، الرياض النضرة ٤٠١/١، المؤتلف والمختلف للدار قطنى ٩٢/٣ عن حكم بن حجل، المنتقىٰ للذهبى صفحه٣٦١ عن محمد بن الحنفية بلفظ كان يقول، تاريخ الخلفاء صفحه٣٨، الصواعق المحرقة صفحه٦٠، تفسير قرطبى ٢٠٦/١٧، كنز العمال حديث رقم:٣٦١٥٢، ازالة الخفاء ٣١٧/١]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں: میں نے جسے پایا کہ وہ مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل کہتا ہے تو میں اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

(186)۔عَنِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِيِّ بْنِ حُسَیْنٍ فَقَالَ : مَا کَانَ مَنْزِلَةُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْزِلَتُهُمَا السَّاعَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ١٦٧١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ ایک شخص سیدنا علی بن حسین (امام زین العابدین) کے پاس حاضر ہوا اور کہا ابوبکر اور عمر کا قرب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کتنا تھا؟ فرمایا: اتنا ہی قرب تھا جتنا آج ہے۔

(187)۔عَنْ مُحَمَّدِ الْفِرْیَابِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْیَانَ یَقُوْلُ: مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِیّاً ﷺ کَانَ اَحَقَّ بِالْوِلَایَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّاَ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْ جَمِیْعِهِمْ وَمَا اَرَاهُ یَرْتَفِعُ لَهٗ مَعَ هٰذَا عَمَلٌ اِلَی السَّمَآءِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٦٣٠]۔

ترجمہ: محمد فریابی فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ علی ﷺ ولایت کے شیخین سے زیادہ حق دار تھے، اس نے یقیناً ابوبکر، عمر اور مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کو گناہ گار کہا، اور میں نہیں سمجھتا کہ اس عقیدے کے ہوتے ہوئے اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہو۔

(188)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ : مَا اَظُنُّ رَجُلاً یَتَنَقَّصُ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ یُحِبُّ النَّبِیَّ ﷺ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذى باب خير الناس بعد رسول الله ﷺ حديث رقم: ٣٦٨٥]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی فرماتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص ابوبکر اور عمر کا مرتبہ گھٹاتا ہے وہ نبی ﷺ سے محبت کرتا ہوگا۔

(189)۔عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَاِنَّهٗ قَالَ : اُفَضِّلُ الشَّیْخَیْنِ بِتَفْضِیْلِ عَلِيٍّ اِیَّاهُمَا عَلٰی نَفْسِهٖ وَاِلَّا لَمَا فَضَّلْتُهُمَا، کَفٰی بِیْ وِزْراً اَنْ اُحِبَّهٗ ثُمَّ اُخَالِفَهٗ ذَکَرَهٗ ابْنُ حَجَرِ الْمَکِّی [الصواعق المحرقة صفحة ٦٢]۔

ترجمہ: محدث عبدالرزاق کہتے ہیں کہ: میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو اس لیے افضل کہتا ہوں کہ حضرت علی نے ان کو اپنے سے افضل قرار دیا ہے، میرے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میں حضرت علی سے محبت بھی کروں اور پھر ان کی مخالفت بھی کروں۔

اَلتَّائِیْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ : قَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ ، سَیَهْلِكُ فِیَّ صِنْفَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ یَذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ اِلٰی غَیْرِ الْحَقِّ وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ یَذْهَبُ بِهِ الْبُغْضُ اِلٰی غَیْرِ الْحَقِّ ، وَخَیْرُ النَّاسِ فِیَّ حَالًا النَّمَطُ الْاَوْسَطُ فَالْزَمُوْهُ ، وَالْزَمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ یَدَ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ وَاِیَّاکُم وَالْفُرْقَةَ ، فَاِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّیْطٰنِ کَمَا اَنَّ الشَّاذَّ مِنَ الْغَنَمِ لِلذِّئْبِ ، کَذَا فِی نَهْجِ الْبَلَاغَةِ [خطبه رقم : ١٢٧]۔ وَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ جَاءَ یُفَضِّلُنِیْ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ لَجَلَّدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیِّ [رجال الكشى: ٦٩٥/٢]۔

روافض کی کتابوں سے تائید: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے، حد سے زیادہ محبت کرنے والا، جسے میری محبت حق سے دور لے جائے گی، اور حد سے زیادہ بغض

رکھنے والا جسے میرا بغض حق سے دور لے جائے گا، میرے بارے میں بہترین حالت درمیانی گروہ کی ہے، اسی گروہ کے ساتھ چمٹے رہو، اور بڑے گروہ کو لازم پکڑو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے، تفرقہ بازی سے بچو، اکیلا آدمی شیطان کے لیے ایسا ہی ہے جیسے اکیلی بکری بھیڑیے کے لیے۔

اور فرمایا: جو میرے پاس آیا اور وہ مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل سمجھتا ہو تو میں اسے مفتری کی حد یعنی اسی کوڑے ماروں گا۔

فِی مَنَاقِبِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ

حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ کے مناقب

(190)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُم اِلَیَّ اَحسَنُکُم اَخلَاقًا، وَ قَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرانَ مِنْ اَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلیٰ اَبِی حُذَیفَةَ وَاُبَیِّ بنِ کَعْبٍ وَمُعَاذِ بنِ جَبَلٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٦٠٣٣، بخاری حدیث رقم:٣٧٥٩، ٣٧٦٠، ترمذی حدیث رقم:١٩٧٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نہ خود فاحش تھے اور نہ ہی فحاشی کو پسند کرتے تھے اور فرمایا کہ تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جس کے اخلاق تم سب سے اچھے ہوں، اور فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود سے، سالم مولیٰ ابی حذیفہ سے، اُبی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے رضی اللہ عنہم۔

(191)۔وَعَنْ عَبْد الرَّحْمٰنِ بنِ یَزِیدِ قَالَ سَأَلنَا حُذَیفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِیبِ السَّمْتِ وَالهَدیِ مِنَ النَّبِیِّ ﷺ حَتّیٰ نَاخُذَ عَنهُ، قَالَ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَقرَبَ سَمتًا وَهَدْیًا وَدَلًّا بِالنَّبِیِّ ﷺ مِنِ بنِ اُمِّ عَبدٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٣٧٦٢، ترمذی حدیث رقم:٣٨٠٧]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ ﷺ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو سیرت اور عبادت کے لحاظ سے نبی کریم ﷺ کے زیادہ قریب ہو، تا کہ ہم اس سے دین حاصل کر سکیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن مسعود سے زیادہ کسی شخص کو نہیں جانتا جو سیرت، عبادت اور عادت کے لحاظ سے نبی کریم ﷺ کے قریب ہو۔

(192)۔وَعَنْ اَبِی مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ ﷺ قَالَ: قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِی مِنَ الیَمَنِ فَمَکَثْنَا حِینًا مَا نُریٰ بْنَ مَسْعُودٍ وَاُمَّهُ اِلَّا مِن اَهلِ بَیتِ النَّبِیِّ ﷺ لِمَا نَریٰ مِن دُخُولِهِ وَدُخُولِ اُمِّهِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٦٣٢٦، بخاری حدیث رقم:٣٧٦٣، ترمذی حدیث رقم:٣٨٠٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو ہم ایک عرصہ (مدینہ شریف میں) ٹھہرے۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں کیوں کہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی کریم ﷺ کے کاشانہ اقدس میں کثرت سے داخل ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔

(193)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ: وَالَّذِی لَا اِلٰهَ غَیرُهُ مَا مِن کِتَابِ اللّٰهِ سُورَةً اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَیثُ نَزَلَتْ وَمَا مِن اٰیَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِیمَا اُنْزِلَتْ وَلَو اَعلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِکِتَابِ اللّٰهِ مِنِّی تَبْلُغُهُ الْاِبِلُ لَرَکِبْتُ اِلَیهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٣٣٣، بخاری حدیث رقم:٥٠٠٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے سواء کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورۃ نہیں جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہو کہ کہاں نازل ہوئی اور کوئی ایسی آیت نہیں جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہو کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ فلاں آدمی کتاب اللہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور میرا اونٹ اس تک پہنچ سکتا ہے تو میں اس کی طرف اپنا اونٹ ضرور دوڑا دوں گا۔

(194)۔وَعَنْ عَلِیٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَو کُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْهُم مِنْ غَیرِ مَشُورَةٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاکِم وَقَالَ الْحَاکِمُ هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخرِجَاهُ وَضَعَّفَهُ الذَّهبِیُ [ترمذی حدیث رقم:٣٨٠٨، ابن ماجة حدیث رقم:١٣٧، مستدرك حاكم حدیث رقم:٥٤٦٩]۔

ترجمہ: حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر میں ان میں سے کسی شخص کو مشورے کے بغیر امیر مقرر کرتا تو عبداللہ بن مسعود کو مقرر کرتا۔

(195)۔وَعَنْ عَلقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّیْتُ رَکْعَتَینِ، ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ یَسِّرْ لِی جَلِیساً صَالِحاً، فَلَقِیتُ قَوماً فَجَلَسْتُ، فَاِذَا بِوَاحِدٍ جَاءَ حَتّٰی جَلَسَ اِلیٰ جَنْبِی، فَقُلْتُ مَنْ ذَا؟ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ اِنِّی دَعَوتُ اللّٰهَ اَنْ یُیَسِّرَ لِی جَلِیساً صَالِحاً فَیَسَّرَ لِی، فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ

اَهلِ الْكُوفَةِ ، قَالَ اَوَلَيسَ عِندَكُم ابنُ اُمِّ عَبدٍ صَاحِبُ النَّعْلَينِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِى اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيطَانِ عَلىٰ لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ وَ فِيكُم صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِى لَا يَعلَمُهٗ غَيرُهٗ ؟ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدرَكِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلىٰ شَرطِ الشَّيخَينِ وَلَم يُخرِجَاهُ[مستدرك حاكم حديث رقم:٥٤٦٣ ، بخارى حديث رقم:٣٧٤٢]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں ملکِ شام میں گیا۔ دو رکعت نفل ادا کیے پھر دعا کی کہ اے اللہ مجھے نیک ساتھی عطا فرما۔ پھر میں ایک قوم سے ملا اور وہاں بیٹھ گیا۔ اچانک ایک آدمی آیا اور میرے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اس نے کہا ابو درداء۔ میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے اچھا ساتھی آسانی سے فراہم کر دے۔ انہوں نے فرمایا تم کہاں سے ہو؟ میں نے کہا اہلِ کوفہ سے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کیا تمہارے پاس ابنِ ام عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کے نعلین والا ہے، تکیے والا ہے اور مسواک والا ہے۔ اور تم میں وہ شخص موجود ہے جسے اللہ نے اپنے نبی کی زبان کے صدقے شیطان سے بچا رکھا ہے (یعنی حضرت عمار بن یاسر)۔ اور تم میں رسول اللہ ﷺ کا ہمراز موجود ہے جن رازوں کو اس کے سواء کوئی دوسرا نہیں جانتا (یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم)۔

(196)۔ وَعَنْ اَبِى حَنِيفَةَ عَن عَونٍ عَن اَبِيهِ عَن عَبدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ صَاحِبَ حَصِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ عَصَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ رِدَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ فِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ الرَّاحِلَةِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِى رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ سِوَاكِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ صَاحِبَ الْمِيضَاةِ وَ صَاحِبَ النَّعلَينِ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعظَمُ فِى مُسْنَدِهٖ[مسند امام اعظم صفحة ١٨٤]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَشَاهِدُهٗ فِى الْبُخَارِىْ حديث رقم:٣٢٨٧ ، ٦٢٧٨۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی چٹائی والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے عصا والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی چادر والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مسواک والے تھے۔ اور لوٹے والے تھے اور نعلین والے تھے۔

(197)۔ وَعَنْ جَعفَرِ بنِ عَمرِو بنِ حُرَيثٍ عَن اَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ لِعَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ ، اِقرَاْ قَالَ اَقرَاُ وَ عَلَيكَ اُنزِلَ ؟ قَالَ اِنِّى اُحِبُّ اَن اَسمَعَهٗ مِن غَيرِى ، قَالَ فَافتَتَحَ سُورَةَ

النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغَ فَكَيفَ اِذَا جِئنَا مِن كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَ جِئنَا بِكَ عَلىٰ هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا فَاستَعبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكَفَّ عَبدُ اللّٰهِ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَكَلَّم ، فَحَمِدَ اللّٰهَ فِى اَوَّلِ كَلَامِهٖ وَ اَثنىٰ عَلَى اللّٰهِ وَ صَلّٰى عَلَى النَّبِىِّ ﷺ وَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ وَ قَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسلَامِ دِينًا وَ رَضِيتُ لَكُم مَا رَضِىَ اللّٰهُ وَ رَسُولُهٗ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَضِيتُ لَكُم مَا رَضِىَ لَكُم ابنُ اُمِّ عَبدٍ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُستَدرَكِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَ لَم يُخرِجَاهُ ، وَ وَافَقَهُ الذَّهَبِىُّ[مستدرك حاكم حديث رقم:٥٤٧٤]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا کہ قرآن پڑھ۔ انہوں نے عرض کیا میں (آپ کے سامنے) پڑھوں؟ جب کہ نازل آپ پر ہوا ہے۔ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں۔ انہوں نے سورۃ النسآء پڑھنا شروع کر دی۔ حتیٰ کہ پڑھتے پڑھتے اس آیت تک پہنچ گئے فَكَيفَ اِذَا جِئنَا مِن كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئنَا بِكَ عَلىٰ هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر کرنے کو فرمایا۔ عبداللہ چپ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا بولو۔ انہوں نے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا اور حق کی گواہی دی اور کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میں تمہارے حق میں ہر اس بات پر راضی ہوں جس پر اللہ اور اس کا رسول راضی ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو میں تمہارے حق میں ہر اس بات پر راضی ہوں جس پر عبداللہ بن مسعود راضی ہے۔

مَنَاقِبُ حَمْزَةَ رضی اللہ عنہ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مناقب جو رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں

(198)۔ وَعَنْ سَعدِ بنِ اَبِى وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ حَمزَةُ بنُ عَبدِ الْمُطَّلِبِ يُقَاتِلُ يَومَ اُحُدٍ بَينَ يَدَىْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ يَقُولُ : اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٩٤٣]۔ وقال صحيح على شرط الشيخين و وافقه الذهبى

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: احد کے دن حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنگ لڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے: میں اللہ کا شیر ہوں۔

(199)۔ عَنْ يَحيىَ بنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ اَبِى لَبِيبَةَ عَن جَدِّهٖ : اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَمَكْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فِي السَّمَآءِ السَّابِعَةِ : حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰهِ وَ اَسَدُ رَسُوْلِهٖ ﷺ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٩٦١]۔ضعيف

ترجمہ: حضرت یحیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لبیبہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس کے ہاں ساتویں آسمان پر لکھا ہوا ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کے شیر اور اس کے رسول ﷺ کے شیر ہیں۔

(200)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : حَمْزَةُ سَيِّدُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْحَاكِم وَ قَالَ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ [مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٩٦٣]۔ وَافَقَهُ الذَّهَبِي

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمزہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمام شہداء کے سردار ہیں۔

مَنَاقِبُ عَبَّاسٍ ؓ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

حضرت عباس ؓ کے مناقب جو رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں

(201)۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ رواه الترمذی [ترمذی حدیث رقم: ٣٧٥٩]۔ و قال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(202)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اَوْ مِنْ صِنْوِ اَبِيْهِ رواه الترمذی [ترمذی حدیث رقم: ٣٧٦١]۔ و قال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عباس رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں، اور بلا شبہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

مَنَاقِبُ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناقب

(203)۔عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى صَدْرِهٖ وَ قَالَ

اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَتَاوِيْلَ الْكِتَابِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [بخاری حدیث رقم: ٧٥، ٣٨٥٦، ترمذی حدیث رقم: ٣٨٢٤، ابن ماجة حديث رقم: ١٦٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چمٹایا اور فرمایا: اے اللہ اسے حکمت سکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ اسے کتاب کا علم سکھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ اسے حکمت اور کتاب کی باریکیاں سکھا۔

(204)۔وَعَنْ بْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءً ، فَلَمَّا خَرَجَ ، قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا ؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٣٦٨، بخاری حديث رقم: ١٤٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلا میں تشریف لے گئے تو میں نے وضو کا برتن بھر کر رکھ دیا۔ جب آپ باہر نکلے تو پوچھا یہ برتن کس نے رکھا ہے؟ ابوبکر نے عرض کیا ابن عباس نے رکھا ہے۔ فرمایا: اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ

حضرت ابوہریرہ ؓ کے مناقب

(205)۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ ، فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَى الْبَابِ ، فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّيْ خَشْفَ قَدَمَيَّ ، فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ، وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ ، قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا ، فَفَتَحَتِ الْبَابَ ، ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَیْتُهٗ وَاَنَا اَبْكِیْ مِنَ الْفَرَحِ ، قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ ، قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰی اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ، وَ قَالَ خَیْرًا ، قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یُّحَبِّبَنِیْ اَنَا وَاُمِّیْ اِلٰی عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیُحَبِّبُهُمْ اِلَیْنَا ،قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَكَ هٰذَا ،یَعْنِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰی عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ ، وَحَبِّبْ اِلَیْهِمَا الْمُؤْمِنِیْنَ ، فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ یَسْمَعُ بِیْ وَلَا یَرَانِیْ اِلَّا اَحَبَّنِیْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٣٩٦ ، مسند احمد حديث رقم:٨٢٧٩، ابن حبان حديث رقم:٧١٥٤ ، شرح السنة حديث رقم:٣٧٢٦ ، مستدرك حاكم حديث رقم:٤٢٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا جبکہ وہ مشرکہ تھی۔ ایک دن میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں نامناسب الفاظ سنائے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس روتا ہوا حاضر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا اور وہ انکار کر دیا کرتی تھی۔ آج جب میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے آپ کے بارے میں ایسے الفاظ سنائے جو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میری ماں کو ہدایت دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔ میں نبی کریم ﷺ کی دعا سے خوش ہو کر نکل پڑا۔ جب میں گھر آیا تو دروازے کے قریب ہوا۔ دروازے پر زنجیر پڑی تھی۔ میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سن لی۔ کہنے لگی ابو ہریرہ وہیں ٹھہرو۔ میں نے پانی برسنے کی آواز سنی۔ میری ماں نہائی، چوغہ پہنا، جلدی سے اپنا دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر کہنے لگی: اے ابو ہریرہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتی ہوں۔ میں فوراً رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ آیا۔ میں خوشی کی وجہ سے رو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ مبارک ہو۔ اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور میری ماں کو ہدایت دے دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور دعائے خیر فرمائی۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ، اللہ سے دعا فرمائیں اللہ مجھے اور ابو ہریرہ کی ماں کو مومنین کا محبوب کر دے۔ اور مومنین کو ہمارا محبوب کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اپنے اس بندے ابو ہریرہ اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے۔ اور مومنین کو ان کا محبوب بنا دے۔ لہٰذا اب کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوگا جو میرے بارے میں سنے یا مجھے دیکھے اور مجھ سے محبت نہ کرے۔

(206)۔وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ ؓ یَقُوْلُ اِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ

یُكْثِرُ الْحَدِیْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَاللّٰهِ الْمَوْعِدِ ، كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِیْنًا اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ یَشْغَلُهُمُ الْقِیَامُ عَلٰی اَمْوَالِهِم ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ یَّبْسُطْ ثَوْبَهٗ فَلَنْ یَّنْسٰی شَیْئًا سَمِعَهٗ مِنِّیْ فَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ ، حَتّٰی قَضٰی حَدِیْثَهٗ ، ثُمَّ ضَمَمْتُهٗ اِلَیَّ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِی الْبُخَارِیْ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ كَانَ یَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشِبَعِ بَطْنِهٖ وَیَحْضُرُ مَالَا یَحْضُرُوْنَ وَیَحْفَظُ مَالَا یَحْفَظُوْنَ [مسلم حديث رقم:٦٣٩٧ ، بخاری حديث رقم:١١٨، ١١٩، ٢٠٤٧، ٢٣٥٠، ٣٦٤٨، ٧٣٥٤، ابن ماجة حديث رقم:٢٦٢]۔

ترجمہ: حضرت اعرج فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے کثرت سے احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کی قسم جسکا وعدہ سچا ہے میں ایک مسکین آدمی تھا۔ اپنا پیٹ بھرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔ مہاجرین بازاروں میں خرید وفروخت میں مصروف رہتے تھے اور انصار مال کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون اپنا کپڑا اپھیلائے گا پھر مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بات مکمل ہوگئی۔ پھر میں نے اس چادر کو اپنے سینے سے چمٹا لیا اور اسکے بعد آپ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولا۔ بخاری کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ ابو ہریرہ اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جاتا تھا۔ اور جب لوگ حاضر نہیں ہوتے تھے تو یہ حاضر رہتا تھا اور جو باتیں لوگ یاد نہیں رکھتے تھے یہ یاد کر لیتا تھا۔

(207)۔عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ ؓ یَقُوْلُ النَّاسُ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَلَقِیْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَارِحَةَ فِی الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلٰی قُلْتُ لٰكِنْ اَنَا اَدْرِیْ قَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ١٢٢٣]۔

ترجمہ: حضرت سعید المقبری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت احادیث بیان کرتے ہیں، میں ایک شخص سے ملا، میں نے اس سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے گزشتہ رات عشاء کی نماز میں کون سی سورت پڑھی تھی؟ اس نے کہا: مجھے پتا نہیں، میں نے کہا: تم عشاء کی نماز میں حاضر نہیں تھے؟ اس نے کہا کیوں نہیں! میں نے کہا: لیکن مجھے علم ہے، آپ نے فلاں فلاں سورت پڑھی تھی۔

مَنَاقِبُ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

سیدۃ النسآء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے مناقب

(208)۔عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّى ، يُؤْذِينِى مَا اٰذَاهَا رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:٦٣٠٨]۔

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے اذیت دے مجھے بھی اذیت دیتی ہے۔

(209)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ ابْنَتَهٗ فِى شَكْوَاهُ الَّتِى قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِى النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَنِى اَنْ يُقْبَضَ فِى وَجْعِهِ الَّذِى تُوُفِّىَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ، ثُمَّ سَارَّنِى فَاَخْبَرَنِى اَنِّى اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ ، فَضَحِكْتُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى[مسلم حديث رقم:٦٣١٢، بخاري حديث رقم:٤٤٣٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی شہزادی فاطمہ کو اس تکلیف کی حالت میں بلایا جس میں آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا۔ اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی۔ وہ رونے لگیں۔ پھر بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے یہ ماجرا پوچھا تو انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے جب پہلی بار راز کی بات فرمائی تو فرمایا کہ: میں اسی تکلیف میں وفات پا جاؤں گا۔ میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ ﷺ نے راز کی بات فرمائی تو فرمایا: میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم میرے پیچھے آؤ گی۔ میں ہنسنے لگی۔

(210)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ ، كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ، قَامَ اِلَيْهَا ، فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِى مَجْلِسِهٖ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِى مَجْلِسِهَا رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَكَذَا فِى التِّرْمَذِى [ابو داؤد حديث رقم:٥٢١٧، ترمذى حديث رقم:٣٨٧٢]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو سیرت، عادت،

عادت اور کلام میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے۔ ان کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور انہیں بوسہ دیتے تھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھا دیتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے تو وہ کھڑی ہو جاتی تھیں۔ آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھیں اور آپ کو بوسہ دیتی تھیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھا دیتی تھیں۔

(211)۔وَعَنْ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُونِى سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِى[بخارى حديث رقم:٣٦٢٤]۔

ترجمہ: سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا آپ راضی نہیں ہو کہ آپ جنت والوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

(212)۔وَفِى رِوَايَةٍ عَنْهَا ، قَالَ : يَا فَاطِمَةُ ، اَمَا تَرْضِى اَنْ تَكُونِى سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ اَوْ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٣١٣، ٦٣١٤، ابن ماجة حديث رقم:١٦٢١]۔

ترجمہ: ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ فرمایا: اے فاطمہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو یا شاید فرمایا کہ: اس اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔

مَنَاقِبُ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

(213)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : اُرِيتُكِ فِى الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَيَالٍ جَآءَنِى بِكِ الْمَلَكُ فِى سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ ، يَقُولُ هٰذِهٖ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِىَ ، فَاَقُولُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:٦٢٨٣، بخارى حديث رقم:٥١٢٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم تین راتوں تک مجھے خواب میں دکھائی جاتی رہی۔ میرے پاس ایک فرشتہ تمہیں ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لاتا تھا۔ کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں تمہارے چہرے سے کپڑا اٹھاتا تھا تو وہ تم ہوتی تھی۔ میں کہتا تھا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر ہی دے گا۔

(214)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : يَوْمًا يَا عَائِشُ هٰذَا

جِبْرِيْلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامُ ، فَقُلْتُ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ، تَرٰى مَا لَا اَرٰى تُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۷۶۸ ، مسلم حدیث رقم: ۶۳۰۴، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۸۱ ، نسائی حدیث رقم: ۳۹۵۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یارسول اللہ آپ دیکھ رہے ہیں جو میں نہیں دیکھ رہی۔

(215)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۶۲۹۹، بخاری حدیث رقم: ۳۷۷۰، ترمذی حدیث رقم: ۳۸۸۷، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۲۸۱]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

(216)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا كَانَ فِيْ مَرَضِهٖ جَعَلَ يَدُوْرُ فِيْ نِسَائِهٖ وَيَقُوْلُ اَيْنَ اَنَا غَدًا ، حِرْصًا عَلٰى بَيْتِ عَائِشَةَ ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ سَكَنَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۷۷۴ ، مسلم حدیث رقم: ۶۲۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عروہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ آخری تکلیف میں تھے تو آپ ﷺ ازواج مطہرات کے پاس ہر ایک کی باری کے دن تشریف لا رہے تھے۔ اور فرماتے تھے میں کل کہاں ہوں گا؟ عائشہ کے گھر میں رغبت رکھتے ہوئے یہ بات پوچھتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میرا دن آیا تو آپ کو سکون ملا۔

(217)۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَا هُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ وَاللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَاِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهٗ عَائِشَةُ فَمُرِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَاْمُرَ النَّاسَ اَنْ يُّهْدُوْا اِلَيْهِ حَيْثُمَا كَانَ اَوْحَيْثُ مَا دَارَ ، قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ ، فَلَمَّا عَادَ اِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهٗ ذَاكَ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهٗ ، فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ

عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۷۷۵ ، مسلم حدیث رقم: ۶۲۸۹]۔

ترجمہ: حضرت عروہ ؓ ہی فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن زیادہ سے زیادہ نذرانے بھیجا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری صاحبات (دوسری ازواج مطہرات) اُم سلمہ کے پاس جمع ہو گئیں اور کہنے لگیں اے اُم سلمہ! اللہ کی قسم لوگ عائشہ کے دن زیادہ تحائف بھیجتے ہیں حالانکہ ہم بھی عائشہ ہی کی طرح بھلائی چاہتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے درخواست کرو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ حضور جہاں بھی رہیں یا جہاں بھی جائیں تحائف برابر بھیجا کرو۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات عرض کر دی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے چہرہ انور پھیر لیا۔ پھر جب میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے دوبارہ وہی بات عرض کر دی۔ آپ ﷺ نے دوبارہ چہرہ انور پھیر لیا۔ جب میں نے تیسری بار عرض کیا تو فرمایا: اے اُم سلمہ عائشہ کے بارے میں مجھے پریشان نہ کرو۔ اللہ کی قسم تم میں سے کسی کے لحاف میں ہوتے ہوئے مجھ پر وحی نہیں آتی سوائے عائشہ کے۔

(218)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ : اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ ؟ اَيْنَ اَنَا غَدًا ؟ اسْتِبْطَآءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ قَبَضَهُ اللّٰهُ بَيْنَ سَحْرِيْ وَ نَحْرِيْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۲۹۲ ، بخاری حدیث رقم: ۳۷۷۴]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جستجو میں تھے، فرماتے تھے میں آج کہاں ہوں؟ میں کل کہاں ہوں گا؟ یہ بات آپ عائشہ کی باری کے دن کے انتظار میں فرماتے تھے، فرماتی ہیں جب میرا دن آیا تو اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا جب کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ حَسَنٍ ؓ

سیدنا امام حسن ؓ کے مناقب

(219)۔ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ وَيَقُوْلُ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۷۴۷]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مجھے اور حسن کو پکڑ لیتے تھے اور فرماتے تھے:

اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(220)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ ؓ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٦٢٥٩، بخاري حديث رقم: ٣٧٤٩، ترمذي حديث رقم: ٣٧٨٣]۔

ترجمہ: حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ حسن بن علیؓ آپ کے کندھوں پر تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت فرما۔

(221)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ ؓ [بخاري حديث رقم: ٣٧٥٢، ترمذي حديث رقم: ٣٧٧٦، ٣٧٧٧]۔

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حسن بن علیؓ سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ سے مشابہت رکھنے والا کوئی بھی نہیں تھا۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ حُسَيْنٍ ؓ

سیدنا امام حسینؓ کے مناقب

(222)۔عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٣٧٧٥، ابن ماجة حديث رقم: ١٤٤]۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ وَ قَالَ ﷺ: اَلْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٣٧٥٩]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَ قَالَ ﷺ: اِنَّ عَلِيًّا مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٣٧١٢]۔ وَقَالَ حَسَنٌ وَ قَالَ ﷺ: اَلْاَشْعَرِيُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُمْ [بخاري حديث رقم: ٢٤٨٦، مسلم حديث رقم: ٦٤٠٨]۔ وَ قَالَ ﷺ: جُلَيْبِيْبٌ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ، جُلَيْبِيْبٌ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ [مسلم حديث رقم: ٦٣٥٨، السنن الكبرى للنسائي حديث رقم: ٨٢٤٦]۔

ترجمہ: حضرت یعلی بن مرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ جو حسین سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسین بچوں میں سے ایک خاص بچہ ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ نیز فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ نیز فرمایا: اشعری قبیلہ مجھ سے ہے اور

میں ان میں سے ہوں۔ نیز فرمایا: جلیبیب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، جلیبیب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(223)۔وَعَنْ سَلْمٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ، فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ؟ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ مَالَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٣٧٧١]۔

ترجمہ: حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں اُم سلمٰی کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا آپ کو کون سی بات رُلا رہی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے آپ ﷺ کے سر مبارک پر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کیا ہوا ہے۔ فرمایا: میں نے ابھی ابھی حسین کے قتل کا منظر دیکھا ہے۔

(224)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَاْسِ الْحُسَيْنِ ؓ، فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَ قَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا، فَقَالَ اَنَسٌ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاري حديث رقم: ٣٧٤٨]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حسینؓ کا سر لایا گیا۔ اسے ایک تھال میں رکھا گیا۔ وہ اس سر مبارک کو چھیڑنے لگا اور آپ کے حسن کے بارے میں کوئی بات کی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ سر تمام حاضرین میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہت رکھتا تھا۔ اور اس پر وسمہ کا خضاب لگا ہوا تھا۔

مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ الْاِمَامُ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَبْكُوْنَ عَلَيْنَا، فَمَنْ قَتَلَنَا غَيْرُهُمْ؟ رَوَاهُ الطَّبَرْسِيُّ فِي الْاِحْتِجَاجِ [احتجاج طبرسی ٢٩/٢]، وَقَالَتْ زَيْنَبُ عَلَيْهَا السَّلَامُ، اَتَبْكُوْنَ اَخِيْ! اَجَلْ، وَاللّٰهِ فَابْكُوْا فَاِنَّكُمْ اَحْرٰى بِالْبُكَاءِ فَابْكُوْا كَثِيْرًا وَاضْحَكُوْا قَلِيْلًا، فَقَدْ اَبْلَيْتُمْ بِعَارِهَا وَمُنِيْتُمْ بِشَنَارِهَا، وَاَنّٰى تَرْحَضُوْنَ قَتْلَ سَلِيْلِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَةِ وَسَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الطَّبَرْسِيُّ فِي الْاِحْتِجَاجِ [احتجاج طبرسی ٣٠/٢]۔

روافض کی کتابوں سے

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ جو ہم پر روتے ہیں، تو پھر ہمیں انکے علاوہ قتل کس نے کیا ہے؟
حضرت زینب علیہا السلام نے فرمایا: تم لوگ میرے بھائی کو روتے ہو؟ ایسا ہی سہی۔ روتے رہو۔ تمہیں

روتے رہنے کی کھلی چھٹی ہے۔ کثرت سے رونا اور کم ہنسنا۔ یقیناً تم قتل چھپانے کے لیے رو کر اپنا کاناپن چھپاتے ہو جبکہ یہ بے عزتی تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ مگر تم آخری نبی کے لختِ جگر کے قتل کا داغ آنسوؤں سے کیسے دھو سکتے ہو جو رسالت کا خزانہ ہے اور اہل جنت کے جوانوں کا سردار ہے۔

فِي كَوْنِهِمَا رَيْحَانَتَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

دونوں شہزادوں کے رسول اللہ ﷺ کی خوشبو ہونے کا بیان

(225)۔عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِيْ، قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ فَاِذَا الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عَلٰى وَرِكَيْهِ، فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا، فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ [ترمذی حدیث رقم:٣٧٦٩]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رات کو کسی حاجت کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس گیا۔ نبی کریم ﷺ نکلے تو آپ نے کوئی چیز لپیٹی ہوئی تھی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔ جب میں حاجت سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا آپ ﷺ نے کیا اٹھا رکھا ہے؟ آپ ﷺ نے اس پر سے کپڑا اٹھا دیا۔ نیچے حسن اور حسین آپ کی کمر پر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے۔

(226)۔وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ اَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْئَلُوْنَ عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيْ [بخاری حدیث رقم:٣٧٥٣، ٥٩٩٤، ترمذی حدیث رقم:٣٧٧٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے ایک عراقی آدمی نے مسئلہ پوچھا کہ احرام والا آدمی مکھی مار دے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اہل عراق مکھی کے قتل کی بابت پوچھتے ہیں حالانکہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی کے بیٹے کو قتل کر چکے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں دنیا میں میری خوشبو ہیں۔

(227)۔وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ؓ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ حَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُوْلُ بِاَبِيْ

شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيْ [بخاری حدیث رقم:٣٧٥٠]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن حارث ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر کو دیکھا کہ انہوں نے حسن کو اٹھا رکھا تھا اور فرما رہے تھے میرے ماں باپ قربان ہوں بالکل نبی کریم ﷺ پر گئے ہیں، علی پر نہیں گئے اور علی ہنس رہے تھے۔

(228)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ: اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ [ترمذی حدیث رقم:٣٧٧٩]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ: حسن سینے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے اور حسین اس سے نیچے نیچے رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے۔

مَنَاقِبُ سَيِّدِنَا مُعَاوِيَةَ ؓ

سیدنا امیر معاویہ ؓ کے مناقب

(229)۔عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ اِلٰى جَنْبِهٖ يَنْظُرُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَ اِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُوْلُ: اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيْ [بخاری حدیث رقم: ٢٧٠٤، ٣٦٢٩، ٣٧٤٦، ٧١٠٩، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٦٢، ترمذی حدیث رقم:٣٧٧٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا، جبکہ سیدنا حسن آپ ﷺ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ ان کی طرف دیکھتے تھے، اور فرما رہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے، وہ وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

(230)۔عَنْ اُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوْا، قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: اَنْتِ فِيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ، فَقُلْتُ: اَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَا رَوَاهُ الْبُخَارِيْ [بخاری حدیث رقم: ٢٩٢٤، شرح السنة حدیث رقم: ٣٧٣١، دلائل النبوة للبیهقی ٤٥٢/٦]۔ قال المهلب: فيه منقبة لمعاوية ؓ كما في فتح الباري۔

ترجمہ: حضرت اُمِ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار جہاد کرے گا، ان پر جنت واجب ہے۔ اُمِ حرام فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: تم ان میں شامل ہو۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا ان کی مغفرت ہوگئی۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: نہیں۔

(231)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ ، عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ : نَامَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْماً عِنْدَنَا ، ثُمَّ اسْتَیْقَظَ یَتَبَسَّمُ ، فَقُلْتُ : مَا اَضْحَکَکَ ؟ قَالَ : اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ ، یَرْکَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ الْاَخْضَرَ کَالْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّةِ ، قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ ، فَدَعَا لَهَا ، ثُمَّ نَامَ الثَّانِیَةَ ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا ، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا ، فَاَجَابَهَا مِثْلَهَا ، فَقَالَتْ : اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِیاً ، اَوَّلَ مَا رَکِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِیَةَ ، فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِیْنَ فَنَزَلُوْا الشَّامَ ، فَقُرِّبَتْ اِلَیْهَا دَابَّةٌ لِتَرْکَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:۲۷۸۸، ۲۷۸۹، ۲۷۹۹، ۲۸۰۰، ۲۸۷۷، ۲۸۷۸، ۲۸۹۴، ۲۸۹۵، ۶۲۸۲، ۶۲۸۳، ۷۰۰۱، مسلم حدیث رقم:۴۹۳۴، ۴۹۳۵، ابو داؤد حدیث رقم:۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ترمذی حدیث رقم:۱۶۴۵، نسائی حدیث رقم:۳۱۷۱، ۳۱۷۲، ابن ماجة حدیث رقم:۲۷۷۶، شرح السنة حدیث رقم:۳۷۳۰]۔ وقبر ام حرام یزوره الخاص والعام الیٰ هذه الایام

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ اپنی خالہ اُمِ حرام بنتِ ملحان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر مسکراتے ہوئے جاگے، میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے ہنسے؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جنہوں نے اس سبز سمندر کو عبور کیا جیسے بادشاہ لشکروں پر۔ انہوں نے عرض کیا اللہ سے دعا فرمائیے کہ مجھے ان میں سے کردے۔ آپ ﷺ نے انکے لیے دعا فرمائی، پھر دوبارہ سو گئے اور اسی طرح جاگے، تو انہوں نے پہلے کی طرح عرض کیا، آپ ﷺ نے اسی طرح جواب دیا، انہوں نے عرض کیا دعا فرمائیے اللہ مجھے ان میں سے کردے، تو فرمایا: تم پہلے لشکر میں سے ہو۔ بعد میں وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد پر گئیں، یہ پہلا لشکر تھا کہ مسلمانوں نے معاویہ کے ہمراہ سمندر کو عبور کیا، جب وہ لوگ قافلوں کی صورت میں واپس ہوئے تو شام میں قیام کیا، ام حرام کے قریب جانور کو لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہوں، جانور نے انہیں گرادیا اور وہ شہید ہوگئیں۔

(232)۔عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ ﷺ قَالَ: اَوْتَرَ مُعَاوِیَةُ بَعْدَ الْعِشَآءِ بِرَکْعَةٍ وَّعِنْدَهٗ مَوْلٰی لِابْنِ عَبَّاسٍ ، فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ: دَعْهُ فَاِنَّهٗ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:۳۷۶۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ ﷺ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا، ان کے پاس حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام موجود تھے، وہ ابن عباس کے پاس گئے، انہوں نے فرمایا: معاویہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہے۔

(233)۔عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ ﷺ : قِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَکَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعَاوِیَةَ ، فَاِنَّهٗ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ ، قَالَ: اِنَّهٗ فَقِیْهٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:۳۷۶۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ابن عباس سے کہا گیا کہ امیر المومنین معاویہ کو سمجھائیں وہ صرف ایک وتر پڑھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ فقیہ ہے۔

(234)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:۱۷۳۰، مسلم حدیث رقم:۳۰۲۱، ۳۰۲۲، ابو داؤد حدیث رقم:۱۸۰۲، ۱۸۰۳، مسند احمد حدیث رقم:۱۶۹۰۰، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۱۶۰۴۸، ۱۶۰۴۹، ۱۶۰۵۰، ۱۶۰۵۱، ۱۶۰۵۲، ۱۶۰۵۴]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ حضرت امیر معاویہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے قینچی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک تراشے۔

(235)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاوِیَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَصَّرَ مِنْ شَعْرِهٖ بِمِشْقَصٍ فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَلَغَنَا هٰذَا اِلَّا عَنْ مُعَاوِیَةَ فَقَالَ: مَا کَانَ مُعَاوِیَةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَّهِماً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیُّ [مسند احمد حدیث رقم:۱۶۸۶۹، ۱۶۹۴۱، ۱۶۹۴۲، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۱۶۰۵۳، السنة للخلال : ۶۷۴ وقال الخلال اسناده ضعیف]۔ شَوَاهِدُهٗ کَثِیْرَةٌ و کذا روی عن محمد بن سیرین و اسناده صحیح کما فی السنة للخلال : ۶۷۵

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بالوں میں مشقص

(قینچی) سے قصر کرائے ہوئے دیکھا، ہم نے ابن عباس سے پوچھا کہ یہ بات ہم تک معاویہ کے سواء کسی کے ذریعے نہیں پہنچی، تو انہوں نے فرمایا: معاویہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان لگانے والا نہیں تھا۔

(236)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَبِىْ سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُوْنَهُ ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ، ثَلَاثٌ اَعْطِنِيْهِنَّ ، قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: عِنْدِىْ اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهُ ، اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِىْ سُفْيَانَ ، اُزَوِّجُكَهَا ، قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ ، تَجْعَلُهُ كَاتِباً بَيْنَ يَدَيْكَ ، قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِىْ حَتّٰى اُقَاتِلَ الْكُفَّارَ ، كَمَا كُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٤٠٩ ، ابن حبان حديث رقم:٧٢٠٩]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے اور نہ ہی انہیں بٹھا رہے تھے۔انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ، مجھے تین چیزیں دے دیجیے، فرمایا ٹھیک ہے۔عرض کیا میرے پاس عرب کی حسین وجمیل بیٹی ام حبیبہ بنت ابی سفیان ہے، میں اسے آپ کے نکاح میں دیتا ہوں، فرمایا ٹھیک ہے۔عرض کیا معاویہ کو اپنا کاتب بنالیں، فرمایا ٹھیک ہے۔عرض کیا مجھے امیر بنادیں تاکہ میں کافروں کے خلاف جنگ کروں جیسا کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتا تھا، فرمایا ٹھیک ہے۔

(237)۔عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ عَمِيْرَةَ ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِياً مَهْدِيّاً وَاهْدِ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذى حديث رقم:٣٨٤٢ ، المعجم الاوسط للطبرانى حديث رقم:٦٥٦ ، السنة للخلال: ٦٩٩]۔ له طرق و لذا قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ و قال الخلال فى اسناده ابو الفتح مجهول الحال و بقية رواته ثقات ، و قال مجاهد لو رايتم معاوية لقلتم هذا المهدى [السنة للخلال: ٦٦٩ و قال اسناده ضعيف]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عمیرہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تھے، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ اسے ہدایت دینے والا، ہدایت والا بنا، اور اس کے ذریعے سے ہدایت دے۔

(238)۔عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ ، وَلّٰى مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ النَّاسُ: عَزَلَ عُمَيْراً وَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ: عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ ، فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذى

حديث رقم:٣٨٤٣]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ادریس خولانی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے عمیر بن سعد کو حمص کی امارت سے ہٹایا اور معاویہ کو مقرر کیا تو لوگوں نے کہا، عمیر کو ہٹا دیا ہے اور معاویہ کو لگا دیا ہے۔حضرت عمیر نے فرمایا: معاویہ کو اچھے لفظوں سے یاد کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ اسکے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔

(239)۔عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ [مسند احمد حديث رقم:١٧١٥٧ ، ابن حبان حديث رقم:٧٢١٠ ، السنة للخلال: ٧١٢]۔ قال الخلال اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

(240)۔عَنْ نُعَيْمِ ابْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ بِصِفِّيْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذَّنَّا وَاَذَّنُوْا ، وَاَقَمْنَا فَاَقَامُوْا ، فَصَلَّيْنَا وَصَلُّوْا ، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا الْقَتْلٰى بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ حِيْنَ انْصَرَفَ: مَا تَقُوْلُ فِىْ قَتْلَانَا وَقَتْلَاهُمْ ؟ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ يُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ، دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ سَعِيْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ [سنن سعيد بن منصور القسم الثانى من المجلد الثالث حديث رقم:٢٩٦٨]۔ صَحِيْحٌ سَيَاْتِىْ شَاهِدُهُ

ترجمہ: حضرت نعیم بن ابی ہند اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھا، نماز کا وقت آ گیا، ہم نے بھی اذان دی اور مخالف لشکر نے بھی اذان دی، ہم نے بھی اقامت کہی اور انہوں نے بھی اقامت کہی، ہم نے بھی نماز پڑھی اور انہوں نے بھی نماز پڑھی، پھر میں واپس پلٹا تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگ جاری تھی، جب حضرت علی واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا: ہماری طرف سے قتل ہونے والوں اور ان کی طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو فرمایا: ہماری طرف سے اور ان کی طرف سے جو شخص بھی اللہ کی رضا کی خاطر اور آخرت کے گھر کی خاطر قتل ہوا وہ جنتی ہے۔

(241)۔عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ الْهَمْدَانِيِّ وَلَمْ اَرَ هَمْدَانِيّاً كَانَ اَفْضَلَ مِنْهُ ، قُلْتُ وَلَا مَسْرُوْقٌ؟ قَالَ: وَلَا مَسْرُوْقٌ ، قَالَ: اِهْتَمَمْتُ بِاَمْرِ اَهْلِ صِفِّيْنَ وَمَا كُنْتُ اَعْرِفُ مِنَ الْفَضْلِ فِى الْفَرِيْقَيْنِ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُرِيَنِىْ مِنْ اَمْرِهِمْ اَمْراً اَسْكُنُ اِلَيْهِ فَاَرِيْتُ فِىْ مَنَامِىْ اَنِّىْ

رُفِعْتُ اِلیٰ اَهْلِ صَفِّیْنَ فَاِذَا اَنَا بِاَصْحَابِ عَلِیٍّ فِیْ رَوْضَۃٍ خَضْرَآءَ وَمَاءٍ جَارٍ فَقُلْتُ : سُبْحَانَ اللّٰہِ کَیْفَ بِمَا اُریٰ وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُکُمْ بَعْضاً ، قَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفاً رَّحِیْماً قُلْتُ : فَمَا فَعَلَ ذُو الْکَلَاعِ ، وَحَوْشَبَ یَعْنِیْ اَصْحَابَ مُعَاوِیَۃَ قَالُوْا اَمَامَکَ ، فَهَبَطْتُّ عَلَی الْقَوْمِ فِیْ رَوْضَۃٍ خَضْرَآءَ وَمَاءٍ جَارٍ فَقُلْتُ : سُبْحَانَ اللّٰہِ کَیْفَ بِمَا اُریٰ وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُکُمْ بَعْضاً قَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفاً رَّحِیْماً ، قُلْتُ : فَمَا فَعَلَ اَهْلُ النَّهْرَوَانِ ؟ قَالُوْا اُلْقُوْا بَرْحاً رَوَاہُ سَعِیْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ [سنن سعید بن منصور حدیث رقم: ۲۹۵۵ ، المصنف لابن ابی شیبة ۷۲۲/۸ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۱۷۴/۸ حدیث رقم : ۱۷۱۶۵]۔

ترجمہ: حضرت وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن شرحبیل ہمدانی تابعی سے افضل کوئی ہمدانی نہیں دیکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا مسروق بھی ان کے ہمسر نہیں تھے؟ فرمایا مسروق بھی نہیں تھے۔ عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ میں نے جنگِ صفین میں حصہ لینے والوں کے بارے میں خوب غور کیا کہ فریقین میں سے افضل کون ہے۔ میں نے اللہ کریم سے عرض کیا کہ میری راہنمائی فرمائے جس سے میری تسلی ہو جائے۔ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ مجھے اہلِ صفین کے پاس جنت میں لے جایا گیا۔ میں حضرت علی کے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا جو سبز باغ میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھے۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے رب کو رؤوف اور رحیم پایا۔ میں نے کہا کلاع اور حوشب والوں یعنی حضرت امیر معاویہ کے ساتھیوں پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ تیرے سامنے موجود ہیں۔ میں ادھر کو بڑھا تو سامنے ایک قوم تھی جو سبز باغ میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھی۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے رب کو رؤوف اور رحیم پایا۔ میں نے کہا اہلِ نہروان پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ شدت میں پڑے ہیں۔

(242)۔عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ: قَالَ عَلِیٌّ ؓ : قَتْلَایَ وَقَتْلیٰ مُعَاوِیَۃَ فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیْ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم : ۱۶۰۴۴ ، مجمع الزوائد حدیث رقم : ۱۵۹۲۷]۔ قَالَ الْهَیْثَمِیُّ وَرِجَالُہٗ وُثِّقُوْا وَفِیْ بَعْضِهِمْ خِلَافٌ

ترجمہ: حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے جنت میں ہیں۔

(243)۔عَنْ قَتَادَۃَ ؓ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ : یَا اَبَا سَعِیْدٍ ، اِنَّ هٰهُنَا نَاساً یَشْهَدُوْنَ عَلیٰ مُعَاوِیَۃَ اَنَّہٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، قَالَ : لَعَنَهُمُ اللّٰہُ وَمَا یُدْرِیْهِمْ مَنْ فِی النَّارِ؟ رَوَاہُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِی الْاِسْتِیْعَابِ [الاستیعاب صفحة ۶۷۹]۔

ترجمہ: حضرت قتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حسن سے پوچھا: اے ابو سعید یہاں کچھ لوگ ہیں جو معاویہ کو جہنمی کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اللہ کی ان پر لعنت ہو، انہیں کیا خبر جہنم میں کون ہے؟

(244)۔عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِیِّ قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ ؓ عَنْ اَهْلِ الْجَمَلِ أَ مُشْرِکُوْنَ هُمْ ؟ قَالَ مِنَ الشِّرْکِ فَرُّوْا قِیْلَ أَ مُنَافِقُوْنَ هُمْ ؟ قَالَ اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلاً قِیْلَ فَمَا هُمْ؟ قَالَ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَیْنَا رَوَاہُ الْبَیْهَقِیْ [السنن الکبریٰ للبیهقی ۱۷۳/۸]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ وَتَائِیْدُہٗ فِیْ کُتُبِ الرَّوَافِضِ اَیْضاً

ترجمہ: ابو البختری فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ سے اہلِ جمل کے بارے میں پوچھا گیا، کیا وہ مشرک ہیں؟ فرمایا: وہ تو شرک سے بھاگے تھے، پوچھا گیا کیا وہ منافق ہیں؟ فرمایا: منافقین اللہ کا ذکر تھوڑا کرتے ہیں، پوچھا گیا پھر وہ کون ہیں؟ فرمایا: ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔

(245)۔عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ : لَوْ اَنَّ النَّاسَ لَمْ یَطْلُبُوْا بِدَمِ عُثْمَانَ لَرُجِمُوْا بِالْحِجَارَۃِ مِنَ السَّمَآءِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیْ فِی الْکَبِیْرِ وَالْاَوْسَطِ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱۲۰، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ۳۴۵۳ ، مجمع الزوائد ۹۸/۹ وَقَالَ : رِجَالُ الْکَبِیْرِ رِجَالُ الصَّحِیْحِ]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اگر لوگ حضرت عثمان غنی کے خون کا بدلہ نہ مانگتے تو ان پر آسمان سے پتھر برسائے جاتے۔

قال الامام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ فی حدیث ابن عمر ؓ ما رایت احدا بعد رسول اللہ ﷺ اسود من معاویة : اسود ای اسخیٰ [السنة للخلال : ۶۷۸ و قال اسناد قول احمد صحیح]۔

و قیل لاحمد ابن حنبل هل یقاسُ باصحاب رسول اللہ احد قال معاذ اللہ قیل فمعاویة افضل من عمر بن عبد العزیز؟ قال ای لعمری قال النبی خیر الناس قرنی [السنة للخلال : ۶۶۲ وقال اسنادہ صحیح]۔

اَلتَّائِیْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ

روافض کی کتب سے تائید

(۱)۔ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّا لَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَی التَّکْفِیْرِ لَهُمْ وَلَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَی التَّکْفِیْرِ لَنَا

لٰكِنَّا رَأَيْنَا اِنَّا عَلىٰ حَقٍّ وَرَأَوْا اَنَّهُمْ عَلىٰ حَقٍّ [قرب الاسناد ١/٤٥]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا: ہم انہیں کافر قرار دے کران سے جنگ نہیں لڑ رہے اور نہ ہی اس لیے لڑ رہے ہیں کہ یہ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں، بلکہ ہمارے خیال کے مطابق ہم حق پر ہیں اور انکے خیال کے مطابق وہ حق پر ہیں۔

(٢)۔ اِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ يُنْسِبُ اَحَداً مِنْ اَهْلِ حَرْبِهٖ اِلَى الشِّرْكِ وَ لَا اِلَى النِّفَاقِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ هُمْ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا [قرب الاسناد ١/٤٥]۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام اپنے مخالفوں کو نہ ہی مشرک سمجھتے تھے اور نہ ہی منافق، بلکہ فرماتے تھے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے بغاوت پر اتر آئے ہیں۔

(٣)۔ وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ بَدْءُ اَمْرِنَا اَنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقَوْمُ مِن اَهْلِ الشَّامِ ، وَالظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ ، وَنَبِيَّنَا وَاحِدٌ ، وَدَعْوَتَنَا وَاحِدَةٌ ، وَلَا نَسْتَزِيْدُهُم فِي الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُوْلِهٖ ، وَلَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا ، اَلْاَمْرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِن دَمِ عُثْمَانَ ، وَنَحْنُ مِنْهُ بَرَاءٌ : نَهْجُ الْبَلَاغَةِ [مكتوب رقم ٥٨]۔

ترجمہ: آپ علیہ السلام نے فرمایا: بات اس طرح شروع ہوئی کہ ہمارا اور شام والوں کا آمنا سامنا ہوا اور ظاہر ہے ہمارا رب بھی ایک تھا، ہمارا نبی بھی ایک تھا، ہماری دعوت بھی ایک تھی، ہمارا دعویٰ یہ نہیں تھا کہ ہم اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے بہتر ہیں اور نہ ہی وہ ایسا دعویٰ کرتے تھے معاملہ سو فیصد برابر تھا، اختلاف صرف عثمان کے خون کے بارے میں تھا اور ہم اس میں بے قصور تھے۔

ذِكْرُ خَيْرِ التَّابِعِيْنَ اُوَيْسِ الْقَرَنِی ﷺ

خیر التابعین حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ کے مناقب

(246)۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْلَكُمْ رَوَاهُ

مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٦٤٩١]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا کہ تابعین میں سب سے افضل وہ شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے۔ اور اسکی ایک والدہ ہے۔ وہ برص کا مریض رہ چکا ہے۔ اس سے اپنے لیے استغفار کرانا۔

(247)۔وَعَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ اِذَا اَتىٰ عَلَيْهِ اِمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى اَتىٰ عَلىٰ اُوَيْسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرِئْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اِمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ ، كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرِئَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ ، لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَلَكَ فَافْعَلْ ، فَاسْتَغْفِرْلِی ، فَاسْتَغْفَرَلَهٗ ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيْدُ ؟ قَالَ الْكُوْفَةَ ، قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلىٰ عَامِلِهَا ؟ قَالَ اَكُوْنُ فِي غُبَرَآءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٦٤٩٢]۔

ترجمہ: حضرت اُسیر بن جابر فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب ﷺ کے پاس جب اہل یمن کی طرف سے امداد آتی تھی تو ان سے پوچھتے تھے کہ کیا تم لوگوں میں اویس بن عامر ہے؟ حتیٰ کہ ایک دن اویس سے ملاقات ہو ہی گئی اور فرمایا کیا تم اویس بن عامر ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا آپ قبیلہ مراد سے ہیں اور پھر گاؤں قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہیں برص کی بیماری تھی پھر تم اس سے ٹھیک ہو گئے سوائے ایک درہم کی جگہ کے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ تمہارے پاس اویس بن عامر اہل یمن کی کمک کے ساتھ آئے گا۔ وہ قبیلہ مراد اور گاؤں قرن سے ہے۔ اسے برص کا مرض تھا پھر وہ اس سے ٹھیک ہو گیا سوائے درہم برابر جگہ کے۔ اسکی والدہ موجود ہے اور وہ اس سے بہت اچھا سلوک کرتا ہے۔ اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دے تو اللہ اسکی قسم کو ضرور پورا کر دے گا۔ اگر تم اس سے استغفار کرانے کی استطاعت رکھو تو ضرور استغفار کراؤ۔ لہٰذا اب تم میرے لیے استغفار کرو۔ انہوں نے عمر کے لیے استغفار کیا۔ پھر ان سے عمر نے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کوفہ کا ارادہ ہے۔ عمر نے فرمایا کیا میں آپ کے لیے وہاں کے حاکم کے نام خط لکھ دوں؟ انہوں نے کہا میں خاک نشین لوگوں میں رہنا پسند کرتا ہوں۔

فَضْلُ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِی حَنِیفَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

(248)۔عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ کُنَّا جُلُوساً عِندَ النَّبِیِّ ﷺ فَاُنْزِلَتْ عَلَیهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِینَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ فَلَمْ یُرَاجِعُهُ حَتّٰی سَأَلَ ثَلَاثاً ، وَ فِینَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ ، وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ، ثُمَّ قَالَ لَو کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَو رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٦٤٩٨، بخاری حدیث رقم:٤٨٩٧، ترمذی حدیث رقم:٣٩٣٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی وَآخَرِینَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی "بعد میں آنے والے لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے"۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے کوئی توجہ نہ فرمائی حتیٰ کہ میں نے تین بار سوال دوہرایا۔ ہم میں سلمان فارسی بھی تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک سلمان پر رکھا۔ فرمایا: اگر ایمان ثریا پر بھی موجود ہوگا تو ان فارسیوں میں سے ایک شخص وہاں بھی پہنچ جائے گا۔

بَابُ الْمُعْجِزَاتِ

معجزات کا باب

فِی جَمَالِهٖ وَنُزْهَتِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کے حسن و جمال اور نفاست کا بیان

(249)۔عَنْ مُحَمَّدِ بنِ جُبَیْرِ بنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِیهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَمَرَّ الْحَدِیثُ [مسلم حدیث رقم:٦١٠٥، بخاری حدیث رقم:٤٨٩٦، ترمذی حدیث رقم:٢٨٤٠]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔ یہ مکمل

حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(250)۔ وَ قَالَ الْحَسَّانُ ﷺ

وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِیُجِلَّهٗ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

[دیوان حسان بن ثابت قافیة الدال ، تفسیر البغوی: ٣٥٨/١ وغیره تحت مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل الآیة]۔

ترجمہ: حضرت حسان بن ثابت ﷺ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نام کو اپنے نام سے مشتق فرمایا ہے تاکہ اس نام کو جلاء بخشے۔ عرش کا مالک محمود ہے تو یہ محمد ہیں۔

(251)۔وَ قَالَ ابْنُ قُتَیْبَةَ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ وَمِن اِعْلَامِ نُبُوَّتِهٖ ﷺ اَنَّهٗ لَمْ یُسَمَّ اَحَدٌ قَبْلَهٗ بِاِسْمِهٖ صِیَانَتٌ مِنَ اللّٰهِ لِهٰذَا الْاِسْمِ کَمَا فَعَلَ بِیَحْیٰی ابْنِ زَکَرِیَّا عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اِذْ لَمْ یَجْعَلْ لَهٗ مِن قَبْلُ سَمِیًّا رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا [الوفا ١٠٤/١]۔

ترجمہ: ابن قتیبہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے یہ بات بھی ہے کہ آپ سے پہلے آپ کا کوئی ہم نام نہیں ہوا۔ اللہ کی طرف سے اس نام کے استعمال کا اجتناب رہا جیسا کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے ساتھ معاملہ فرمایا۔ ان سے پہلے کسی کو ان کا ہم نام نہیں بنایا۔

(252)۔وَ عَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ رَأَیْتُ خَاتَمًا فِی ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ کَاَنَّهٗ بَیْضَةُ حَمَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِی رِوَایَةِ السَّائِبِ بنِ یَزِیدِ ، مِثْلُ زِرِّ الْحَجْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَالتِّرْمَذِی فِی الشَّمَائِلِ وَالاَحَادِیثُ فِیهِ کَثِیْرَةٌ [مسلم حدیث رقم:٦٠٨٥ ، بخاری حدیث رقم:١٩٠ ، ترمذی حدیث رقم:٣٦٤٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک میں مہر نبوت دیکھی جیسے وہ کبوتر کا انڈہ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ چکور کے انڈے جیسی تھی۔

(253)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ظِلٌّ وَلَمْ یَقُمْ مَعَ شَمْسٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوئُهٗ ضَوءَ الشَّمْسِ وَلَمْ یَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوئُهٗ عَلٰی ضَوءِ السِّرَاجِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی الْمُصَنَّفِ وَابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا وَ سَنَدُهٗ صَحِیحٌ [المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود صفحة ٥٦، الوفا ٤٠٧/٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔ آپ جب بھی سورج کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی چمک سورج کی چمک پر غالب آجاتی تھی۔ اور آپ جب بھی چراغ کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب آجاتی تھی۔

(254)۔وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ ، اِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ٥٩ ، شرح السنة حدیث رقم: ٣٦٤٤ ، شمائل ترمذی حدیث رقم: ١٥]۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے دو دانتوں میں خوبصورت فاصلہ تھا۔ جب بات کرتے تھے تو سامنے کے دانتوں میں سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

(255)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَنْجَدَ وَلَا اَجْوَدَ وَلَا اَشْجَعَ وَلَا اَضْوَأَ وَاَوْضَأَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ٦٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو بلند قامت، سخی، بہادر، چمکدار اور نورانی نہیں دیکھا۔

شرح:۔ سیدنا عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ: عَصَمَهُ اللّٰهُ مِنْ وُقُوعِ الذُّبَابِ عَلٰى جِلْدِهٖ لِاَنَّهٗ يَقَعُ عَلَى النَّجَاسَاتِ یعنی آپ ﷺ کے جسم کو اللہ نے مکھی بیٹھنے سے بھی بچائے رکھا اس لیے کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے۔ [تفسیر مدارك التنزیل ٣/٣٤٣]۔

حضرت عثمان غنی ﷺ فرماتے ہیں کہ: اِنَّ اللّٰهَ مَا اَوْقَعَ ظِلَّهٗ ﷺ عَلَى الْاَرْضِ لِئَلَّا يَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الظِّلِّ رَوَاهُ النَّسَفِي فِي الْمَدَارِكَ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑنے دیا تاکہ اس سائے پر کوئی انسان اپنا پاؤں نہ رکھے [تفسیر مدارك التنزیل ٣/٣٤٣]۔

حضرت علی مرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ: اِنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَهٗ ﷺ اَنَّ عَلٰى نَعْلَيْهِ قِذْرًا وَاَمَرَهٗ بِاِخْرَاجِ النَّعْلِ عَنْ رِجْلِهٖ بِسَبَبِ مَا الْتَصَقَ بِهٖ مِنَ الْقِذْرِ كَذَا فِي الْمَدَارِكَ یعنی حضرت جبریل نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو آکر بتایا کہ آپ کے نعل مبارک سے کوئی نامناسب چیز لگی ہوئی ہے اور اللہ کا حکم سنایا کہ اس

چپٹی ہوئی چیز کی وجہ سے نعل کو اپنے پاؤں سے نکال دیں [تفسیر مدارك التنزیل ٣/٣٤٣]۔

(256)۔وَعَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ ﷺ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُمْ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٣٥٤٩ ، مسلم حدیث رقم: ٦٠٦٦ ، شرح السنة حدیث رقم: ٣٦٦٣]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تمام انسانوں سے بڑھ کر حسین تھا۔ اور آپ ﷺ ان سب سے اخلاق میں اعلیٰ تھے۔ آپ ﷺ کا قد بے ڈھنگا لمبا نہیں تھا اور نہ ہی آپ چھوٹے قد کے تھے۔

(257)۔وَسُئِلَ الْبَرَآءُ ﷺ اَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٣٥٥٢ ، شرح السنة حدیث رقم: ٣٦٤٧]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

(258)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَلَا دِيْبَاجًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ اَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٣٥٦١ ، مسلم حدیث رقم: ٦٠٥٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ریشم اور دیباج بھی نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا۔ اور نبی کریم ﷺ کی خوشبو یا عطر سے بڑھ کر کوئی خوشبو یا عطر نہیں سونگھا۔

(259)۔وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا ، فَعَرِقَ وَجَاءَتْ اُمِّي بِقَارُوْرَةٍ ، فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٦٠٥٥]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا۔ آپ کا پسینہ مبارک بہا اور میری والدہ ایک شیشی لائیں اور اس میں آپ کا پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر ڈالنے لگیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ جاگ گئے اور فرمایا اے اُمِ سلیم یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا، یہ آپ کا پسینہ ہے اسے ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے یہ تمام خوشبوؤں سے اعلیٰ ہے۔

فِی اِعْجَازِ الْقُرآنِ وَ عَجَائِبِہٖ

قرآن کے اعجاز اور عجائب کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ کُمْ بُرْھَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا[النساء:١٧٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے مستحکم دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا ہے۔ وَقَالَ تَعَالٰی قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا [بنی اسرائیل:٨٨] اور فرماتا ہے: اے محبوب فرمادیں کہ اگر تمام انسان اور جن اس قرآن کی مثل بنا کر لانے پر متفق ہوجائیں تو پھر بھی اس کی مثل نہیں لاسکیں گے خواہ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں۔

(260)۔عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّھَا سَتَکُوْنُ فِتْنَۃٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ کِتَابُ اللّٰہِ ، فِیْہِ نَبَأُ مَا قَبْلَکُمْ ، وَ خَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ ، وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ، ھُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْھَزْلِ ، مَنْ تَرَکَہٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَہُ اللّٰہُ، وَمَنِ ابْتَغَی الْھُدٰی فِی غَیْرِہٖ اَضَلَّہُ اللّٰہُ ، وَھُوَ حَبْلُ اللّٰہِ الْمَتِیْنُ ، وَھُوَ الذِّکْرُ الْحَکِیْمُ ، وَھُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ ، ھُوَ الَّذِیْ لَا تَزِیْغُ بِہِ الْاَھْوَاءُ ، وَلَا تَلْتَبِسُ بِہِ الْاَلْسِنَۃُ ، وَلَا یَشْبَعُ مِنْہُ الْعُلَمَاءُ ، وَلَا یُخْلَقُ عَنْ کَثْرَۃِ الرَّدِّ ، وَلَا یَنْقَضِیْ عَجَائِبُہٗ ، ھُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَہِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْہُ حَتّٰی قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَھْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ، مَنْ قَالَ بِہٖ صَدَقَ ، وَمَنْ عَمِلَ بِہٖ اُجِرَ ، وَمَنْ حَکَمَ بِہٖ عَدَلَ ، وَمَنْ دَعَا اِلَیْہِ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ رَوَاہُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٢٩٠٦]۔ الحدیث ضعیف وفی الحارث مقال

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: خبردار! جلد ہی فتنہ کھڑا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس سے نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے کا بیان ہے اور تمہارے بعد کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے معاملات کے فیصلے ہیں اور وہ فیصلہ کن کتاب ہے کوئی مذاق نہیں ہے۔ جس متکبر نے اسے چھوڑ دیا اللہ اسے ہلاک کردے گا۔ اور جس نے اسکے علاوہ کسی میں ہدایت تلاش کی اللہ اسکو گمراہ کردے گا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہ ذکرِ حکیم اور سیدھا راستہ ہے۔ وہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ سے خواہشات غلط سمت میں نہیں جاتیں اور اس سے زبانیں مشکل محسوس نہیں کرتیں۔ اس سے علماء سیر نہیں ہوں گے۔ بار بار پڑھنے سے

دل نہیں اُکتائے گا اور اسکے عجائبات سامنے آتے ہی رہیں گے۔ وہ ایسی کتاب ہے کہ جب جنات نے اسے سُنا تو اس کے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ حتیٰ کہ وہ بھی کہہ اُٹھے کہ ہم نے عجب قرآن سُنا ہے۔ جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ جس نے اسکے مطابق بات کی اس نے صحیح کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر ملے گا۔ اور جس نے اسکے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اس کی طرف لوگوں کو دعوت دی وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا گیا۔

فِی شَھَادَۃِ الْجَمَادَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ لَہٗ ﷺ

جمادات اور نباتات کا آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی دینا

(261)۔عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِی طَالِبٍ ؓ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ بِمَکَّۃَ ، فَخَرَجْنَا فِی بَعْضِ نَوَاحِیْھَا، فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَھُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمَذِی[ترمذی حدیث رقم:٣٦٢٦ ، مستدرک حاکم حدیث رقم:٤٢٩١ وَقَالَ صَحِیْحٌ وَوَافَقَہُ الذَّھَبِیُّ]۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ میں تھا۔ ہم مکہ کے گردونواح کی طرف نکلے۔ آپ ﷺ کے سامنے آنے والا ہر پہاڑ اور ہر درخت آپ کو عرض کرتا تھا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔

(262)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّکَ نَبِیٌّ ؟ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ ھٰذَا الْعِذْقَ مِنْ ھٰذِہِ النَّخْلَۃِ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ؟ قَالَ نَعَمْ ، فَدَعَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَجَعَلَ یَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَۃِ حَتّٰی سَقَطَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِیُّ رَوَاہُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم :٣٦٢٨ ، مستدرک حاکم حدیث رقم:٤٢٩٠ وَقَالَ صَحِیْحٌ وَوَافَقَہُ الذَّھَبِیُّ]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آدمی آیا۔ کہنے لگا میں کیسے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کھجور کے درخت پر لگے ہوئے گچھے کو اپنے پاس بلا کر دکھادوں تو کیا تم مان جاؤ گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا۔ وہ کھجور کے درخت سے نیچے اترنے لگ پڑا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: واپس چلا جا تو وہ واپس چلا گیا۔ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔

(263)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَدَنَا مِنْهُ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ يَا اَعْرَابِيُّ اَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ اِلٰى اَهْلِي، قَالَ هَلْ لَكَ اِلٰى خَيْرٍ؟ قَالَ وَمَا هُوَ؟ قَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ عَلٰى مَا تَقُولُ؟ قَالَ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ السَّمُرَةُ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي، فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ، حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ اَنَّهُ كَمَا قَالَ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِي وَعِيَاض فِي الشِّفَاءِ [سنن الدارمی حدیث رقم:۱٦، الشفاء ۱/۱۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک دیہاتی آپ ﷺ کے قریب آیا۔ آپ نے فرمایا: اے دیہاتی کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا گھر جا رہا ہوں۔ فرمایا: کیا تم اپنا بھلا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کیسا بھلا؟ فرمایا: گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس نے کہا آپ کی بات کی صداقت پر گواہی کون دے گا۔ فرمایا: یہ کیکر کا درخت۔ وہ درخت وادی کے کنارے پر تھا۔ وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا چل پڑا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اس درخت سے تین بار گواہی طلب فرمائی اس نے گواہی دی کہ آپ جو کچھ فرما رہے ہیں حق ہے۔ پھر اپنی جگہ پر چلا گیا۔

(264)۔وَعَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ سَأَلَ اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ ﷺ آيَةً، فَقَالَ لَهُ قُلْ لِتِلْكَ الشَّجَرَةِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوكِ قَالَ فَمَالَتِ الشَّجَرَةُ عَنْ يَمِينِهَا وَشِمَالِهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا فَتَقَطَّعَتْ عُرُوقُهَا، ثُمَّ جَاءَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ تَجُرُّ عُرُوقَهَا مُغْبَرَّةً حَتّٰى وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ اِلٰى مَنْبَتِهَا فَرَجَعَتْ فَدَلَّتْ عُرُوقَهَا فَاسْتَوَتْ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ ائْذَنْ لِي اَسْجُدَ لَكَ، قَالَ لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْءَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، قَالَ فَأْذَنْ لِي اَنْ اُقَبِّلَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ فَاَذِنَ لَهُ رَوَاهُ عِيَاض فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ۱/۱۹٦]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ اس درخت سے کہو تمہیں رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں۔ وہ درخت دائیں بائیں جھکا اور آگے پیچھے جھکا حتیٰ کہ اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر زمین کو چیرتا ہوا، اپنی جڑیں گھسیٹتا ہوا، گرد اڑاتا ہوا آ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر

کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ دیہاتی نے کہا اسے حکم دیں کہ اپنی جگہ پر واپس چلا جائے۔ وہ درخت واپس چلا گیا، اپنی جڑیں گاڑ دیں اور سیدھا ہو گیا۔ دیہاتی نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیجیے میں آپ کو سجدہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اس نے کہا چلیے مجھے اپنے ہاتھ اور پاؤں چومنے کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔

حَنَّ جِذْعُ النَّخْلِ لِفِرَاقِهٖ ﷺ

کھجور کا تنا آپ ﷺ کے فراق میں رویا

(265)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلٰى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَطَبَ يَقُومُ اِلٰى جِذْعٍ مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَكَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَفِي رِوَايَةٍ فَحَنَّ الْجِذْعُ وَفِي رِوَايَةٍ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَضَمَّهَا اِلَيْهِ تَئِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ رَوَاهُمَا الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۵۸٤۔۳۵۸۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسجد شریف کی چھت کھجور کے تنوں سے بنائی گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ ان میں سے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لیے منبر بنایا گیا تو آپ اس منبر پر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے اس تنے کو اس اونٹنی کی طرح روتے ہوئے سنا جس کا بچہ گم ہو گیا ہو۔ حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ منبر سے اترے اور اپنا ہاتھ مبارک اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ تنا شدید رویا۔ ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس تنے نے بچے جیسی چیخ ماری پھر نبی کریم ﷺ نے نیچے اتر کر اسے گلے سے لگا لیا تو وہ تنا بچے کی طرح سسکیاں لیتا لیتا چپ ہو گیا۔

اَطَاعَةُ الْجَبَلُ

پہاڑ نے آپ ﷺ کی اطاعت کی

(266)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

فَرَجِفَ بِهِم ، فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِیٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٣٦٧٥، ترمذی حدیث رقم:٣٦٩٧ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٥١]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے۔ابوبکر،عمر اور عثمان ہمراہ تھے۔ پہاڑ لرزنے لگا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُحد رُک جا۔تیرے اوپر ایک نبی ہے،ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

صَارَتِ الْكُدْيَةُ كَثِيبًا

پتھر کی چٹان ریت کے ٹیلے کی طرح نرم ہوگئی

(267)۔عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ اِنَّا يَومَ خَندَقَ نَحفِرُ ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَاءُوا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالُوا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِی الْخَندَقِ ، فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطنُهٗ مَعصُوبٌ بِحَجَرٍ ، وَلَبِثنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا ، فَاَخَذَ النَّبِیُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا اَهْيَلَ اَو اَهْيَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٤١٠١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم خندق کے دن گڑھا کھود رہے تھے۔کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان سامنے آ گئی۔لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خندق میں یہ چٹان درپیش ہے۔فرمایا: میں پہنچ رہا ہوں۔پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔آپ ﷺ نے پیٹ مبارک پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ہم سب تین دن سے بھوکے تھے۔نبی کریم ﷺ نے کدال (پھاوڑہ) پکڑا اور ایک ہی ضرب لگائی۔وہ چٹان ریت کے ٹیلے کی طرح بکھر گئی۔

شَاهَتْ وُجُوهُ الْاَعْدَآءِ

دشمنوں کے چہرے بگڑ گئے

(268)۔عَنْ سَلَمَةَ بنِ الْاَكْوَعِ ﷺ قَالَ غَزَونَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُنَينًا ، فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ، ثُمَّ قَبَضَ قَبضَةً مِنْ تُرَابِ مِنَ الْاَرْضِ ، ثُمَّ اسْتَقبَلَ بِهٖ وُجُوهَهُم ، فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ ، فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنسَانًا اِلَّا مَلَا عَينَيهِ تُرَابًا بِتِلكَ الْقَبضَةِ فَوَلَّوا مُدبِرِينَ ، فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَنَائِمَهُم بَينَ

الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٦١٩]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں تھے۔رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ شکست کھانے لگے۔جب رسول اللہ ﷺ کا گھیراؤ کر لیا گیا تو آپ خچر سے اترے، پھر مٹی سے ایک مٹھی بھری، پھر اسے دشمنوں کے منہ کی طرف اچھال دیا اور فرمایا ''چہرے بگڑ گئے''۔ان میں سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کی آنکھیں اس مٹھی بھر مٹی سے بھر نہ گئی ہوں۔وہ سب پیٹھ دے کر بھاگ گئے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور ان کا چھوڑا ہوا مالِ غنیمت نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

شَكَا اِلَيْهِ الْجَمَلُ

اونٹ نے آپ ﷺ سے اپنی مشکل کی شکایت کی

(269)۔عَنْ عَبدِ اللّٰهِ ابنِ جَعفَرَ ﷺ قَالَ اَردَفَنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَلفَهٗ ذَاتَ يَومٍ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِيثًا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ ، وَكَانَ اَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهٖ هَدَفًا اَوحَائِشَ نَخلٍ ، فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْاَنصَارِ، فَاِذَا جَمَلٌ ، فَلَمَّا رَاَی النَّبِیَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَينَاهُ ، فَاَتَاهُ النَّبِیُّ ﷺ فَمَسَحَ ذُفرَاهُ ، فَسَكَتَ ، فَقَالَ مَن رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ ، لِمَن هٰذَا الْجَمَلُ ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْاَنصَارِ ، فَقَالَ لِی يَارَسُولَ اللّٰهِ ، فَقَالَ اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰهَ فِی هٰذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِی مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا؟ فَاِنَّهٗ شَكٰى اِلَیَّ اَنَّكَ تُجِيعُهٗ وَتُدئِبُهٗ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:٢٥٤٩ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٤٠]۔الحدیث صحیح واصله فی مسلم حدیث رقم:٧٧٤۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا۔آپ نے مجھے ایک راز کی بات بتائی۔میں وہ بات کسی آدمی کو نہیں بتاتا۔رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے کسی ٹیلے یا کھجور کی جھاڑی کی اوٹ پسند فرماتے تھے۔آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کی چار دیواری میں داخل ہوئے۔وہاں ایک اونٹ تھا۔اس نے جب نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو رونے لگا اور اس کی آنکھیں بھر آئیں۔نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے۔اس کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا۔اونٹ خاموش ہو گیا۔آپ ﷺ نے پوچھا اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ انصاریوں میں سے ایک نوجوان آیا اس نے کہا یا رسول اللہ میرا ہے۔فرمایا: کیا تم اس بے

زبان کے معاملے میں اللہ سے نہیں ڈرتے جس نے اسے تمہاری ملکیت بنایا ہے۔ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو۔

شَكَتْ اِلَيْهِ الْحُمَّرَةُ

چڑیا نے آپ ﷺ سے شکایت کی

(270)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَانطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ فَرَاَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرخَانِ ، فَاَخَذْنَا فَرخَيهَا ، فَجَاءَ تِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفَرَّشُ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا ؟ رُدُّوا وَلَدَهَا اِلَيهَا رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ٢٦٧٥]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اس کا ایک بچہ پکڑ لیا۔ چڑیا آ کر ہمارے اوپر چکر لگانے لگی۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اسے اس کے بچے کی وجہ سے کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کا بچہ اسے واپس کر دو۔

شَهَادَتُ الذِّئْبِ

بھیڑیے کی گواہی

(271)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰى رَاعِي غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ ، قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰى تَلٍّ فَاَقْعٰى وَاسْتَثْفَرَ ، وَ قَالَ قَدْ عَمَدْتُ اِلٰى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهٗ ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهٗ مِنِّي ، فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ ذِئْبٌ ، اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخَلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُم بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُم ، قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَهٗ وَاَسْلَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ٨٠٨٣]۔ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ اِسْنَادُهٗ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے پاس آیا اور اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اسے تلاش کیا اور اس سے بکری چھین لی۔ فرمایا کہ وہ بھیڑیا ایک چٹان پر چڑھ کر کتے کی طرح

بیٹھ کر دم ہلانے لگا اور کہنے لگا میں نے اللہ کے دیے ہوئے رزق کے حصول کی کوشش کی اور اسے پکڑ لیا۔ مگر تم نے اسے مجھ سے چھین لیا۔ اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم میں نے آج کی طرح بھیڑیے کو بات کرتے کبھی نہیں سنا۔ بھیڑیے نے کہا اس سے بھی حیرت انگیز وہ آدمی ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان والے نخلستان میں تمہیں بتاتا ہے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ تمہارے بعد ہونے والا ہے۔ فرمایا کہ وہ گڈریا یہودی تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ ساری بات بتائی اور مسلمان ہو گیا۔

شَهَادَتُ الضَّبِّ

سوسمار (گوہ) کی گواہی

(272)۔عَنْ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي مَحفِلٍ مِن اَصحَابِهٖ اِذجَاءَ اَعرَابِيٌّ قَد صَادَ ضَبًّا ، فَقَالَ مَن هٰذَا؟ قَالُوا نَبِيُّ اللّٰهِ ، فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَا آمَنتُ بِكَ اَو يُؤمِنَ بِكَ هٰذَا الضَّبُّ ، وَطَرَحَهٗ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا ضَبُّ ، فَاَجَابَهٗ بِلِسَانٍ مُبِينٍ يَسْمَعُهُ القَومُ جَمِيعًا، لَبَّيكَ وَسَعدَيكَ يَا زَينَ مَن وَافَى القِيَامَةَ ، قَالَ مَن تَعبُدُ ؟ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرشُهٗ ، وَفِي الْاَرضِ سُلطَانُهٗ ، وَفِي البَحرِ سَبِيلُهٗ ، وَفِي الجَنَّةِ رَحمَتُهٗ ، وَفِي النَّارِ عِقَابُهٗ ، قَالَ فَمَنْ اَنَا ؟ قَالَ رَسُولُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ ، وَقَد اَفلَحَ مَن صَدَّقَكَ ، وَخَابَ مَن كَذَّبَكَ ، فَاَسلَمَ الْاَعرَابِيُّ رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَاء وَابنُ الجَوزِي فِي الوَفَا عَنِ ابنِ عُمَرَ وَابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم [الشفاء ١/٢٠٤، الوفا ١/٣٣٦]۔

ترجمہ: حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی محفل میں تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا جس نے سوسمار کو شکار کر کے پکڑا ہوا تھا۔ کہنے لگا یہ کون ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا یہ اللہ کے نبی ہیں۔ کہنے لگا لات اور عزیٰ کی قسم میں تم پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ سوسمار تم پر ایمان نہ لے آئے۔ یہ کہا اور سوسمار کو نبی کریم ﷺ کے سامنے پھینک دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سوسمار! اس نے بڑی واضح زبان کے ساتھ جواب دیا جسے تمام لوگوں نے سنا۔ کہنے لگا میں حاضر ہوں اور ہر خدمت کے لیے تیار ہوں اے قیامت کے دن لجپالوں کے لجپال۔ فرمایا: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ اس نے کہا اس ذات کی جس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے، جس کی بادشاہی زمین میں

ہے، جس کے راستے سمندر میں ہیں، جس کی رحمت جنت میں ہے، جس کی ناراضگی جہنم میں ہے۔فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہارب العالمین کے رسول اور آخری نبی۔ وہ فلاح پا گیا جس نے آپ کی تصدیق کی اور وہ رسواء ہوا جس نے آپ کو جھٹلایا۔ وہ دیہاتی مسلمان ہوگیا۔

شَهَادَتُ الظَّبْيَةِ

ہرنی کی گواہی

(273)۔عَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِیْ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ سَلَمَةَ ؓ قَالُوا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الصَّحْرَآءِ ، فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِی ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَالْتَفَتَ ، فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ، ثُمَّ الْتَفَتَ ، فَاِذَا ظَبْيَةٌ مَوْثُوقَةٌ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْنُ مِنِّی ، فَدَنَا مِنْهَا ، فَقَالَ هَلْ لَكِ مِنْ حَاجَةٍ ؟ قَالَتْ نَعَمْ، اِنَّ لِی خِشْفَيْنِ فِی ذٰلِكَ الْجَبَلِ ، فَحَلِّنِی حَتّٰی اَذْهَبَ فَاُرْضِعَهُمَا ثُمَّ اَرْجِعَ اِلَيْكَ ، قَالَ وَتَفْعَلِيْنَ ؟ قَالَتْ عَذَّبَنِیَ اللّٰهُ عَذَابَ الْعَشَّارِ اِنْ لَمْ اَفْعَلْ ، فَاَطْلَقَهَا ، فَذَهَبَتْ فَاَرْضَعَتْ خِشْفَيْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ ، فَاَوْثَقَهَا النَّبِیُّ ﷺ ، وَانْتَبَهَ الْاَعْرَابِیُّ ، فَقَالَ اَلَكَ حَاجَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ نَعَمْ تُطْلِقُ هٰذِهٖ ، فَاَطْلَقَهَا ، فَذَهَبَتْ تَعْدُو ، وَتَقُوْلَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا وَعَيَاض فِی الشِّفَآءِ [الشفاء ۱/ ۲۰۷، الوفا ۱/ ۳۳۵]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ جِدًّا

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن عباس اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہم تینوں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحرا میں تھے۔ایک آواز دینے والے نے آواز دی، یارسول اللہ۔ آپ ﷺ نے دھیان دیا مگر کوئی چیز نہ دیکھی۔ پھر دوبارہ متوجہ ہوئے تو ایک ہرنی پر نظر پڑی جو بندھی ہوئی تھی۔ اس نے کہا یارسول اللہ میرے قریب تشریف لائیے۔ آپ اس کے قریب تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہاری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں۔ آپ مجھے کھول دیں تا کہ میں انہیں جا کر دودھ پلاؤں اور پھر آپ کے پاس واپس آ جاؤں۔ فرمایا: ایسا ہی کروگی؟ اس نے کہا اگر ایسا نہ کروں تو اللہ مجھے بدمعاشی کا ٹیکس لینے والوں جیسا عذاب دے۔ آپ نے اسے کھول دیا۔ وہ چلی گئی اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور واپس آ گئی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے باندھ دیا۔ اتنے میں دیہاتی جاگ گیا۔ (جس نے اسے شکار کر کے قید کر رکھا تھا)۔ اس نے کہا یارسول اللہ مجھ سے کوئی کام ہے؟ فرمایا ہاں۔ اسے

آزاد کردو۔ اس نے اسے آزاد کردیا۔ وہ تیزی سے بھاگ گئی اور کہہ رہی تھی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

نَبَعَ الْمَآءُ مِنْ اَصَابِعِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑا

(274)۔عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ ، فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ ، فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ ، فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ ، فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰی تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۱۶۹، ۳۵۷۳ ، مسلم حدیث رقم:۵۹۴۲ ، ترمذی حدیث رقم:۳۶۳۱ ، نسائی حدیث رقم:۷۶]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ لوگوں نے وضو کا پانی تلاش کیا۔ مگر انہیں پانی نہ ملا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس وضو کا برتن لایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ سب لوگ اس میں وضو کرو۔ میں نے پانی کو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹتے دیکھا۔ لوگوں نے وضو کیا حتیٰ کہ آخری آدمی نے بھی وضو کرلیا۔

(275)۔وَعَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِاِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ ، فَوَضَعَ يَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ ، فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ ، فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ ، قَالَ قَتَادَةُ ، قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ ؟ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْزُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَالْاَحَادِيْثُ مِثْلُ ذٰلِكَ كَثِيْرَةٌ [بخاری حدیث رقم:۳۵۷۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ ہی فرماتے ہیں کہ زوراء کے مقام پر نبی کریم ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں رکھا۔ پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹنے لگا۔ سب لوگوں نے وضو کیا۔ حضرت قتادہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا آپ لوگوں کی تعداد کیا تھی؟ فرمایا: تین سو یا تین سو سے کچھ زائد۔ اس طرح کی احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

(276)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ ؓ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً ، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ

فَنَزَحْنَاهَا ، حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَفِيرِ الْبِئْرِ ، فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِى الْبِئْرِ ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِينَا وَرَوِيَتْ اَوْصَدَرَتْ رِكَابُنَا رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم:۳۵۷۷]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن ہم چودہ سو آدمی تھے۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے۔ ہم نے اسے خالی کر دیا حتیٰ کہ اس میں قطرہ بھی باقی نہ بچا۔ نبی کریم ﷺ کنویں کے کنارے پر بیٹھ گئے۔ آپ نے کچھ پانی منگوایا اور کلی کر کے کنویں میں گرا دیا۔ ہم نے تھوڑا انتظار کیا۔ پھر ہم نے خوب پانی پیا حتیٰ کہ ہم خود بھی سیر ہو گئے اور ہماری سواریاں بھی سیر ہو گئیں۔

(277)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا ، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى سَفَرٍ ، فَقَلَّ الْمَآءُ ، فَقَالَ اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَآءٍ ، فَجَاءُ وا بِاِنَآءٍ فِيهِ مَآءٌ قَلِيلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِى الْاِنَآءِ ، ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ ، فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم:۳۵۷۹ ، ترمذی حدیث رقم:۳۶۳۳]۔ نعد ای نحتسب و نعتقد

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کے معجزات کو برکت (اور کمالات) کے طور پر اعتقاد کرتے تھے اور تم لوگ انہیں (کفار کو) خوف دلانے کا ذریعہ سمجھتے ہو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ پانی کی کمی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بچا کھچا پانی لے آؤ۔ لوگ ایک برتن لے آئے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں ڈالا۔ پھر فرمایا: برکت والے پاک پانی کے لیے آ جاؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ میں نے خود دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ اور جب کھانا کھایا جا رہا ہوتا تھا تو ہم اسے تسبیح کرتے ہوئے سنا کرتے تھے۔

نُزُولُ الْغَيْثِ بِدُعَآئِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی دعا سے بارش کا برسنا

(278)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ اَصَابَ اَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ

يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ ، وَهَلَكَتِ الشَّآءُ ، فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِينَا ، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا ، قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ السَّمَآءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيحٌ ، اَنْشَاَتْ سَحَابًا ، ثُمَّ اجْتَمَعَ ، ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَآءُ عَزَالِيَهَا ، فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَآءَ حَتّٰى اَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى ، فَقَامَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْغَيْرُهُ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسُهُ ، فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ، فَنَظَرْتُ اِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَاَنَّهَا اِكْلِيلٌ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری حدیث رقم:۳۵۸۲ ، ابو داؤد حدیث رقم:۱۱۷۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اہل مدینہ پر قحط سالی آ گئی۔ جب آپ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو اس دوران ایک آدمی کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ڈنگر ہلاک ہو گئے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں۔ اللہ سے دعا فرمایئے ہمیں سیراب کرے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آسمان فانوس کی طرح صاف تھا۔ اچانک تیز ہوا چلی، بادل اٹھے، پھر اکٹھے ہو گئے، پھر آسمان نے اپنا ذخیرۂ آب انڈیل دیا۔ ہم پانی کو چیرتے ہوئے نکلے اور اپنے گھروں میں پہنچے۔ اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی۔ وہی آدمی یا کوئی دوسرا آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا یا رسول اللہ مکان گر چلے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا فرمایئے بارش کو روک لے۔ آپ مسکرائے۔ پھر فرمایا۔ (اے اللہ) ہمارے اردگرد بارش برسے ہم پر نہ برسے۔ میں نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے اردگرد بکھر گئے جیسے کپڑے کے پیوند ہوں۔

تَكْثِيرُ الطَّعَامِ

کھانا زیادہ ہو جانے کا معجزہ

(279)۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ﷺ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى غَزْوَةٍ فَاَصَابَنَا جَهْدٌ حَتّٰى هَمَمْنَا اَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَاَمَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَجَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا ، فَبَسَطْنَا لَهُ نِطَعًا ، فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ ، قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِاَحْزُرَهُ كَمْ هُوَ ؟ فَحَزَرْتُهُ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً ، قَالَ فَاَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا جَمِيعًا ، ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ هَلْ مِنْ وَضُوءٍ؟ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِاِدَاوَةٍ فِيهَا نُطْفَةٌ فَاَفْرَغَهَا فِى قَدَحٍ ، فَتَوَضَّاْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهُ

دَغْفَقَةً ، اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً ، قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةٌ ، فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُورٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَغَ الْوَضُوءُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٥١٨]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع ؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ کے لیے نکلے۔راستے میں ہمیں شدید بھوک لگی حتیٰ کہ ہم نے اپنی سواری کے بعض اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا۔نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا اور ہم نے اپنا زادِ سفر اکٹھا کردیا۔ہم نے اس کے لیے ایک دسترخوان بچھایا۔دسترخوان پر سب لوگوں کے پاس موجود کھانا جمع ہوگیا۔فرمایا میں نے گردن اٹھا کر دیکھا تا کہ اندازہ لگا سکوں کہ کھانا کتنا ہے۔میں نے اندازہ لگایا کہ بیٹھی ہوئی بکری کے برابر ڈھیر لگ گیا ہے۔جبکہ ہم چودہ سو آدمی تھے۔فرماتے ہیں کہ ہم نے کھانا کھایا حتیٰ کہ ہم سب سیر ہوگئے۔پھر ہم نے اپنے اپنے تھیلے بھی بھرلیے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:وضو کا پانی ہے؟ایک آدمی برتن لے کر آیا جس میں معمولی سا پانی تھا۔آپ نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈال دیا اور ہم سب نے اس سے وضو کیا اور چودہ سو آدمیوں نے بے تحاشا پانی استعمال کیا۔اسکے بعد آٹھ آدمی مزید آ گئے۔انہوں نے پوچھا کیا وضو کے لیے پانی ہے؟رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:وضو ہو چکا۔

(280)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَةً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ مَعَ اَحَدِكُمْ طَعَامٌ ؟ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهٗ ، فَعُجِنَ ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ هِبَةٌ ؟ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ ، قَالَ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً ، فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوٰى ، وَايْمُ اللّٰهِ مَا مِنْ ثَلٰثِيْنَ وَمِائَةٍ اِلَّا قَدْ حَزَّ لَهٗ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ ، وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاهَا لَهٗ ، ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا اَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا ، وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِيرِ اَوْ كَمَا قَالَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٥٣٨٢]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سو تیس آدمی نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا اس کے لگ بھگ آٹا تھا۔وہ آٹا گوندھا گیا۔پھر پراگندہ بالوں والا لمبے قد کا ایک مشرک آدمی بکریاں ہانکتا ہوا پہنچ گیا۔نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا بکری بیچو گے یا عطیہ یا شاید فرمایا کہ ہبہ کے طور پر دو گے؟اس نے کہا نہیں بلکہ بیچوں گا۔آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔وہ بکری ذبح کی گئی۔رسول اللہ ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم دیا۔اللہ کی قسم

ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک کو آپ نے کلیجی میں سے ٹکڑا عطا فرمایا۔جو حاضر تھے انہیں دے دیا اور جو غیر حاضر تھے ان کے لیے رکھ دیا گیا۔پھر باقی گوشت دو برتنوں میں ڈال دیا۔ہم سب نے کھایا اور سیر ہو گئے۔اور دونوں برتنوں میں کھانا بچ گیا۔میں نے اسے اونٹ پر لاد لیا۔

اَلْبَرَكَةُ فِي اللَّبَنِ

دودھ میں برکت

(281)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ ، اَللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوعِ ، وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ ، فَمَرَّ اَبُو بَكْرٍ فَسَئَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ، مَا سَئَلْتُهٗ اِلَّا لِيُشْبِعَنِي ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ ، فَسَاَلْتُهٗ عَنْ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ، مَاسَاَلْتُهٗ اِلَّا لِيُشْبِعَنِي ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِي اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِي ، وَعَرَفَ مَافِي نَفْسِي ، وَمَا فِي وَجْهِي ، ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ الْحَقْ ، وَمَضٰى ، وَاتَّبَعْتُهٗ ، فَدَخَلَ فَاسْتَاذَنَ فَاَذِنَ لِي ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ ، فَقَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ ؟ قَالُوا هَدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةٌ ، قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ ، فَادْعُهُمْ لِي ، قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَايَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلٰى اَحَدٍ، اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ ، وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا ، وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيهَا ، فَسَاءَنِي ذٰلِكَ ، فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِي اَهْلِ الصُّفَّةِ ، كُنْتُ اَحَقَّ اَنْ اُصِيبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى بِهَا، فَاِذَا جَاءُوا اَمَرَنِي ، فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِيهِمْ وَمَا عَسٰى اَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهٖ بُدٌّ ، فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ ، فَاَقْبَلُوا فَاسْتَاْذَنُوا فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ ، قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ خُذْ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ ، فَجَعَلْتُ اُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى ، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ ، فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى يَدِهٖ

فَنظَرَ اِلَیَّ فَتبَسَّمَ ، فَقَالَ یَا اَبَا هِرٍّ ، قُلتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ بَقِیتُ اَنَا وَاَنتَ ، قُلتُ صَدَقتَ یَارَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ اقْعُد فَاشْرَبْ فَقَعَدتُ فَشَرِبتُ فَقَالَ اشْرَبْ ، فَشَرِبتُ فَمَا زَالَ یَقُولُ اشْرَبْ حَتّٰی قُلتُ لَا وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا ، قَالَ فَاَرِنِی فَاَعْطَیتُهُ القَدَحَ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰی وَشَرِبَ الفَضْلَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٦٤٥٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ اللہ وہی ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل زمین پر لیٹا رہتا تھا اور کبھی بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں صحابہ کے راستے میں بیٹھ گیا جہاں سے وہ نکل رہے تھے۔ جب ابو بکر ﷛ گزرے تو میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے یہ سوال اس لیے کیا تھا کہ وہ مجھے رجائیں۔ وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے عمر ﷛ گزرے، میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے ان سے سوال اس لیے کیا تھا تا کہ وہ مجھے رجائیں۔ وہ بھی گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے ابو القاسم ﷺ گزرے۔ آپ مجھے دیکھتے ہی مسکرانے لگے اور سمجھ لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا۔ پھر فرمایا: اے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: میرے پیچھے پہنچ۔ آپ آگے گزر گئے اور میں آپ کے پیچھے ہو لیا۔ آپ کا شانہِ اقدس میں داخل ہوئے، اپنے لیے اجازت لی اور مجھے بھی اجازت دی۔ آپ ﷺ داخل ہوئے تو ایک کاسے میں دودھ پایا۔ فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے عرض کیا یہ فلاں نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: اہل صفہ کے پاس پہنچ اور انہیں میرے پاس بلا۔ اہلِ صفہ اسلام کے مہمان تھے، وہ اپنے گھر والوں، مال دولت اور کسی بھی دوسرے شخص پر بوجھ نہیں تھے۔ جب آپ ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو آپ اسے انکے پاس بھیج دیتے تھے اور اس میں سے خود کچھ نہیں کھاتے تھے۔ اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے اور انہیں بھی اس میں شریک کرتے تھے۔ مجھے اس دفعہ اہل صفہ کو بلانا ناگوار گزرا۔ میں نے سوچا یہ دودھ اہل صفہ کے سامنے کیا چیز ہے۔ میں زیادہ حق دار تھا کہ اس دودھ کو پی کے طاقت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آ گئے تو حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا، میں انہیں دودھ پکڑائے جا رہا تھا تو مجھے نہیں لگتا تھا کہ یہ دودھ بچ کر مجھ تک پہنچ سکے گا۔ اور اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ میں اصحابِ صفہ کے پاس گیا انہیں دعوت دی۔ وہ سب آ گئے اور اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اجازت دی اور وہ کاشانہِ اقدس میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ فرمایا:

اے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا: پکڑ اور انہیں دے۔ میں نے گلاس پکڑا۔ ایک آدمی کو گلاس دیتا، وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ گلاس مجھے واپس کر دیتا پھر میں دوسرے آدمی کو دیتا وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ گلاس مجھے واپس کر دیتا حتیٰ کہ میں نبی کریم ﷺ تک پہنچ گیا اور ساری جماعت سیر ہو گئی۔ آپ ﷺ نے گلاس پکڑا، اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے۔ فرمایا: اے ابو ہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: اب رہ گئے میں اور تم۔ میں نے عرض کیا درست فرمایا یا رسول اللہ۔ فرمایا: بیٹھ جا اور پیتا جا۔ میں بیٹھ گیا اور پینے لگا۔ فرمایا اور پی۔ میں نے اور بھی پیا۔ آپ ﷺ اور بھی پینے کا حکم دیتے رہے حتیٰ کہ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا، اب دودھ اندر نہیں جاتا۔ فرمایا: مجھے دے۔ میں نے آپ ﷺ کو گلاس دے دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ پی گئے۔

اَلْبَرَكَةُ فِی التَّمَرَاتِ

کھجوروں میں برکت

(282)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ اَتَیتُ النَّبِیَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ ، فَقُلتُ یَارَسُولَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِیهِنَّ بِالْبَرَكَةِ ، فَضَمَّهُنَّ ، ثُمَّ دَعَا لِی فِیهِنَّ بِالبَرَكَةِ ، قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِی مِزْوَدِكَ ، كُلَّمَا اَرَدتَ اَن تَاخُذَ مِنْهُ شَیئًا ، فَاَدْخِلُ فِیهِ یَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرهُ نَثْرًا ، فَقَد حَمَلتُ مِن ذٰلِكَ التَّمرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ ، فَكُنَّا نَاكُلُ مِنْهُ وَنُطعِمُ ، وَكَانَ لَا یُفَارِقُ حَقْوِی حَتّٰی كَانَ یَومَ قُتِلَ عُثْمَانُ ، فَاِنَّهُ انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٣٨٣٩]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُ حَسَنٌ ، اَیْ اِرْتَفَعَتِ الْبَرَكَةُ لِقَتْلِ سَیِّدِنَا عُثْمَانَ ﷛

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس کھجوریں لایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے جسم مبارک کے ساتھ لگایا پھر میرے لیے ان میں برکت کی دعا فرمائی۔ فرمایا: انہیں پکڑ لو اور اپنے تھیلے میں ڈال لو۔ جب ان میں سے کھجوریں لینا چاہو تو اس میں ہاتھ ڈال کے کھجوریں لے لینا اور بالکل خالی نہ کر دینا۔ میں ایک عرصہ دراز تک جہاد کے دوران اس میں سے کھجوریں کھاتا رہا۔ ہم خود بھی کھاتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔ وہ ہمیشہ میری کمر سے ہی بندھا رہتا تھا حتیٰ کہ عثمان ﷛ کی شہادت کے دن وہ سلسلہ منقطع ہو گیا (یعنی سیدنا عثمان غنی ﷛ کے قتل کی وجہ سے برکت اٹھ گئی)۔

(283)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي اِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ ، فَانْطَلِقْ مَعِيَ لِكَيْ لَا يَفْحُشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ ، فَمَشٰى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ، ثُمَّ اٰخَرَ ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ انْزَعُوهُ ، فَاَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا اَعْطَاهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۵۸۰]۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ اُن کے والد کی وفات ہوگئی اوران کے ذمہ کچھ قرض تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اورعرض کیا میرے والد اپنے ذمے کچھ قرض چھوڑ گئے ہیں۔ میرے پاس ان کی کھجوروں کی فصل کے سواء کچھ نہیں ہے۔ان کی کئی سال کی آمدنی سے بھی یہ قرض نہیں اتر سکتا۔ آپ میرے ساتھ چلیں تا کہ قرض خواہ میرے ساتھ بدزبانی نہ کرے۔ آپ ﷺ نے کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے اردگرد چکر لگایا اور دعا فرمائی۔ پھر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے۔فرمایا: اسے تولو۔ آپ ﷺ نے ان سب کو ان کا حق دے دیا اور پیچھے جتنا تھا اتنا ہی بچ گیا۔

اَلْبَرَكَةُ فِي السَّمْنِ

گھی میں برکت

(284)۔عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْاَلُونَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِي تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا ، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا ؟ قَالَتْ نَعَمْ ، قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۵۹۴۵]۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ام مالک نبی کریم ﷺ کوایک چھوٹے ڈبے میں گھی کا ہدیہ پیش کرتی تھی۔اس کے بچے اس کے پاس آتے اوراس سے سالن مانگتے۔ان کے گھر میں کوئی چیز نہ ہوتی تو وہ اس ڈبے پراعتماد کرتی تھی جس میں نبی کریم ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجتی۔وہ اس میں گھی کوموجود پاتی۔وہ ان کے گھر سالن بنا رہا حتیٰ کہ اس نے اسے نچوڑ دیا۔وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔فرمایا:تم نے اسے نچوڑ دیا ہے؟عرض کیا جی ہاں۔فرمایا اگر تم اسے چھوڑ دیتی تو ہمیشہ قائم رہتا۔

شِفَاءُ الْاَمْرَاضِ

مریضوں کو شفا

(285)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ ، قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُو اَنْ يُعْطَاهَا، فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ؟ فَقَالُوا يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ فَاَرْسِلُوا اِلَيْهِ ، فَاَتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَدَعَا لَهُ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمَرَّ الْحَدِيثُ [بخاری حدیث رقم: ۳۷۰۱]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کل ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح عطا فرمائے گا۔لوگوں نے رات اس اضطراب میں گزاری کہ جھنڈا کسے عطا ہوگا۔لوگ صبح کو اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے ہر ایک کو یہ امید تھی کہ جھنڈا مجھے عطا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہے؟لوگوں نے بتایا یارسول اللہ ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔فرمایا: اسے بلواؤ اور میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ آ گئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اوران کے لیے دعا فرمائی۔وہ ٹھیک ہوگئے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دے دیا۔مکمل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(286)۔وَعَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيهِ ؓ قَالَ اُصِيبَتْ عَيْنُ اَبِي قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الظُّفَرِي يَوْمَ اُحُدٍ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ فِي يَدِهِ ، فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اَبَا قَتَادَةَ ؟ قَالَ هٰذَا مَا تَرٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ اِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ ، وَاِنْ شِئْتَ رَدَدْتُهَا وَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَكَ فَلَمْ تَفْقِدْ مِنْهَا شَيْئًا ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَجَزَاءٌ جَزِيلٌ وَعَطَاءٌ جَلِيلٌ وَلٰكِنِّي رَجُلٌ مُبْتَلًى بِحُبِّ النِّسَاءِ اَنْ يَقُلْنَ اَعْوَرُ ، فَلَا يُرِدْنَنِي وَلٰكِنْ تَرُدُّهَا لِي وَتَسْاَلُ اللّٰهَ لِيَ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ اَفْعَلُ يَا اَبَا قَتَادَةَ ، ثُمَّ اَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فَاَعَادَهَا اِلٰى مَوْضِعِهَا فَكَانَتْ اَحْسَنَ عَيْنَيْهِ اِلٰى اَنْ مَاتَ وَدَعَا اللّٰهَ لَهُ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ فَدَخَلَ ابْنُهُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَنْ اَنْتَ يَا فَتًى ؟ فَقَالَ

اَنَا ابْنُ الَّذِي سَالَتْ عَلَى الْخَدِّ عَيْنُهُ   فَرُدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفٰى اَحْسَنَ الرَّدِّ

فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ لِاَحْسَنِ حَالِهَا   فَيَا حُسْنَ مَا عَيْنٍ وَيَا طِيْبَ مَا يَدٍ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا وَرَوَى الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِي مِثْلَهُ وَمَرَّ حَدِيْثُ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ ؓ

[مستدرك حاكم حديث رقم:٥٣٥٩ ، دلائل النبوة للبيهقي ٢٥١/٣، ٢٥٢، ٢٥٣، الوفا ٣٣٣/١]۔

ترجمہ: حضرت ہیثم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگِ احد میں حضرت ابوقتادہ بن نعمان ظفری کی آنکھ نکل گئی۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوگئے۔ آنکھ ان کے ہاتھ پر تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوقتادہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ وہی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا: اگر چاہو تو صبر کرو اور تمہیں جنت ملے اور اگر چاہو تو میں اسے واپس رکھ دوں اور اللہ سے دعا کروں اور اس میں سے تیرا کچھ بھی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ بے شک جنت ایک عظیم اجر ہے اور زبردست عطا ہے لیکن میں ایسا آدمی ہوں کہ اپنی بیویوں کی طرف سے کانے پن کا طعنہ سننے کا خدشہ محسوس کر رہا ہوں وہ میری طرف التفات ہی نہیں کریں گی۔ آپ میری آنکھ بھی مجھے لوٹا دیں اور اللہ سے میرے لیے جنت بھی مانگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوقتادہ میں ابھی کرتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ مبارک سے پکڑا اور اسے اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ وہ ان کی دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہو گئی۔ حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے جنت کی بھی دعا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ کا بیٹا جب عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا تو اس نے پوچھا اے نوجوان تم کون ہو؟ اس نے یہ رباعی سنائی۔

میں اس کا بیٹا ہوں جس کے رخسار پر اس کی آنکھ بہہ نکلی۔ وہ مصطفیٰ ﷺ کے ہاتھ سے واپس رکھی گئی اور کیا ہی خوب واپسی تھی۔ وہ آنکھ دوبارہ درست ہوگئی جیسا کہ وہ اعلیٰ ترین حالت میں ہوا کرتی تھی۔ کیا ہی حسین آنکھ تھی اور کیا ہی کامل ہاتھ تھا۔ اس سے پہلے حضرت عثمان بن حنیف ؓ والی حدیث گزر چکی ہے۔

(287)۔ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٤٢٠٦، ابو داؤد حديث رقم:٣٨٩٤]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں کہ میں نے ابومسلم کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا۔ میں نے پوچھا اے ابومسلم یہ نشان کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ اس زخم کا نشان ہے جو مجھے خیبر کے دن لگا تھا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ

ابومسلم شہید ہوگیا میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ نے اس پر تین بار لعابِ دہن مبارک پھینکا۔ آج تک مجھے کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

(288)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتَيْكٍ ؓ قَالَ اِنِّي قَتَلْتُ اَبَا رَافِعٍ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَاَنَا اُرٰى اَنِّي انْتَهَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي، فَعَصَّبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ، فَبَسَطْتُ رِجْلِي، فَمَسَحَهَا، فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٤٠٣٩]۔

وَهٰذِهٖ قِطْعَةٌ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ وَ مَرَّ حَدِيْثُ الْغَارِ فِيْمَا قَالَ مَالَكَ يَا اَبَابَكْرٍ قَالَ لُدِغْتُ الخ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عتیک ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابورافع کو قتل کیا۔ میں ایک ایک کر کے دروازے کھولتا گیا۔ حتیٰ کہ میں پہلی منزل پر اتر گیا۔ میں نے سمجھا میں زمین پر پہنچ گیا ہوں اور میں نے اپنا پاؤں رکھ دیا۔ میں چاندنی رات میں زمین پر گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اپنا پاؤں اپنی پگڑی سے باندھا اور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر ساری بات سنائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ٹانگ آگے کر۔ میں نے اپنی ٹانگ آگے کر دی۔ آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ مبارک پھیرا۔ ایسے لگا جیسے مجھے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے۔ اس سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو سانپ کے ڈسنے والی حدیث گزر چکی ہے۔

(289)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِي بِهٖ جُنُوْنٌ وَاِنَّهُ لَيَاْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا، فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَهُ وَدَعَا، فَثَعَّ ثَعَّةً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهٖ مِثْلُ الْجَرْوِ الْاَسْوَدِ يَسْعٰى رَوَاهُ الدَّارِمِي [دارمی حديث رقم:١٩]۔ وَ مَرَّ حَدِيْثُ دَفْعِ نِسْيَانِ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا بیٹا لے کر آئی۔ کہنے لگی یارسول اللہ ﷺ میرے بیٹے کو جنون کی بیماری ہے اور اسے صبح شام اس کا دورہ پڑتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا دی۔ اس نے الٹی کر دی اور اس کے پیٹ میں سے کالے رنگ کے پلے جیسی کوئی چیز دوڑتی ہوئی نکلی۔

اور حضرت ابو ہریرہ ﷜ کے حافظے والی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(290)۔وَعَنْ فَهْدِ بْنِ عَطِيَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِصَبِيٍّ قَدْ شَبَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ قَطُّ ، فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَ ، رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبيهقى [دلائل النبوة للبيهقى ٦/ ٦٠،٦١ ، الشفاء ١/ ٢١١]۔

ترجمہ: حضرت فہد بن عطیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جو جوان ہونے کو تھا مگر ابھی تک بولا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا رسول اللہ۔

قِصَّةُ السُّرَاقَةِ

سراقہ کا قصہ

(291)۔عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ ﷜ عَنْ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ ﷜ فِي قِصَّةِ الْهِجْرَةِ ، قَالَ فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا ، فَلَمْ يُدْرِكْنَا اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلَّا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ ، فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا ، فَقَالَ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنَّا وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ قَيْدُ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا وَبَكَيْتُ ، قَالَ لِمَ تَبْكِي؟ قُلْتُ اَمَّا وَاللّٰهِ مَا عَلٰى نَفْسِي اَبْكِي وَلٰكِنْ اَبْكِي عَلَيْكَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ ، فَسَاخَتْ قَوَائِمُ فَرَسِهِ اِلٰى بَطْنِهَا فِي اَرْضٍ صَلْدٍ فَوَثَبَ عَنْهَا وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ، قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُنْجِيَنِي مِمَّا اَنَا فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَرَائِي مِنَ الطَّلَبِ ، وَهٰذِهٖ كِنَانَتِي فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا ، فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ بِاِبِلِي وَغَنَمِي فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَاحَاجَةَ لِي فِيهَا وَدَعَا لَهُ فَانْطَلَقَ وَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ رَوَاهُ اِبْنُ الْجَوزِي فِي الْوَفَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِي عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ [بخارى حديث رقم: ٣٩٠٦ ، الوفا ١/ ٢٤٠]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷜ نے حضرت ابو بکر صدیق ﷜ سے ہجرت کا قصہ روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم چل رہے تھے اور لوگ ہمیں تلاش کر رہے تھے۔ ہمیں ان میں سے کوئی بھی شخص تلاش نہ کر سکا سوائے سراقہ بن جعشم کے جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ہمارا متلاشی ہم تک آ پہنچا۔ فرمایا: مت ڈر بے شک اللہ

ہمارے ساتھ ہے۔ حتیٰ کہ وہ ہمارے قریب آ گیا۔ اب ہمارے اور اسکے درمیان ایک یا دو یا تین نیزے کا فاصلہ رہ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ متلاشی ہم تک پہنچ چکا ہے اور میں رونے لگا۔ فرمایا: کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں اپنی جان کے لیے نہیں روتا بلکہ آپ کی وجہ سے روتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا فرمائی۔ اے اللہ تو جیسے چاہے اس کے مقابلے پر ہماری مدد فرما۔ فوراً اسکے گھوڑے کی ٹانگیں سخت زمین میں پیٹ تک دھنس گئیں اور وہ کود کر نیچے آ گیا۔ کہنے لگا اے محمد میں سمجھ گیا ہوں یہ تیرا عمل ہے۔ اللہ سے دعا کر مجھے اس مصیبت سے نجات دے۔ اللہ کی قسم میں اپنے پیچھے والے سارے متلاشیوں کو بھٹکا دوں گا۔ یہ مرا ترکش ہے۔ اس میں سے تیر لے لو۔ تم راستے میں فلاں جگہ پر میرے اونٹوں اور بکریوں کے پاس سے گزرو گے ان میں سے جتنے چاہو لے لینا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں، آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ وہ چلا گیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا۔

شَاةُ اُمِّ مَعْبَدٍ

اُمّ معبد کی بکری

(292)۔عَنْ اَبِي مَعْبَدِ الْخُزَاعِي ﷜ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا هَاجَرَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعَامِرُ بْنُ فُهَيرَةَ وَدَلِيلُهُم عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُرَيْقَط فَمَرُّوا بِخَيمَتَي اُمِّ مَعْبَدِ الْخُزَاعِيَةِ وَكَانَتِ امْرَاَةً جَلْدَةً بَرْزَةً تَحْتَبِي وَتَقْعُدُ بِفَنَاءِ الْخَيمَةِ ، ثُمَّ تَسقِي وَتُطعِمُ ، فَسَاَلُوهَا تَمرًا وَلَحمًا يَشْتَرُونَهُ ، فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ، فَاِذَا الْقَوْمُ مُرْمِلُونَ مُسْنِتُونَ ، فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْكَانَ عِنْدَنَا شَيْءٌ مَا اَعوَزَكُمُ الْقِرٰى ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيمَةِ ، فَقَالَ مَاهٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ ؟ فَقَالَتْ هٰذِهٖ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ ، قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ ، قَالَ اَتَاذَنِينَ لِي اَنْ اَحْلِبَهَا ؟ قَالَتْ نَعَمْ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اِنْ كَانَ رَاَيتَ بِهَا حَلَبًا ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشَّاةَ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا ، وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهَا فِي شَاتِهَا ، قَالَتْ فَتَفَاجَتْ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ ، فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الثُّمَال ، فَسَقَاهَا ، فَشَرِبَتْ حَتّٰى رَوِيَتْ ، وَسَقٰى اَصْحَابَهُ حَتّٰى رَوَوا ، وَشَرِبَ ﷺ اٰخِرَهُم ، وَشَرِبُوا جَمِيعًا عَلَلًا بَعدَ نَهَلٍ ، حَتّٰى اَرَاضُوا ، ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيَةً عَودًا عَلٰى بَدءٍ فَغَادَرَهُ عِنْدَهَا

، ثُمَّ ارْتَحَلُوا عَنهَا ، فَقَلَّ مَا لَبِثَ اَن جَآءَ زَوجُهَا اَبُو مَعبَدٍ يَسُوقُ اَعنُزًا حُيَّلًا عِجَافًا يَتَسَاوَكنَ هُزْلًا مُخُّهُنَّ قَلِيلٌ لَا نِقْيَ بِهِنَّ ، فَلَمَّا رَاى اللَّبَنَ عَجِبَ وَ قَالَ مِن اَينَ لَكُم هٰذَا وَالشَّاةُ عَازِبَةٌ وَلَا حَلُوبَةَ فِي البَيتِ ؟ قَالَت لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنَّهُ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ كَانَ مِن حَدِيثِهِ كَيتَ وَكَيتَ ، قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرَاهُ صَاحِبَ قُرَيشٍ الَّذِي تَطلُبُ ، صِفِيهِ لِي يَا اُمَّ مَعبَدٍ ، قَالَت رَأَيتُ رَجُلًا ظَاهِرًا لْوَضَاءَةِ ، مُتَبَلِّجَ الْوَجْهِ ، حَسَنَ الْخَلْقِ ، لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ وَلَمْ تُزْرِ بِهِ صُعْلَةٌ قَسِيمٌ وَسِيمٌ فِي عَيْنَيهِ دَعَجٌ ، وَفِي اَشْفَارِهِ وَطَفٌ وَفِي صَوتِهِ صَحَلٌ أَحْوَرُ أَكْحَلُ اَزَجُّ اَقْرَنُ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ فِي عُنُقِهِ سَطَعٌ وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَافَةٌ اِذَا صَمَتَ فَعَلَيهِ الْوَقَارُ وَاِذَا تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ ، كَاَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتٌ نُظِمْنَ يَتَحَدَّرْنَ ، حُلْوُا لْمَنْطِقِ فَصْلٌ ، لَا نَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ ، اَجْهَرُ النَّاسِ وَاَجْمَلُهُ مِنْ بَعِيدٍ وَاَحْلَاهُ وَاَحْسَنُهُ مِنْ قَرِيبٍ رُبْعَةٌ لَا تَشْنَأُهُ عَيْنٌ مِنْ طُولٍ وَلَا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ أَبْهَى الثَّلَاثَةِ مَنْظَراً وَاَحْسَنُهُمْ قَدْراً ، لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَ بِهِ ، اِذَا قَالَ اسْتَمِعُوا لِقَوْلِهِ وَاِذَا اَمَرَ تَبَادَرُوا لِاَمْرِهِ ، مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ لَا عَابِسٌ وَلَا مُفْنِدٌ ، قَالَ هٰذَا وَاللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِي ذُكِرَ لَهُ مِنْ اَمْرِهِ مَا ذُكِرَ وَلَو كُنْتُ وَافَيْتُهُ لَالْتَمَسْتُ اَنْ اَصْحَبَهُ وَلَاَفْعَلَنَّ اِنْ وَجَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيلًا

وَأَصْبَحَ صَوتٌ بِمَكَّةَ عَالِياً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ يَسْمَعُونَهُ وَلَا يَرَونَ مَنْ يَقُولُهُ وَهُوَ يَقُولُ:

جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ ... رَفِيقَيْنِ حَلَّا خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدِ
هُمَا نَزَلَا بِالْبِرِّ وَ ارْتَحَلَا بِهِ ... فَاَفْلَحَ مَنْ اَمْسٰى رَفِيقَ مُحَمَّدِ
فَيَالَ قُصَيٍّ مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمُ ... بِهِ مِنْ فِعَالٍ لَا تُجَازٰى وَسُؤْدَدِ
سَلُوا اُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَاِنَائِهَا ... فَاِنَّكُمْ اِنْ تَسْاَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ
دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ ... لَهُ بِصَرِيحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدِ
فَغَادَرَهُ رَهْناً لَدَيْهَا لِحَالِبٍ ... بِدِرَّتِهَا فِي مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدِ

فَاَصْبَحَ الْقَوْمُ قَدْ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ وَأَخَذُوا عَلٰى خَيْمَتَي اُمِّ مَعْبَدٍ فَاَجَابَهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ

لَقَدْ خَابَ قَومٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ ... وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِي اِلَيْهِ وَ يَغْتَدِي
تَرَحَّلَ عَنْ قَومٍ فَزَالَتْ عُقُولُهُمْ ... وَحَلَّ عَلٰى قَومٍ بِنُورٍ مُجَدَّدِ
وَهَل يَسْتَوِي ضُلَّالُ قَومٍ تَسَفَّهُوا ... عَمًى وَهُدَاةٌ يَهْتَدُونَ بِمُهْتَدِي
نَبِيٌّ يَرٰى مَا لَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهُ ... وَيَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَشْهَدِ
وَاِنْ قَالَ فِي يَومٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ ... فَتَصْدِيقُهَا فِي ضَحْوَةِ الْيَومِ اَوْ غَدِ
لِيَهْنِ اَبَا بَكْرٍ سَعَادَةُ جَدِّهِ ... بِصُحْبَتِهِ مَنْ يُسْعِدِ اللّٰهُ يَسْعَدِ
وَيَهْنِ بَنِي كَعْبٍ مَكَانُ فَتَاتِهِمْ ... وَمَقْعَدُهَا لِلْمُسْلِمِينَ بِمَرْصَدِ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِي فِي الْوَفَا وَالْحَاكِم فِي الْمُسْتَدرَكِ وَقَالَ الحَاكِم هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَقَالَ الذَّهَبِي صَحِيحٌ [الوفا ١/٢٤٢۔٢٤٥ ، مستدرک حاکم:٤٣٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابومعبد خزاعی ﷛ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اور آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر، عامر بن فہیرہ اور ان کا دلیلِ راہ عبداللہ بن اریقط تھے۔ یہ سب اُمّ معبد خزاعیہ کے دوخیموں کے پاس سے گزرے۔ وہ ایک طاقتور اور قدآور عورت تھی۔ کمر اور ٹانگوں کے گرد کپڑا لپیٹ کر خیمے کے پاس صحن میں بیٹھی رہتی تھی اور آنے جانے والوں کو پانی پلاتی اور کھانا کھلاتی تھی۔ انہوں نے اس سے کھجوریں اور دودھ خریدنے کے لیے پوچھا۔ ان میں سے انہیں کوئی چیز بھی اسکے پاس نہ ملی۔ اس سال لوگوں کو مسکینی اور قحط کا سامنا تھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی چیز ہوتی تو ہم مہمان نوازی میں کمی نہ کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے خیمے کے ایک کونے میں کھڑی بکری کو دیکھا۔ فرمایا: اے ام معبد یہ بکری کیسی ہے؟ اس نے کہا یہ بکری ہے جو کمزوری کی وجہ سے ریوڑ سے بچھڑ گئی ہے۔ فرمایا: کیا اس میں دودھ ہے؟ اس نے کہا یہ دودھ دینے سے قاصر ہے۔ فرمایا: کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ نکالوں؟ اس نے کہا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگر اس میں دودھ نظر آتا ہے تو نکال لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کو بلایا۔ اس کی کھری کو ملا۔ بسم اللہ پڑھی اور دعا فرمائی: اے اللہ اس کی بکری میں برکت دے۔ ام معبد کہتی ہیں کہ بکری نے ٹانگیں کھلی کر دیں، دودھ اتار دیا اور جگالی کرنے لگی۔ آپ ﷺ نے اتنا بڑا برتن منگوایا جو آٹھ دس آدمیوں کے لیے کافی ہو جائے۔ اس میں زور سے دودھ نکالا حتیٰ کہ جھاگ چڑھ آئی۔ آپ نے اس عورت کو دودھ پلایا۔ اس نے اتنا پیا کہ سیر ہو گئی۔ اور آپ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔ سب سے آخر

میں آپ ﷺ نے خودنوش فرمایا۔ سب نے رجنے کے بعد دوبارہ پیا۔ حتیٰ کہ کوئی کسر باقی نہ رہی۔ پھر آپ نے اس برتن میں دوبارہ نئے سرے سے ابتدا کرتے ہوئے دودھ دوہا۔ اور اسے اس عورت کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر اس کے ہاں سے رخصت ہوئے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ اس عورت کا شوہر ابومعبد لڑکھڑاتی ہوئی لاغر بکریاں لے کر آ گیا۔ جو دبلے پن کی وجہ سے بالکل آہستہ آہستہ چلتی تھیں۔ ان میں گودا قلیل تھا گویا ان میں رس کھس تھی ہی نہیں۔ جب اس نے دودھ دیکھا تو حیران ہوا۔ کہنے لگا یہ دودھ تمہیں کہاں سے ملا؟ جبکہ بکری نہایت کمزور تھی اور گھر میں دودھ تھا ہی نہیں۔ وہ کہنے لگی واقعی نہیں تھا۔ مگر اللہ کی قسم ہمارے پاس سے ایک برکت والا آدمی گزرا۔ ایسے لگتا تھا کہ اس کی گفتگو سے پھول برستے ہوں۔ آدمی نے کہا بخدا مجھے تو لگتا ہے یہ وہی قریش کا آدمی ہے جسے وہ آج کل تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اے ام معبد اس کی مزید نشانیاں بیان کر۔ اس نے کہا: میں نے ایک مرد دیکھا جس کا نور چھلک رہا تھا، چہرہ کشادہ تھا، وہ حسن و جمال کا پیکر تھا، پیٹ بڑھنے کے عیب سے بری تھا۔ اسکے سر اور گردن میں چھوٹے پن کی کوئی خرابی نہ تھی۔ خوبصورت بدن، حسین چہرہ، آنکھیں کالی اور بڑی، پلکیں گھنی اور خوبصورت، اسکی آواز میں گرج تھی۔ آنکھیں سیاہ سُرمئی تھیں۔ پتلی اور لمبی جڑی ہوئی بھویں، شدید کالے بال، اسکی گردن میں اٹھان، اسکی داڑھی گھنی، جب چپ ہوتا تو چہرے پر وقار ہوتا، جب بولتا تھا تو چھا جاتا تھا اور فصاحت کے دریا بہا دیتا تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے اسکی باتیں موتی ہیں جو منظم ہوکر گر رہے ہوں۔ میٹھی میٹھی گفتگو تھی، جدا جدا الفاظ تھے۔ نہ گڈمڈ نہ بے مقصد، سب لوگوں سے بلند، دور سے دیکھو تو سب سے جمیل، قریب سے دیکھو تو سب سے زیادہ پر حلاوت اور حسین، درمیانہ قد، نہ تو دیکھنے والے کی آنکھ اس میں لمبے قد کا عیب نکال سکتی ہے اور نہ ہی چھوٹے قد کی خرابی دیکھ سکتی ہے۔ دو ٹہنیوں کے درمیان ایک ٹہنی تھا، وہ دیکھنے میں تینوں میں بلند تر نظر آتا تھا۔ ان سے زیادہ حسین قد و قامت کا مالک تھا۔ اسکے ساتھی تھے جو اسکے ارد گرد حلقہ بنائے رہتے تھے۔ جب وہ بولتا تو اسکی بات غور سے سنتے تھے۔ جب وہ کوئی حکم کرتا تو اسکے حکم کی تعمیل میں سب بھاگ پڑتے تھے۔ مخدوم تھا، مطاع تھا، نہ موڈ خراب رکھتا تھا نہ دل میں ملال رکھتا تھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم یہ وہی قریش کا آدمی ہے جسکے چرچے ہو چکے ہیں۔ اگر میری اس سے ملاقات ہو جاتی تو میں اسکا ساتھ دینے کی پوری کوشش کرتا۔ اب بھی جہاں تک میرا بس چلا میں اسی طرح کروں گا۔

صبح صبح مکہ میں زمین اور آسمان کے درمیان آواز بلند ہوئی۔ سب سن رہے تھے مگر آواز لگانے والا نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔

اللہ جو لوگوں کا رب ہے، سب سے اچھی جزا عطا فرمائے ان دو یاروں کو جو ام معبد کے دو خیموں میں گئے۔ وہ دونوں نیکی کے ساتھ گئے اور نیکی ہی کے ساتھ رخصت ہوئے فلاح پا گیا وہ شخص جس کی محمد ﷺ کی دوستی میں شام ہوئی۔ اے آل قصی! اللہ نے تم لوگوں سے وہ عطا واپس نہیں لی تھی جس کا نہ کوئی بدل ہے اور نہ کوئی ہمسر۔ اپنی بہن سے پوچھو اس کی بکری کے بارے میں اور اسکے برتن کے بارے میں۔ بلکہ اگر تم بکری سے بھی پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی۔ اس نے حاملہ بکری کو بلایا تو اس نے اس کے لیے دودھ کی ندیاں بہا دیں اور بکری کے تھن مکھن سے لبریز تھے۔ پھر اس کو اسکے پاس ہی چھوڑ دیا، بکری کے تھنوں میں جو دودھ کا مصدر تھے اور برتنوں میں جو دودھ کا مورد تھے۔ قوم صبح کو اٹھی اور وہ اپنے نبی کو کھو چکے تھے۔ وہ ام معبد کے خیموں کی طرف دوڑے۔ حضرت حسان بن ثابت ؓ نے اس آواز کا جواب یوں لکھا ہے۔

یقیناً وہ قوم خسارے میں رہی جس نے اپنا نبی کھو دیا۔ اور وہ لوگ مقدس ہیں جن کے ہاں اس نے راتیں اور دن بسر کیے۔ وہ قوم کے ہاں سے رخصت ہو گیا اور ان کی عقلیں زائل ہو گئیں۔ وہ ایک تازہ ترین نور کے ساتھ اگلی قوم کے ہاں جا پہنچا۔ کیا وہ لوگ جو قوم کے گمراہ ترین تھے اور جان بوجھ کر پاگل بنے ہوئے تھے ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہدایت پر تھے اور ایک ہادی سے ہدایت حاصل کرتے تھے؟ وہ نبی ہے جو اپنے اردگرد وہ کچھ دیکھتا ہے جسے لوگ نہیں دیکھ سکتے اور وہ ہر مجلس میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے۔ اگر اس نے کسی قوم کے سامنے کوئی غیب کی بات بیان کی ہے تو اس کی تصدیق صبح کو نہیں تو اگلے دن ضرور ہوئی ہے۔ ابوبکر ؓ کو اس کی صحبت میں رہنے کی سعادت قسمت مبارک ہو۔ سعادت مند وہی ہوتا ہے جسے اللہ سعادت بخشے۔ اور بنی کعب کو ان کی جوان عورت کی رہائش گاہ مبارک ہو اور اسکی بیٹھک مبارک ہو جو مسلمانوں کے لیے فوجی چھاؤنی ہے۔

اَلْاَسَدُ یُطِیْعُ

شیر حکم مانتا ہے

(293)۔ عَنِ ابنِ المُنكَدِرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ سَفِينَةَ مَولىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَخطَاَ الجَيشَ بِاَرضِ الرُّومِ اَو اُسِرَ ، فَانطَلَقَ هَارِبًا يَلتَمِسُ الجَيشَ ، فَاِذَا هُوَ بِالاَسَدِ ، فَقَالَ يَا اَبَا الحَارِثِ اَنَا مَولىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِن اَمرِي كَيتَ وَكَيتَ ، فَاَقبَلَ الاَسَدُ لَهُ بَصبَصَةٌ حَتّٰى قَامَ اِلىٰ جَنبِهِ ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوتًا اَهوىٰ اِلَيهِ ، ثُمَّ اَقبَلَ يَمشِي اِلىٰ جَنبِهِ ، فَلَم يَزَل كَذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَ الجَيشَ ، ثُمَّ رَجَعَ

الْاَسَدُ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَ الْبَغْوِى [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ٢٠٥٤٤، دلائل النبوة للبيهقى ٦/٤٥، شرح السنة حديث رقم: ٣٧٣٢، مستدرك حاكم حديث رقم:٤٢٨٨]- قَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهْبِىُّ

ترجمہ: حضرت ابنِ منکدر تابعی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ روم یا اُسر کے علاقے میں اپنے لشکر سے بچھڑ گئے۔ وہ لشکر کی تلاش میں بھاگتے ہوئے جا رہے تھے۔ انہیں اچانک ایک شیر ملا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوحارث! میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ میرے ساتھ اس اس طرح ہوا ہے۔ شیر دم ہلاتا ہوا ان کے سامنے آیا حتیٰ کہ ان کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ جب وہ کہیں سے آواز سنتا تو اس کی طرف بھاگ پڑتا تھا۔ پھر آ کر آپ کے ساتھ چلنے لگتا تھا۔ حتیٰ کہ لشکر تک پہنچ گیا۔ پھر شیر واپس آ گیا۔

شَهَادَةُ الجِنَّاتِ

جنات کی گواہی

(294)۔عَنْ مَعنِ بنِ عَبدِ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ ، قَالَ سَمِعتُ اَبِى ، قَالَ سَئَلْتُ مَسْرُوقًا مَن آذَنَ النَّبِىَّ ﷺ بِالجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمِعُوا الْقُرانَ ، فَقَالَ حَدَّثَنِى اَبُوكَ يَعنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ اَنَّهُ قَالَ ، آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:١٠١١، بخارى حديث رقم:٣٨٥٩]۔

ترجمہ: حضرت معن بن عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنات نے قرآن سنا تھا، یہ بات نبی کریم ﷺ کو کس نے بتائی تھی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے تیرے والد عبداللہ بن مسعود نے بتایا تھا کہ ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کو درخت نے بتایا تھا۔

اِحْيَآءُ الْاَمْوَاتِ

مردے زندہ کرنا

(295)۔عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَتىٰ رَجُلُ النَّبِىَّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ طَرَحَ بُنَيَّةً لَهُ فِى وَادِى كَذَا ، فَانْطَلَقَ مَعَهُ اِلَى الْوَادِى وَنَادَاهَا بِاِسْمِهَا يَا فُلَانَةُ ، اَجِيبِى بِاِذنِ اللّٰهِ ، فَخَرَجَتْ وَهِىَ تَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعدَيكَ ، فَقَالَ لَهَا اِنَّ اَبَوَيْكِ قَد اَسْلَمَا ، فَاِن اَحبَبتِ اَن اَرُدَّكِ عَلَيهِمَا ، قَالَت

لَاحَاجَةَ لِى فِيهِمَا وَجَدتُ اللّٰهَ خَيْرًا لِى مِنهُمَا رَوَاهُ عَيَاض فِى الشِّفَا[الشفاء ١/٢١١]۔

ترجمہ: حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر عرض کرنے لگا، میں نے اپنی چھوٹی سی بیٹی کو فلاں وادی میں پھینکا ہے۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ وادی میں تشریف لے گئے۔ اور اس کا نام لے کر اسے آواز دی اے فلانہ۔ اللہ کے اذن سے مجھے جواب دو۔ وہ نکل آئی اور کہہ رہی تھی لبیک وسعدیک۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ماں باپ مسلمان ہو چکے ہیں۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان کے پاس واپس لے آؤں۔ اس نے عرض کیا مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ میں نے اللہ کو ان دونوں سے زیادہ مہربان پایا ہے۔

(296)۔وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ شَابًّا مِنَ الْاَنصَارِ تُوُفِّىَ وَلَهُ اُمٌّ عَجُوزٌ عَميَاءُ ، فَسَجَّيْنَاهُ ، وَعَزَّيْنَاهَا ، فَقَالَتْ مَاتَ ابْنِى؟ قُلْنَا نَعَم ، قَالَتِ اللّٰهُمَّ اِن كُنتَ تَعلَمُ اَنِّى هَاجَرتُ اِلَيكَ وَاِلىٰ رَسُولِكَ رِجَآءَ اَن تُعِينَنِى عَلىٰ كُلِّ شِدَّةٍ فَلَا تَحمِلَنَّ عَلَىَّ هٰذِهِ الْمُصِيبَةَ ، فَمَا بَرِحْنَا اَنْ كَشَفَ الثَّوبَ عَن وَجْهِهِ فَطَعِمَ وَطَعِمنَا مَعَهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُ فِى دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [دلائل النبوة للبيهقى ٦/٥٠، ٥١، ٥٢، الشفاء ١/٢١١، الخصائص الكبرى ٢/١١٠]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کا ایک نوجوان فوت ہو گیا۔ اسکی بوڑھی نابینا ماں تھی۔ ہم نے میت کو ڈھانپ دیا اور بڑھیا سے تعزیت کی، اس نے کہا میرا بیٹا مر گیا: ہم نے کہا جی ہاں۔ اس نے کہا اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری خاطر اور تیرے رسول ﷺ کی خاطر ہجرت کی تھی کہ تو ہر مشکل میں میری مدد کرے گا تو پھر یہ مصیبت مجھ پر مت ڈال۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس نوجوان نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا اور اس نے اور ہم نے ملکر کھانا کھایا۔

اَلْاِخْبَارُ بِمَا يَأْتِى

آئندہ کی خبریں

(297)۔عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا هَلَكَ كِسرىٰ ، فَلَا كِسرىٰ بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَكَ قَيصَرُ ، فَلَا قَيصَرَ بَعدَهُ ، وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنفَقُنَّ كُنُوزُهُمَا فِى سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم:٣١٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد

کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے ان دونوں کے خزانے لٹادیے جائیں گے۔

(298)۔وَعَنْ سُفيَانَ بْنِ اَبِي زُهَيرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ :يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَومٌ بِاَهْلِيهِمْ يَسُبُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيرٌ لَّهُم لَو كَانُوا يَعلَمُونَ ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ قَومٌ بِاَهلِيهِم يَسُبُّونَ وَالْمَدِينَةُ خَيرٌ لَهُم لَو كَانُوا يَعلَمُونَ ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَومٌ بِاَهلِيهِم يَسُبُّونَ ، وَالْمَدِينَةُ خَيرٌ لَهُم لَو كَانُوا يَعلَمُونَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٣٦٤ ، بخاری حديث رقم:١٨٧٥]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن ابی زہیر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام فتح کرلیا جائے گا۔ پھر مدینہ سے ایک قوم اہل خانہ سمیت برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ پھر یمن فتح ہوگا اور ایک قوم برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔

(299)۔وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُم سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ ، وَهِيَ اَرضٌ يُسَمّٰى فِيهَا الْقِيرَاطُ ، فَاِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاَحْسِنُوا اِلىٰ اَهلِهَا ، فَاِنَّ لَهُم ذِمَّةً وَرَحِمًا اَو قَالَ ذِمَّةً وَصِهرًا ، فَاِذَا رَاَيتَ رَجُلَينِ يَختَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنهَا ، قَالَ فَرَاَيتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيعَةَ يَختَصِمَانِ فِي مَوضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٤٩٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ جلد ہی مصر کو فتح کرلوگے۔ وہ ایسی سرزمین ہے جہاں قیراط کے نام سے فصل ناپی جاتی ہے۔ جب تم اسے فتح کرلو تو وہاں کے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کے لیے امان اور رحم کا رشتہ ہے یا شاید فرمایا کہ ان کے لیے امان اور سسرال کا رشتہ ہے۔ پھر جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ کے بارے میں جھگڑتا دیکھو تو وہاں سے نکل جانا۔ حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا تو وہاں سے نکل گیا۔

(300)۔وَعَنْ عَوفِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ اَتَيتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ

اَدَمٍ ، فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ، مَوتِي ، ثُمَّ فَتْحُ بَيتِ الْمَقْدِسِ ، ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُم كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ ، حَتّىٰ يُعطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ ، فَيَظَلُّ سَاخِطًا ، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَايَبْقىٰ بَيتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَينَكُم وَبَينَ بَنِي الْاَصْفَرِ ، فَيَغْدِرُونَ فَيَاْتُونَكُم تَحتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٣١٧٦ ، ابو داؤد حديث رقم:٥٠٠٠ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٠٩٥]۔موتان:هو الموت الكثير الوقوع ، قعاص: هو داء الدواب يكسر العنق يقال هذه الآية ظهرت في طاعون عمواس في خلافة سيدنا عمر ، استفاضة المال: اى كثرته و ظهرت في خلافة سيدنا عثمان عند الفتوح ، و فتنة :المراد بها التي افتتحت بقتل سيدنا عثمان و استمرت الفتن بعده ، بني الاصفر: هم الروم ولا سمعنا وقوع القصة

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس غزوہ تبوک میں حاضر ہوا۔ آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے۔ فرمایا: قیامت سے پہلے پہلے چھ چیزیں گن لے۔ میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر زبردست موت جو تمہیں بکریوں کے مرض کی طرح پکڑ لے گی۔ پھر مال کا بہا دیا جانا حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض ہوکر گرے گا۔ پھر ایک ایسا فتنہ اٹھے گا کہ عرب کا کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جس میں وہ داخل نہ ہو۔ پھر تمہارے اور بنی اصفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہوگی۔ وہ بھاگ پڑیں گے اور اسی (۸۰) جھنڈوں کے نیچے تمہارے پاس آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

(301)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّىٰ تُقَاتِلُوا قَومًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ ، حُمْرَ الْوُجُوهِ ، ذُلْفَ الْاُنُوفِ ، كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ ، وَتَجِدُونَ مِن خَيرِ النَّاسِ اَشَدَّهُم كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُم فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُم فِي الْاِسْلَامِ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلىٰ اَحَدِكُم زَمَانٌ لَاَن يَّرَانِي اَحَبُّ اِلَيهِ مِن اَن يَكُونَ لَهُ مِثلُ اَهلِهِ وَمَالِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٣٥٨٧ ، ٣٥٨٨ ، ٣٥٨٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ کروگے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور حتیٰ کہ تم ترکوں سے لڑوگے جو چھوٹی آنکھوں والے، سرخ چہروں والے، پچکی ہوئی ناکوں والے ہوں گے۔ ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال جیسے ہوں

گے۔تم دیکھو گے کہ سب سے بہتر آدمی حکمرانی میں ملوث ہونے سے سب سے زیادہ نفرت کرے گا۔حتیٰ کہ ناچار اس میں پھنس جائے گا۔لوگ طرح طرح کے ہوتے ہیں ان میں جو لوگ جاہلیت میں آگے آگے تھے وہ اسلام میں بھی سبقت لے گئے ہیں .تم میں سے کسی نہ کسی پر ایسا وقت آئے گا کہ اسے اپنے اہل وعیال اور مال و دولت سے بڑھ کر مجھے دیکھنا زیادہ محبوب ہوگا۔

(302)۔وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ؓ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ ، ثُمَّ جَاءَهُ آخَرُ ، فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ الطَّرِيقِ ، فَقَالَ يَاعَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ ؟ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا ، قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَاتَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرٰى ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يَخْرُجُ مِلْاَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُولَنَّ لَهٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ ؟ فَيَقُولُ بَلٰى ، فَيَقُولُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَوَلَدًا وَاُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ بَلٰى ، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ ، اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ،قَالَ عَدِيٌّ فَرَاَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَاتَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى ، وَكُنْتُ فِيمَنْ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُوالْقَاسِمِ ﷺ يَخْرُجُ مِلْاَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ۳۵۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور بھوک کی شکایت کی۔پھر آپ کے پاس ایک اور آدمی آیا اور اس نے آپ سے ڈاکے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ کا مقام دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے نہیں دیکھا مگر اس کے بارے میں سن رکھا ہے۔فرمایا: اگر تمہاری زندگی رہی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک عورت حیرہ سے سوار ہو کر چلے گی حتیٰ کہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے سواء کسی کا خوف نہ ہوگا اور اگر تمہاری زندگی رہی تو کسریٰ کے خزانے ضرور

کھولے جائیں گے۔اور اگر تمہاری زندگی رہی تو دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کر لے مگر اسے اس سے قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا اور تم میں سے ایک شخص قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو اس کے لیے ترجمہ کرے۔تو فرمائے گا کہ کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھ تک پیغام پہنچائے؟ وہ کہے گا کیوں نہیں۔فرمائے گا کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہ دیے تھے اور تجھ پر فضل نہ کیا تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو جہنم کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا اور اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو جہنم کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا۔لوگو! آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر سہی۔جسے یہ بھی میسر نہ ہو میٹھے بول کے ذریعے ہی سہی۔عدی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ حیرہ سے سوار ہوئی حتیٰ کہ اس نے کعبہ کا طواف کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی سے نہ ڈری اور میں خود ان میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اور اگر تم لوگوں کی زندگی رہی تو تم لوگ ضرور دیکھو گے جو کچھ ابوالقاسم نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک آدمی مٹھی بھر کر نکلے گا۔

(303)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۷۲۸۹]۔بصریٰ مدينة الشام

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ حجاز کی زمین سے آگ نکلے گی جو بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔(بصریٰ شام کا ایک شہر ہے)

(304)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهٗ اِقْبَالُ اَبِي سُفْيٰنَ ، قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ، فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيدُ يَارَسُولَ اللّٰهِ ؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا ، وَلَوْاَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا ، قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدْرًا ، وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ ، فَاَخَذُوهُ ، فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسْاَلُونَهٗ عَنْ اَبِي سُفْيٰنَ وَاَصْحَابِهٖ ، فَيَقُولُ مَالِي عِلْمٌ بِاَبِي سُفْيٰنَ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ ، فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوهُ ، فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُوسُفْيٰنَ ، فَاِذَا تَرَكُوهُ فَسَاَلُوهُ ، فَقَالَ مَالِي بِاَبِي سُفْيٰنَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوجَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ

وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ ، فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَيْضًا ضَرَبُوْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ ، لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْنَهٗ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا ، قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٦٢١]۔

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے مشورہ لیا۔ ابوبکر نے بات کی اور آپ ﷺ نے نہ مانی۔ پھر عمر نے بات کی آپ ﷺ نے نہ مانی۔ پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہوگئے اور عرض کیا یارسول اللہ آپ ہمیں جنگ پر آمادہ فرمانا چاہتے ہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ اس سمندر میں چھلانگ لگاؤ تو ہم لگا دیں گے اور اگر ہمیں حکم دیں کہ ہم برک الغماد تک گھوڑے دوڑا دیں تو ہم ایسا بھی کر دیں گے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا۔ لوگ آئے اور وادیٔ بدر میں اترے۔ وہاں ان کے پاس قریش کے پانی پلانے والے بھی پہنچ گئے۔ ان میں بنی حجاج کا ایک سیاہ فام غلام تھا۔ صحابہ نے اسے پکڑ لیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھتے تھے۔ وہ کہتا تھا مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں لیکن یہاں ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں جب اس نے یہ بتایا تو صحابہ نے اسے پیٹنا شروع کر دیا۔ اس نے کہا اچھا میں تمہیں ابوسفیان کے بارے میں بتاتا ہوں۔ جب انہوں نے اسے چھوڑ کر ابوسفیان کے بارے میں بھی پوچھا تو اس نے کہا مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں لیکن یہاں لوگوں میں ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں، جب اس نے یہ کہا تو انہوں نے پھر اسے مارنا شروع کر دیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نماز میں کھڑے تھے۔ جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب یہ سچ بولتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جب یہ جھوٹ بولتا ہے تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور آپ زمین پر اس جگہ اور اس جگہ ہاتھ رکھتے تھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی کافر ادھر ادھر نہیں گرا۔

(305)۔ وَعَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا وَجَعْفَرَ وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ ، فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ، ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ، ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ

تَذْرِفَانِ ، حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ يَعْنِي خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ ، حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمَرَّ حَدِيْثُ فَتْحِ خَيْبَرَ وَمَرَّ حَدِيْثُ وَفَاةِ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا [بخاري حديث رقم:١٢٤٦، ٣٧٥٧]۔ هذه قصة غزوة موتة وهو موضع في ارض البلقاء من اطراف الشام ، استعمل عليهم زيد

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زید، جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی لوگوں میں ان کی شہادت کا اعلان فرما دیا۔ فرمایا کہ زید نے جھنڈا پکڑا اور شہید کر دیا گیا، پھر جعفر نے پکڑا اور شہید کر دیا گیا، پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور شہید کر دیا گیا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ حتیٰ کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرما دی۔ اس سے پہلے حدیث فتح خیبر اور سیدۃ النسآء رضی اللہ عنہا کی وفات والی حدیث گزر چکی ہے۔ (یہ واقعہ غزوہ موتہ سن ۸ھ کا ہے)

(306)۔ وَعَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ ، فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:٣٦٧٥ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٥١ ، ترمذي حديث رقم:٣٦٩٧]۔

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان تھے۔ پہاڑ لرزا۔ فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا۔ بے شک تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

اَخْبَرَ عَنْ وَفَاتِهٖ ﷺ

آپ ﷺ نے اپنی وفات کی خبر دی

(307)۔ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ وَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ ، قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَتَعَجَّبْنَا لِبُكَائِهٖ اَنْ يُّخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:٣٦٥٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب کیا اور فرمایا کہ بے شک اللہ نے ایک بندے کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت دی۔ اس بندے نے آخرت کو پسند کر لیا۔ اس پر

ابوبکر رونے لگے۔ہمیں اس کے رونے پر تعجب ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بندے کی بات فرمارہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا۔حالانکہ دراصل رسول اللہ ﷺ خود ہی وہ اختیار دیے گئے تھے اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔

(308)۔وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ؓ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَجَّۃَ الْوِدَاعِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَ اَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ:اَلَا لَعَلَّکُمْ لَا تَرَوْنِیْ بَعْدَ عَامِکُمْ ھٰذَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ[مسند احمد حدیث رقم:۲۲۳۲۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آخری حج پڑھا۔آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنابیان کی اور فرمایا خبردار شاید اس سال کے بعد تم مجھے نہ دیکھ سکو تین بار یہی فرمایا۔

(309)۔وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ قَالَ لَمَّا بَعَثَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلَی الْیَمَنِ، خَرَجَ مَعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُوْصِیْہِ وَمُعَاذٌ رَاکِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَمْشِیْ تَحْتَ رَاحِلَتِہٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ یَا مُعَاذُ اِنَّکَ عَسٰی اَنْ لَا تَلْقَانِیْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا وَلَعَلَّکَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَقَبْرِیْ فَبَکٰی مُعَاذٌ جَشَعاً لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْھِہٖ نَحْوَ الْمَدِیْنَۃِ، فَقَالَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ کَانُوْا وَحَیْثُ کَانُوْا رَوَاہُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۲۱۱۳]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو رسول اللہ ﷺ انہیں نصیحتیں فرماتے ہوئے ان کے ساتھ نکلے۔معاذ سواری پر تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اے معاذ شاید تم آئندہ سال مجھ سے نہ مل سکو اور شاید تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو تو یہاں میری قبر ہو۔یہ سن کر معاذ رسول اللہ ﷺ کے فراق کے جوش میں رونے لگے۔پھر آپ ﷺ پلٹے اور مدینہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں، کوئی بھی ہوں کہیں بھی ہوں۔

شَقُّ الْقَمَرِ وَرَدُّ الشَّمْسِ

چاند کا پھٹنا اور سورج کا واپس آنا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ [القمر:۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔

(310)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ؓ اَنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّرِیَھُمْ اٰیَۃً فَاَرَاھُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَیْنِ حَتّٰی رَاَوْا حِرَآءَ بَیْنَھُمَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ وَکَذَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ [مسلم حدیث رقم:۷۰۷۶، بخاری حدیث رقم:۳۶۳۷]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھادیے حتیٰ کہ انہوں نے اس کے دونوں ٹکڑوں کو درمیان سے حرا ہوا دیکھا۔

(311)۔وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مِنْ طَرِیْقَیْنِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَرَاْسُہٗ فِیْ حِجْرِ عَلِیٍّ فَلَمْ یُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَصَلَّیْتَ یَا عَلِیُّ؟ قَالَ لَا، فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ فِیْ طَاعَتِکَ وَطَاعَۃِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَیْہِ الشَّمْسَ، قَالَتْ اَسْمَآءُ فَرَاَیْتُھَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَاَیْتُھَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ وَوَقَفَتْ عَلَی الْجِبَالِ وَالْاَرْضِ وَذٰلِکَ بِالصَّھْبَآءِ فِیْ خَیْبَرَ رَوَاہُ الطَّحَاوِیُّ فِیْ مُشْکِلِ الْاٰثَارِ وَ قَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ ثَابِتٌ وَرُوَاتُہٗ ثِقَاتٌ وَکَذَا فِی الشِّفَاءِ [الشفاء ۱/۱۸۵، مشکل الآثار حدیث رقم:۱۲۰۷،۱۲۰۸، مجمع الزوائد حدیث رقم:۱۴۰۹۷ وقال رواہ الطبرانی باسانید ورجال احدھا رجال الصحیح]۔

ترجمہ: حضرت اسمآء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے دو طرح سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر مبارک حضرت علی ؓ کی گود میں تھا۔وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ عرض کیا نہیں۔فرمایا: اے اللہ یہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا۔اس کے لیے سورج واپس کردے۔حضرت اسمآء فرماتی ہیں کہ میں نے اسے ڈوبا ہوا دیکھا تھا پھر دیکھا کہ غروب کے بعد طلوع ہوگیا ہے اور پہاڑوں اور زمین پر ٹھہر گیا ہے۔یہ خیبر کے علاقے میں موضع صہباء کا واقعہ ہے۔

اَلْمُعْجِزَاتُ الْمُتَفَرِّقَۃُ

متفرق معجزات

(312)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ؓ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا رَاٰی مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا، فَقَالَ اللّٰھُمَّ سَبْعًا کَسَبْعِ یُوْسُفَ، فَاَخَذَتْھُمْ سَنَۃٌ، حَصَّتْ کُلَّ شَیْءٍ، حَتّٰی اَکَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَیْتَۃَ وَالْجِیَفَ وَیَنْظُرُ

اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَآءِ، فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ، فَاَتَاهُ اَبُو سُفْيٰنَ، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى، فَالْبَطْشَةُ يَوْمُ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۱۰۰۷، مسلم حدیث رقم:۷۰۶٦، ترمذی حدیث رقم:۳۲۵٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کفار کی نافرمانی دیکھی تو فرمایا: اے اللہ یوسف کے سات سالہ قحط کی طرح ان پر سات سالہ قحط نازل فرما۔ ان لوگوں کو قحط سالی نے پکڑ لیا۔ اس نے ہر چیز کو تباہ کردیا حتیٰ کہ لوگوں نے چمڑے، مردار اور حرام گوشت کھائے۔ ان میں سے ایک آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے بھوک کے مارے دھواں نظر آتا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس ابوسفیان آیا اور کہا اے محمد! آپ اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ سے ان کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انتظار کرو جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا (سے لے کر) بے شک تم لوٹنے والے ہو اس دن کی طرف جس دن ہم بڑی گرفت کریں گے۔ گرفت سے مراد بدر کا دن ہے اور دھواں، گرفت، لزام اور روم کی نشانی گزر چکی ہے۔

(313)۔وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ﷺ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِهٖ، فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ، قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ، قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ، مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۵۲٦۸]۔

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ اس نے کہا میں نہیں کھا سکتا۔ فرمایا تو نہیں کھا سکے گا۔ اس نے یہ انکار تکبر کی وجہ سے کیا تھا۔ وہ آئندہ منہ کی طرف ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

(314)۔وَعَنْ جَرِيْرٍ ﷺ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِي اِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي، وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّي لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، وَكَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهٗ ذُوالْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ

الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَةِ، فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِيْنَ مِنْ اَحْمَسَ، فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ، قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦۳٦۳، بخاری حدیث رقم:۳۸۲۲،۳۸۲۳، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۵۹]۔

ترجمہ: حضرت جریر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں جب سے اسلام لایا تھا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی نہیں روکا تھا۔ آپ جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے اللہ اسے گھوڑے پر قائم رکھ اور اسے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا دے۔ زمانہ جہالت میں ایک گھر ہوا کرتا تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے۔ اور اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کا نام دیا گیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جریر کیا تم مجھے ذوالخلصہ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کے فتح ہونے کی خوشخبری سناؤ گے؟ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو لوگوں کے ساتھ اسکی طرف روانہ ہوا۔ ہم نے اسے توڑ دیا اور جن لوگوں کو وہاں پایا انہیں قتل کردیا۔ میں نے آپکے پاس حاضر ہو کر خوشخبری دی۔ آپ ﷺ نے ہمارے لیے اور قبیلہ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

(315)۔وَعَنْ مَالِكِ الدَّارِ وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ، قَالَ اَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَاَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ لَهُ ائْتِ عُمَرَ، فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُ اَنَّكُمْ مُسْتَقِيْمُوْنَ وَقُلْ لَهٗ عَلَيْكَ الْكَيْسُ! عَلَيْكَ الْكَيْسُ! فَاَتَى عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ، فَبَكٰى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ يَارَبِّ لَا اٰلُوْ اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ وَالْبَيْهَقِيُّ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [ابن ابی شیبة ۴۸۲/۷، دلائل النبوة للبیهقی ۴۷/۷]۔ وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ هٰذَا سَنَدٌ صَحِيْحٌ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حَجَرٍ فِي فَتْحِ الْبَارِي

ترجمہ: حضرت مالک دار جو کہ حضرت عمر ﷺ کے زمانے میں وزیر خوراک تھے۔ فرماتے ہیں کہ عمر کے زمانے میں لوگوں پر قحط پڑا۔ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور پر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیں۔ یہ لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ ﷺ اس آدمی کو خواب میں ملے۔ اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا سلام کہو۔ اسے بتاؤ کہ تم لوگوں کو بارش ضرور نصیب ہوگی۔ اور اسے کہو کہ احتیاط سے کام لو۔ احتیاط سے کام لو۔ وہ آدمی عمر کے پاس آیا اور انہیں ساری بات بتائی۔ عمر رونے لگے۔ پھر کہا اے میرے رب! میں تو جہاں تک بس چلتا ہے پوری کوشش کر رہا ہوں (اس آدمی کا نام سیدنا بلال بن حارث مزنی ہے)۔

(316)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِنَبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا ، فَكَانَ يَقُولُ مَايَدْرِي مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوهُ فَاَصْبَحَ وَلَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ ، فَقَالُوا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهِ لِمَا هَرَبَ مِنْهُمْ ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَاَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَاَعْمَقُوا لَهُ فِي الْاَرْضِ مَااسْتَطَاعُوا فَاَصْبَحَ وَلَقَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَعَلِمُوا اَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَاَلْقَوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۳۶۱۷]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عیسائی تھا اور مسلمان ہوگیا اور اس نے سورۃ بقرۃ اور آل عمران پڑھ لیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا۔ وہ دوبارہ عیسائی ہوگیا۔ کہتا تھا کہ محمد کچھ نہیں جانتے سوائے اس کے جو میں انہیں لکھ دوں۔ اللہ نے اسے موت دے دی۔ اس کے گھر والوں نے اسے دفن کردیا۔ صبح اسے زمین نے باہر اچھال دیا تھا۔ لوگوں نے کہا یہ محمد اور اس کے اصحاب کا کام ہے اس لیے کہ یہ ان سے بھاگ گیا تھا۔ انہوں نے ہمارے آدمی کا کفن اتار دیا ہے اور اسے باہر پھینک دیا ہے۔ پھر انہوں نے اس کے لیے زمین میں جہاں تک ہوسکتا تھا گہرا گڑھا کھودا۔ صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر اُگل دیا تھا۔ وہ سمجھ گئے کہ یہ انسانوں کا کام نہیں۔ انہوں نے اسے ویسے ہی پھینک دیا۔

بَابُ الْمِعْرَاجِ
معراج کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى سُبْحٰنَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا [بنی اسرائیل:۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کوراتوں رات سیر کرائی۔ وَقَالَ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى [النجم:۱] اور فرمایا: قسم ہے چمکتے ستارے (محمد) کی جب (معراج سے) اترا۔

(317)۔عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ ﷺ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهِ ، بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيمِ ، وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ ، مُضْطَجِعًا ، اِذْ اَتَانِي اٰتٍ ، فَشَقَّ مَابَيْنَ هٰذِهِ اِلٰى هٰذِهِ ، قَالَ الرَّاوِي مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ اِلٰى شِعْرَتِهِ ، فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ اُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوَّةٍ اِيمَانًا ، فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيدَ ثُمَّ اُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ فَقَالَ الرَّاوِي هُوَ الْبُرَاقُ ، يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهِ ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتّٰى اَتَى

السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ ، فَقِيلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ ، جِبْرِيلُ ، قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ ، قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ ، فَفُتِحَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِيهَا اٰدَمُ ، فَقَالَ هٰذَا اَبُوكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَرَدَّ السَّلَامَ ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ ، فَاسْتَفْتَحَ ، قِيلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيلُ ، قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ ، قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ ، فَفُتِحَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى ، وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ ، قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا ، فَسَلَّمْتُ ، فَرَدَّا ، ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ ، قِيلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيلُ ، قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ ، قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ ، فَفُتِحَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوسُفُ ، قَالَ هٰذَا يُوسُفُ ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ صَعِدَ بِي ، حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ ، فَاسْتَفْتَحَ ، قِيلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيلُ ، قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ ، قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ ، فَفُتِحَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ ، فَاِذَا اِدْرِيسُ ، قَالَ هٰذَا اِدْرِيسُ ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ ، فَاسْتَفْتَحَ ، قِيلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيلُ ، قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ ، قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ ، فَاِذَا هَارُونُ قَالَ هٰذَا هَارُونُ ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَرَدَّ ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ صَعِدَ بِي ، حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ ، فَاسْتَفْتَحَ ، قِيلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيلُ ، قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ ، قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ مَرْحَبًا بِهِ ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ ، فَاِذَا مُوسٰى ، قَالَ هٰذَا مُوسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ ، بَكٰى ، قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ ؟ قَالَ اَبْكِي

لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِی یَدخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ یَدخُلُهَا مِنْ اُمَّتِی ، ثُمَّ صَعِدَ بِی اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِیْلُ ، قِیْلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِیْلُ ، قِیْلَ وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَیْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ ، فَنِعمَ المَجِیُّ جَآءَ ، فَلَمَّا خَلَصْتُ ، فَاِذَا اِبْرَاهِیْمُ ، قَالَ هٰذَا اَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ ، قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ ، فَرَدَّ السَّلَامَ ، قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰی سِدرَةِ الْمُنْتَهٰی فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ ، وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِیَلَةِ ، قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی ، وَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ یَا جِبْرِیْلُ ؟ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهرَانِ فِی الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّیْلُ وَالْفُرَاتُ ، ثُمَّ رُفِعَ لِیَ الْبَیْتُ الْمَعْمُورُ ، فَاِذَا هُوَ یَدخُلُهٗ كُلَّ یَومٍ سَبعُونَ اَلفَ مَلِكٍ ، ثُمَّ اُتِیْتُ بِاِنَآءٍ مِن خَمرٍ وَاِنَآءٍ مِن لَبَنٍ وَاِنَآءٍ مِن عَسَلٍ ، فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ ، فَقَالَ هِیَ الفِطرَةُ اَنتَ عَلَیْهَا وَاُمَّتُكَ ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَیَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِیْنَ صَلٰوةً كُلَّ یَومٍ ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ بِمَ اُمِرتَ ؟ قَالَ اُمِرتُ بِخَمسِینَ صَلٰوةً كُلَّ یَومٍ ، قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَاتَسْتَطِیْعُ خَمْسِیْنَ صَلٰوةً كُلَّ یَومٍ وَاِنِّی وَاللّٰهِ قَد جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبلَكَ وَعَالَجتُ بَنِی اِسرَائِیلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِكَ ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّی عَشرًا فَرَجَعتُ اِلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّی عَشْرًا ، فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ ، فَوَضَعَ عَنِّی عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ ، فَاُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ یَومٍ ، فَرَجَعْتُ ، فَقَالَ مِثْلَهٗ ، فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ یَومٍ ، فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوسٰی ، فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ ؟ قُلْتُ اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ یَومٍ ، قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَاتَسْتَطِیْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ یَومٍ وَاِنِّی قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِی اِسْرَائِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ التَّخْفِیْفَ لِاُمَّتِكَ ، قَالَ سَئَلْتُ رَبِّی حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ ، وَلٰكِنِّی اَرْضٰی وَاُسَلِّمُ ، قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰی مُنَادٍ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِی وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِی رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِی[مسلم حدیث رقم:٤١٦ ، بخاری حدیث رقم:٣٨٨٧ ، نسائی حدیث رقم:٤٤٨]۔

ترجمہ: حضرت مالک بن صعصعہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں اس رات کے بارے میں بتایا جب آپ کو سیر کرائی گئی۔فرمایا: میں حطیم میں تھا۔بعض دفعہ راوی نے کہا کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا۔میرے پاس ایک آنے والا آیا اور پھر میرے اس مقام سے اس مقام تک چیرا۔راوی کہتے ہیں کہ حلق کی گھنڈی سے ناف تک۔اور میرے دل کو نکالا۔پھر میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔پھر میرے دل کو دھویا گیا پھر بھرپور کر دیا گیا، پھر واپس رکھ دیا گیا۔پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور دراز گوش سے بڑا سفید رنگ کا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ براق تھا۔حدِ نگاہ تک وہ اپنا ایک قدم رکھتا تھا۔مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبریل مجھے لے کر چلے۔حتیٰ کہ آسمانِ دنیا پر پہنچ گئے۔اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل۔کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت آدم تھے۔جبریل نے کہا یہ آپ کے جدِّ امجد آدم ہیں۔انہیں سلام کریں۔میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا۔پھر فرمایا اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔پھر اوپر چڑھے حتیٰ کہ دوسرا آسمان آ گیا۔اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔پھر کھول دیا گیا۔جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ تھے اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔جبریل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں۔ان دونوں کو سلام کریں۔میں نے دونوں کو سلام کیا۔انہوں نے جواب دیا۔پھر دونوں نے کہا کہ اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔پھر جبریل مجھے لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے۔اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔پھر کھول دیا گیا۔جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔جبریل نے کہا یہ یوسف ہیں۔انہیں سلام کریں۔میں نے انہیں سلام کیا۔انہوں نے جواب دیا۔پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔پھر جبریل مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ چوتھا آسمان آ گیا۔اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔پھر کھول دیا گیا تو وہاں حضرت ادریس تھے۔جبریل نے کہا یہ ادریس ہیں۔انہیں سلام کریں۔میں نے سلام کیا۔انہوں نے جواب دیا۔پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔

پھر جبریل مجھے لے کراوپر چڑھے حتیٰ کہ پانچواں آسمان آ گیا۔اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ جبریل نے کہا یہ ہارون ہیں۔انہیں سلام کریں۔میں نے انہیں سلام کیا۔انہوں نے جواب دیا۔پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔پھر مجھے لے کراوپر چڑھے حتیٰ کہ چھٹا آسمان آ گیا۔اسے کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے۔فرمایا ہاں۔کہا ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔اچھی تشریف آوری ہوئی۔جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ تھے۔جبریل نے کہا یہ موسیٰ ہیں۔انہیں سلام کریں۔میں نے انہیں سلام کیا۔انہوں نے جواب دیا۔پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔جب میں آگے گزرا تو وہ رونے لگے۔پوچھا گیا رونے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا اس لیے رو رہا ہوں کہ ایک نوجوان جو میرے بعد مبعوث ہوا، میری اُمت کی نسبت اس کی اُمت زیادہ جنت میں جائے گی۔پھر جبریل مجھے لے کر ساتویں آسمان پر چڑھے۔جبریل نے اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔کہا ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔اچھی تشریف آوری ہوئی۔جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تھے۔جبریل نے کہا یہ آپ کے جدِّ امجد ابراہیم ہیں۔انہیں سلام کریں۔میں نے انہیں سلام کیا۔انہوں نے سلام کا جواب دیا۔انہوں نے کہا اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔پھر میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھایا گیا۔اس کے بیر ہجر کے مٹکوں جیسے تھے۔اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔جبریل نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔وہاں چار نہریں تھیں۔دو نہریں باطنی تھیں اور دو نہریں ظاہر تھیں۔ میں نے کہا اے جبریل یہ دونوں کیا چیزیں ہیں۔جبریل نے کہا باطنی دو نہریں جنت کی نہریں ہیں۔اور ظاہری دو نہریں نیل اور فرات ہیں۔پھر مجھے بیت المعمور تک لے گئے۔اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔پھر میرے پاس ایک شراب کا برتن، ایک دودھ کا برتن اور ایک شہد کا برتن لایا گیا۔میں نے دودھ پکڑ لیا۔کہا یہی فطرت ہے جس پر آپ ہیں اور آپ کی امت ہے۔پھر مجھ پر نماز فرض کی گئی۔ہر روز پچاس نمازیں۔میں واپس آیا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔انہوں نے کہا آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ فرمایا مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم ہوا ہے۔انہوں نے کہا آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں نبھا سکے گی۔اللہ کی قسم میں نے آپ سے پہلے لوگوں پر تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل کا مکمل علاج کیا ہے۔اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی اُمت کے لیے نرمی کی درخواست کریں۔میں

واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔انہوں نے پھر مجھے وہی بات کہی۔میں واپس گیا۔تو مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔انہوں نے پھر وہی بات کی۔پھر میں واپس گیا تو مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔انہوں نے پھر وہی بات کی۔پھر میں واپس گیا تو مجھے روزانہ دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔پھر میں واپس آیا تو حضرت موسیٰ نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا۔پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف واپس آیا۔انہوں نے کہا کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔انہوں نے کہا آپ کی اُمت روزانہ پانچ نمازیں نہیں نبھا سکے گی؟ میں نے آپ سے پہلے لوگوں پر تجربہ کیا ہے اور بنی سرائیل کا مکمل علاج کر کے دیکھا ہے۔اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی اُمت کے لیے نرمی کی درخواست کریں۔فرمایا: میں نے اپنے رب سے بار بار سوال کیا ہے۔حتیٰ کہ اب مجھے حیاء آتی ہے۔بلکہ اب میں راضی ہوں اور سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔فرمایا جب میں آگے گزرا تو منادی کرنے والے نے آواز دی۔میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے نرمی کی۔

(318)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَیْتِی وَاَنَا بِمَکَّةَ ، فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ ، فَفَرَجَ صَدرِی ، ثُمَّ غَسَلَهٗ مِن مَآءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِن ذَهَبٍ مُمْتَلِئٌ حِکْمَةً وَاِیْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِی صَدرِی ، ثُمَّ اَطْبَقَهٗ ، ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِی فَعَرَجَ بِی اِلَی السَّمَآءِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر کی چھت کھولی گئی۔اور میں مکہ میں تھا۔ پھر جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔میرا سینہ کھولا۔پھر اسے زم زم کے پانی سے غسل دیا۔پھر سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا۔اسے میرے سینے میں انڈیل دیا۔پھر اسے سی دیا۔پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر آسمان پر چڑھ گئے۔

(319)۔وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُتِیتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَآبَّةٌ اَبْیَضُ طَوِیْلٌ فَوقَ الحِمَارِ وَدُونَ البَغْلِ یَضَعُ حَافِرَهٗ عِندَ مُنْتَهٰی طَرْفِهٖ ، قَالَ فَرَکِبْتُهٗ ، حَتّٰی اَتَیْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ ، قَالَ فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِی یَرْبِطُ بِهِ الْاَنْبِیَآءُ ، قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّیْتُ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤١١]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس براق لائی گئی۔ وہ ایک سفید رنگ کا لمبا جانور ہے جو دراز گوش سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہے۔ اس کا قدم حدِ نگاہ تک جاتا ہے۔ فرمایا: میں اس پر سوار ہو گیا۔ حتیٰ کہ میں بیت المقدس پہنچا۔ اسے جبریل نے ایک حلقے کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء اپنی سواریاں باندھتے تھے۔ فرمایا: پھر میں مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔

(320)۔ وَعَنهُ اَنَّهُ ﷺ صَلّٰی بِالْاَنْبِیَآءِ بِبَیْتِ الْمَقْدِسِ رَوَاهُ عِیَاض فِی الشِّفَاءِ [الشفاء ۱۱۱/۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ ہی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بیت المقدس میں انبیاء کو نماز پڑھائی۔

(321)۔ وَعَنهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ یُوحٰی اِلَیْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ حَدِیْثَ الْمِعْرَاجِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۱۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حکم ملنے سے پہلے آپ ﷺ کے پاس تین افراد آئے۔ اس وقت آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ اس سے آگے حدیثِ معراج بیان فرمائی۔

(322)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِیْمَ ؑ، مُسْنِداً ظَهْرَهُ اِلَی الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ، وَ اِذَا هُوَ یَدْخُلُهُ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِیْ اِلَی السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰی، وَ اِذَا وَرَقُهَا کَآذَانِ الْفِیَلَةِ، وَ اِذَا ثَمَرُهَا کَالْقِلَالِ، قَالَ فَلَمَّا غَشِیَهَا مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِیَ، تَغَیَّرَتْ، فَمَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیَّ مَا اَوْحٰی، فَفَرَضَ عَلَیَّ صَلَاةً رواه مسلم [مسلم حدیث رقم:۴۱۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں (ساتویں آسمان پر) حضرت ابراہیم سے ملا، انہوں نے بیت المعمور کے ساتھ اپنی پشت کی ٹیک لگائی ہوئی تھی، اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ اس کی طرف نہیں آتے، پھر وہ مجھے لے کر سدرۃ المنتہیٰ تک گئے، اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے، اور اس کے پھل مٹکوں جیسے تھے، فرمایا پھر جب اسے اللہ کے حکم سے ڈھانپ لیا جس نے بھی ڈھانپا، تو وہ متغیر ہو گئی، اللہ کی مخلوق میں سے کوئی بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ اس کے حسن کی شان بیان کر سکے، پس اللہ نے میری طرف وحی فرمائی جو بھی وحی فرمائی، پھر مجھ پر نماز فرض کی گئی۔

(323)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِی حَبَّةَ الْاَنْصَارِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

بَعدَ لِقَاءِ اِبرَاهِیمَ عَلَیهِ السَّلَامُ، ثُمَّ عُرِجَ بِی حَتّٰی ظَهَرتُ لِمُستَوًی اَسمَعُ فِیهِ صَرِیفَ الْاَقلَامِ ثُمَّ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۱۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبہ انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کے بعد آگے فرمایا: پھر مجھے اوپر اٹھایا گیا حتیٰ کہ میں مقام استویٰ تک پہنچا، وہاں میں نے قلموں کی آواز سنی۔ پھر نماز فرض کی گئی۔ (گویا ساتویں آسمان سے اوپر بیت المعمور، پھر سدرۃ المنتہیٰ اور پھر مقام استویٰ ہے)۔

(324)۔ وَرُوِیَ عَن اَنَسٍ ؓ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِی جِبْرِیْلُ حَتّٰی نَأْتِیَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰی، فَغَشِیَهَا اَلْوَانٌ لَا اَدْرِی مَا هِیَ، قَالَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَاِذَا فِیْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْکُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۱۵، بخاری حدیث رقم:۳۴۹، ۳۳۴۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر جبریل مجھے لے کر چلے حتیٰ کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ جس پر ایسے ایسے عجیب وغریب رنگ چھائے ہوئے تھے جنہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ فرمایا: پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جہاں موتیوں کے گنبد تھے اور جس کی مٹی مشک تھی۔

(325)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ لَمَّا اُسرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُنْتُهِیَ بِهِ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَهِیَ فِی السَّمَآءِ السَّادِسَةِ، اِلَیْهَا یَنْتَهِی مَا یُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْاَرْضِ فَیُقْبَضُ مِنْهَا وَاِلَیْهَا یَنْتَهِی مَا یُهْبَطُ بِهِ مِن فَوقِهَا فَیُقْبَضُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۳۱، نسائی حدیث رقم:۴۵۱، ترمذی حدیث رقم:۳۲۷۶]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر جا کر ٹھہرایا گیا۔ وہ چھٹے آسمان پر ہے۔ زمین سے اوپر جانے والی چیزیں سدرہ پر جا کر رک جاتی ہیں۔ وہاں انہیں وصول کیا جاتا ہے۔ اور اوپر سے نیچے آنے والی چیزیں اسی تک آ کر رک جاتی ہیں یہاں انہیں وصول کیا جاتا ہے۔

رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَبَّهُ بِعَیْنَی رَاْسِهٖ

رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی [النجم:۱۷] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نہ نگاہ پھری اور نہ

حد سے گزری۔

(326)۔عَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷛ قَالَ سَئَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ ؟ قَالَ نُوْرٌ اِنِّی اَرَاهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٤٣ ، ترمذى حديث رقم:٣٢٨٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: نور ہے میں نے اسے دیکھا ہے۔

(327)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ قُلْتُ لِاَبِی ذَرٍّ لَو رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَسَئَلْتُهُ فَقَالَ عَنْ اَیِّ شَیْءٍ كُنْتَ تَسْئَلُهُ ؟ قَالَ كُنْتُ اَسْئَلُهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ ؟ قَالَ اَبُو ذَرٍّ قَدْ سَئَلْتُهُ ، فَقَالَ رَأَيْتُ نُوْرًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٤٤،السنة لابن ابى عاصم حديث رقم : ٤٥٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شقیق ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذر سے کہا کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرتا تو آپ سے ضرور پوچھتا۔ انہوں نے فرمایا: تم نے کس بارے میں آپ ﷺ سے پوچھنا تھا؟ عرض کی میں نے پوچھنا تھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ حضرت ابوذر نے فرمایا میں نے آپ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا وہ نور ہی نور تھا۔

(328)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَعْجَبُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ الْخِلَّةُ لِاِبْرَاهِيْمَ وَالْكَلَامُ لِمُوسٰی وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ [السنة لابن ابى عاصم حديث رقم: ٤٥١، مستدرك حاكم حديث رقم:٢١٦ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِی]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ تعجب کرتے ہو کہ خلیل ہونا ابراہیم کا حصہ ہو اور کلام کرنا موسیٰ کا حصہ ہو اور آنکھوں سے دیکھنا محمد کا حصہ ہو؟

(329)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَاَيْتُ رَبِّی تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی [مسند احمد حديث رقم : ٢٦٣٨، السنة لابن ابى عاصم حديث رقم : ٤٤٢ ، ٤٤٩]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا۔

(330)۔وَسُئِلَ اَبُوهُرَيْرَةَ ﷛ هَلْ رَأَی مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ؟ فَقَالَ نَعَمْ رَوَاهُ عَيَاض فِی الشِّفَاءِ [السنة لعبد الله بن احمد حديث رقم : ٢٠٩، الشفاء ١/ ١٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ سے پوچھا گیا کیا سیدنا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں۔

(331)۔وَحَكٰی النَّقَّاشُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهُ قَالَ اَنَا اَقُوْلُ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَيْنِهٖ رَآهُ ، رَآهُ ، رَآهُ ، حَتّٰی انْقَطَعَ نَفَسُهُ يَعْنِی نَفَسُ اَحْمَدَ رَوَاهُ عَيَاض فِی الشِّفَاءِ [الشفاء ١/ ١٢٠، ١٢١]۔ وَ كَذَا قَالَ عِكْرَمَةُ حِيْنَ سُئِلَ : تُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَ لَكَ قَدْ رَآهُ فَقَدْ رَآهُ ثُمَّ رَآهُ ثُمَّ رَآهُ حَتّٰی اِنْقَطَعَ نَفَسُ عِكْرَمَةَ [السنة لعبد الله بن احمد بن حنبل حديث رقم : ٢١٣]۔

ترجمہ: نقاش نے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں ابنِ عباس کی حدیث کو مدِنظر رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ آپ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے، دیکھا ہے، دیکھا ہے، حتیٰ کہ یہ لفظ کہتے کہتے امام احمد کی سانس ٹوٹ گئی۔ اسی طرح حضرت عکرمہ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے اپنی سانس ٹوٹنے تک فرمایا دیکھا ہے دیکھا ہے دیکھا ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ
کرامات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنّٰی لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ [ال عمران:٣٧] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ وہ کہنے لگی یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ و قَالَ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ [النمل: ٤٠] اور فرمایا: میں تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے اُسے تیرے پاس لے آؤں گا۔

(332)۔عَنْ اَنَسٍ ﷛ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فِی حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰی ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِی لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰی مَشَيَا فِی ضَوْءِهَا ، حَتّٰی اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ ، اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ ، فَمَشٰی كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِی ضَوْءِ عَصَاهُ ، حَتّٰی بَلَغَ اَهْلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخارى حديث رقم:٣٨٠٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر اپنے کسی کام کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ سخت اندھیری رات کا اچھا خاصہ حصہ گزر گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاں سے واپس نکلے۔ ان دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ ان میں سے ایک کی چھڑی چمکنے لگی۔ حتیٰ کہ اس کی روشنی میں چلتے گئے۔ حتیٰ کہ جب دونوں کا راستہ جدا آ گیا تو دوسرے کی لاٹھی بھی چمکنے لگی حتیٰ کہ ان میں ہر ایک اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلنے لگا یہاں تک کہ گھر پہنچ گیا۔

(333)۔ وَعَنْ اَبِی الْجَوْزَآءِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ قُحِطَ اَهلُ الْمَدِينَةِ قَحطًا شَدِيدًا فَشَكَوا اِلٰى عَائِشَةَ ، فَقَالَتِ انْظُرُوا قَبرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ ، فَفَعَلُوا ، فَمُطِرُوا مَطَرًا ، حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ ، حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حديث رقم:٩٣ ، الوفا ٢/٨٠١]۔ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِی هٰذِهِ الرُّوَاةِ اِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابو جوزاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہل مدینہ شدید قحط کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر جاؤ اس میں آسمان کی طرف سوراخ کر دو حتیٰ کہ آپ کے اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ لوگ بارش سے نوازے گئے حتیٰ کہ سبزہ پھوٹ پڑا اور اونٹ موٹے ہو گئے حتیٰ کہ چربی سے پھٹنے لگے اور اس سال کا نام پھٹنے کا سال پڑ گیا۔

(334)۔ وَعَنْ سَعِيدِ بنِ عَبدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِی مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ ، وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بنُ الْمُسَيِّبِ الْمَسْجِدَ ، وَكَانَ لَا يَعرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حديث رقم:٩٤]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ جب حرہ کے دن آئے تو مسجد نبوی میں تین دن تک اذان نہیں دی گئی اور نہ ہی جماعت کرائی گئی۔ سعید بن مسیب مسجد شریف میں ہی ٹھہرے رہے۔ انہیں نماز کے وقت کا علم اس ہجوم کی آواز سے ہوتا تھا جو نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے آتی تھی۔

(335)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيشًا وَاَمَّرَ عَلَيهِم رَجُلًا يُدْعٰى

سَارِيَه ، فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخطُبُ فَجَعَلَ يَصِيحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ ، فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيحُ يَا سَارِيَ الْجَبَلَ ، فَاَسْنَدْنَا ظُهُورَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِی دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [دلائل النبوة للبيهقی ٦/٣٧٠]۔ اِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَحَسَّنَهُ ابْنُ حَجَرٍ وَشُهرَتُهُ مَعرُوفَةٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر ساریہ نامی آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ حضرت عمر نے ایک دن خطبے کے دوران چیخنا شروع کر دیا۔ اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔ لشکر کی طرف سے ایلچی آیا۔ کہنے لگا اے امیر المومنین دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہوا۔ انہوں نے ہمیں شکست دے دی۔ اچانک ایک آواز دینے والے کی چیخ سنائی دی۔ اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔ ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کے ساتھ لگا کر جنگ لڑی۔ اللہ نے دشمنوں کو شکست دی۔

(336)۔ وَعَنْ اَبِی بَكرٍ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَالطَّبرَانِي وَاَبُو الشَّيخِ فِی حَرَمِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنَّا عَلٰى حَالَةٍ ، فَاَثَّرَ فِينَا الْجُوعُ ، فَوَاصَلْنَا ذٰلِكَ الْيَومَ ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الْعِشَآءِ حَضَرتُ قَبرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْجُوعَ! اَلْجُوعَ! وَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ لِی اَبُو الشَّيخِ اِجْلِسْ ، فَاِمَّا اَنْ يَكُونَ الرِّزْقُ اَوِ الْمَوتُ ، قَالَ اَبُو بَكرٍ فَنِمْتُ اَنَا وَاَبُو الشَّيْخِ ، وَالطَّبرَانِي جَالِسٌ يَنظُرُ فِی شَئٍ ، فَحَضَرَ بِالْبَابِ عَلَوِيٌّ ، فَدَقَّ الْبَابَ ، فَاِذَا مَعَهُ غُلَامَانِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا زَنْبِيلٌ كَبِيرٌ فِيهِ شَئٌ كَثِيرٌ فَجَلَسْنَا وَاَكَلْنَا وَظَنَنَّا اَنَّ الْبَاقِي يَاخُذُهُ الْغُلَامُ ، فَوَلّٰى ، وَتَرَكَ عِندَنَا الْبَاقِي فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الطَّعَامِ قَالَ الْعَلَوِيُّ يَا قَومُ اَشَكَوتُم اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَاِنِّی رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِی النَّومِ فَاَمَرَنِی بِحَمْلِ شَئٍ اِلَيكُم رَوَاهُ ابْنُ الْجَوزِی فِی الْوَفَا [الوفا صفحة٨٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو بکر منقری فرماتے ہیں کہ میں، طبرانی اور ابوالشیخ رسول اللہ ﷺ کے حرم پاک میں حاضر تھے۔ ہم کسی خاص حال میں تھے۔ ہم پر بھوک اثر انداز ہوئی اور ہم اکٹھے ہو گئے۔ جب عشاء کا وقت آیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بھوک بھوک۔ اور میں واپس آ گیا۔ مجھے ابوالشیخ نے کہا بیٹھ جاؤ۔ یا تو کھانا ملے گا یا موت۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ میں اور ابوالشیخ سو گئے اور طبرانی بیٹھے کہیں دیکھے جا رہے تھے۔

دروازے پر ایک علوی آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس کے ساتھ دو غلام تھے۔ ہر غلام کے پاس ایک بڑی تھیلی تھی جس میں بہت کچھ تھا۔ ہم بیٹھ گئے اور کھانا کھایا۔ ہمارا خیال تھا کہ بچا ہوا کھانا غلام لے جائے گا۔ وہ واپس چلا گیا اور بچا ہوا کھانا ہمارے پاس چھوڑ گیا۔ جب ہم کھانے سے فارغ ہو گئے تو علوی نے کہا اے دوستو تم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تھی؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ آپ نے مجھے تم لوگوں کے پاس کھانا لانے کا حکم دیا۔

(337)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ کَانُوا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَرَّةً مَن کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ ، وَمَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْیَذْهَبْ بِخَامِسٍ ، اَوْ بِسَادِسٍ ، اَوْ کَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَابَکْرٍ جَآءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَاَبُوبَکْرٍ بِثَلٰثَةٍ ، قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِی وَاُمِّی وَلَا اَدْرِی هَلْ قَالَ امْرَأَتِی وَخَادِمِی بَیْنَ بَیْتِنَا وَ بَیْتِ اَبِی بَکْرٍ قَالَ وَاِنَّ اَبَابَکْرٍ تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صَلَّی الْعِشَآءَ ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَآءَ بَعْدَ مَامَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهٗ اِمْرَاَتُهٗ مَاحَبَسَكَ مِنْ اَضْیَافِكَ اَوْضَیْفِكَ ؟ قَالَ اَوَعَشَّیْتِهِمْ ؟ قَالَتْ اَبَوا حَتّٰی تَجِیْءَ ، قَدْ عَرَضُوا عَلَیْهِمْ فَغَلَبُوْهُمْ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ ، فَقَالَ یَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ ، وَسَبَّ ، وَ قَالَ کُلُوا وَ قَالَ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا ، قَالَ وَایْمُ اللّٰهِ مَاکُنَّا نَاْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَکْثَرُ مِنْهَا ، حَتّٰی شَبِعُوا وَصَارَتْ اَکْثَرَ مِمَّا کَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَنَظَرَ اَبُو بَکْرٍ فَاِذَا شَیْءٌ اَوْ اَکْثَرُ ، فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ یَا اُخْتَ بَنِی فِرَاسٍ مَاهٰذَا ؟ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَیْنِی لَهِیَ الْاٰنَ اَکْثَرُ مِمَّا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ ، فَاَکَلَ مِنْهَا اَبُو بَکْرٍ وَ قَالَ اِنَّمَا کَانَ مِنَ الشَّیْطٰنِ یَعْنِی یَمِیْنَهٗ ثُمَّ اَکَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ، ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ ، وَکَانَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَی الْاَجَلُ ، فَعَرَّفْنَا اثْنَی عَشَرَ رَجُلًا ، مَعَ کُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اُنَاسٌ ، اَللّٰهُ اَعْلَمُ کَمْ مَعَ کُلِّ رَجُلٍ ، اِلَّا اَنَّهٗ مَعَهُمْ ، قَالَ اَکَلُوا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ کَمَا قَالَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم: ۶۰۲، ۳۵۸۱، ۶۱۴۰، ۶۱۴۱، مسلم حدیث رقم: ۵۳۶۵، ۵۳۶۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۲۷۰، ۳۲۷۱]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحابِ صفہ فقیر لوگ تھے۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرا آدمی ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا

ہے وہ پانچواں آدمی ساتھ لے جائے۔ یا چھٹا آدمی۔ یا جس طرح آپ نے فرمایا۔ اور ابوبکر ؓ تین آدمیوں کے ساتھ آئے۔ اب نبی کریم ﷺ دس آدمیوں کو ساتھ لے گئے اور ابوبکر ؓ تین کو۔ فرماتے ہیں کہ (گھر کے افراد میں) میں تھا، میرے والد تھے اور میری والدہ تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں شاید اپنی بیوی اور خادم بھی کہا۔ میرے اور ابوبکر کے گھر کے اندر اندر کے افراد۔ کہتے ہیں کہ ابوبکر نے رات کا کھانا نبی کریم ﷺ کے ہاں کھایا۔ پھر کچھ دیر ٹھہرے حتیٰ کہ عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر واپس آکر ٹھہرے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا۔ جتنی اللہ نے چاہی رات گزر گئی اور اس کے بعد فرمایا کیا تم نے انہیں کھانا کھلا دیا ہے؟ کہنے لگیں انہوں نے انکار کر دیا تھا جب تک آپ نہ آئیں۔ انہیں کھانا پیش کیا گیا تھا۔ انہیں نیند آگئی۔ میں گئی اور کھانا سنبھال کے رکھ دیا۔ فرمایا اے پھوہڑ۔ انہیں جھاڑا اور برا بھلا کہا۔ اور ہمیں فرمایا کھانا کھاؤ اور میں خود ہرگز نہیں کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم جو بھی لقمہ لیتے تھے نیچے سے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا۔ حتیٰ کہ تمام لوگ سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ ہو گیا۔ ابوبکر ؓ نے دیکھا تو وہ اتنا ہی تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ آپ نے اپنی زوجہ سے فرمایا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں نہیں مجھے پیارے کی قسم اب تو یہ اس سے بھی تین گنا زیادہ ہے جتنا پہلے تھا۔ پھر اس میں سے ابوبکر ؓ نے دیکھا اور کہا اس میں برکت شیطان کی طرف سے ہوئی ہو گی۔ پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا۔ پھر اسے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔ میں بھی صبح صبح حضور ﷺ کے پاس موجود تھا۔ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا۔ اس کی مدت گزر گئی۔ ہم نے بارہ آدمیوں کو پہنچایا۔ ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ چند آدمی تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے ہر آدمی کے ساتھ کتنے تھے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ ایک آدمی ان کے ساتھ تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ان سب کے سب نے اس میں سے کھانا کھایا۔

(338)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ کَانَ نَحَلَهَا جَادَّ عِشْرِیْنَ وَسْقاً مِنْ مَالِهٖ بِالْغَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللّٰهِ یَا بُنَیَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیَّ غِنًی بَعْدِی مِنْكِ وَلَا اَعَزَّ عَلَیَّ فَقْراً بَعْدِی مِنْكِ ، وَ اِنِّی کُنْتُ نَحَلْتُكِ جَادَّ عِشْرِیْنَ وَسْقاً ، فَلَوْ کُنْتِ جَدَدْتِیْهِ وَ احْتَزْتِیْهِ کَانَ لَكِ وَ اِنَّمَا هُوَ الْیَوْمَ مَالُ وَارِثٍ ، وَ اِنَّمَا هُوَ اَخَوَاكِ وَ اُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوْهُ عَلٰی کِتَابِ اللّٰهِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ یَا اَبَتِ وَ اللّٰهِ لَوْ کَانَ کَذَا وَکَذَا لَتَرَکْتُهٗ ،

اِنَّمَا هِیَ اَسْمَآءُ فَمَنِ الْاُخْرَی؟ فَقَالَ ذُوْ بَطْنِ بِنْتُ خَارِجَةَ اُرَاهُ جَارِيَةً رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب الاقضية باب ما لا يجوز من النحل حديث رقم: ٤٠، شرح معانی الآثار للطحاوی ٢/٢٢٥]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ (زوجہ نبی کریم ﷺ) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے باغ جنگل کے مال میں سے بیس وسق تحفہ کے طور پر دے دیے تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا: اللہ کی قسم اے میری بیٹی مجھے اپنے بعد تمام لوگوں سے زیادہ تمہارا دولت مند ہونا پسند ہے۔ اور میرے بعد تجھ سے زیادہ کسی کی غربت مجھے ناگوار نہیں۔ میں نے تجھے بیس وسق تحفہ میں دیے تھے۔ اگر تم نے وہ قبضہ میں لے لیے ہوتے اور اپنے لیے مباح کر لیے ہوتے تو وہ تیرے تھے۔ مگر آج وہ وارثوں کا مال ہے۔ وہ تیرے دو بھائی ہیں اور دو بہنیں ہیں۔ اسے اللہ کی کتاب کے مطابق آپس میں تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا ابا جان! اللہ کی قسم یہ مال کتنا ہی زیادہ ہوتا میں نے چھوڑ دینا تھا۔ میری بہن تو اسماء ہے۔ دوسری کون ہے؟ فرمایا بنت خارجہ کے پیٹ والی۔ مجھے دکھایا جا رہا ہے کہ وہ لڑکی ہے۔

بَابُ الْفِتَنِ وَعَلَامَاتِ الْقِيَامَةِ

فتنوں کا باب اور قیامت کی نشانیاں

(339)۔عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَفِيْنَةُ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا، ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِیْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً، وَعُثْمَانَ اثْنَتَیْ عَشَرَةَ وَعَلِیٍّ سِتَّةً

قَالَ سَعِيْدٌ قُلْتُ لِسَفِيْنَةَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ لَمْ يَكُنْ بِخَلِيْفَةٍ، قَالَ: كَذَبَتْ اَسْتَاهُ بَنِی الزَّرْقَاءِ يَعْنِیْ بَنِیْ مَرْوَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ [ترمذی حديث رقم: ٢٢٢٦، ابو داؤد حديث رقم: ٤٦٤٦، مستدرك حاكم حديث رقم: ٤٧٥٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلافت تیس سال ہوگی۔ پھر ملوکیت ہو جائے گی۔ پھر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر کی خلافت دو سال شمار کر۔ اور عمر کی خلافت دس سال اور عثمان کی خلافت بارہ سال اور علی کی خلافت چھ سال۔

حضرت سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ: کچھ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا یہ بنی مروان کی بکواس ہے۔

(340)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٧٣٢٢]۔ وَمَرَّ حَدِيْثُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْفِئَتَيْنِ فِیْ فَضَائِلِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ اس سے پہلے دو جماعتوں میں صلح والی حدیث فضائل سیدنا حسن رضی اللہ عنہ میں گزر چکی ہے۔

(341)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰی يَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِی الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ، فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ الْهَرْجُ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٧٣٠٤]۔ هو محمول علیٰ من جوز القتل، او علیٰ ما اذا كان القتال منهما بغير تاويل سائغ، و هو فی حق المتواجهين بالقتال ولا يلزم من كونهما فی النار ان يكونا فی مرتبة واحدة، فالقاتل يعذب علی القتال والقتل، والمقتول يعذب علی القتال فقط، فلم يقع التعذيب علی العزم المجرد، و قد اخرج البزار فی حديث القاتل والمقتول فی النار زيادة تبين المراد و هی "اذا اقتتلتم علی الدنيا فالقاتل والمقتول فی النار" (فتح الباری: ٤١/١٣)۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک لوگوں پر وہ دن نہ آئے کہ قاتل کو علم نہ ہوگا اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو علم نہ ہوگا وہ کیوں قتل کیا گیا۔ عرض کیا گیا وہ کیسے ہوگا؟ فرمایا: قتل وغارت۔ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔

(342)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ، وَالْمَاشِیْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِیْ، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم: ٧٢٤٧، بخاری حديث رقم: ٣٦٠١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلد ہی فتنے ہوں گے۔ ان میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا۔ کھڑا آدمی چلتے سے بہتر ہوگا۔ چلتا آدمی دوڑتے سے بہتر ہوگا۔ جو ان فتنوں کو دیکھ لے گا وہ

فتنے اسے دیکھ لیں گے۔اور جو شخص ان سے پناہ کی جگہ پاسکے وہ پناہ حاصل کر لے۔

(343)۔وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ اصْبِرُوْا، فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۷۰۶۸، ترمذی حدیث رقم:۲۲۰۶]۔

ترجمہ: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس آئے۔ہم نے ان سے حجاج کی طرف سے ہونے والے مظالم کی شکایت کی۔فرمایا صبر کرو۔تم پر بعد میں آنے والا ہر زمانہ پہلے سے پر خطر ہوگا۔حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جاملو گے۔میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی تھی۔

(344)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاۤءِ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۶۷۹۶، بخاری حدیث رقم:۱۰۰، ترمذی حدیث رقم:۲۶۵۲، ابن ماجۃ حدیث رقم:۵۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ علم کو اچک کر قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے اسے کھینچ لے بلکہ علماء کو قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہ رہے گا۔لوگ جاہلوں کو اپنا سربراہ بنالیں گے۔پھر ان سے سوال پوچھے جائیں گے۔وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(345)۔وَعَنْ عَلِيٍّؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ اَنْ يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ، وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى، عُلَمَاۤؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاۤءِ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم:۱۹۰۸]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَبَشِيْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ ثِقَةٌ وَلَوْ شَاخَ

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر وہ وقت ضرور آئے گا کہ اسلام کا محض نام باقی رہ جائے گا اور قرآن محض رسم ہو کر رہ جائے گا۔ان کی مسجدیں آباد ہوں گی اور وہ ہدایت سے خالی و خراب

ہوں گی۔ان کے علماء آسمان کے نیچے کی ہر چیز سے بدتر ہوں گے۔انہی میں سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں واپس جائے گا۔

(346)۔وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاۤءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۶۷۸۶، بخاری حدیث رقم:۵۲۳۱، ترمذی حدیث رقم:۲۲۰۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۰۴۵]۔

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا۔اور جہالت زیادہ ہو جائے گی اور زنا کثرت سے ہوگا اور شراب نوشی کثرت سے ہوگی۔اور مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد متولی ہوگا۔

(347)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ اِذْ جَاۤءَ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔اس نے کہا قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا۔اس نے کہا اس کے ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب حکومت نااہلوں کے سپرد کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

(348)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دِوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ، وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا، فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاۤءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۲۲۱۱]۔ وَقَالَ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو غنیمت،

زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے۔ دین کی غرض کے علاوہ کسی دوسری غرض سے تعلیم حاصل کی جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست سے قریب اور اپنے باپ سے دور رہے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کا برا آدمی اسکی قیادت کرے، قوم میں ذلیل آدمی معزز شمار ہونے لگے، آدمی کا احترام اسکے شر سے ڈرتے ہوئے کیا جائے، گانے بجانے والی عورتیں اور موسیقی کے آلات سرِ عام آ جائیں، شرابیں پی جائیں اور اس امت کے بعد والے اگلوں پر لعنت بھیجیں تو ایسے وقت میں سرخ آندھی، زلزلے، زمین میں دھنسنے، شکل بدلنے، پتھر برسنے کا انتظار کرنا اور ایسی نشانیاں جو اس طرح مسلسل آئیں گی جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹے تو دانے متواتر گرتے ہیں۔

(349)۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ ؓ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ مَا تَذَاكَرُونَ؟ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٢٨٥، ابو داؤد حديث رقم: ٤٣١١، ترمذي حديث رقم: ٢١٨٣، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٤١، ٤٠٥٥]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آفتابِ نبوت ہم پر طلوع ہوا۔ ہم باتیں کر رہے تھے۔ فرمایا: کیا باتیں کر رہے ہو؟ صحابہ نے بتایا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ فرمایا: وہ اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ ﷺ نے دھویں، دجال، دابۃ، سورج کے مغرب سے نکلنے، عیسیٰ بن مریم کے نازل ہونے، یاجوج ماجوج اور تین قسم کا دھنسنا یعنی مشرق میں، مغرب میں اور جزیرہ عرب میں زمین کا بیٹھ جانا اور سب سے آخر میں آگ کا ذکر فرمایا جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے محشر تک ہانک کر لے آئے گی۔

فِتْنَةُ الْخَوَارِجِ

خوارج کا فتنہ

(350)۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ

غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ، فَقَالَ، اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِنْ عَصَيْتُهُ؟ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي؟ قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ، يَرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُو دَاوُد، وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي، وَفِي رِوَايَةٍ كَانَ الرَّجُلُ كَثَّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقَ الرَّأْسِ مُشَمِّرَ الْإِزَارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٢٤٥١، بخاري حديث رقم: ٣٣٤٤، ٤٣٥١، ٤٦٦٧، ابو داؤد حديث رقم: ٤٧٦٤، نسائي حديث رقم: ٢٥٧٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سونا بھیجا جو ابھی تک اپنی مٹی میں ہی تھا۔ رسول اللہ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ ایک آدمی آ گیا جس کی داڑھی گھنی تھی۔ دونوں گال پھولے ہوئے تھے، دونوں آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی ابھری ہوئی تھی اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ کیا وہ مجھے اہل زمین پر امین مقرر کرتا ہے اور تم نہیں کرتے ہو؟ فرماتے ہیں کہ پھر وہ آدمی لوٹ گیا۔ صحابہ میں سے ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی غالباً وہ خالد بن ولید تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نسل میں سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔ اگر میں انہیں پا لیتا تو قوم عاد کی طرح انہیں قتل کر دیتا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کے بارے میں اجازت دیجیے میں اس کی گردن مار دوں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اس کے اور بھی ساتھی ہیں جن کی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی گھنی داڑھی والا منڈے ہوئے سر والا اور اونچے تہبند والا تھا۔

(351)۔وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ

وَفُرْقَةٌ ، قَومٌ يُحْسِنُونَ القِيلَ وَيُسِيئُونَ الفِعْلَ ، يَقْرَؤُنَ القُرانَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَايَرجِعُونَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوقِهٖ ، هُمْ شَرُّ الخَلْقِ وَالخَلِيقَةِ، طُوبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ لَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاسِيمَاهُمْ ؟ قَالَ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ رَوَاهُ ابُودَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٤٧٦٥]۔ صَحِيحٌ وَشَاهِدُهٗ فِي الصَّحِيحَيْنِ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷛ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا۔ میری اُمت میں جلد ہی اختلاف اور تفرقہ ہوگا۔ ایک قوم ایسی ہوگی جو حسین بات کرے گی مگر برا عمل کرے گی۔ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، واپس نہیں آئیں گے جب تک وہ تیر اپنی کمان میں واپس نہ آئے۔ وہ انسانوں اور حیوانوں میں سب سے زیادہ شریر ہوں گے۔ خوشخبری ہو اسے جس نے انہیں قتل کیا اور انہوں نے اسے قتل کیا۔ وہ لوگوں کو اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے حالانکہ ان کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ جس نے ان سے جنگ کی وہ ان کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کی نشانی سر منڈوانا ہے۔

(352)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيفٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَتِيهُ قَومٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُؤُسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِي رِوَايَةِ اَبِي سَعِيدٍ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٤٧٢]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم نکلے گی جن کے سر منڈے ہوئے ہوں گے۔ حضرت ابوسعید ﷛ کی روایت میں ہے کہ ان کی نشانی سر منڈانا ہے۔

(353)۔ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَ قَالَ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوا اِلٰى ايَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری کتاب:٨٨ باب:٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو اللہ کی مخلوق میں سب سے شرارتی سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ان آیات کے پیچھے پڑے ہیں جو کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور انہوں نے وہ مسلمانوں پر فٹ کر دی ہیں۔

(354)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا ، قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا ، قَالَ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

لَنَا فِي يَمَنِنَا ، قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا ، فَاَظُنُّهٗ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٧٠٩٤ ، ترمذی حديث رقم:٣٩٥٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اور عرض کیا۔ اے میرے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے میرے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے، صحابہ نے عرض کیا ہمارے نجد میں بھی برکت ہو۔ فرمایا: اے میرے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے میرے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے نجد میں بھی برکت ہو۔ میرا خیال ہے تیسری مرتبہ فرمایا، وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

(355)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلَ الْمَشْرِقِ يَقُولُ، اَلَا اِنَّ الفِتْنَةَ هٰهُنَا ، اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [موطا مالك كتاب الاستيذان باب ما جاء فى المشرق حديث رقم :٢٩ ، مسلم حديث رقم:٧٢٩٢ ، بخاری حديث رقم:٧٠٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ مشرق کی طرف چہرہ انور کر کے تشریف فرما تھے اور فرما رہے تھے، خبردار فتنہ اس طرف ہے، خبردار فتنہ اس طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

فِتْنَةُ الرَّوَافِضِ

روافض کا فتنہ

(356)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي ﷛ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ،لَاتَسُبُّوا اَصْحَابِي، فَلَو اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا ، مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِم وَلَا نَصِيفَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم : ٦٤٨٨، بخاری حديث رقم:٣٦٧٣، ترمذی حديث رقم:٣٨٦١، ابن ماجة حديث رقم:١٦١، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٥٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان میں سے کسی ایک کے مُد، یا اس کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (مُد سے مراد رطل کا تیسرا حصہ جَو ہیں، مد تقریباً ایک کلوگرام کے برابر ہے)۔

(357)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حدیث رقم:٣٨٦٦]۔ مَرَّ تَخْرِيْجُهٗ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت۔

(358)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ كَمَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهٗ عَلَانِيَةً، لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ، وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً، قَالُوْا: مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حدیث رقم:٢٦٤١]۔ وَقَالَ مُفَسَّرٌ غَرِيْبٌ، وَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِيْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ بِلَفْظِ: اِفْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى إِحْدٰى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى إِحْدٰى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً [ابو داؤد حدیث رقم :٤٥٩٦، ترمذی حدیث رقم:٢٦٤٠]۔ وَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ زَادَ "وَهِيَ الْجَمَاعَةُ" [ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٩٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر قدم بہ قدم وہی حالات گزریں گے جو بنی اسرائیل پر گزرے، حتیٰ کہ اُن میں سے اگر کوئی شخص اپنی ماں کے پاس اعلانیہ گیا تھا تو میری میں بھی کوئی ایسا شخص ہوگا جو یہی حرکت کرے گا، اور بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، وہ سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقے کے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: جس راستے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

(359)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهٗ عَلِيٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ قَوْمٌ يَّنْتَحِلُوْنَ حُبَّ أَهْلِ الْبَيْتِ لَهُمْ نَبْزٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ، قَاتِلُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيْ [المعجم الكبير للطبرانی حدیث رقم:١٢٨٢٢، مجمع الزوائد ٧٤٩/٩ حدیث رقم:١٦٤٣٤]۔ إِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس حضرت علی بھی تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی جلد ہی میری امت میں ایک قوم ہوگی جو اہلِ بیت کی محبت کا ڈھونگ رچائے گی، ان کا ایک خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کا نام دیا جائے گا، ان سے جنگ کرو بے شک وہ مشرک ہیں۔

(360)۔ عَنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اخْتَارَنِيْ وَ اخْتَارَ لِيْ أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِيْ مِنْهُمْ وُزَرَاءَ، وَأَنْصَارًا وَ أَصْهَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيْ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم: ٤٥٦]۔ قَالَ الْهَيْثَمِيْ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عویم بن ساعدہ ؓ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے صحابہ کو چن لیا، ان میں سے کچھ کو میرے لیے وزراء بنایا، اور انصار، اور سسرال بنایا، جس نے اُن کو گالی دی اس پر اللہ کی لعنت ہے، فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(361)۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِيْ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدِيْ، فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ، فَسَبَقَهَا عَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا أَنَّهٗ مِمَّنْ يَّزْعَمُ أَنَّهٗ يُحِبُّكَ أَقْوَامٌ يَرْفُضُوْنَ الْإِسْلَامَ، ثُمَّ يَلْفِظُوْنَهٗ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، لَهُمْ نَبْزٌ يُقَالُ لَهُمْ: اَلرَّافِضَةُ، فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ، فَجَاهِدْهُمْ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِمْ؟ قَالَ: لَا يَشْهَدُوْنَ جُمُعَةً، وَلَا جَمَاعَةً وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ الْأَوَّلِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيْ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيْهِ: الْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٦٦٠٥، مجمع الزوائد حدیث رقم :١٦٤٣١]۔ و رواه عبد الله بن احمد بسند آخر ان عليا ؓ قال ينتحلون حبنا اهل البيت و ليسوا كذالك و آية ذالك انهم يشتمون ابا بكر و عمر [السنة حديث رقم : ١٢٠١]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میری باری کی رات تھی، اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تھے، آپ کے پاس شہزادی فاطمہ حاضر ہوئیں، علی ان سے پہلے پہنچ گئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہیں، مگر تمہاری محبت کا دعویٰ کرنے والوں میں سے کچھ اقوام ایسی ہوں گی جو اسلام سے

نکل چکے ہوں گے، صرف زبانی اسلام کا دعویٰ کریں گے، قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، ان کا خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا، اگر تم انہیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو، بے شک وہ مشرک ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: وہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوں گے، اور نہ ہی جماعت کے وقت حاضر ہوں گے، اگلے گزرے ہوئے لوگوں پر طعن کریں گے۔

(362)۔عَنْ عَلِيِّ الْمُرْتَضىٰ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَظْهَرُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمُّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ الْإِسْلَامَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم :٨١١، السنة لعبد الله ابن احمد حديث رقم : ١١٩٧، ١١٩٨، ١١٩٩، ١٢٠٠، مسند البزار حديث رقم: ٢٧٧٦، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٦٤٣٥]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ جِدًّا

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی جنہیں رافضی کہا جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔

(363)۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبُ الْإِيْمَانِ وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ [شعب الايمان حديث رقم: ٩٤٦٤، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم: ٦٧٧٢]۔حَسَنٌ لِتَعَدُّدِ طُرُقِهٖ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی بدعتی کا احترام کیا اس نے اسلام کو گرا دینے میں مدد کی۔

(364)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَبَى اللّٰهُ اَنْ يَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَتُوْبَ مِنْ بِدْعَتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم : ٥٠]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صاحب بدعت کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک وہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کرے۔

(365)۔عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَى الْعَالِمِ اَنْ يُّظْهِرَ عِلْمَهٗ ، فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا رَوَاهُ الْخَلَّالُ فِی السُّنَّةِ [السنة للخلال حديث رقم : ٧٨٧ و قال

اسناده ضعيف ، و كذا فی الصواعق المحرقة صفحة٣ ومثله فی الجامع الصغير حديث رقم :٧٥١ وعزاه الى ابن عساكر وَقَالَ ضَعِيْفٌ ، وَنَقَلَهُ الْمُجَدِّدُ لِلْاَلْفِ الثَّانِیِّ وَاعْتَمَدَ عَلَيْهِ وَاسْتَدَلَّ بِهٖ]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب فتنے یا بدعات ظاہر ہو جائیں، اور میرے صحابہ کو گالیاں دی جائیں، تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے، جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ کی لعنت، تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت، اللہ اس کی طرف سے کوئی عوض اور بدلہ قبول نہیں کرے گا۔

(366)۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : سَيَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ يُحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَا تَسْمَعُوْا بِهٖ اَنْتُمْ وَلَا آبَاءُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مقدمة مسلم حديث رقم: ١٥، ١٦، مسند احمد ٣٤٩/٢ حديث رقم: ٨٦١٧، الجامع الصغير حديث رقم: ٤٧٨٠]۔

ترجمہ: آخری زمانے میں میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جو تمہیں ایسی باتیں بتائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی، تم پر لازم ہے کہ ان سے بچ کے رہو۔

(367)۔كَانَ مُحَمَّدُ بْنِ سِيْرِيْنَ التَّابِعِی عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ يَرٰى: اَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِیٍّ الْكِذْبُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حديث رقم: ٣٧٠٧]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ تھی کہ: بے شک حضرت علی ﷺ کی طرف منسوب کر کے روایت کی جانے والی اکثر باتیں جھوٹ ہیں۔

(368)۔عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ يَقُوْلُ : لَمْ يَكُنْ يُصَدَّقُ عَلٰى عَلِیٍّ ﷺ فِی الْحَدِيْثِ عَنْهُ اِلَّا مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مقدمة صحيح لمسلم حديث رقم: ٢٥]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی ﷺ کی طرف منسوب کی گئی احادیث کو تسلیم نہیں کیا جاتا تھا سوائے ان احادیث کے جو عبداللہ بن مسعود اور ان کے شاگردوں نے روایت کی ہوں۔

(369)۔عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ : لَمَّا اَحْدَثُوْا تِلْكَ الْاَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِیٍّ ﷺ ، قَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ : قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَیَّ عِلْمٍ اَفْسَدُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مقدمة صحيح لمسلم حديث رقم: ٢٤]۔

ترجمہ: ابواسحاق فرماتے ہیں کہ: جب حضرت علی ؓ کے بعد لوگوں نے یہ چیزیں گھڑ لیں تو حضرت علی ؓ کے شاگردوں میں سے ایک نے کہا: اللہ انہیں تباہ کرے، انہوں نے کیسے قیمتی علم کو خراب کر دیا ہے۔

(370)۔عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ: کَتَبْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَسْاَلُهُ اَنْ یَّکْتُبَ لِیْ کِتَاباً وَیُخْفِیَ عَنِّیْ ، فَقَالَ : وَلَدٌ نَاصِحٌ ، اَنَا اَخْتَارُ لَهُ الْاُمُوْرَ اِخْتِیَاراً وَّاُخْفِیْ عَنْهُ ، قَالَ : فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِیٍّ ؓ ، فَجَعَلَ یَکْتُبُ مِنْهُ اَشْیَاءَ ، وَیَمُرُّ بِهِ الشَّیْءُ فَیَقُوْلُ : وَاللّٰهِ مَا قَضٰی بِهٰذَا عَلِیٌّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ ضَلَّ [مقدمة صحيح لمسلم حديث رقم: ٢٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ ؓ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابنِ عباس کی طرف خط لکھا کہ میری طرف کچھ احادیث لکھوا کر بھیج دیں اور میری سمجھ سے بالاتر نہ لکھیں۔ حضرت ابنِ عباس نے سوچا کہ یہ شخص نیک فطرت ہے، میں احادیث کے لکھے ہوئے ذخیرہ میں سے منتخب کر کے چھپا کر اس کو بھیجتا ہوں، اس کے بعد حضرت ابنِ عباس نے حضرت علی کے لکھے ہوئے فیصلے منگوائے اور ان میں سے کچھ باتیں لکھنا شروع کیں، مطالعہ کے دوران حضرت ابنِ عباس فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم یہ حضرت علی کے فیصلے نہیں بلکہ یہ تو کسی گمراہ شخص کے فیصلے ہیں۔

(371)۔عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْراً فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ [مسند احمد حديث رقم : ٢١٦١٦، ابو داؤد حديث رقم: ٤٧٥٨]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی۔

ذِکْرُ الْمَهْدِیِّ ؓ

امام مہدی ؓ کا بیان

(372)۔عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الْمَهْدِیُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ ابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٤، ابن ماجه حديث رقم: ٤٠٨٦، شرح السنة حديث رقم: ٤٢٨٠]۔ اِسْنَادُهٗ جَیِّدٌ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری عترت میں سے ہوگا۔ فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔

(373)۔وَعَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ ؓ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِهِ الْحَسَنِ ، قَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِهُهٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یُشْبِهُهٗ فِی الْخَلْقِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٩٠]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضی ؓ نے اپنے بیٹے حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ بے شک میرا یہ بیٹا سید ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے نام دیا ہے۔ اس کی پشت سے ایک آدمی نکلے گا جس کا نام تمہارے نبی والا رکھا جائے گا۔ وہ اخلاق میں نبی سے مشابہ ہوگا مگر صورت میں مشابہ نہیں ہوگا۔

(374)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیْ وَاَبُوْدَاوٗدَ [ترمذی حديث رقم: ٢٢٣٠، ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٢، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٠٣٦ و قال الذهبي صحيح]۔ قَالَ التِّرْمِذِیْ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی حتی کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب کا مالک بن جائے گا۔ اس کا نام میرے نام سے مطابق ہوگا۔

(375)۔وَعَنْ زِرٍّ ؓ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ ، حَتّٰی یَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّیْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِیْ وَاسْمُ اَبِیْهِ اِسْمَ اَبِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٢، ترمذی حديث رقم: ٢٢٣١]۔ اَلْحَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت زر ؓ نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خواہ دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے پھر بھی اللہ اس دن کو لمبا کر دے گا حتی کہ ایک آدمی کو مجھ سے یا فرمایا میرے اہل بیت سے بھیجے گا جس کا نام میرے والا ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد گرامی والا ہوگا۔

(376)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَهْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی

اَلْجَبْهَةِ ، اَقْنَى الْاَنْفِ ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا ، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد [ابو داؤد حديث رقم :٤٢٨٥ ، شرح السنة حديث رقم: ٤٢٨٠ ، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٨٤٨ و فيه عمران قال الذهبي هو ضعيف]۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوگا۔ کھلی پیشانی والا، بلند بینی والا، زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ سات سال حکومت کرے گا۔

(377)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ يَكُوْنُ اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاتِيْهِ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ ، فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ ، فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهٗ ، ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا ، فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ ، وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِی النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِی الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِی الْاَرْضِ ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّیْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٨٦]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک خلیفہ کی موت پر اختلاف ہوگا۔ اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ چلا جائے گا۔ اہل مکہ میں سے لوگ اسکے پاس آئیں گے۔ وہ اسے باہر نکالیں گے حالانکہ وہ نہیں چاہے گا۔ وہ اس کے ہاتھ پر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے۔ شام سے ایک دستہ اسکے مقابلے کے لیے بھیجا جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ منظر دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے سرکردہ لوگ اسکے پاس آ کر اسکی بیعت کریں گے، پھر قریش میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگا۔ اسکے ننہال بنو کلب ہوں گے وہ انکی طرف فوج بھیجے گا وہ اس فوج پر غالب آ جائیں گے۔ یہ بنی کلب کا لشکر ہوگا۔ وہ لوگوں میں انکے نبی کی سنت کے مطابق احکام نافذ کرے گا۔ اسلام زمین پر اپنی گردن ڈال دے گا۔ وہ سات سال تک رہے گا۔ پھر وفات پائے گا اور مسلمان اس پر جنازہ پڑھیں گے۔

خُرُوْجُ الدَّجَّالِ

دجّال کا نکلنا

(378)۔عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٣٩٥]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت آدم کے پیدا ہونے سے لے کر قیامت قائم ہونے تک دجال سے سخت کوئی معاملہ نہیں۔

(379)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى ، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٧٣٦١ ، بخاری حديث رقم: ٣٤٣٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور بے شک مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ جیسے اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

(380)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ ، اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٧٣٦٣ ، بخاری حديث رقم: ٧١٣١ ، ترمذی حديث رقم: ٢٢٤٥ ، ابو داؤد حديث رقم: ٤٣١٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نبی نہیں جس نے اپنی اُمت کو کانے کذاب سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار وہ کانا ہوگا اور بے شک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔

(381)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّهٗ يَجِیْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، فَالَّتِیْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِیَ النَّارُ ، وَاِنِّیْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٧٣٧٢ ، بخاری حديث رقم: ٣٣٣٨ ، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٧١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں بات بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی اُمت کو نہیں بتائی۔ بے شک وہ کانا ہے اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ جیسی چیزیں لے کر آئے گا۔ جسے وہ جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی۔ میں تمہیں ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(382)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَاتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ ، حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ یَهْلِكُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳۳۵۱ ، ترمذی حدیث رقم:۲۲۴۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مسیح دجال مشرق سے آئے گا، اس کی منزل مدینہ ہوگا۔حتیٰ کہ وہ اُحد کے پیچھے پڑاؤ ڈالے گا۔ پھر فرشتے اس کا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں وہ ہلاک ہوگا۔

(383)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَاَیْتُنِی اللَّیْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَیْتُ رَجُلًا آدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ ، لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِیَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰی عَوَاتِقِ رَجُلَیْنِ یَطُوفُ بِالْبَیْتِ ، فَسَئَلْتُ مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِیْحُ بْنُ مَرْیَمَ ، قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی ، كَاَنَّ عَیْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَیْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا یَدَیْهِ عَلٰی مَنْكِبَیْ رَجُلَیْنِ یَطُوفُ بِالْبَیْتِ ، فَسَئَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ رَوَاهُ مَالِك وَمُسْلِم وَالْبُخَارِی [موطا مالك كتاب صفة النبی ﷺ باب ما جاء فی صفة عیسی ابن مریم علیه السلام والدجال حدیث رقم:۲ ، مسلم حدیث رقم:۴۲۵ ، بخاری حدیث رقم:۵۹۰۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج رات خواب میں کعبے کے پاس گندمی رنگ کے ایک خوبصورت آدمی کو دیکھا جتنے گندمی رنگ کا کوئی خوبصورت ترین آدمی تم نے دیکھا ہو۔ اس کے گیسو کندھوں تک تھے۔ اتنے خوبصورت جتنے خوبصورت بال تم نے دیکھے ہوں گے۔ ان میں کنگھی کی ہوئی تھی اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لے کر کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کہنے لگے یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ فرمایا پھر میں نے گھنگریالے بالوں والے ایک دائیں آنکھ سے کانے آدمی کو دیکھا جس کی آنکھ گویا پھولا ہوا انگور تھی۔ میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سے وہ ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ دو

آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ کہنے لگے یہ مسیح دجال ہے۔

(384)۔وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِیَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ یُنَادِی الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِی صَفِّ النِّسَاءِ ، فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ ، جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَضْحَكُ فَقَالَ لِیَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ اِنِّی وَ اللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِی حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِی كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِی اَنَّهٗ رَكِبَ فِی سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ فَارْفَؤُا اِلٰی جَزِیْرَةٍ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِی اَقْرُبِ السَّفِیْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِیْرُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوا وَیْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فِی الدَّیْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰی خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَیْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا، حَتّٰی دَخَلْنَا الدَّیْرَ، فَاِذَا فِیْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ مَا رَاَیْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَاَشَدُّهٗ وِثَاقًا، مَجْمُوْعَةٌ یَدَاهُ اِلٰی عُنُقِهٖ، مَا بَیْنَ رُكْبَتَیْهِ اِلٰی كَعْبَیْهِ بِالْحَدِیْدِ قُلْنَا وَیْلَكَ ! مَا اَنْتَ؟ قَالَ قَدَرْتُمْ عَلٰی خَبَرِی فَاَخْبِرُوْنِی مَا اَنْتُمْ ؟ قَالُوا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا سَفِیْنَةً بَحْرِیَّةً فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا ، فَدَخَلْنَا الْجَزِیْرَةَ فَلَقِیَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ ، فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ ، اِعْمِدُوا اِلٰی هٰذَا فِی الدَّیْرِ ، فَاَقْبَلْنَا اِلَیْكَ سِرَاعًا ، فَقَالَ ، اَخْبِرُوْنِی عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ ؟ قُلْنَا نَعَمْ ، قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ ، قَالَ ، اَخْبِرُوْنِی عَنْ بُحَیْرَةِ الطَّبَرِیَّةِ هَلْ فِیْهَا مَاءٌ ؟ قُلْنَا هِیَ كَثِیْرَةُ الْمَاءِ ، قَالَ اِنَّ مَاءَهَا یُوْشِكُ اَنْ یَذْهَبَ، قَالَ، اَخْبِرُوْنِی عَنْ عَیْنِ زُغَرَ هَلْ فِی الْعَیْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ یَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَیْنِ؟ قُلْنَا نَعَمْ هِیَ كَثِیْرَةُ الْمَاءِ وَاَهْلُهَا یَزْرَعُوْنَ مِنْ مَاءِهَا ، قَالَ ،اَخْبِرُوْنِی عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ، قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ یَثْرِبَ ، قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا نَعَمْ ، قَالَ كَیْفَ صَنَعَ بِهِمْ ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰی مَنْ یَلِیْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ ، قَالَ

اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيعُوهُ ، وَاِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي ، اَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّي يُوشِكُ
يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِي اَرْبَعِينَ
غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا ، كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا ، اِسْتَقْبَلَنِي
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا ، وَاِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا ، قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ ، هٰذِهِ طَيْبَةُ ، هٰذِهِ طَيْبَةُ ، يَعْنِي الْمَدِينَةَ
اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ؟ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ ، اَلَا اِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ اَوْبَحْرِ الْيَمَنِ ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ
الْمَشْرِقِ مَا هُوَ ، وَاَوْمَا بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُودَاؤد [مسلم حديث رقم: ٧٣٨٦ ، ابوداؤد
حديث رقم: ٤٣٢٦ ، ترمذی حديث رقم: ٢٢٥٣ ، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠٧٤]۔

ترجمہ: حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے کو اعلان
کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہا تھا نماز لوگوں کو جمع کرنے والی ہے۔ میں مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ نماز پڑھی۔ میں خواتین کی صف میں تھی۔ جب آپ ﷺ اپنی نماز پڑھ چکے تو منبر پر تشریف فرما ہو گئے اور
آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: ہر انسان اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے پھر فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو میں نے تمہیں
کیوں جمع کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کی قسم میں نے تمہیں ترغیب دینے
خوف دلانے کے لیے نہیں بلایا بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ تمیم داری ایک عیسائی آدمی تھا وہ آیا اور مسلمان ہو گیا۔ اس نے
مجھے ایک بات سنائی۔ وہ اس بات کے عین مطابق ہے جو میں تمہیں مسیح دجال کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ اس نے
مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تین آدمیوں کے ہمراہ سمندری کشتی میں سوار ہوا۔ ایک مہینے تک لہریں ان سے
سمندر میں کھیلتی رہیں۔ ایک روز وہ غروبِ آفتاب کے وقت ایک جزیرے پر لنگر انداز ہوئے اور چھوٹی کشتیوں میں
بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے۔ انہیں گھنے بالوں والا موٹا سا جانور ملا۔ بالوں کی کثرت کے باعث اسکے آگے
اور پچھلے حصے میں ہم تمیز نہیں کر پا رہے تھے۔ انہوں نے کہا خانہ خراب تو کون ہے؟ کہنے لگی میں جاسوس ہوں۔ تم کلیسا
میں اس آدمی کے پاس جاؤ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ جب اس نے ہمارے سامنے آدمی کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہ
شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے گئے حتیٰ کہ کلیسا میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسا آدمی ہم نے کبھی نہ

دیکھا تھا۔ وہ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ تھے۔ گھٹنوں سے ٹخنوں تک بیڑیوں سے جکڑا
ہوا تھا ہم نے کہا خانہ خراب تو کون ہے؟ کہا کہ میرے متعلق تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا تم بتاؤ کہ کون ہو؟ کہا کہ ہم عرب
کے رہنے والے ہیں۔ سمندری کشتی میں سوار ہوئے تھے کہ ایک مہینے تک لہریں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں۔ ہم جزیرے
میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک موٹا سا جانور ملا وہ بولی کہ میں جاسوس ہوں تم اس کلیسا میں اس کے پاس جاؤ۔ ہم
جلدی سے تیری طرف آ گئے۔ اس نے کہا کہ مجھے بیسان کے باغ کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پھل لگتے ہیں؟ ہم نے
کہا ہاں۔ اس نے کہا عنقریب وہ پھل نہیں دے گا۔ کہا کہ مجھے بحیرۂ طبریہ کے متعلق بتاؤ کہ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم
نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ کہا عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔ کہا کہ مجھے عین زغر کے متعلق بتاؤ کیا اس کے
چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے مالک چشمے کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہا کہ مجھے امیوں کے نبی
کے متعلق بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ مکرمہ سے نکل کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں۔ کہا کیا عرب
ان سے لڑے؟ ہم نے کہا ہاں۔ کہا ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ قرب و جوار کے عرب پر
غالب آئے اور وہ لوگ اطاعت گزار ہیں۔ اس نے کہا ان کی اسی میں خیر ہے کہ اس کی پیروی کریں اور میں تمہیں
اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں ہی دجال ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت ملے گی۔ پس میں نکل کر زمین میں
پھروں گا اور چالیس دنوں کے اندر کوئی ایسی بستی نہیں رہے گی جس میں نہ اتروں سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے وہ
دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ جب ان میں سے کسی کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو مجھے فرشتہ ملے گا جس کے
ہاتھ میں تلوار ہو گی۔ جس کے ساتھ مجھے روکے گا اور انکے ہر راستے پر حفاظت کے لیے فرشتے ہوں گے۔ راوی کا
بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا مبارک عصا منبر پر مارا اور فرمایا کہ یہ مدینہ طیبہ ہے۔ طیبہ ہے۔ طیبہ ہے۔ کیا میں
نے تمہیں بتایا نہیں تھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے، جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ بحرِ شام یا بحرِ یمن میں نہیں بلکہ مشرق کی جانب
ہے، اور دستِ مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

(385)۔وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ﷺ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ ،
فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ ، فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا ، فَقَالَ مَا
شَانُكُمْ ؟ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي
طَائِفَةِ النَّخْلِ ، فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ ، اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ

وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ، اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ ، عَيْنُهٗ طَافِئَةٌ ، كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ ، فَمَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ ، اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ ، فَعَاثَ يَمِيْنًا وَعَاثَ شِمَالًا ، يَاعِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا ، قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ ؟ قَالَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا ، يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ ، قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ ؟ قَالَ لَا ، اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ ، قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ ، فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ ، فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُوْنَ لَهٗ ، فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ ، وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِم سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوْعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ، ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُم فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ، ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ ، فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ وَيَضْحَكُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْذَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ ، اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ ، وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيْحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ ، وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ ، فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ ، فَيَقْتُلُهٗ ، ثُمَّ يَاْتِيْ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ ، فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ، فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ

الْيَوْمَ ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِم ، فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ ، فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ ، فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِيْ ثَمَرَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ ، وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ ، حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً ، فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِم ، فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيْ وَاَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ[مسلم حديث رقم: ۷۳۷۳ ، ترمذى حديث رقم: ۲۲٤۰ ، ابو داؤد حديث رقم: ٤۳۲۱ ، ابن ماجة حديث رقم: ٤۰۷٥]۔

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر فرمایا۔ آپ نے اس کے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے۔ جب ہم شام کے وقت آپ ﷺ کے پاس گئے تو آپ ﷺ ہمارے ان تاثرات کو بھانپ گئے آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! صبح آپ نے دجال کا ذکر کیا آپ نے اس کے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا۔ حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں سے مجھے زیادہ خوف ہے۔ اگر میری موجودگی میں دجال نکلا تو تمہارے بجائے میں اس سے مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہر شخص خود مقابلہ کرے گا اور ہر مسلمان پر اللہ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے۔ دجال نوجوان اور گھونگریالے بالوں والا ہوگا۔ اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ میں اس کو عبدالعزی بن قطن کے مشابہ قرار دیتا ہوں۔ تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں پڑھے۔ بلاشبہ شام اور عراق کے درمیان سے اس کا خروج ہوگا وہ اپنے دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا یا

رسول اللہ وہ زمین میں کب تک رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن تک، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! پس جو دن ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز پڑھنا کافی ہوگا، آپ نے فرمایا: نہیں، تم اس کے لیے ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا، ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ زمین پر کس قدر تیز چلے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارش کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو، وہ ایک قوم کے پاس جا کر ان کو ایمان کی دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اگائے گی، ان کے چرنے والے جانور شام کو آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے لمبے، تھن بڑے اور کوکھیں دراز ہوں گی، پھر وہ دوسری قوم کے پاس جا کر ان کو دعوت دے گا، وہ اس کی دعوت کو مسترد کریں گے۔ وہ ان کے پاس سے لوٹ جائے گا، ان پر قحط اور خشک سالی آئے گی اور ان کے پاس ان کے مالوں سے کچھ نہیں رہے گا، پھر وہ ایک بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا اور زمین سے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو، تو زمین کے خزانے اس کے پاس ایسے آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس جاتی ہیں پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائے گا اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جیسے نشانہ پر کوئی چیز لگتی ہے، پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا، دجال کے اسی معمول کے دوران اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس دو زرد رنگ کے حلے پہنے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے، جس کافر تک بھی ان کی خوشبو پہنچے گی اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا، اور ان کی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی، وہ دجال کو تلاش کریں گے حتیٰ کہ بابِ لُدّ پر اس کو موجود پا کر قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت مسیح ابن مریم کے پاس ایک ایسی قوم آئے گی جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا، وہ ان کے چہروں پر دستِ شفقت پھیریں گے، اور انہیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے، ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا، میں نے اپنے کچھ بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے، تم میرے ان بندوں کو طور کی طرف اکٹھا کرو، اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا، اور وہ ہر بلندی سے بہ سرعت پھسلتے ہوئے آئیں گے، ان کی پہلی جماعتیں بحیرہ طبرستان سے گزریں گی اور وہاں کا تمام پانی پی لیں گی، پھر جب دوسری جماعتیں وہاں سے گزریں گی تو وہ کہیں گی

یہاں پر کسی وقت پانی تھا، اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے نزدیک بیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے سو دینار سے افضل ہوگی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب دعا کریں گے، تب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا تو صبح کو وہ سب یک لخت مر جائیں گے، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب زمین پر اتریں گے مگر زمین پر ایک بالشت برابر جگہ بھی ان کی گندگی اور بدبو سے خالی نہیں ہوگی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندے بھیجے گا، یہ پرندے ان لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک بارش بھیجے گا جو زمین کو دھو دے گی اور ہر گھر خواہ وہ مٹی کا مکان ہو یا کھال کا خیمہ وہ آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گا، پھر زمین سے کہا جائے گا تم اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکتیں لوٹاؤ، سو اس دن ان کی جماعت ایک انار کو (سیر ہو کر) کھالے گی، اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلہ کے لیے کافی ہو گی، اور دودھ دینے والی بکری ایک گھر والوں کے لیے کافی ہوگی، اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلم کی روح قبض کرے گی، اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح کھلے عام جماع کریں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

نُزُولُ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَآءِ بِجَسَدِهٖ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے جسم سمیت نازل ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا [النساء: ۱۵۷، ۱۵۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے یہود نے یقیناً قتل نہ کیا بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ [النساء: ۱۵۹] اور فرمایا: کوئی ایسا اہل کتاب نہیں جو اس پر اسکی موت سے پہلے پہلے ایمان نہ لائے۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا [ال عمران ۴۶] اور فرمایا وہ لوگوں سے پنگھوڑے میں اور ادھیڑ عمر میں باتیں کرتا ہے۔ وَقَالَ تَعَالٰى مَاقَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ [النساء: ۱۵۷] اور فرمایا انہوں نے اسے نہ تو قتل کیا اور نہ ہی پھانسی پر چڑھایا بلکہ کوئی شخص ان کے لیے تشبیہ دیا گیا۔ وَقَالَ تَعَالٰى وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ [الزخرف: ۶۱] اور فرمایا بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے۔ وقال

تعالى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ [آل عمران:٥٥] اور فرمایا کہ بے شک میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا۔

(386)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْحَرْبَ وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ ، حَتّٰى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٣٤٤٨ ، مسلم حدیث رقم:٣٨٩ ، ترمذی حدیث رقم:٢٢٣٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوگا، فیصلے کرے گا، عدل کرے گا، صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کردے گا۔ جنگ بند کردے گا اور مال کو بہادے گا حتیٰ کہ اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوجائے گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ کوئی اہل کتاب نہیں جو اس پر اس کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔

(387)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَعْنِي عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ إِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحُ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [ابو داؤد حدیث رقم:٤٣٢٤] ، وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ هُوَ مَرْبُوعُ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ حِينَ رَآهُ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ [مسلم حدیث رقم:٤١٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے اور اس کے درمیان یعنی حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اس نے نازل ہونا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو اسے پہچان لو۔ سرخی اور سفیدی سے ملا جلا آدمی ہے۔ وہ ہلکے پیلے رنگ کے کپڑوں میں ہوگا۔ ایسے لگے گا کہ اس کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں خواہ اس

تک رطوبت نہ پہنچی ہو۔ وہ لوگوں سے اسلام کی خاطر جنگ لڑے گا۔ پس صلیب کو کاٹ دے گا اور خنزیر کو قتل کردے گا اور جزیہ ختم کردے گا اور اس کے زمانے میں اللہ اسلام کے سواء تمام ملتوں کو ہلاک کردے گا۔ مسیح، دجال کو قتل کردے گا۔ وہ زمین میں چالیس سال گزارے گا۔ پھر اسے موت دی جائے گی اور مسلمان اس پر نماز جنازہ پڑھیں گے۔
مسلم کی روایت میں ہے کہ ان کی رنگت سرخی اور سفیدی کے درمیان ملی جلی تھی جب آپ ﷺ نے انہیں معراج کی رات دیکھا تھا۔

(388)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَنْزِلُ أَخِي ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ رَوَاهُ فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ وَكَذَا فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ [کنز العمال ٢٦٨/٧ ، مجمع الزوائد ٣٤٩/٧ حدیث رقم:١٢٥٤٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسے وقت میں میرا بھائی ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

(389)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْيَهُودِ إِنَّ عِيسٰى لَمْ يَمُتْ وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ [ابن جریر ٣٥٥/٣ حدیث رقم:٥٦٢٠ ، در منثور ٢٦/٢ ، ابن کثیر ٥٠٥/١]۔ صحیح ، و ما ارسله الحسن فهو عن سيدنا علي ؓ و كان يكتم اسمه من حجاج

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا: بے شک عیسیٰ نہیں مرے بلکہ وہ قیامت کے دن سے پہلے پہلے تمہارے پاس واپس آنے والے ہیں۔

(390)۔وَعَنْ رَبِيعٍ ؓ قَالَ إِنَّ النَّصَارٰى أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ رَبَّنَا حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَأَنَّ عِيسٰى يَأْتِي عَلَيْهِ الْفَنَاءُ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيرٍ [ابن جریر ٢٠١/٣ حدیث رقم:٥١٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ربیع ؓ فرماتے ہیں کہ عیسائی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے مرے گا نہیں اور عیسیٰ پر فنا آئے گی۔

(391)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ وَ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فَأَمَّكُمْ أَيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث

رقم:۳۹۲،۳۹۳ ، شرح السنة حديث رقم:۴۲۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہاری راہنمائی تمہاری شریعت کے مطابق کرے گا۔ ابن ابی ذئب نے فرمایا کہ وہ تمہاری راہنمائی اللہ کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت سے کرے گا۔

(392)۔ وَعَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُ اَمِيرُهُمْ تَعَالِ صَلِّ لَنَا ، فَيَقُولُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:۳۹۵]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری اُمت کا ایک گروہ حق کیلئے غالب ہو کر قیامت تک لڑتا ہی رہے گا۔ فرمایا پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ انکا امیر کہے گا آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے نہیں۔ تم میں سے بعض بعضوں پر امیر ہیں اللہ کی طرف سے اس اُمت کو اعزاز ہے۔

(393)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي[مسلم حديث رقم:۳۹۲ ، بخاری حديث رقم:۳۴۴۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(394)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِيكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي كِتَابِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَقَالَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ بُكَيْرٍ ، وَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ يُونُسَ ، وَ اِنَّمَا اَرَادَ نُزُوْلَهُ مِنَ السَّمَآءِ بَعْدَ الرَّفْعِ اِلَيْهِ[كتاب الاسماء والصفات للبيهقى ۲/ ۱۶۶]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب عیسیٰ ابن مریم تم میں آسمان سے نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(395)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:۳۰۳۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ابن مریم روحا کے راستے پر ضرور بہ ضرور حج یا عمرہ کے لیے یا دونوں کے لیے آتے ہوئے کلمہ توحید بلند کریں گے۔

(396)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَهْبِطَنَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَاِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتّٰى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَاَرُدَّنَّ عَلَيْهِ ، يَقُولُ اَبُوهُرَيْرَةَ اَيْ بَنِي اَخِي اِنْ رَاَيْتُمُوهُ فَقُولُوا اَبُوهُرَيْرَةَ يُقْرِءُكَ السَّلَامَ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ[مستدرك حاكم حديث رقم:۴۲۱۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم ضرور بر ضرور اتریں گے۔ حاکم، عادل، امام اور منصف بن کر اور حج یا عمرہ کے لیے یا دونوں کی نیت کر کے راستہ چلیں گے اور میری قبر پر ضرور آئیں گے حتیٰ کہ مجھے سلام کہیں گے اور میں ضرور بر ضرور انہیں جواب دوں گا۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھائی کے بیٹو! اگر تم انہیں دیکھو تو کہنا ابو ہریرہ آپ کو سلام کہتا ہے۔

(397)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُولَدُ لَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَاَرْبَعِينَ سَنَةً ، ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِي ، فَاَقُومُ اَنَا وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ مِنْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا [الوفا ۲/ ۸۱۴]۔ لَمْ يُعْرَفْ سَنَدُهٗ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف نازل ہوگا۔ پھر نکاح کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی اور پنتالیس سال زندہ رہے گا۔ پھر فوت ہوگا اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کیا جائے گا اور میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی مقبرے میں ابوبکر اور عمر کے درمیان اٹھیں گے۔

(398)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ؓ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرٰةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ ، وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ ، قَالَ اَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث

رقم:۳٦١٧]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِیُ حسنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام ﷜ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کی صفت تورات میں لکھی ہوئی ہے اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابومودود کہتے ہیں کہ روضہ انور میں ایک قبر کی جگہ ابھی باقی ہے۔

قِيَامُ السَّاعَةِ عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت کا شریر ترین لوگوں پر قائم ہونا

(399)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٩٥٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت صرف شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی۔

(400)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷜ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ ، اَللّٰهُ ، اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٧٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷜ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کسی ایک شخص کے ہوتے ہوئے بھی قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہہ رہا ہو۔

بَابُ شُئُوْنِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن کے معاملات کا باب

اَلنَّفْخُ فِی الصُّوْرِ وَالْحَشْرُ

صور پھونکا جانا اور حشر کا ہونا

وقال اللّٰہ تعالٰی وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ [يٰسين : ٥١] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور صور پھونکا جائے گا تو پھر وہ لوگ اپنی قبروں سے اپنے رب کی طرف جلدی جلدی چل پڑیں گے۔

(401)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤد وَالدَّارِمِی [ترمذی حديث رقم: ٢٤٣٠ ، ٣٢٤٤ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٧٤٢، سنن دارمی حديث رقم: ٢٨٠٠ ، مسند احمد حديث رقم:٦٥١٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷜ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

(402)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ، اَلنَّاقُوْرُ الصُّوْرُ، قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰی، وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری كتاب الرقاق باب نفخ الصور ، ترجمة الباب]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷜ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ کے بارے میں فرمایا: کہ ناقور سے مراد صور ہے اور فرمایا کہ راجفہ سے مراد پہلا پھونک ہے اور رادفہ سے مراد دوسرا پھونک ہے۔

(403)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَلرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ؟ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٧١٩٨ ، بخاری حديث رقم:٦٥٢٧ ، نسائی حديث رقم:٢٠٨٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٢٧٦ ، مسند احمد حديث رقم:٢٤٣١٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن، ختنہ کے بغیر اٹھائے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورتیں اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے؟ فرمایا: اے عائشہ معاملہ ایک دوسرے کو دیکھنے سے زیادہ سخت ہوگا۔

اَلْحِسَابُ وَالْمِيْزَانُ

حساب اور ترازو

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ

ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ [الزلزال :۷،۸] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو معمولی نیکی بھی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جو معمولی برائی
بھی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔ وَ قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ [الفاتحۃ :۳] اور فرمایا: بدلے کے دن کا
مالک۔ وَقَالَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ [البقرۃ :٤] اور فرمایا: وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

(404)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ
صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا ، قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ ؟ قَالَ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ
كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ ، اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ ، هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمِثْلُهٗ فِيْ
مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِيِّ واللفظ لاحمد [مسند احمد حدیث رقم: ۲٤۲۷۰ ، مسلم حدیث رقم: ۷۲۲۵، ۷۲۲٦،
۷۲۲۷، ۷۲۲۸ ، بخاری حدیث رقم: ۱۰۳، ٤۹۳۹ ، ترمذی حدیث رقم: ۲٤۲٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں یوں عرض کرتے ہوئے سنا: اے
میرے اللہ مجھ سے آسان حساب لے۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ آسان حساب کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اسکے اعمال نامے کو
دیکھے اور اس سے درگزر کر دے۔ بے شک اس دن جس سے حساب شروع ہو گیا اے عائشہ وہ ہلاک ہو گیا۔

اَلْحَوْضُ الْكَوْثَرُ

حوضِ کوثر

(405)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ
شَهْرٍ وَ زَوَايَاهُ سَوَاءٌ، مَاءُهٗ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهٗ
كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ ، مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَاُ اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث
رقم: ۵۹۷۱ ، بخاری حدیث رقم: ٦۵۷۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے
برابر طویل ہے۔ اور اس کے اضلاع برابر ہیں اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے
زیادہ اچھی ہے اور اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس میں سے پی لے گا ابد تک پیاسا نہ ہوگا۔

(406)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ

قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ ، قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ ، فَاِذَا طِيْنُهٗ
مِسْكٌ اَذْفَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ٦۵۸۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ میں ایک نہر پر
پہنچ گیا۔ جس کے دونوں کنارے ان موتیوں کے قبے تھے جو اندر سے خالی ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبریل یہ
کیا ہے؟ جبریل نے کہا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی خالص مشک ہے۔

اَلشَّفَاعَةُ

شفاعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ [البقرۃ: ۲۵۵] اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
کون ہے جو اسکی اجازت کے بغیر اس کے ہاں شفاعت کرے۔ وَقَالَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا [بنی اسرائیل: ۷۹] اور فرمایا: قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا کر دے۔

(407)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ
اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ
تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَ قَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ،
فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ ، اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ
فَسْئَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ ، فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَئَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ اَعْلَمُ ، فَقَالَ اللّٰهُ يَا
جِبْرِيْلُ ، اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث
رقم: ٤۹۹]۔ وَلَمَّا نَزَلَتْ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
اِذًا لَا اَرْضٰى وَ وَاحِدٌ مِنْ اُمَّتِيْ فِي النَّارِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم کے بارے
میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت فرمایا: اے میرے رب بے شک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ پس جس
نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے

ہیں۔ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا لیے اور دعا فرمائی: اے میرے اللہ میری امت میری امت اور آپ ﷺ رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل محمد کے پاس جاؤ۔ حالانکہ تیرا رب بہتر جانتا ہے مگر پھر بھی پوچھ کہ اسے کونسی بات رلا رہی ہے؟ آپ کے پاس جبریل حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو بات فرمائی تھی انہیں بتا دی۔ اللہ تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ نے فرمایا: اے جبریل۔ محمد کی طرف جاؤ اور کہو ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔

جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں ہوگا۔

(408)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَاْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ اِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهٗ كَلِيْمُ اللّٰهِ، فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَاِنَّهٗ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ، فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَاْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا، فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ، فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ اَحْمَدُهٗ بِهَا لَا تَحْضُرُنِيْ الْاٰنَ، فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ، ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا،

فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَاْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤٧٩، بخاری حديث رقم: ٧٥١٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو کر گھوم رہے ہوں گے، حضرت آدم کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے رب کے ہاں ہماری شفاعت فرمایئے، آپ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ ابراہیم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں، لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ موسیٰ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے کلیم ہیں، لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ محمد کے پاس جاؤ، پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے، تو میں کہوں گا میں اس کام کے لیے موجود ہوں، پھر میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا، مجھے اجازت دے دی جائے گی، اللہ تعالیٰ مجھے حمد کے ایسے طریقے الہام فرمائے گا جو اِس وقت میرے خیال میں حاضر نہیں ہیں، میں اس کی ان تعریفات کے ساتھ حمد کروں گا، اور اس کے آگے سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، پھر کہا جائے گا کہ جایئے جس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا، پھر سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، کہا جائے گا جایئے جس کے دل میں ایک ذرہ برابر یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، پھر واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا، پھر اس کے آگے سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، کہا جائے گا جایئے جس کے دل میں رائی کے چھوٹے سے چھوٹے، اس سے بھی چھوٹے دانے کے

برابر ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اسکی حمد کروں گا، پھر سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب مجھے اجازت دے کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا (اسے جہنم سے نکال لوں)، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کیلیے یہ نہیں تھا پھر بھی مجھے اپنی عزت اور جلال اور کبریائی اور عظمت کی قسم ہے کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا میں اسے جہنم سے نکال دوں گا۔

(409)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَنْ یَشْفَعَ لِی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ، فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ ، قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَیْنَ اَطْلُبُكَ ؟ قَالَ اُطْلُبْنِی اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِی عَلَی الصِّرَاطِ ، قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِی عِنْدَ الْمِیْزَانِ ، قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِیْزَانِ ، قَالَ فَاطْلُبْنِی عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّی لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۴۳۳]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں کروں گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا مجھے تلاش کر لینا۔ سب سے پہلے تم مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا اگر میں آپ سے صراط پر نہ مل سکوں تو پھر؟ فرمایا پھر ترازو کے پاس مجھے تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا اگر میں آپ سے ترازو کے پاس بھی نہ مل سکوں تو پھر؟ فرمایا مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا۔ میں ان تین مقامات سے غائب نہیں ہوں گا۔

(410)۔وَعَنْ حُذَیْفَةَ وَ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَی النَّاسَ فَیَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَیَاْتُوْنَ آدَمَ ، فَیَقُوْلُوْنَ یَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِیْئَةُ اَبِیْكُمْ ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلَی ابْنِی اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ ، قَالَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِیْلًا مِنْ وَرَآءَ وَرَآءَ ، اِعْمَدُوْا اِلٰی مُوْسٰی الَّذِیْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِیْمًا ، فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ، فَیَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ ، اِذْهَبُوْا اِلٰی عِیْسٰی كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهٖ ، فَیَقُوْلُ عِیْسٰی لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ، فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُوْمُ فَیُؤْذَنُ لَهٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ ، فَیَقُوْمَانِ جَنَبَتَیِ الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَشِمَالًا ، فَیَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ ، قَالَ قُلْتُ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی اَیُّ شَیْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟

قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الْبَرْقِ كَیْفَ یَمُرُّ وَیَرْجِعُ فِی طَرْفَةِ عَیْنٍ ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّیْحِ ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّیْرِ وَشَدِّ الرِّحَالِ تَجْرِی بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِیُّكُمْ قَائِمٌ عَلَی الصِّرَاطِ یَقُوْلُ یَارَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ ، حَتّٰی تَعْجَزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ ، حَتّٰی یَجِیْءَ الرَّجُلُ فَلَا یَسْتَطِیْعُ السَّیْرَ اِلَّا زَحْفًا ، قَالَ وَفِی حَافَتَیِ الصِّرَاطِ كَلَالِیْبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُوْرَةٌ ، تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْسٌ فِی النَّارِ وَالَّذِی نَفْسُ اَبِی هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ اَنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۸۲]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ مومنین کھڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ جنت ان کے قریب کر دی جائے گی۔ وہ حضرت آدم کے پاس جائیں گے۔ کہیں گے اے ہمارے جدِ امجد ہمارے لیے جنت کھلوایئے۔ وہ فرمائیں گے تمہیں جنت سے تمہارے جدِ امجد کی لغزش نے ہی نکالا تھا۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ میں تو دور رہ کر خلیل تھا۔ تم لوگ موسیٰ کی طرف دھیان دو۔ جس نے اللہ سے خوب کلام کیا تھا۔ وہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں۔ عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں۔ پھر لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے۔ آپ ﷺ کھڑے ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ کو اجازت دی جائے گی اور امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا۔ وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ تم میں سے پہلا شخص بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بجلی کی طرح گزرنا کیا چیز ہے؟ فرمایا تم لوگ بجلی کی طرف نہیں دیکھتے جیسے گزرتی ہے اور پلک جھپکنے میں واپس لوٹتی ہے۔ پھر (اگلا آدمی) ہوا کی طرح، پھر پرندے کی طرح اور کجاوہ کسنے کی طرح، ان کے اعمال انہیں لے کر گزریں گے اور تمہارا نبی پل صراط پر کھڑا ہو گا عرض کر رہا ہو گا اے میرے رب! سلامت رکھنا، سلامت رکھنا۔ حتیٰ کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے۔ چنانچہ ایک آدمی آئے گا اور وہ چلنے کی طاقت نہیں رکھے گا۔ سوائے گھسیٹ کر چلنے کے۔ پل صراط کے دونوں طرف کنڈے لٹکے ہوئے ہوں گے۔ وہ حکم کے پابند ہوں گے۔ جس کے متعلق حکم ہو گا اسے پکڑ لیں گے۔ بعض زخمی ہو کر نجات پائیں گے اور بعض ہاتھ پاؤں باندھ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ بے شک جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت ہے۔

(411)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : شَفَاعَتِی لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِی رَوَاهُ التِّرْمِذِی

وَاَبُوداؤد وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ ؓ [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۳۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۷۳۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۴۳۱۰]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کیلئے ہے۔

(412)۔وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، رَجُلٌ یُؤْتٰی بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، فَیُقَالُ اَعْرِضُوا عَلَیْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهٖ وَارْفَعُوا عَنْهُ کِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَیْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهٖ، فَیُقَالُ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا وَکَذَا وَکَذَا؟ وَعَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا وَکَذَا وَکَذَا؟ فَیَقُولُ نَعَمْ، لَا یَسْتَطِیعُ اَنْ یُنْکِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ کِبَارِ ذُنُوبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَیْهِ، فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَکَ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَةٍ حَسَنَةً، فَیَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْیَاءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا، وَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۴۶۷، ترمذی حدیث رقم: ۲۵۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں سب سے آخر میں ڈالے جانے والے آدمی کو جانتا ہوں اور دوزخ سے سب سے آخر میں نکلنے والے آدمی کو جانتا ہوں۔ وہ ایک آدمی ہوگا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا۔ کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے بڑے گناہ اٹھا لو۔ پس اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کیے جائیں گے۔ کہا جائے گا تم نے فلاں فلاں دن یہ یہ عمل کیا؟ اور فلاں دن یہ یہ عمل کیا۔ وہ کہے گا جی، انکار نہ کر سکے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ کہیں وہ نہ پیش کر دیے جائیں۔ اسے کہا جائے گا تجھے ہر گناہ کے بدلے نیکی دی جاتی ہے۔ وہ بول اٹھے گا۔ اے میرے رب! میں نے بہت سے کام ایسے بھی کیے ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے پچھلے دانت مبارک نظر آ گئے۔

(413)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِی مَنْ یَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَشْفَعُ لِلْقَبِیلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ یَشْفَعُ لِلرَّجُلِ، حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۲۴۴۰]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت میں کچھ لوگ ایسے

ہوں گے جو ایک گروہ کی شفاعت کریں گے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو ایک قوم کیلیے شفاعت کریں گے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو ایک آدمی کی شفاعت کریں گے۔ حتیٰ کہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(414)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُصَفُّ اَهْلُ النَّارِ فَیَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ یَا فُلَانُ، اَمَا تَعْرِفُنِی؟ اَنَا الَّذِی سَقَیْتُکَ شَرْبَةً، وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَنَا الَّذِی وَهَبْتُ لَکَ وَضُوءً، فَیَشْفَعُ لَهٗ فَیُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۳۶۸۵]۔ فِیْهِ یَزِیْدُ بْنُ اَبَانَ وَهُوَ ضَعِیفٌ

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کی صفیں بنائی جا رہی ہوں گی تو ان کے پاس سے اہل جنت میں سے ایک آدمی گزرے گا۔ ان میں سے ایک آدمی کہے گا اے فلاں! کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے۔ میں وہ آدمی ہوں جس نے آپ کو پانی پلایا تھا۔ دوسرا کہے گا میں وہ آدمی ہوں جس نے آپ کو وضو کرایا تھا۔ وہ اس کے لیے شفاعت کرے گا اور اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

(415)۔وَعَنْ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِی سَبْعُونَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ، وُجُوهُهُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ، قُلُوبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَاسْتَزَدْتُ رَبِّی فَزَادَنِی مَعَ کُلِّ رَجُلٍ سَبْعِیْنَ اَلْفًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو یَعْلٰی [مسند احمد حدیث رقم: ۲۳، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم: ۱۱۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، انکے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوں گے، انکے دل ایک ہی آدمی کے قلب پر ہوں گے، میں نے اللہ تعالیٰ سے اضافے کی درخواست کی، تو اللہ نے ہر آدمی کیساتھ ستر ہزار کا اضافہ فرما دیا۔

(416)۔وَعَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ السِّقْطَ لَیُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَیْهِ النَّارَ فَیُقَالُ اَیُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ، اَدْخِلْ اَبَوَیْکَ الْجَنَّةَ فَیَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ، حَتّٰی یُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۱۶۰۸]۔ ضَعِیفٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک گرا ہوا بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب وہ اس کے ماں باپ کو دوزخ میں ڈالے گا۔ کہا جائے گا کہ اے اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے

چھوڑو! اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کرلے۔ وہ انہیں ناف سے گھسیٹے گا حتی کہ انہیں جنت میں داخل کردے گا۔

(417)۔وعن ابی هریرة ﵁ ان رسول اللہ ﷺ قال لکل نبی دعوة فارید ان شاء اللہ ان اختبی دعوتی شفاعة لامتی یوم القیامة رواه محمد و مسلم والبخاری [مسلم حدیث رقم:۴۸۷، ۴۸۸، بخاری حدیث رقم:۷۴۷۴، موطا امام محمد صفحة ۳۸۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﵁ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حصے میں ایک دعا ہوتی ہے۔ میں نے اپنے حصے کی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کی غرض سے بچا کر رکھ لی ہے۔

صفة الجنة والنار

جنت اور دوزخ کی صفت

قال اللہ تعالی فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة اعدت للکفرین وبشر الذین امنوا الایة [البقرة: ۲۴، ۲۵] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لیے تیار کردی گئی ہے اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دو۔

(418)۔عن انس بن مالک ﵁ قال قال رسول اللہ ﷺ حفت الجنة بالمکاره وحفت النار بالشهوات رواه مسلم [مسلم حدیث رقم: ۷۱۳۰، ترمذی حدیث رقم:۲۵۵۹]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﵁ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت مشکلات سے ڈھانپ دی گئی ہے اور دوزخ شہوتوں سے ڈھانپ دی گئی ہے۔

(419)۔وعن جابر بن عبد اللہ ﵁ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اهل الجنة یاکلون فیها ویشربون ولا یتفلون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یمتخطون، قالوا فما بال الطعام؟ قال جشاء ورشح کرشح المسک، یلهمون التسبیح والتحمید کما تلهمون النفس رواه مسلم [مسلم حدیث رقم:۷۱۵۲، ابو داؤد حدیث رقم:۴۷۴۱]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ ﵁ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اہل جنت اس میں کھائیں گے اور پییں گے اور نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک بہائیں گے۔ کہنے لگے

کھانے کا کیا بنے گا؟ فرمایا ڈکار آئے گی اور اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ تسبیح اور حمد ان کے دلوں میں ڈالی جائے گی جیسے تمہیں سانس لینے کی عادت ڈالی گئی ہے۔

(420)۔وعن ابی هریرة ﵁ قال قال رسول اللہ ﷺ من یدخل الجنة ینعم ولا یباس ولا یبلی ثیابه ولا یفنی شبابه رواه مسلم [مسلم حدیث رقم:۷۱۵۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﵁ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا، انعام میں رہے گا اور پریشان نہ ہوگا اور اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے اور اسکی جوانی ختم نہیں ہوگی۔

(421)۔وعن ابی سعید وابی هریرة رضی اللہ عنهما ان رسول اللہ ﷺ قال ینادی مناد، ان لکم ان تصحوا، فلا تسقموا ابدا، وان لکم ان تحیوا فلا تموتوا ابدا، وان لکم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا، وان لکم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا رواه مسلم [مسلم حدیث رقم:۷۱۵۷، ترمذی حدیث رقم:۳۲۴۶]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک منادی کرنے والا آواز دے گا کہ صحت مند رہنا تمہارا مقدر ہے، کبھی بیمار نہ ہوگے اور ہمیشہ زندہ رہو گے اور کبھی نہ مرو گے اور ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور ہمیشہ انعام میں رہو گے کبھی پریشان نہ ہوگے۔

رؤية اللہ تعالی فی الجنة

جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

وقال اللہ تعالی وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة [القیامة: ۲۲، ۲۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

(422)۔عن جریر بن عبد اللہ ﵁ قال قال رسول اللہ ﷺ انکم سترون ربکم عیانا رواه مسلم والبخاری [مسلم حدیث رقم:۱۴۳۴، بخاری حدیث رقم:۷۴۳۵، ابو داؤد حدیث رقم:۷۴۲۹، ترمذی حدیث رقم:۲۵۵۱]۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبد اللہ ﵁ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم جلد ہی اپنے رب کو

سرِ عام دیکھو گے۔

(423)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي نَعِيْمِهِمْ ، اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُؤُسَهُمْ ، فَاِذَا الرَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَااَهْلَ الْجَنَّةِ ، قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى سَلٰمٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ، قَالَ فَنْظَرَ اِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّعِيْمِ مَا دَامُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ ، وَيَبْقٰى نُوْرُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٨٤، ابو نعيم فى الحلية ٢٠٩/٦]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اہل جنت اپنی عیش وعشرت میں ہوں گے کہ اچانک ان پر ایک نور چھا جائے گا۔ وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو رب کریم ان پر اوپر سے جلوہ فرما ہوگا۔ فرمائے گا السلام علیکم اے اہلِ جنت۔ فرمایا یہی معنی ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔ وہ ان کی طرف دیکھے گا اور یہ اس کی طرف دیکھیں گے۔ بس جب تک دیدار کرتے رہیں گے نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف دھیان نہیں دیں گے حتیٰ کہ وہ خود ان سے محجوب ہو جائے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔

(424)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ نَاسٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؟ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوْا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ ؟ قَالُوْا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ ، يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ ، فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيْتَ ، وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا ، فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِي غَيْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِي يَعْرِفُوْنَ ، فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ ،فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ، هٰذَا مَكَانُنَا ، حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا ، فَاِذَا اَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ ، فَيَأْتِيْهِمُ اللّٰهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِي يَعْرِفُوْنَ ، فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ ، فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا ، فَيَتَّبِعُوْنَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٤٥١، بخارى حديث رقم:٦٥٧٣، ٧٤٣٧]۔فيها منافقوها: قال العلماء انما بقوا فى زمرة المومنين لانهم كانوا فى الدنيا مستترين بهم ، فيستترون ايضاً بهم فى الآخرة ، قال بعض العلماء هؤلاء هم المطرودون عن الحوض الذين يقال لهم

سحقا سحقا كذا فى شرح النووى

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ فرمایا کیا بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: کیا چودھویں کی رات کو بادل نہ ہوں تو چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: تم اسے قیامت کے دن اسی طرح دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا جو دنیا میں جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ آج بھی اسی کی پیروی کرے۔ لہٰذا جو شخص سورج کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا اور جو شخص چاند کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا۔ اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ ان کے ساتھ ہو جائے گا۔ باقی یہ امت رہ جائے گی۔ جس میں (مومنوں کے ساتھ) منافق بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے کسی ایسی صورت میں جلوہ گر ہوگا جسے وہ نہیں پہچانتے ہوں گے۔ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ ہم یہیں ٹھہریں گے۔ حتیٰ کہ ہمارے پاس ہمارا رب تشریف لائے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس جلوہ افروز ہوگا ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں جلوہ گر ہوگا جسے وہ پہچانتے ہوں گے۔ وہ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے تو واقعی ہمارا رب ہے۔ پھر وہ اس کو اہمیت دیں گے۔

بَابٌ فِي اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَسِمَاعُ الْمَوْتٰى ثَابِتٌ وَالْقَبْرُ مَوْضِعُ الْجَسَدِ

باب: قبر کا عذاب حق ہے، مُردوں کا سننا ثابت ہے، اور قبر جسم کی جگہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا الْاٰيَه [المؤمن:٤٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آگ پر پیش کیے جائیں گے۔ وَقَالَ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا [النوح:٢٥] اور فرمایا: غرق کر دیے گئے پس آگ میں داخل کر دیے گئے۔ وَقَالَ تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ [محمد:٢٧] اور فرمایا: انہیں فرشتے وفات دیتے ہیں، انکے مونہوں پر اور پیٹھوں پر مارتے ہیں۔ وَقَالَ وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ الْاٰيَه [الانعام: ٩٤] اور فرمایا: کاش تو دیکھے جب ظالم لوگ موت کی غشی میں ہوتے ہیں۔ وَقَالَ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ

[التوبة:١٠١] اور فرمایا: ابھی ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

(425)۔عَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى وَذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اَنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ، فَاَقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ، فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، فَيُقَالُ، اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا، وَاَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ، كُنْتُ اَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الثَّقَلَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ [مسلم حديث رقم:٧٢١٦، بخاری حديث رقم:١٣٧٤، ابو داؤد حديث رقم: ٤٧٥١، ٤٧٥٢، نسائی حديث رقم:٢٠٥١]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے اور چلتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھا دیتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تو اس مرد محمد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے، اللہ نے تجھے اس کی بجائے جنت میں ٹھکانے کی طرف بدل دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے۔ وہ جو کافر یا منافق ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں اسی طرح کہتا تھا جس طرح لوگ کہتے تھے۔ اسے کہا جاتا ہے تم نے نہ سمجھا اور نہ پیروی کی۔ پھر اس کے بعد دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے کے ساتھ ضرب لگائی جاتی ہے۔ وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے اس کے قریب والے تمام جن و انسان سنتے ہیں۔

(426)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ، يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ: وَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا

اَدْرِيْ [ابو داؤد حديث رقم:٤٧٥٣، مسند احمد حديث رقم: ١٨٥٦١]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ پیٹھ پھیر کر واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی ٹھک ٹھک سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف بھیجی گئی؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ جہاں تک کافر کی بات ہے تو فرمایا کہ: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف بھیجی گئی؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔

(427)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ، اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٧٢١٧]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب میت کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو جب وہ واپس پھرتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی ٹھک ٹھک سنتا ہے۔

(428)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَطْلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى اَهْلِ الْقَلِيْبِ، فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَقِيْلَ لَهٗ تَدْعُوْ اَمْوَاتًا؟ قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ [بخاری حديث رقم :١٣٧٠، مسلم حديث رقم:٢١٥٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قلیب بدر والوں کو جھانکا۔ اور فرمایا: کیا تم نے حق پایا جو وعدہ تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟ آپ سے عرض کیا گیا، آپ مردوں کو پکارتے ہیں؟ فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن یہ جواب نہیں دیتے۔

(429)۔وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ

عَذَابَ الْقَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٢١٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم دفن ہی نہ کرو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تمہیں قبر کا عذاب سنائے۔

(430)۔ وَعَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، يَبْكِي طَوِيْلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ يَا أَبَتَاهُ، أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا أَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا، قَالَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ، فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْأُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ، فَقَبَضْتُ يَدِي، قَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو، قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَا ذَا؟ قُلْتُ أَنْ يُغْفَرَ لِي، قَالَ أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ، لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِيْنَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيْهَا، فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُوْنِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيْمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ، وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٣٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ شماسہ مہری فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص ؓ مرضِ موت میں مبتلا تھے، ہم لوگ ان کی عیادت کے لیے گئے، حضرت عمرو بن عاص ؓ کافی دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا۔ ان کے بیٹے نے کہا ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن عاص ؓ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کی

واحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔ اور مجھ پر تین دور گزرے ہیں، ایک وقت وہ تھا جب مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی چیز سے عداوت نہیں تھی اور میں ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کسی طرح (العیاذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کو قتل کر ڈالوں۔ اگر میں اس وقت مر جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔ دوسرا دور وہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی رغبت پیدا کی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھایئے، میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا میں شرط طے کرنا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس چیز کی شرط رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میری شرط یہ ہے کہ میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو! کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور ہجرت پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس وقت مجھے حضور ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہیں تھا اور میری آنکھوں میں آپ سے زیادہ کوئی شخصیت محبوب نہ تھی، اگر کوئی شخص مجھ سے کہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرو تو میں آپ کا حلیہ بیان نہیں کر سکتا، کیونکہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکا، اگر میں اس وقت فوت ہو جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا، پھر اسکے بعد مجھے کچھ ذمہ داریاں سونپ دی گئیں، میں نہیں جانتا کہ ان کے بارے میں میرا کیا انجام ہوگا؟ اب میرے مرنے کے بعد میرے جنازہ کے ساتھ کوئی ماتم کرنے والی جائے نہ آگ لے جائی جائے اور جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر مٹی ڈال کر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تا کہ تمہارے قرب سے مجھے انس حاصل ہو اور میں دیکھوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(431)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ، ثُمَّ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعَى بِالنَّمِيْمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٧٧، بخاري حديث رقم: ١٣٧٨، ابو داؤد حديث رقم: ٢٠، نسائي حديث رقم: ٣١، ترمذي حديث رقم: ٧٠، ابن ماجة حديث رقم: ٣٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔

فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ کسی بہت بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر فرمایا کیوں نہیں ان میں سے ایک چغلی کے پیچھے لگا رہتا تھا۔ اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے عود کی تازہ شاخ پکڑی۔ اس کو توڑ کر دو حصے کر دیے اور ان میں سے ہر ایک کو قبر میں گاڑ دیا۔ پھر فرمایا: امید ہے ان دونوں سے عذاب کم کر دیا جائے گا جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہوں۔

(432)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ ، یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِیْرُ ، فَیَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِی هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَیَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، فَیَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ، ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِی قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِی سَبْعِیْنَ ، ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ، ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ نَمْ ، فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِی فَاُخْبِرُهُمْ ، فَیَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ ، وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا ، قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ ، لَا اَدْرِیْ ، فَیَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَیُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَیْهِ ، فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ ، فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ ، فَلَا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۱۰۷۱]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب میت کو قبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے اس کے پاس دو کالے رنگ والے، نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں تو اس مرد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں علم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر اس کی قبر کو ستر در ستر ہاتھ کی وسعت دے دی جاتی ہے۔ پھر اس کے لیے اس میں روشنی کر دی جاتی ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جاتا ہوں اور انہیں بتاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جا جسے اس کے گھر کے سب سے پیارے فرد کے سواء کوئی نہیں جگاتا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس آرام گاہ سے اسے اٹھائے گا۔ اور اگر وہ منافق تھا تو وہ کہے گا کہ میں نے لوگوں کو بات کہتے ہوئے سنا، میں بھی ویسے ہی کہنے لگا۔ مجھے خود کچھ پتہ نہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے کہ اس پر اکٹھی ہو جا۔

پس زمین اس پر اکٹھی ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں اِدھر اُدھر ہو جاتی ہیں۔ اسے قبر میں عذاب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے اس ٹھکانے سے اٹھائے گا۔

(433)۔وَعَنْ عُثْمَانَ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْهِ ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْكُمْ ، ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِیْتِ ، فَاِنَّهُ الْاٰنَ یُسْئَلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابو داؤد حدیث رقم: ۳۲۲۱]۔ سَنَدُهٗ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عثمان ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو قبر پر ٹھہر جاتے تھے اور فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو، پھر اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اس وقت اس پر سوال کیے جا رہے ہیں۔

بَابُ الْاِیْمَانِ بِقَدَرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

اللہ کی تقدیر پر ایمان لانے کا باب

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا [الطلاق: ۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر فرمایا ہے۔ وَقَالَ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا [الفرقان: ۲] اور فرمایا: اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور اس کا ایک اندازہ مقرر کیا۔ وهیاه لما یصلح له ، فجرت المقادیر علی ما خلق

(434)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ یُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَةً ، ثُمَّ یَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ یَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَیْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ، فَیَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ، ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ الرُّوْحُ ، فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَكُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْكِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُهَا ، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ یَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَكُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْكِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۶۷۲۳ ، بخاری حدیث رقم: ۳۲۰۸ ، ابو

داؤد حديث رقم:٤٧٠٨ ، ترمذى حديث رقم:٢١٣٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷜ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا اور آپ سچ بولنے والے اور سچائی میں تصدیق شدہ ہیں کہ تم میں سے ہر آدمی اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر اتنا ہی عرصہ جما ہوا خون بنا رہتا ہے۔ پھر اتنا ہی عرصہ لوتھڑا بنا رہتا ہے۔ پھر اللہ اسکی طرف فرشتے کو چار کلمات دے کر بھیجتا ہے۔ وہ اس کے عمل، عمر، رزق اور بد بخت یا خوش بخت ہونا لکھ دیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اسکی قسم ہے جسکے سواء کوئی معبود نہیں، تم میں سے ایک شخص جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جہنمیوں والے کام کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں والے کام کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

(435)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٣٠٦ ، بخارى حديث رقم:٦٤٩٣]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ (بعض اوقات) جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے اور کبھی بندہ جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے۔ اور اعمال کا دارومدار خاتموں پر ہے۔

(436)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷜ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ ، قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ ، اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ، ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الآية رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٦٧٣١ ، بخارى حديث رقم:٤٩٤٩ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٩٤ ، ترمذى حديث رقم:٢١٣٦ ، ابن ماجة حديث رقم:٧٨]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷜ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس کا

ٹھکانہ آگ میں نہ لکھ دیا گیا ہو یا جنت میں نہ لکھ دیا گیا ہو۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنی تقدیر کے لکھے پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں اور عمل چھوڑ دیں؟ فرمایا: عمل کرتے رہو۔ ہر شخص کے لیے آسان کر دیا گیا ہے جس مقصد کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو اہل سعادت میں سے ہوتا ہے اس کے لیے سعادت کے اعمال آسان ہوتے ہیں اور جو اہل شقاوت میں سے ہوتا ہے اس کے لیے شقاوت کے اعمال آسان ہوتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "جس نے عطا کیا اور اللہ سے ڈرا اور بھلائی کی تصدیق کی" الآیۃ۔

(437)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ قُلُوبَ بَنِي اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ ، يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَاءُ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٧٥٠ ، مسند احمد حديث رقم:٦٥٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بنی آدم کے تمام قلوب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسے ایک ہی قلب ہوتا ہے۔ جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی فرماں برداری کی طرف پھیر دے۔

(438)۔ وَعَنْ اَبِي خُزَامَةَ عَنْ اَبِيهِ ﷜ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيهَا ، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم:٢٠٦٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٣٧ ، مسند احمد حديث رقم:١٥٤٧٩]۔ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابو خزامہ اپنے والد ﷜ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس دم کے بارے میں جو ہم پڑھ کر پھونکتے ہیں اور دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور تدبیر جس کے ذریعے ہم بچاؤ کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر میں سے کسی چیز کو ٹال سکتی ہیں؟ فرمایا یہ تدبیریں بھی تقدیر میں شامل ہیں۔

(439)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷜ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم:٥٠٧٦ ، نسائى حديث رقم:٣٢١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو کچھ تم نے کرنا ہے، قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔

(440)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ ، فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ؟ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِي هٰذَا الْاَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَنَازَعُوْا فِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۲۱۳۳]۔ اَلْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور ہم تقدیر پر بحث کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سخت جلال فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا چہرہ اقدس سرخ ہو گیا حتیٰ کہ ایسا لگتا تھا کہ آپ ﷺ کے دونوں رخساروں پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہوں۔ اور فرمایا: کیا تمہیں اسی بات کا حکم دیا گیا؟ یا میں اسی بات کے لیے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلے لوگ اسی بات میں تنازع کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ میں تمہیں سخت تاکید کرتا ہوں کہ اس میں کبھی بحث نہ کرنا۔

بَابُ الْوَسْوَسَةِ

وسوسے کا باب

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا [البقرۃ:۲۸۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

(441)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ۳۳۱، ۳۳۲، بخاری حدیث رقم:۲۵۲۸، ابو داؤد حدیث رقم:۲۲۰۹، نسائی حدیث رقم:۳۴۳۳، ۳۴۳۴، ۳۴۳۵، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۰۴۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل سے وسوسوں سے درگزر فرمایا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں یا زبان نہ کھولیں۔

(442)۔وَعَنْهُ ؓ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلُوْهُ اِنَّا نَجِدُ

فِي اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ ، قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ ؟ قَالُوْا نَعَمْ ، قَالَ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ [مسلم حدیث رقم: ۳۴۰، ۳۴۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آپ ﷺ سے سوال پوچھا کہ ہم اپنے دل میں ایسی ایسی باتیں پاتے ہیں کہ ان کے بارے میں بولنا ہمیں بہت بڑی بات لگتی ہے۔ فرمایا کیا تم لوگوں نے ایسا محسوس کیا ہے؟ کہنے لگے جی ہاں۔ فرمایا یہ صریح ایمان ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا یہ خالص ایمان ہے۔

(443)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَائِهٖ ، فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ ، فَجَاءَ ، فَقَالَ : يَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِيْ فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ ، فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۵۶۷۸، ابو داؤد حدیث رقم:۴۹۱۷]۔ كانت هی ام المؤمنين صفية رضی الله عنها

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے ایک کے ساتھ تھے، ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا، آپ نے اسے بلایا، وہ آ گیا، آپ نے فرمایا اے فلاں یہ میری بیوی فلاں ہے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کسی دوسرے کے بارے میں شک کر سکتا ہوں، لیکن آپ کے بارے میں ایسا گمان نہیں کر سکتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

بَابُ مُتَعَلَّقَاتِ الْاِيْمَانِ

ایمان کے متعلقات کا باب

اَلْاِيْمَانُ وَالْاِسْلَامُ وَاحِدٌ

ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہیں

(444)۔عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۱۵۱، ترمذی حدیث رقم:۲۶۲۳، مسند احمد حدیث رقم:۱۷۸۳]۔

ترجمہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔

(445)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۱۱۴، بخاری حدیث رقم:۸، ترمذی حدیث رقم:۲۶۰۹]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ یہ گواہی کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(446)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَدْرُوْنَ مَاالْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ؟ قَالُوا، اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۱۱۶، بخاری حدیث رقم:۵۳، ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۷۷، ترمذی حدیث رقم:۲۶۱۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ واحد پر ایمان کیا چیز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

لَایَخْرُجُ الْمُؤْمِنُ عَنِ الْاِیْمَانِ بِالْكَبِیْرَةِ

مومن گناہِ کبیرہ کرنے سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا

(447)۔عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ النَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۱۴۲، ترمذی حدیث رقم:۲۶۳۸]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے لا الٰہ الا

اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی، اللہ نے اس پر آگ حرام کردی۔

(448)۔وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ؓ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَعَلَیْهِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ ، فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ ، وَكَانَ اَبُوْذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا یَقُوْلُ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۲۷۳، بخاری حدیث رقم:۵۸۲۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے اوپر سفید کپڑا تھا اور آپ سو رہے تھے، پھر میں حاضر ہوا تو آپ جاگ چکے تھے۔ فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا پھر اسی پر مر گیا ہو اور وہ جنت میں نہ گیا ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، ابوذر کی ناک رگڑ کر۔ حضرت ابوذر ؓ جب یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے تھے: خواہ ابوذر کی ناک رگڑ جائے۔

(449)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّهٗ لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۳۰۹، ترمذی حدیث رقم:۱۵۷۴]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مومنوں کے سواء کوئی نہیں جائے گا۔

(450)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ ، اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، لَاتُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ ، وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ ، وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُذْ بَعَثَنِیَ اللّٰهُ اِلٰی اَنْ یُقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا یُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ ، وَالْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۲۵۳۲]۔ اسناده ضعیف ، فیه مجهول وان كان معناه صحیحاً

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایمان کی جڑھ ہیں۔ جس نے لا

الہ الا اللہ کہا اس کے بارے میں زبان کو روکنا، گناہ کی وجہ سے اسے کافر مت کہنا اور عمل کی وجہ سے اسے اسلام سے خارج نہ کر دینا، اور جہاد جاری ہے جب سے مجھے اللہ نے مبعوث کیا ہے حتیٰ کہ اس امت کے آخری لوگ دجال کے خلاف جنگ کریں گے۔ اسے کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل باطل نہیں کر سکے گا اور تقدیروں پر ایمان لانا۔

(451)۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَیْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد [ابو داؤد حديث رقم:۲۵۳۳]۔ اسناده صحيح منقطع ، مكحول لم يسمع من ابی هريرة

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر جہاد ہر امیر کے ہمراہ واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ وہ گناہِ کبیرہ کرے، اور تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نماز واجب ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہ کبیرہ کرے، اور نماز ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہ کبیرہ کرے۔

اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِیَةِ كُفْرٌ

گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے

(452)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَیْحَكُمْ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۲۲۵، ۳۹۲٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: خبردار! میرے بعد کافر ہو کر نہ پھر جانا، کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

اِطْلَاقُ اِسْمِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ مَجَازًا عَلٰی عَلَامَةِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ

شرک اور کفر کا نام مجازاً شرک اور کفر کی علامت پر بولنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ [البقرة: ۱۵۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا شکر ادا کرو اور میرا کفر نہ کرو۔

(453)۔عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۲٤۷، نسائی حديث رقم:٤٦٤، ابن ماجة حديث رقم:۱۰۷۸]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا حدِ فاصل ہے۔

اَلْاِیْمَانُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ مِنْ جِهَةِ الْمُؤْمِنِ بِهٖ لٰكِنْ بِاعْتِبَارِ الْقُوَّةِ وَالضُّعْفِ فِیْ مَرَاتِبِ الْاِیْمَانِ

ایمان مومن بہ کے لحاظ سے بڑھتا گھٹتا نہیں ہے لیکن ایمان کے مراتب میں قوت اور ضعف ہو سکتا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا [الانفال:۷٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی لوگ صحیح معنی میں مومن ہیں۔ وَقَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ [البقرة:۲٦۰] اور فرمایا: کیا تم ایمان نہیں رکھتے۔ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں۔ وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا [الانفال:۲] فَمَعْنَاهُ اِیْقَانًا اَوِ الْمُرَادُ بِهٖ زِیَادَةُ الْاِیْمَانِ بِزِیَادَةِ نُزُوْلِ الْمُؤْمَنِ بِهٖ وہ جو ارشادِ الٰہی ہے کہ قرآن کی آیات ان کے ایمان کو زیادہ کرتی ہیں۔ تو اس آیت میں ایمان سے مراد ایقان ہے یا پھر مراد یہ ہے کہ مومن بہ کا نزول مزید ہوا تو اس نئی چیز پر بھی ایمان لانا پڑا۔

(454)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۱۷۷، ابو داؤد حديث رقم:۱۱٤۰، ترمذی حديث رقم:۲۱۷۲، ابن ماجة حديث رقم:٤۰۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھوں سے روکے، پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے، پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

اَلطَّاعَةُ وَالْعِبَادَةُ ثَمَرَةُ الْإِيْمَانِ وَعَلَامَتُهٗ

فرماں برداری اور عبادت ایمان کا ثمرہ اور اس کی علامت ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ [البقرة:۲۳۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی نصیحت کیا جاتا ہے جو تم میں اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔

(455)۔عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَايُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ قَالَ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:۱۷۱، بخاری حديث رقم:۱۳، نسائی حديث رقم:۵۰۳۹، سنن الدارمی حديث رقم:۲۷۴۲]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے پڑوسی یا شاید فرمایا بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(456)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِيْ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَسْكُتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:۱۷۴، بخاری حديث رقم:۶۰۱۸، ابن ماجة حديث رقم:۳۹۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت پر جمے رہنے کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ [النساء:۵۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

(457)۔عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوْا مَاتَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا، كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ رَوَى الْحَاكِمُ نَحْوَهٗ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ [موطا مالك كتاب القدر باب النهى عن القول بالقدر حديث رقم:۳ صفحة ۵۶۴، مستدرك حاكم حديث رقم:۳۲۱، ۳۲۲]۔

ترجمہ: امام مالک بن انس نے مرسلاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ جب تک ان سے چمٹے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

(458)۔وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ؓ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَآءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبُ، وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ، فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:۶۲۲۵، سنن الدارمي حديث رقم:۳۳۱۷]۔ و سياتى حديث عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ (المستند: ۴۶۵)، و حديث اِقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ (المستند: ۴۸۰)۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں مکہ اور مدینہ کے درمیان خم نامی جھیل کے کنارے خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے وعظ فرمایا اور نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا: خبردار اے

لوگو! میں انسان ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا فرشتہ میرے پاس آئے اور میں ہاں کر دوں۔ اور میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے اور نور ہے، بس اللہ کی کتاب کو پکڑو اس سے چمٹے رہو۔ آپ نے اللہ کی کتاب کی طرف لوگوں کو مائل فرمایا اور ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا اور میرے اہلِ بیت۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔ حدیث آگے آ رہی ہے کہ:

میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا، اور یہ حدیث کہ میرے بعد آنے والے دونوں کی پیروی کرنا اور ابوبکر اور عمر کی طرف اشارہ فرمایا۔

(459)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ، أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا، كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:۳۷۸۶]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حج میں عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب فرماتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں تم میں وہ کچھ چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت۔

أَقُولُ هٰؤُلَآءِ سُيُوفُنَا عَلَى الرَّوَافِضِ الَّذِينَ لَا يَتَمَسَّكُونَ بِكِتَابِ اللّٰهِ و ينكرون الخلفاء الراشدين، وَعَلَى الْخَوَارِجِ الَّذِينَ لَا يُحِبُّونَ أَهْلَ الْبَيْتِ

مؤلف غفر اللہ لہٗ عرض کرتا ہے کہ یہ حدیثیں رافضیوں کے خلاف ہماری تلواریں ہیں جو اللہ کی کتاب کے ساتھ نہیں چمٹتے اور خلفائے راشدین کو نہیں مانتے اور خوارج کے خلاف بھی جو اہلِ بیت اطہار سے محبت نہیں رکھتے۔

حُجِّيَّتُ السُّنَّةِ

سنت کی حجیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا [الحشر:۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تمہیں رسول دے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [الاحزاب:۲۱] اور فرماتا ہے: تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین

عملی نمونہ ہے۔ وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ [ال عمران:۳۱] اور فرماتا ہے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔ وَقَالَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [النساء:۶۵] اور فرمایا: نہیں تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے ہر جھگڑے میں تجھے فیصلہ کن تسلیم نہ کریں پھر جو تم فیصلہ دو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں معمولی حرج بھی محسوس نہ کریں اور صحیح صحیح تسلیم نہ کر لیں۔ وَقَالَ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ [النحل:۴۴] اور فرمایا: ہم نے آپ پر قرآن اس لیے اتارا ہے کہ آپ لوگوں پر واضح کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ وَقَالَ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ [القیامۃ:۱۹] اور فرمایا: پھر قرآن کے مفہوم کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔

(460)۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا إِنِّي أُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ، عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۲۶۶۴، ابو داؤد حدیث رقم:۴۶۰۴، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۲، سنن الدارمی حدیث رقم:۵۹۰، مسند احمد حدیث رقم:۱۷۱۹۹]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت مقداد بن معدیکرب ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور ایک چیز اس کے ساتھ دی گئی ہے۔ خبردار وہ وقت دور نہیں جب ایک رجا ہوا آدمی اپنی مسند چودھراہٹ پر بیٹھا کہے گا، لوگو قرآن کو کافی سمجھو۔ اس میں جس چیز کو حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جس چیز کو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام قرار دیا ہے وہ اسی طرح ہے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو۔

(461)۔ وَعَنْ حَسَّانَ ؓ قَالَ كَانَ جِبْرِيْلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْاٰنِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [سنن الدارمی حدیث رقم:۵۹۲]۔

ترجمہ: حضرت حسان ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل نبی کریم ﷺ کے پاس سنت لے کر نازل ہوتے تھے جس طرح آپ پر قرآن لے کر نازل ہوتے تھے۔

(462)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُرِيْدُ حِفْظَهُ ، فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ ، وَقَالُوا تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ ، فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَوْمَا بِاِصْبَعِهٖ اِلٰى فِيْهِ ، وَقَالَ اُكْتُبْ ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا خَرَجَ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حديث رقم:٣٦٤٦ ، دارمی حدیث رقم:٤٨٨]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ہر چیز سن کر لکھ لیتا تھا۔ میرا ارادہ زبانی یاد کرنے کا ہوتا تھا۔ قریش کے کچھ بزرگوں نے مجھے منع فرمایا۔ کہنے لگے تم جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنتے ہو ہر چیز لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں، آپ ناراضگی اور رضا کی حالت میں گفتگو فرماتے ہیں۔ میں لکھنے سے باز آ گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے دھن مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: لکھا کر، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس میں سے حق کے سواء کچھ نہیں نکلتا۔

(463)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانٌ ، فَقَالُوا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانٌ ، فَقَالُوا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً ، وَبَعَثَ دَاعِيًا ، فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ ، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ ، فَقَالُوا اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهُهَا ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانٌ ، فَقَالُوا ، اَلدَّارُ الْجَنَّةُ ، وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ ، مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٧٢٨١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس فرشتے آئے اور آپ نیند فرما رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہے ہیں۔ اور ایک نے کہا آنکھ سو رہی اور دل جاگ رہا ہے۔ کہنے لگے تمہارے اس پیارے کی ایک خاص مثال ہے اس کی وہ مثال بیان کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہے ہیں۔ اور ایک نے کہا آنکھ سو رہی

اور دل جاگ رہا ہے۔ کہنے لگے اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے مکان بنایا اور اس میں لنگر پکایا اور دعوت دینے والے کو بھیجا۔ جس نے دعوت دینے والے کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور لنگر میں سے کھایا اور جس نے دعوت دینے والے کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل نہ ہوا اور لنگر میں سے نہ کھایا۔ کہنے لگے اس کی تعبیر بیان کرو تاکہ یہ سمجھ جائے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہا ہے۔ ایک نے کہا آنکھ سو رہی ہے اور دل جاگ رہا ہے۔ پھر کہنے لگے گھر سے مراد جنت ہے۔ داعی سے مراد محمد ہیں، جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ محمد ﷺ لوگوں کے درمیان حق و باطل کی پہچان ہے۔

(464)۔عَنْ نَافِعٍ ؓ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ؓ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ اَنَّهُ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي اَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّاُ وَلَا يُصَلِّي حَتّٰى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ١٦٦٨ ، مسلم حدیث رقم : ١٦٢٣]۔

ترجمہ: حضرت نافع ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو مزدلفہ میں جمع کرتے تھے، تاہم جب وہ اس گھاٹی سے گزرتے جس گھاٹی میں رسول اللہ ﷺ (قضائے حاجت کے لیے) مڑ گئے تھے تو اس میں داخل ہو کر قضائے حاجت کرتے اور وضو کرتے اور وہاں نماز نہیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ مزدلفہ میں پہنچ کر نماز پڑھتے تھے۔

(465)۔وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ؓ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ ، فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ ، فَاَوْصِنَا ، فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا ، فَاِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم:١٧١٤٩ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦٠٧ ، ترمذی حدیث رقم:٢٦٧٦ ، ابن ماجة حدیث رقم:٤٢]۔ سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر اپنا چہرہ

اقدس ہماری طرف کرلیا اور ہمیں بڑا زبردست وعظ فرمایا جس سے آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور دلوں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ایسے لگتا ہے کہ یہ خطاب آخری ہے۔ آپ ہمیں وصیت فرمائیں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ ناک کٹا حبشی کیوں نہ (تمہارا امیر) ہو۔ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ جلد ہی بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔ تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ اس کے ساتھ چمٹے رہو اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ نئے نئے کاموں سے بچ کے رہنا۔ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(466)۔ وَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ اِلٰى عُمَّالِهٖ بِتَعَلُّمِ السُّنَّةِ وَالْفَرَائِضِ وَاللَّحْنِ اَىِ اللُّغَةِ ، وَ قَالَ اِنَّ نَاسًا يُجَادِلُوْنَكُمْ يَعْنِى بِالْقُرْاٰنِ فَخُذُوْهُمْ بِالسُّنَنِ ، فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ عَيَاض فِى الشِّفَآءِ [الشفاء ٢/١١]۔ قَوْلٌ جَيِّدٌ فِىْ حُجِّيَتِ الْحَدِيْثِ

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا کہ سنتیں، فرائض اور لہجہ یعنی زبان سیکھیں اور فرمایا کہ لوگ تم سے قرآن پڑھ کر جھگڑا کرتے ہیں تم انہیں سنت دکھا کر پکڑا کرو۔ بے شک سنتوں کے ماہر کتاب اللہ کو بہتر جانتے ہیں۔

(467)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ ؓ قَالَ: اَمَرَنِى النَّبِىُّ ﷺ اَنْ آتِيَهُ بِطَبَقٍ يَكْتُبُ فِيْهِ مَا لَا تَضِلُّ اُمَّتُهُ مِن بَعْدِهِ قَالَ: فَخَشِيْتُ اَنْ تَفُوْتَنِىْ نَفْسُهُ قَالَ: قُلْتُ اِنِّىْ اَحْفَظُ وَاَعِىْ قَالَ: اُوْصِىْ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ [مسند احمد حديث : ٦٩٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ کاغذ لے کر آؤ تاکہ میں کچھ باتیں لکھ دوں جن کے بعد میری امت گمراہ نہ ہو، مجھے اندیشہ ہوا کہ میں کاغذ ڈھونڈتا رہوں اور حضور کریم ﷺ کا وصال نہ ہو جائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یاد کرلوں گا آپ زبانی ارشاد فرما دیں، فرمایا: میں تمہیں نماز اور زکوٰۃ اور غلاموں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

(468)۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِىْ فُلَانٍ رواه البخارى [البخارى حديث رقم : ١١٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شریعت کے متعدد احکام ارشاد فرمائے، اتنے میں یمن سے ایک آدمی آ گیا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سب باتیں مجھے لکھ کر دے دیں، آپ نے حکم دیا: اس آدمی کو لکھ کر دے دو۔

(469)۔ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ؓ فِى الْاٰيَةِ يَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوْهٌ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ رَوَاهُ الْبَغْوِى وَابْنُ كَثِيْر [معالم التنزيل للبغوى ١/٣٣٩ ، تفسير ابن كثير ١/٥٣٦]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے آیت يَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوْهٌ کے بارے میں فرمایا کہ قیامت کے دن جن کے چہرے نورانی ہوں گے ان سے مراد اہلِ سنت ہیں۔

اَلْحُكْمُ بِالْكِتَابِ ثُمَّ بِالسُّنَّةِ ثُمَّ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ ثُمَّ بِالْاِجْتِهَادِ

فیصلہ قرآن سے ہوگا پھر سنت سے پھر صالحین کے فیصلوں سے پھر اجتہاد سے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ [المائده:٤٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ کافر ہیں۔ وقال فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ [النساء:٦٥] اور فرمایا: تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپ کو اپنے ہر جھگڑے میں فیصلہ کن تسلیم نہ کرلیں۔ وَقَالَ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا [النساء:١١٥] اور فرماتا ہے: جو اپنے پر ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول کی نافرمانی کرے گا اور مومنین کی راہ کے علاوہ کسی کی پیروی کرے گا ہم اُسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرے گا اور اسے جہنم میں واصل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔ وَ قَالَ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ [ال عمران:١١٠] اور فرمایا: تم بہترین امت ہو۔ وَقَالَ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ [النساء:٨٣] اور فرمایا: کاش یہ لوگ معاملے کو اللہ اور رسول اور اپنے میں سے اہلِ حل وعقد کی طرف لوٹاتے تو ان میں سے استنباط کے ماہر اس مسئلے کا حل نکال لیتے۔ وقال فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ [النحل:٤٣] اور فرمایا: اگر تم خود نہیں جانتے تو اہلِ علم سے پوچھ لو۔

وَقَالَ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ [لقمٰن:۱۵] اورفرمایا: میری طرف رجوع کرنے والوں کے راستے پر چل۔ وَ قَالَ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ الآيه [التوبة:۱۲۲] اور فرمایا: ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان میں سے ہر طبقے میں ایک گروہ نکل پڑتا۔

(470)۔ عَنْ مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ كَيْفَ تَقْضِي اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟ قَالَ اَقْضِي بِكِتَابِ اللّٰهِ ، قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ؟ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ، قَالَ اَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا آلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى صَدْرِهٖ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضَى بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَاَبُو دَاوٗد وَالدَّارِمِي [ترمذی حديث رقم:۱۳۲۷، ابو داؤد حديث رقم:۳۵۹۲، سنن الدارمي حديث رقم:۱۷۰]۔ الحديث حسن و اسناده ليس بمتصل والارسال لا يضرنا

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ آئے گا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب سے۔ فرمایا: اگر اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ گے تو پھر؟ عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔ فرمایا: اگر رسول اللہ کی سنت میں بھی نہ پاؤ تو پھر؟ عرض کیا پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔

راوی فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا۔ اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے نمائندے کو ایسی بات کی توفیق بخشی جو رسول کو پسند ہے۔

(471)۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ بِهٖ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ بِهٖ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ بِمَا قَالَ بِهٖ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِأَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ بِرَأْيِهٖ رواه الحاكم [المستدرك للحاكم حديث رقم:۴۴۶]۔ صحيح وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن ابی بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو اگر وہ اللہ کی کتاب میں ہوتا تو آپ کتاب اللہ سے اس کا جواب دیتے اور اگر کتاب اللہ میں موجود نہ ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں موجود ہوتا تو آپ اسی سے اس کا جواب دیتے اور اگر رسول اللہ ﷺ سے اس کا جواب منقول

نہ ہوتا تو آپ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے جواب دیتے۔ اگر حضرت ابو بکر و عمر کی طرف سے اس مسئلہ کے بارے میں کوئی قول نہ ہوتا تو آپ اپنے اجتہاد کی روشنی میں فیصلہ کرتے۔

(472)۔ وَعَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ ﷺ يَسْأَلُهُ ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَاِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَاِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ، وَلَا اَرَى التَّأَخُّرَ اِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حديث رقم:۵۳۹۹]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت قاضی شریح فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر ﷺ کی طرف راہنمائی لینے کیلئے خط لکھا۔ انہوں نے انہیں جواباً لکھا کہ جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس سے فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے، اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی نہ ہو تو پھر جو فیصلے اگلے نیک لوگوں نے دیے ہیں انکی روشنی میں فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صالحین کے فیصلوں میں بھی اسکا حل نہ ہو تو پھر اگر چاہو تو آگے بڑھو (یعنی خود اجتہاد کرو) اور اگر چاہو تو پیچھے رہو۔ ویسے میرے خیال میں تمہارا پیچھے رہنا بہتر ہے۔ والسلام علیکم۔

(473)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ قَضَاءٌ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ ﷺ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُونَ ، فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ ﷺ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُونَ، فَلْيَجْتَهِدْ رَأْيَهٗ، وَلَا يَقُولُ اِنِّي اَخَافُ وَاِنِّي اَخَافُ ، فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ ، فَدَعْ مَا يُرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيبُكَ ، قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، هٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثٌ جَيِّدٌ جَيِّدٌ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حديث رقم:۵۳۹۷]۔ ابو عبد الرحمن هو الامام النسائی عليه الرحمة

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جسکے سامنے مقدمہ پیش ہو تو وہ اس سے فیصلہ کرے جو اللہ کی کتاب میں ہے اور اگر اسکے پاس کوئی ایسا مسئلہ آجائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو پھر وہ اسکے مطابق فیصلہ کرے جو اسکے

نبی ﷺ نے فیصلہ کیا ہے۔ اگر اسکے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اسکے نبی ﷺ نے بھی اسکے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اس کے مطابق فیصلہ کرے جو صالحین نے فیصلہ دیا ہے۔ اور اگر اس کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اس کے نبی نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو اور صالحین نے بھی اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اب اپنی رائے سے اجتہاد کرے اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں میں ڈرتا ہوں۔ بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں۔ پس مشکوک کو چھوڑ کر یقینی بات کو پکڑ لو۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بڑی زبردست چیز ہے، زبردست چیز ہے۔

(474)۔وَعَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَوْ جَمَعْتَ النَّاسَ عَلٰى شَيْءٍ، فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا، قَالَ ثُمَّ كَتَبَ اِلَى الْاٰفَاقِ وَ الْاَمْصَارِ لِيَقْضِيْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فُقَهَاؤُهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيْ [سنن الدارمی حدیث رقم:٦٣٢]۔

ترجمہ: حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے عرض کیا گیا کہ کاش آپ لوگوں کو ایک ہی طریقے پر جمع کر دیتے۔ فرمایا مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہیں ہے کہ لوگ اختلاف نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے علاقوں اور شہروں میں لکھ بھیجا کہ ہر قوم اس کے مطابق فیصلہ کرے جس پر ان کے فقہاء کا اتفاق ہے۔

لُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ وَالْاِقْتِدَآءُ بِالْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

جماعت کو لازم پکڑنا اور ائمہ مجتہدین کی اقتدا کرنا

(475)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حدیث رقم:٢١٦٧]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا، اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ جو شاذ ہوا وہ آگ میں گرا دیا گیا۔

(476)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِيْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى

ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْاِخْتِلَافَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم: ٣٩٥٠]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ بڑے گروہ کے ساتھ ہو جاؤ۔

(477)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً ، قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ [ترمذی حدیث رقم:٢٦٤١]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر وہی وقت آئے گا جس طرح بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ قدم بہ قدم حتیٰ کہ اگر ان میں سے کوئی ایسا شخص تھا جو اپنی ماں کے پاس اعلانیہ گیا تھا تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا جو اسی طرح کرے گا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک جہنمی ہوگا سوائے ایک ملت کے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

(478)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : مَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّيَالَسِيْ وَالطَّبْرَانِيْ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَرَوَاهُ مُحَمَّدٌ مَرْفُوْعًا فِيْ مُوَطَّاهُ [موطا امام محمد صفحة ١٤٤ ، مسند ابو داؤد الطیالسی حدیث رقم :٢٤٣، ابو نعیم ٣٧٥/١ ، المعجم الاوسط حدیث رقم:٣٦٠٢ ، مسند احمد حدیث رقم:٣٥٩٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جسے مومنین اچھا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے۔ اس حدیث کو امام محمد علیہ الرحمہ نے موطا میں مرفوعا روایت فرمایا ہے۔

(479)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ : خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا ، ثُمَّ قَالَ : هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَ قَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ

يَدْعُو اِلَيْهِ وَقَرَأَ اِنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ الآية رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِي وَالدَّارِمِي وَرَوٰى مِثْلَهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ ﷺ [مسند احمد حديث رقم:٤٤٣٦ ، سنن الدارمي حديث رقم:٢٠٨ ، ابن ماجة حديث رقم:١١]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے زمین پر خط کھینچا۔ پھر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے۔ پھر اسکے دائیں بائیں بہت سے خط کھینچے اور فرمایا یہ وہ راستے ہیں جن میں سے ہر ایک پر شیطان ہے جو اس راستے کی طرف بلاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی اتباع کرو''۔

(480)۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّي لَا اَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِن بَعْدِي وَاَشَارَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [ترمذی حدیث رقم:٣٦٦٣ ، ابن ماجة حديث رقم:٩٧ ، مسند احمد حديث رقم:٢٣٣٠٧، السنن الكبرىٰ للنسائي حديث رقم:١١١٧٥، ابن ابی شیبة ٤٧٣/٧]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے اندر میں نے کتنا عرصہ باقی رہنا ہے۔ میرے بعد آنے والے ان دو کی پیروی کرنا اور حضرت ابوبکر و عمر کی طرف اشارہ فرمایا۔

(481)۔وَعَنْ تَمِيمِ الدَّارِي ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت تمیم داری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین مخلصانہ طریقے سے حق ادا کرنے کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کا؟ فرمایا: اللہ کا، اسکی کتاب کا، مسلمانوں کے ائمہ کا اور عوام کا۔

(482)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِي ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَاِنَّ رِجَالًا يَأْتُونَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ، فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:٢٦٥٠ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٩]۔ وَقَالَ الْبُخَارِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ اِمَامًا [الفرقان:٧٤]؛

اَئِمَّةً نَقْتَدِي بِمَنْ قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا [بخاری كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة ، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک لوگ تمہارے تابع ہوں گے۔ لوگ تمہارے پاس زمین کے کونے کونے سے دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے آئیں گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں اچھی تربیت دینا۔

امام بخاری علیہ الرحمہ نے اللہ کریم کے ارشاد: وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ اِمَامًا کی تفسیر میں نقل فرمایا ہے کہ: ہم ان کی پیروی کرتے ہیں جو ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں اور ہمارے بعد آنے والوں نے ہماری پیروی کرنی ہے۔

(483)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو وَاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ، فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ، فَلَهُ اَجْرَانِ، وَ اِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَأَ، فَلَهُ اَجْرٌ وَاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٤٨٧، بخاری حديث رقم:٧٣٥٢ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٥٧٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٣١٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حاکم نے فیصلہ دیا۔ اس نے اجتہاد کیا اور درست اجتہاد کیا تو اسے دو اجر ملیں گے۔ اور جب حاکم نے فیصلہ دیا۔ اس نے اجتہاد کیا اور خطا ہو گئی تو اسے ایک اجر ملے گا۔

اَلْعَافِيَةُ فِي الْاِقْتِدَاءِ بِمَنْ قَدْ مَاتَ

خیریت اسی میں ہے کہ فوت شدہ لوگوں کی اقتدا کی جائے

(484)۔عَنِ ابنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰئِكَ اَصْحٰبُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، اَبَرَّهَا قُلُوبًا، وَاَعْمَقَهَا عِلْمًا، وَ اَقَلَّهَا تَكَلُّفًا، اِختَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ، وَلِاِقَامَةِ دِينِهِ، فَاعْرِفُوا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبِعُوهُمْ عَلٰى اٰثَرِهِمْ، وَ تَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ اَخْلَاقِهِمْ، وَسِيَرِهِمْ، فَاِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ رَوَاهُ رَزِينٌ كَمَا فِي الْمِشْكٰوةِ [مشكوٰة المصابيح حديث رقم:١٩٣ وعزاه الىٰ رزين]۔

اخرجه ابن عبد البر فی جامع بیان العلم وفضلہ ۲/۹۷ من طریق قتادة عنه فهو منقطع ورواه ابو نعیم فی الحلیۃ ۱/۳۰۵ من طریق عمر بن نبهان عن الحسن عن ابن عمر

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا: جو پیروی کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے ان کے طریقے پر چلے جو فوت ہو چکے ہیں۔ بے شک زندہ آدمی فتنوں سے محفوظ نہیں ہوتا۔ وہ لوگ محمد ﷺ کے صحابہ ہیں جو اس امت میں سب سے افضل تھے، انکے دل سب سے نیک تھے، علمی طور پر سب سے گہرے تھے، تکلف میں سب سے کم تھے، اللہ نے انہیں اپنے نبی کی صحبت کیلیے اور دین کی اقامت کیلیے منتخب فرمایا تھا۔ ان کے فضائل کو پہچانو، قدم بہ قدم انکی پیروی کرو۔ جس قدر ہو سکے انکے اخلاق اور طریقے سے سبق حاصل کرو۔ وہی لوگ سیدھی ہدایت پر تھے۔

(485)۔وَعَنْ مِرْدَاسِ الْاَسْلَمِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ، اَلْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَيَبْقَىٰ حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ، لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۱٤٣٤]۔

ترجمہ: حضرت مرداس اسلمی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صالح لوگ چلے جائیں گے۔ جتنا پہلے تھا اتنا صالح تھا۔ باقی محض ردی بھوسہ رہ جائے گا جسطرح جَو کا یا کھجور کا چھلکا ہوتا ہے۔ اللہ انکی کوئی پرواہ نہ کرے گا۔

مَنِ اَفْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ

جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا، اگر ٹھیک بھی تھا تو غلط ہوا

(486)۔عَنْ جُنْدُبٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ فِي الْقُرَانِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَاَبُوْدَاؤد [ترمذی حدیث رقم:۲۹۵۲، ابو داؤد حدیث رقم:۳٦۵۲]۔ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت جندب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہا، اگر وہ ٹھیک بھی تھا تو غلط کیا۔

(487)۔وَعَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلَى عَالِمِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:٦٧٥٠]۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں جس بات کا علم نہ ہو اسے اس کے جاننے والے کے حوالے کر دو۔

(488)۔وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۳۷، ابن ماجة حدیث رقم:۵۷۲، دار قطنی حدیث رقم:۷۲۳، السنن الکبریٰ للبیهقی ۱/۲۲۷]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہالت کے مرض کا واحد علاج سوال ہے۔

اَلْاَصْلُ فِي الْاَشْيَآءِ اِبَاحَةٌ

ہر چیز کی اصلیت مباح ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ [الانعام:۱۱۹] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تم پر حرام کیا گیا ہے اس کی تفصیل ہم نے تمہارے لیے بیان کر دی ہے۔ وَقَالَ لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ [المائدہ:۱۰۱] اور فرمایا: ایسی چیزوں کے بارے سوال نہ کرو کہ اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو پھر برا لگے۔ وَقَالَ قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ [الانعام:۱٤۵] اور فرمایا: فرما دو جو کچھ مجھ پر نازل ہوا ہے میں اس میں کھانے والے کے کھانے کو حرام نہیں پاتا۔

(489)۔عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَ حَرَّمَ حُرُمَاتٍ، فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا، فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَآءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:٤٣٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ثعلبہ خشنی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے فرائض کو فرض قرار دیا ہے انہیں ضائع مت کرو۔ اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، انہیں پامال نہ کرو، اس نے کچھ حدود قائم کی ہیں انہیں عبور نہ کرو اور کچھ چیزوں سے خاموشی اختیار فرمائی ہے ان میں بحث مت کرو۔

(490)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَآءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَآءَ تَقَذُّرًا، فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ ﷺ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ، فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ الآية رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:۳۸۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہلِ جاہلیت کچھ چیزوں کو کھاتے تھے اور کچھ چیزوں کو ناپاک سمجھتے ہوئے ترک کردیتے تھے۔ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیجا۔ اور اپنی کتاب اتاری، اپنے حلال کو حلال کیا اور اپنے حرام کو حرام کیا۔ لہٰذا جس چیز کو اللہ نے حلال قرار دیا وہ حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے خاموشی اختیار فرمائی اس کی معافی ہے اور یہ آیت پڑھی قُلْ لَا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ۔

(491)۔وَعَنْ سَلْمَانَ ؓ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ، قَالَ، اَلْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:١٧٢٦ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٣٦٧]۔ غَرِيْبٌ مُرْسَلٌ

ترجمہ: حضرت سلمان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور نیل گائے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہو اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہو اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی ہے وہ ان چیزوں میں سے ہے جن کی اللہ نے معافی دی ہے۔

(492)۔وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَئَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦١١٦، بخاری حديث رقم:٧٢٨٩ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٦١٠]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی۔ اب اسکے سوال کرنے کیوجہ سے حرام کردی گئی۔

اَلْبِدْعَةُ السَّيِّئَةُ وَالْبِدْعَةُ الْحَسَنَةُ

بُری بدعت اور اچھی بدعت

(493)۔عَنْ جَرِيْرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى مِثْلَهٗ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ [مسلم حديث رقم:٢٣٥١، ٢٣٥٢ ، نسائی حديث رقم:٢٥٥٤ ، ابن ماجة ٢٠٣ ، سنن الدارمی حديث رقم:٥١٦]۔

ترجمہ: حضرت جریر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے اپنے اجر میں کمی ہو۔ اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا اس کا گناہ اسے ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی ہو۔

(494)۔وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ فِيْ جَمَاعَةِ التَّرَاوِيْحِ، نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِيُّ [بخاری حديث رقم:٢٠١٠ ، موطا امام مالك كتاب الصلوٰة فی رمضان باب ما جاء فی قيام رمضانحديث رقم:٣]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ نے تراویح کی جماعت کے بارے میں فرمایا کہ: یہ اچھی بدعت ہے۔

(495)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٤٤٩٢، بخاری حديث رقم:٢٦٩٧ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٦٠٦ ، ابن ماجة حديث رقم:١٤]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہماری اس شریعت میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہ ہو تو اسے رد کردیا جائے گا۔

(496)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٢٠٠٥ ، نسائی حديث رقم:١٥٧٨، ابن ماجة حديث رقم:٤٥ ، سنن الدارمی حديث رقم:٢١٢]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی بات کتاب اللہ کی ہے۔ اور بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے اور سب سے بڑی برائی نئے نئے کام ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

سُنَنُ الزَّوَائِدِ حُكْمُهَا حُكْمُ الْمُسْتَحَبِّ

زائدہ سنتیں مستحب کے حکم میں ہیں

(497)۔عَنْ رَافِعِ بنِ خَدِيجٍ ﷺ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ؟ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ، قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا، قَالَ فَتَرَكُوهُ فَنَقَصَتْ، قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦١٢٧]۔

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ شریف میں جلوہ افروز ہوئے۔ وہ لوگ کھجور کے پودوں میں پیوند لگاتے تھے (جلدی پھل دینے والے پودے کی قلم لیتے تھے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا یہی طریقہ ہے۔ فرمایا: شاید تم ایسا نہ کرو تو بہتر ہو۔ انہوں نے وہ طریقہ چھوڑ دیا تو نقصان ہوا۔ انہوں نے یہ بات آپ ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں، جب میں تمہیں تمہارے دین سے متعلق کوئی حکم دوں تو اسے لے لو۔ اور جب اپنی رائے سے تمہیں کوئی بات کہوں تو میں ایک بشر ہی ہوں۔

(498)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦١٢٨، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٧١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے دنیا کے معاملات کو بہتر جانتے ہو۔

(499)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ أَبُودَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حديث

رقم:٣٥، ابن ماجة حديث رقم:٣٣٧، سنن الدارمی حديث رقم:٦٦٦]۔ سنده ضعيف، فيه من لا يعرف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سرمہ لگائے تو تین طاق تعداد میں لگائے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جو ڈھیلے استعمال کرے تو طاق تعداد میں کرے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جس نے کچھ کھایا اور پھر دانتوں میں خلال کر کے نکالا تو اسے تھوک دے اور جو زبان گھمانے سے زبان کے ساتھ لگ گیا اسے نگل لے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جو پاخانے کے لیے باہر گیا اسے چاہیے کہ کسی چیز کی اوٹ میں بیٹھے۔ اور کچھ نہ ملے تو ریت کا ٹیلہ بنا کر اس کی طرف پیٹھ کر لے۔ بے شک شیطان بنی آدم کی شرم گاہ سے کھیلتا ہے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

كِتَابُ الْعِلْمِ وَالتَّعْلِيمِ

علم اور تعلیم کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا [طٰه: ١١٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہہ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

تَعْرِيفُ الْعِلْمِ

علم کی تعریف

(500)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ، آيَةٌ مُحْكَمَةٌ، أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ، وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ رَوَاهُ أَبُودَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٢٨٨٥، ابن ماجة حديث رقم:٥٤]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ، ثلاثة: اى معرفة ثلاثة اشياء، آية محكمة: اى غير منسوخة او ما لا يحتمل الا تاويلا واحدا، سنة قائمة: اى ثابتة صحيحة منقولة عن رسول الله ﷺ معمول بها، فريضة عادلة: اى مستقيمة ما اتفق عليه المسلمون

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم تین چیزیں ہیں۔ محکم آیات یا قائم شدہ سنت یا عدل والا فریضہ۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے فاضل ہے۔

ضَرُوْرَةُ الْعِلْمِ

علم کی ضرورت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعٰلِمُوْنَ [العنكبوت:٤٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان باتوں کو عالموں کے سواء کوئی نہیں سمجھتا۔

(501)۔عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوَاهِرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٤]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ إِلٰى قَوْلِهٖ ﷺ كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور نااہل کے سامنے علم کی بات رکھنے والا ایسے ہے جیسے خنزیر کے گلے میں ہیرے، موتی اور سونا پہنانے والا۔

(502)۔عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ [اخرجه ابن عدى:٩٦٣، والبيهقى فى المدخل :٣٢٤، والشعب : ١٦٦٣]۔ وقال البيهقى فى شعب الايمان : الحديث شبه مشهور و اسناده ضعيف ، وقد روى من اوجه كلها ضعيفة۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم حاصل کرو، خواہ چین میں ہو۔

فَضْلُ الْعِلْمِ وَالتَّفَقُّهِ

علم اور فقہ حاصل کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ [الزمر:٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہوسکتے ہیں؟ وَقَالَ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ [المجادلة:١١] اور فرمایا: تم میں جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا، اللہ ان کے درجات بلند کرتا ہے۔

(503)۔عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حديث رقم:٢٣٨٩، ٤٩٥٦، بخارى حديث رقم:٧١]۔

ترجمہ: حضرت معاویہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جس کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

(504)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِى مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ وَالْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ [ابن ماجة: ٢٢٩ ، سنن الدارمى: ٣٤٩]۔ فى إسناده ضعيفان: عبد الرحمن بن زياد وعبد الرحمن بن رافع

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا یہ دونوں اچھا کام کر رہے ہیں، ان میں سے ایک محفل دوسری محفل سے اچھی ہے، ایک محفل والے اللہ سے دعائیں مانگ رہے ہوں اور اس کی طرف رغبت رکھتے ہیں مگر اللہ کی مرضی ہو تو انہیں عطاء کر دے اور اس کی مرضی ہو تو عطاء نہ کرے، جبکہ دوسری محفل والے فقہ اور علم سیکھ رہے ہیں اور جاہلوں کو سکھا رہے ہیں، اس محفل والے افضل ہیں، میں معلم بنا کر ہی بھیجا گیا ہوں، پھر آپ ﷺ اس محفل والوں کے پاس بیٹھ گئے۔

(505)۔وَعَنْ أَبِىْ حَنِيْفَةَ قَالَ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِىْ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِيْنَ وَأَنَا ابْنُ سِتَّ عَشَرَةَ سَنَةً، فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَأَيْتُ حَلْقَةً عَظِيْمَةً ، فَقُلْتُ لِأَبِىْ حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِىِّ صَاحِبِ النَّبِىِّ ﷺ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ تَفَقَّهَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مُهِمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِىْ مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ٢٠]۔

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں اَسی (۸۰) ہجری میں پیدا ہوا اور میں نے اپنے والد کے ساتھ چھیانوے ہجری میں حج ادا کیا۔ میں اس وقت سولہ برس کا جوان تھا۔ جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو میں نے ایک عظیم حلقہ دیکھا۔ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: صحابیٔ رسول عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی کا۔ میں شوقِ زیارت میں جلدی سے آگے بڑھا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دین کی فقہ حاصل کی اللہ اس کے تمام مہمات حل کر دے گا اور اسے وہاں

سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

(506)۔وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِي الدَّرْدَآءِ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا اَبَا الدَّرْدَآءِ اِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ الرَّسُولِ ﷺ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ، قَالَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا اَسْلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَاِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيتَانُ فِي جَوْفِ الْمَآءِ، وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَاَبُو دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِي [ترمذی حدیث رقم:٢٦٨٢، ابو داؤد حدیث رقم:٣٦٤١، ابن ماجة حدیث رقم:٢٢٣، مسند احمد حدیث رقم:٢١٧٧٣، سنن الدارمی حدیث رقم:٣٤٧]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت کثیر ابنِ قیس فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو درداء ؓ کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ان کے پاس ایک آدمی آیا۔کہنے لگا اے ابو درداء میں آپکے پاس مدینۃ الرسول ﷺ سے ایک حدیث کی خاطر آیا ہوں۔میں نے سنا ہے آپ وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔میں کسی اور کام سے نہیں آیا۔انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جس نے علم حاصل کرنے کیلئے سفر کیا،اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا۔اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔اور بے شک آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اور پانی کے اندر مچھلیاں عالم کے لیے استغفار کرتی ہیں۔اور بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہوتی ہے۔اور بے شک علماء،انبیاء کے وارث ہیں وہ دینار اور درہم کے وارث نہیں ہوتے بلکہ علم کے وارث ہوتے ہیں۔جس نے اسے حاصل کر لیا اسے وافر حصہ نصیب ہوا۔

(507)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا، فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم

حدیث رقم:٦٧٩٦، بخاری حدیث رقم:١٠٠، ترمذی حدیث رقم:٢٦٥٢، ابن ماجة حدیث رقم:٥٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے ایک ہی جھٹکے سے اچک لے۔ بلکہ علماء کے قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہ رہے گا۔لوگ جاہلوں کو اپنا رئیس بنا لیں گے۔ پھر ان پر سوال کیے جائیں گے۔وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے،خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(508)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٢٦٨١، ابن ماجة حدیث رقم:٢٢٢]۔ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے۔

(509)۔وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ؓ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلٰى اَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَاَهْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٢٦٨٥]۔ غَرِيْبٌ

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ان میں سے ایک عابد ہے اور دوسرا عالم۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں والے اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور حتیٰ کہ مچھلیاں بھی لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر رحمت بھیجتی ہیں۔

(510)۔عَنِ الشَّعْبِي: صَلّٰى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقُرِّبَتْ اِلَيْهِ بَغْلَتُهُ لِيَرْكَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخَذَ بِرِكَابِهِ، فَقَالَ زَيْدٌ: خَلِّ عَنْهُ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. هٰكَذَا اُمِرْنَا اَنْ نَفْعَلَ بِالْعُلَمَاءِ وَ الْكُبَرَاءِ، فَقَبَّلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَدَهُ وَ قَالَ: هٰكَذَا اُمِرْنَا اَنْ نَفْعَلَ بِاَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا ﷺ [طبرانی: ٤٧٤٦، مستدرك حاكم: ٥٨٨١، ٥٨٨٥]۔

ترجمہ: امام شعبی تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت ﵁ نے کسی کی نمازِ جنازہ پڑھی، اس کے بعد ان کا خچر ان کے قریب لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہوں، اتنے میں سیدنا ابن عباس ﵁ تشریف لائے اور ان کی رکاب پکڑ لی، حضرت زید نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے! رکاب چھوڑ دیں، حضرت ابن عباس نے فرمایا: ہمیں اسی طرح علماء اور بزرگوں کا احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے، حضرت زید بن ثابت نے ان کا ہاتھ چوما اور فرمایا: ہمیں اسی طرح اپنے نبی ﷺ کے اہل بیت کا احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اَلْعِلْمُ بِالتِّكْرَارِ وَالْمُذَاكَرَةِ

تکرار اور مذاکرہ کے ذریعے علم کا حصول

(511)۔عَنِ بنِ عَمْرٍو ﵁ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَرْوِيَ حَدِيْثًا ، فَلْيُرَدِّدْهُ ثَلَاثًا رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٦١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرو ﵁ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص حدیث کو روایت کرنا چاہے تو چاہیے کہ اسے تین بار دوہرا لے۔

(512)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ مِنَّا حَدِيْثًا ، فَتَذَاكَرُوْهُ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٦١١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم لوگ ہم سے حدیث سنو تو اسے آپس میں سن سنا لیا کرو۔

(513)۔وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﵁ قَالَ تَذَاكَرُوا الْحَدِيْثَ فَاِنَّ الْحَدِيْثَ يُهَيِّجُ الْحَدِيْثَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٦٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﵁ فرماتے ہیں کہ حدیث کو آپس میں دوہرا لیا کرو۔ بے شک ایک حدیث دوسری حدیث کو کھینچتی ہے۔

(514)۔وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ سِتَّةٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَتَذَاكَرُوْنَ الْعِلْمَ ، مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ ، وَاُبَيٌّ ، وَاَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى حِدَةٍ ، وَعُمَرُ ، وَزَيْدٌ ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ ﵁ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِيْ كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار صفحة ٨٦٦]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ محمد کریم ﷺ کے صحابہ میں سے چھ افراد علمی مذاکرات کرتے تھے۔ ان میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت اُبی، حضرت ابو موسیٰ کسی حد تک، حضرت عمر، حضرت زید اور حضرت ابن مسعود ﵁ شامل ہیں۔

(515)۔عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﵁ اَنَّهُ قَالَ : قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ [المستدرك للحاكم حديث رقم: ٣٦٣]۔ صحيح على شرط مسلم ووافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب ﵁ سے روایت ہے کہ فرمایا: علم کو تحریر کے ذریعے محفوظ کرو۔

اَقْسَامُ الْعِلْمِ

علم کی اقسام

(516)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﵁ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وِعَائَيْنِ ، فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:١٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﵁ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں۔ ان میں سے ایک میں تم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہوں۔ مگر وہ جو دوسرا ہے اگر میں اسے بیان کروں تو یہ حلقوم کاٹ دیا جائے۔

(517)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﵁ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَدٍّ مُطَّلَعٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة ١/١٨٠ حديث رقم:١٢٢]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﵁ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن سات قراءتوں پر نازل کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور ہر علم والے کی ایک حد ہے۔

(518)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ ، فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:٣٦٨]۔ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ علم دو قسم کا ہے۔ ایک علم دل میں ہوتا ہے۔ وہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے۔ وہ اللہ عزوجل کی آدم کے بیٹے پر حجت ہے۔

عَلَامَاتُ الْعَالِمِ

عالم کی نشانیاں

(519)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﵁ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ قَالَ مَنْ خَشِیَ اللّٰہَ فَھُوَ عَالِمٌ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ [سنن الدارمی حدیث رقم:۳۳۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءُ کے بارے میں مروی ہے کہ فرمایا: جو اللہ سے ڈرا وہ عالم ہے۔

(520)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﵁ قَالَ لَا یَکُوْنُ الرَّجُلُ عَالِماً حَتّٰی لَا یَحْسُدَ مَنْ فَوْقَہٗ وَلَا یَحْقِرَ مَنْ دُوْنَہٗ وَلَا یَبْتَغِیْ بِعِلْمِہٖ ثَمَناً رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۹۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی آدمی عالم نہیں ہوسکتا جب تک اپنے سے اوپر والے پر حسد نہیں چھوڑتا، اپنے سے نیچے والے کو حقیر سمجھنا نہیں چھوڑتا اور اپنے علم سے دولت کمانا نہیں چھوڑتا۔

اِیَّاکُمْ وَشَرَّ الْعُلَمَآءِ

برے علماء سے بچ کے رہو

(521)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ ، وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:۳۴۶۱ ، ترمذی حدیث رقم:۲۶۶۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے سن کر آگے پہنچاؤ خواہ ایک آیت ہی ہو۔ اور بنی اسرائیل سے روایت لے لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور جس نے جان بوجھ کر میرے بارے میں جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(522)۔وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ ، فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ ، یَقُوْلُھَا ثَلَاثاً ، ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شَرُّ الْعُلَمَآءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خَیْرُ الْعُلَمَآءِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ [سنن الدارمی حدیث رقم:۳۷۴]۔ اَلْحَدِیْثُ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت احوص بن حکیم اپنے والد ﵁ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے شر کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: مجھ سے شر کے بارے میں مت پوچھو بلکہ مجھ سے خیر کے بارے میں پوچھو۔ آپ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا: خبردار! سب سے بڑا شر علماء کا شر ہے اور سب سے بڑی بھلائی علماء کی بھلائی ہے۔

(523)۔وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ ﵁ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَالِمٌ لَا یَنْتَفِعُ بِعِلْمِہٖ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۶۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء ﵁ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ شریر وہ عالم ہوگا جو اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔

(524)۔وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ ﵁ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَآءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِہِ السُّفَھَآءَ اَوْ یَصْرِفَ بِہٖ وُجُوْہَ النَّاسِ اِلَیْہِ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ النَّارَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۲۶۵۴]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک ﵁ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم اسلیے حاصل کیا کہ علماء کو اپنے پاس بٹھائے یا بے وقوفوں سے بحث کرے، یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے، اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا۔

(525)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﵁ قَالَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوْہُ عِنْدَ اَھْلِہٖ لَسَادُوْا بِہٖ اَھْلَ زَمَانِھِمْ ، وَلٰکِنَّھُمْ بَذَلُوْہُ لِاَھْلِ الدُّنْیَا لِیَنَالُوْا بِہٖ مِنْ دُنْیَاھُمْ فَھَانُوْا عَلَیْھِمْ سَمِعْتُ نَبِیَّکُمْ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْھُمُوْمَ ھَمّاً وَاحِداً ھَمَّ اٰخِرَتِہٖ ، کَفَاہُ اللّٰہُ ھَمَّ دُنْیَاہُ ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِہِ الْھُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ فِیْ اَیِّ اَوْدِیَتِھَا ھَلَکَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۵۷ ، شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم:۱۸۸۸]۔ ذَا ضَعِیْفٌ وَشَاھِدُہٗ صَحِیْحٌ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۱۰۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﵁ فرماتے ہیں کہ اگر اہل علم حضرات علم کی حفاظت کریں اور اسے علمی اہلیت والوں کے سامنے رکھیں تو وہ اس کے ذریعے اپنے ہم زمانہ لوگوں کی سیادت کریں۔ لیکن انہوں نے اسے دنیا والوں پر خرچ کیا ہے تاکہ ان کی دنیا میں سے کچھ حاصل کریں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ علماء دنیا والوں کے سامنے ہلکے پڑ گئے۔ میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا: جس نے اپنی تمام ہمت ایک آخرت کے مشن پر لگادی اللہ اس کی دنیاوی مہمات میں خود کفایت فرمائے گا اور جس نے دنیا کے احوال کے پیچھے اپنی ہمت بکھیر دی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں، دنیا کی جس وادی

میں جا پہ بھٹک کر ہلاک ہو جائے۔

(526)۔وَعَنْ عُمَرَ ﷺ قَالَ يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٢٠]۔ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷺ فرماتے ہیں کہ: اسلام کو تین چیزیں منہدم کر دیتی ہیں۔ عالم کا پھسل جانا اور منافق کا قرآن پڑھ کر بحث کرنا اور گمراہ حکمرانوں کی حکومت۔

(527)۔عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخَعِيِّ قَالَ: كُنَّا جُلُوسٌ مَعَ عَلِيٍّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَالْكُوفَةُ يَوْمَئِذٍ إِخْصَاصٌ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ: الصَّلَاةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلْعَصْرِ فَقَالَ: اِجْلِسْ فَجَلَسَ، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ ذٰلِكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: هٰذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ، فَقَامَ عَلِيٌّ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ رواه الحاكم [المستدرك للحاكم حديث رقم: ٧١٠]۔ صحيح وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت زیاد بن عبدالرحمان نخعی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کی خدمت میں بڑی مسجد میں بیٹھے تھے اوران دنوں کوفہ محض چھپر تھا۔ آپ کے پاس مؤذن آیا اور عصر کی نماز کی اطلاع دیتے ہوئے کہنے لگا: اے امیر المومنین نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جا۔ وہ دوبارہ لوٹ کر آیا اور وہی بات دہرائی۔ حضرت علی ﷺ نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہمیں عصر پڑھائی۔

عَلَيْكُمْ بِخَيْرِ الْعُلَمَاءِ

اچھے علماء کا ساتھ دو

(528)۔عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٢٦، سنن الدارمی حديث رقم: ٤٢٣، ٤٢٨]۔ وَرَوَى الدَّيْلَمِي مِثْلَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعاً

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: بے شک یہ علم دین ہے، خوب غور کر لیا کرو تم اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو؟

(529)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ فِيْمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ

لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٩١، المستدرك حديث رقم: ٨٧٧٠، ٨٧٧١]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سیکھا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کر دیں گے۔

(530)۔وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [اخرجه البيهقي في السنن الكبرىٰ ١٠/٢٠٩]۔ إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس علم کی ذمہ داری ہر بعد میں آنے والے زمانے کے بہترین لوگ اٹھائیں گے، وہ اس میں سے غالیوں کی تحریف، تخریب کاروں کی موڑ توڑ اور جاہلوں کی ہیرا پھیری کی نفی کر کے دکھا دیں گے۔

(531)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَّسْمَعُ مِنْكُمْ [مسند احمد: ٢٩٥١، ابو داؤد: ٣٦٥٩، ابن حبان: ٦٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے سنتے ہو اور لوگ تم سے سنیں گے، اور جنہوں نے تم سے سنا ہے بعد والے لوگ ان سے سنیں گے۔

(532)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ ﷺ قَالَ قَالَ سَلْمَانُ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا بَقِيَ الْأَوَّلُ حَتّٰى يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ فَإِذَا هَلَكَ الْأَوَّلُ قَبْلَ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْآخِرُ هَلَكَ النَّاسُ [سنن الدارمي: ٢٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ربیعہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک پہلا عالم موجود ہے حتیٰ کہ وہ اپنے بعد کوئی دوسرا آدمی تیار کر جائے، جب پہلا شخص دوسرے کو تیار کیے بغیر مر گیا تو لوگ ہلاک ہونے لگیں گے۔

(533)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِيْرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِهٖ اذْهَبْ اطْلُبِ الْعِلْمَ، فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهٗ فَحَدَّثَهٗ بِأَحَادِيْثَ فَقَالَ لَهٗ أَبُوْهُ

يَا بُنَيَّ اذْهَبْ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ، فَغَابَ عَنْهُ أَيْضاً زَمَاناً ثُمَّ جَاءَهُ بِقَرَاطِيسَ فِيهَا كُتُبٌ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ هَذَا سَوَادٌ فِي بَيَاضٍ فَاذْهَبِ اطْلُبِ الْعِلْمَ، فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ لِأَبِيهِ سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ، فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ مَرَرْتَ بِرَجُلٍ يَمْدَحُكَ وَمَرَرْتَ بِآخَرَ يَعِيبُكَ، قَالَ إِذاً لَمْ أَلُمِ الَّذِي يَعِيبُنِي وَلَمْ أَحْمَدِ الَّذِي يَمْدَحُنِي، قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِصَفِيحَةٍ قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ لَا أَدْرِي أَمِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ، فَقَالَ إِذاً لَمْ أُهَيِّجْهَا وَلَمْ أَقْرَبْهَا۔ فَقَالَ اذْهَبْ فَقَدْ عَلِمْتَ [سنن الدارمی:۳۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عمیرہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا: جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا چلا گیا اور کچھ عرصہ غائب رہا۔ جب واپس آیا تو اس نے اپنے والد کے سامنے کچھ احادیث بیان کیں۔ اسکے والد نے کہا: جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا دوبارہ کچھ عرصہ غائب رہا۔ پھر وہ کچھ کاغذات لے کر واپس آیا جس میں تحریریں تھیں۔ اسکے والد نے اسے کہا: یہ محض سفید کاغذوں پر کالی سیاہی ہے۔ جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا پھر چلا گیا۔ پھر تیسری بار جب واپس آیا تو اپنے والد سے کہنے لگا: آپ جو چاہیں مجھ سے پوچھ لیں۔ والد نے کہا بتاؤ اگر تم کسی ایسے آدمی کے پاس سے گزرو جو تمہاری تعریف کرے اور دوسرے آدمی کے پاس سے گزرو جو تمہارے عیب بیان کرے تو تم کیا کرو گے؟ لڑکے نے کہا: اس صورت حال میں عیب بیان کرنے والے کا برا نہیں مناؤں گا اور تعریف کرنے والے پر خوش نہیں ہوں گا۔ پھر والد نے کہا: اگر تم سونے یا چاندی کا ٹکڑا زمین پر گرا ہوا پاؤ تو پھر کیا کرو گے؟ لڑکے نے کہا: میں اسے نہیں اٹھاؤں گا بلکہ اس کے قریب بھی نہیں جاؤں گا۔ والد نے کہا جاؤ د! اب تم علم سیکھ چکے ہو۔

رُجُوْعُ الْعَالِمِ إِلَى الصَّوَابِ

عالم کا اپنی تحقیق سے رجوع کرنا

(534)۔ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي غِبْتُ عَنِ امْرَأَتِي سَنَتَيْنِ فَجِئْتُ وَهِيَ حُبْلَى فَشَاوَرَ عُمَرُ ﷺ نَاساً فِي رَجْمِهَا فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ﷺ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيلٌ فَلَيْسَ لَكَ عَلَى مَا فِي بَطْنِهَا سَبِيلٌ فَاتْرُكْهَا حَتَّى تَضَعَ فَتَرَكَهَا فَوَلَدَتْ غُلَاماً قَدْ خَرَجَتْ ثَنَايَاهُ فَعَرَفَ الرَّجُلُ الشَّبَهَ فِيهِ فَقَالَ : ابْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ.

فَقَالَ عُمَرُ ﷺ عَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ يَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ لَوْلَا مُعَاذٌ لَهَلَكَ عُمَرُ [السنن الکبریٰ للبیهقی جلد۷ صفحہ۴۴۳، جامع المسانید لابن کثیر ۳۶۳/۱۱، ابن عساکر ۳۷۴/۲۴، سیر اعلام النبلاء جلد۱ صفحہ۴۵۲، الاصابه لابن حجر صفحہ۱۸۴۸]۔

ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا کہ میں دو سال تک گھر سے غائب رہا ہوں، واپس آیا ہوں تو میری بیوی حاملہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس عورت کو رجم کرنے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ فرمایا، حضرت معاذ ابن جبل ﷺ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین اس کے پیٹ میں بچے کا کیا قصور؟ اسے بچے کی پیدائش تک چھوڑ دیجیے۔ آپ اس عورت کو سزا دینے سے رک گئے۔ جب وہ بچہ پیدا ہوا تو اس کے دانت نکلے ہوئے تھے۔ اس شخص نے بچے کو شباہت سے پہچان لیا اور کہنے لگا رب کعبہ کی قسم یہ میرا بیٹا ہے۔ سیدنا عمر فاروق ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل کے بارے میں فرمایا: عورتیں اس بات سے عاجز آ گئی ہیں کہ معاذ جیسا بیٹا پیدا کریں، اگر معاذ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

(535)۔ رُوِيَ أَنَّ امْرَأَةً رَدَّتْ عَلَى عُمَرَ ﷺ وَ نَبَّهَتْهُ عَلَى الْحَقِّ وَهُوَ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى مَلَإٍ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ : أَصَابَتِ امْرَأَةٌ وَ أَخْطَأَ رَجُلٌ [المصنف لعبد الرزاق: ۱۶۰/۶]۔

ترجمہ: ایک عورت نے حضرت عمر فاروق ﷺ کی تردید کی اور انہیں حق کی طرف متوجہ کیا، آپ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: یہ عورت صحیح کہتی ہے، مرد سے غلطی ہوئی۔

(536)۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَنْ مَسْئَلَةٍ فَقَالَ فِيهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ : لَيْسَ هٰكَذَا وَ لٰكِنْ كَذَا وَ كَذَا، قَالَ عَلِيٌّ أَصَبْتَ وَأَخْطَأْتُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيْمٌ [تفسیر ابن جریر حدیث : ۱۴۹۶۷]۔

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ سے کسی آدمی نے کوئی مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کا جواب دیا، پاس سے کسی نے کہا کہ یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے بلکہ اس طرح ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ ﷺ نے فرمایا: یعنی تم نے ٹھیک کہا اور میری تحقیق درست نہ تھی، ہر علم والے سے اوپر علم والا ہے۔

(537)۔ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاساً ارْتَدُّوا عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ ﷺ فَأَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا كُنْتُ قَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ

فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ اَكُنْ اُحْرِقُهُمْ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ فَقَالَ: وَيْحَ ابْنُ عَبَّاس [مستدرك حاكم حديث رقم: ٦٤٠٥]۔

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ مرتد ہوئے تو آپ نے انہیں آگ سے جلا دیا۔ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو ان لوگوں کو ویسے قتل کر دیتا، اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو دین اسلام سے مرتد ہوا اسے قتل کر دو۔ میں انہیں جلا کر نہ مارتا اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: کسی کو اللہ کا عذاب مت دو۔ سیدنا علی المرتضیٰ نے فرمایا: واہ ابنِ عباس۔

(538)۔عَنْ طَاوُسٍ قَالَ رُبَّمَا رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ الرَّأْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ [سنن الدارمی: ٦٣٤]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس تابعی فرماتے ہیں کہ: کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رائے قائم کرتے تھے مگر بعد میں اس سے رجوع کر لیتے تھے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ [ال عمران: ١١٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔ وَقَالَ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ [ال عمران: ١٠٤] اور فرمایا: تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو اسلام کی دعوت دے۔ وَقَالَ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ [حم السجدة: ٣٣] اور فرمایا: اس سے اچھی بات کس کی ہے جس نے اللہ کی طرف دعوت دی، اور نیک عمل کیے، اور کہا کہ بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ وَقَالَ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ الآيه [النحل: ١٢٥] اور فرمایا: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت سے دعوت دو۔ وَقَالَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ [المائده: ٧٩] اور فرمایا: وہ لوگ انہیں برائی سے منع نہیں کرتے تھے جو بھی کرتے۔ وَقَالَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ [البقرة: ١٨٥] اور فرمایا: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے۔ وَقَالَ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ [ال عمران: ١٥٩] اور فرمایا: یہ اللہ کی

رحمت ہے کہ تم ان پر نرمی کرتے ہو۔ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِيْمٌ [حم: ٣٤] اور فرمایا: اچھے طریقے سے تردید کرو، ایسا لگے کہ جس شخص کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ جگری دوست ہو۔ وَقَالَ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا [الفرقان: ٦٣] اور فرمایا: جب ان سے جاہل مخاطب ہوتے ہیں تو یہ انہیں سلام کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ وَقَالَ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا [التحريم: ٦] اور فرمایا: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ وَقَالَ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ [التوبة: ١٢٢] اور فرمایا: ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر طبقے سے لوگ دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے نکل پڑتے اور جب واپس آتے تو اپنی قوم کو ڈر سناتے۔

(539)۔عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ١٧٧، ابو داؤد حديث رقم: ١١٤٠، ترمذی حديث رقم: ٢١٧٢، ابن ماجة حديث رقم: ٤٠١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے۔ پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(540)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰی اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم: ٢٤٥٩، ٢٥٥٤، ٢٥٥٨، ٢٧٥١، ٥١٨٨، ٥٢٠٠، ٧١٣٨، ابو داؤد حديث رقم: ٢٩٢٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور بچوں کی نگران ہے اسے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال پر نگران ہے اسے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(541)۔وَعَنِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِی فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلیٰ مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلٰثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ ، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِن وَرَآءِ هِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِی وَاَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم:٢١٦٤٥ ، ترمذی حدیث رقم:٢٦٥٦ ، ٢٦٥٧ ، ٢٦٥٨ ، ابو داؤد حدیث رقم : ٣٦٦٠ ، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٣٠ ، ٢٣١ ، ٢٣٢ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٣٤ ، ٢٣٥ ، ٢٣٦]۔ رواہ جماعة بالفاظ مختلفة

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ آباد رکھے اس شخص کو جس نے میری بات کو سنا اور اسے یاد رکھا اور آگے پہنچا دیا۔ کتنے ہی علمی نکات رٹنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ان نکات کی خود کوئی سمجھ نہیں ہوتی اور کتنے ہی علمی نکات جاننے والے ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ بیان کرتے ہیں تو اگلا ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ کی خاطر مخلصانہ عمل، مسلمانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی اکثریت کا ساتھ دینا۔ بس بے شک ان کی دعوت (کی برکت) ان کی پشت پناہی کرتی ہے۔

اَحَادِيثُ الرَّوَافِضِ :عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْاِذَاعَةُ رَوَاهُ الْكُلِينِی فِی الْكَافِی فِی بَابِ التَّقِيَّةِ [الاصول من الکافی حدیث رقم:٢٢٣٤] وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ تِسعَةَ اَعشَارِ الدِّينِ فِی التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَن لَا تَقِيَّةَ لَهٗ ، وَالتَّقِيَّةُ فِی كُلِّ شَیْءٍ اِلَّا فِی النَّبِيذِ وَالْمَسحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ رَوَاهُ الْكُلِينِی فِی الْكَافِی [الاصول من الکافی حدیث رقم:٢٢٣٥] وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّكُمْ عَلیٰ دِينٍ مَن كَتَمَهٗ اَعَزَّهُ اللّٰهُ وَمَن اَذَاعَهٗ اَذَلَّهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْكُلِينِی فِی الْكَافِی فِی بَابِ الْكِتْمَانِ [الاصول من الکافی حدیث رقم:٢٢٥٩]۔

روافض کی احادیث

ترجمہ: حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نیکی تقیہ یعنی دین کو چھپانے کا نام ہے اور برائی اسے ظاہر کرنا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: بے شک دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے۔ جو تقیہ نہیں کرتا اسکا کوئی دین نہیں اور تقیہ ہر چیز میں ہے سوائے نبیذ والی شراب کے اور موزوں پر مسح کرنے کے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ ایسے دین پر ہو کہ جس نے اسے چھپایا اللہ اسے عزت دے گا اور جس نے اسے ظاہر کیا اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

اَلدَّعْوَةُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمُعَامَلَةُ عَلٰی قَدرِ عُقُولِ النَّاسِ وَضَرُورَتِهِمْ

حکمت کے ذریعے دعوت دینا اور لوگوں سے انکی عقل اور ضرورت کے مطابق پیش آنا

(542)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ نَحْوَ اَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلیٰ قَوْمٍ مِن اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ اِلیٰ اَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ ، فَاِذَا عَرَفُوا ذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُم اَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِم خَمسَ صَلَوَاتٍ فِی يَومِهِم وَلَيلَتِهِم ، فَاِذَا صَلُّوا فَاَخْبِرْهُم اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكوٰةً فِی اَمْوَالِهِمْ تُوخَذُ مِن غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلیٰ فَقِيرِهِمْ فَاِذَا اَقَرُّوا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٧٣٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے معاذ بن جبل کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہل کتاب قوم کی طرف جا رہے ہو۔ پس پہلی چیز جس کی طرف تم انہیں دعوت دو یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ کی توحید کو مانیں، پھر جب وہ اسے سمجھ جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر جب وہ نماز پڑھنے لگ جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر انکے مال میں سے زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے امیر سے لی جائے اور غریب کو دی جائے۔ پھر جب وہ لوگ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرو اور لوگوں کا اچھا اچھا مال نہ چن لینا۔

(543)۔وَعَنْ اَبِی وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِی كُلِّ خَمِيسٍ ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَومٍ ، قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِی مِن ذٰلِكَ اَنِّی اَكْرَهُ اَن اُمِلَّكُمْ وَاِنِّی اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا رَوَاهُ مُسْلِم و الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٧١٢٩، بخاری حدیث رقم:٧٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو وائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ لوگوں کو ہر جمعرات کے دن وعظ فرماتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابو عبدالرحمٰن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ و نصیحت کریں۔ فرمایا: میرے لیے اس میں رکاوٹ یہ ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ آپ لوگوں کو بیزار کر دوں۔ میں تمہیں کبھی کبھی وعظ کرتا ہوں جس طرح نبی کریم ﷺ ہمیں کبھی کبھی وعظ فرماتے تھے ہمارے اکتا جانے کے پیش نظر۔

(544)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ تِسعَ سِنِينَ فَمَا اَعْلَمُهٗ قَالَ لِی قَطُّ لِمَ

فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئاً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٠١٤، بخاري حديث رقم:٦٠٣٨]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نو سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ نے مجھے کبھی یہ فرمایا ہو کہ یہ کام تم نے کیوں کیا؟ اور نہ ہی مجھ میں کبھی کوئی عیب نکالا۔

(545)۔وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَهْ مَهْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ وَإِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِمُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٦١، بخاري حديث رقم: ٢١٩، ٦٠٢٥، ٦١٢٨، نسائي حديث رقم:٥٣، ابن ماجة حديث رقم:٥٢٨]۔

ترجمہ: آپ ؓ ہی سے روایت ہے کہ فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کہا رک جا، رک جا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پیشاب نہ روکو۔ اسے چھوڑ دو۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا یہ مسجدیں اس پیشاب جیسی چیزوں کے لیے نہیں ہوتیں اور نہ ہی نجاست کے لیے ہوتی ہیں۔ یہ تو اللہ کے ذکر کے لیے، نماز کے لیے اور قرآن پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں۔ یا جیسے بھی رسول اللہ ﷺ نے اسے سمجھایا۔ پھر آپ ﷺ نے حاضرین میں سے ایک آدمی کو حکم دیا، وہ پانی کا ایک ڈول لایا اور اس پر بہا دیا۔

(546)۔وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهُ حَتّٰى تَبْلُغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ؟ فَقَالَ يَا بَنِي فَرُّوْخَ أَنْتُمْ هٰهُنَا، لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ، سَمِعْتُ خَلِيْلِي يَقُوْلُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم :٥٨٦، نسائي حديث رقم:١٤٩،

مسند احمد حديث رقم:٨٨٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ ؓ کے پیچھے تھا۔ وہ نماز کے لیے وضو فرما رہے تھے۔ آپ اپنا ہاتھ اتنا بڑھاتے تھے کہ بغلوں تک چلا جاتا تھا۔ میں نے عرض کیا اے ابو ہریرہ یہ کیسا وضو ہے؟ انہوں نے فرمایا اے چوزے کے بچے تم کہاں کھڑے ہو؟ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم لوگ یہاں کھڑے ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے پیارے سجن سے سنا ہے فرمایا: مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہے۔

(547)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٤٨٤٢]۔ ذكره مسلم تعليقاً في مقدمته والحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں سے انکے مرتبے کے مطابق پیش آیا کرو۔

لَاتُفَرِّقُوا أَمْرَ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ

اس امت کا شیرازہ مت بکھیرو جب یہ متحد ہو

(548)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ لَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلٰى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٢٤٠، بخاري حديث رقم:١٥٨٥، نسائي حديث رقم:٢٩٠١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اگر تیری قوم کے کافر ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا میں کعبہ کو گرا دوں۔ پھر اسے بنیادِ ابراہیمی پر تعمیر کروں۔

(549)۔وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ ؓ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بِي وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِمُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٥٢٦، بخاري حديث رقم:٣٠٣٨، مسند احمد حديث رقم:١٩٧٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو فرمایا: دونوں آسانی کرنا مشکلات پیدا نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنا متنفر نہ کرنا، دونوں ایک جیسی بات کرنا اور اختلاف نہ کرنا۔

(550)۔وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي

بَعضِ اَمرِهٖ قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٤٥٢٥ ، بخارى حديث رقم:٦٩ ، ابو داؤد حديث رقم:٤٨٣٥، مسند احمد حديث رقم:١٩٥٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے کسی صحابی کو کسی مشن پر روانہ کرتے تو فرماتے خوش رکھو، متنفر نہ کرو اور آسانی پیدا کرو اور مشکلات پیدا مت کرو۔

(551)۔وَعَنْ عَرْفَجَةَ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّهٗ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِناً مَنْ كَانَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٧٩٦، ابو داؤد حديث رقم:٤٧٦٢ ، نسائى حديث رقم:٤٠٢١]۔

ترجمہ: حضرت عرفجہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرمایا: جلد ہی ایسے ایسے معاملات ہوں گے۔ تو جو شخص اس امت کا شیرازہ بکھیرنے کا ارادہ کرے جب کہ یہ متحد ہو تو اسے تلوار سے مارو۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

لَا تَخْتَلِفُوا حَتّٰى تَرَوا فِي الْحَاكِمِ كُفْراً بَوَاحاً

جب تک حکمران میں کھلا کفر نہ دیکھو، اختلاف نہ کرو

(552)۔عَنْ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَاِنِّي اَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُونَ النَّاسُ جَمَاعَةً اَوْ اَمُوتَ كَمَا مَاتَ اَصْحَابِي وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرٰى اَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِيٍّ الْكِذْبُ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم:٣٧٠٧]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷛ فرماتے ہیں کہ اپنے فیصلے اسی طرح کرتے رہو جس طرح تم پہلے کرتے رہے ہو۔ میں اختلاف کو ناپسند کرتا ہوں حتیٰ کہ تمام لوگ ایک جماعت ہو جائیں یا مجھے موت آ جائے جیسا کہ میرے ساتھی فوت ہو چکے ہیں اور امام ابن سیرین کی تحقیق یہ تھی کہ حضرت علی المرتضیٰ ﷛ سے منسوب کر کے روایت کی جانے والی اکثر باتیں من گھڑت جھوٹ ہوتی ہیں۔

(553)۔وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷛ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ ، فَكَانَ فِيمَا اَخَذَ عَلَيْنَا ، اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ ، قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوا كُفْراً بَوَاحاً عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ رَوَاهُ مُسْلِم

وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٤٧٧١، بخارى حديث رقم:٧٠٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت ﷛ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت کی۔ آپ نے ہم سے جو وعدے لیے ان میں یہ بھی تھا کہ ہم نے اپنی خوشی یا ناخوشی میں، تنگی اور فراخی میں، حالات سے متاثر ہو جانے کے باوجود سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور اس پر کہ ہم حکومتی معاملات کو متنازع نہیں بنائیں گے۔ سوائے اس کے کہ تم کھلا کفر دیکھ لو اور تمہارے پاس اس معاملے میں اللہ کی طرف سے واضح دلیل موجود ہو۔

لَاتُسْرِعُوا اِلَى الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ

کفر کا فتویٰ دینے میں جلدی نہ کرو

(554)۔وَعَنِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً قَرَءَ آيَةً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَءُ خِلَافَهَا، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَ قَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُم اِخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رَوَاهُ الْبُخَارِىُ [بخارى حديث رقم:٢٤١٠، ٣٤٧٦، ٥٠٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو ایک آیت پڑھتے سنا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ میں اس آدمی کو پکڑ کر نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور آپ کو ساری بات عرض کی۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ فرمایا: تم دونوں ٹھیک ہو۔ اختلاف مت کرو۔ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا اور ہلاک ہو گئے۔

(555)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِاَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ كَانَ كَمَا قَالَ اِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢١٦، بخارى حديث رقم:٦١٠٤، ترمذى حديث رقم:٢٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے کسی بھائی کو کافر کہا ان میں ایک اس کفر کا حقدار ہو گیا۔ اگر اس نے صحیح کہا تو صحیح ورنہ وہ کفر اس کی اپنی طرف لوٹ جائے گا۔

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ [التوبة: ١٠٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

بَابُ الْمِيَاهِ

پانیوں کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا [الفرقان: ٤٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

(556)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا ، اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُوْرُ مَآءُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَاَبُوْدَاؤُد وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [موطا امام مالك كتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حديث رقم :١٢، موطا امام محمد صفحة ٦٧، ترمذی حديث رقم:٦٩، ابو داؤد حديث رقم:٨٣ ، نسائی حديث رقم:٥٩، ابن ماجة حديث رقم:٣٨٦ ، ٣٨٧، سنن الدارمی حديث رقم:٧٣٣ ، مسند احمد حديث رقم:٨٧٥٦]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال پوچھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہتے ہیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

(557)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا يَجْرِیْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی وَمُسْلِم وَالْبُخَارِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ١٣/١، مسلم حديث رقم:٦٥٦ ، ٦٥٧ ، بخاری حديث رقم:٢٣٩، ابو داؤد حديث رقم :٦٩ ، ترمذی حديث رقم:٦٨، نسائی حديث رقم:٥٨، مسند احمد حديث رقم:٨٥٧٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے جو چل نہ رہا ہو۔ پھر اسی میں غسل کرے گا۔

(558)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْيَغْسِلْ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهَا فِی وَضُوْئِهٖ ، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِیْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٥٦٠، بخاری حديث رقم:١٦٢، ابو داؤد حديث رقم:١٤٠، نسائی حديث رقم:٨٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے جاگے تو اپنے وضو کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھو لے۔ تم میں سے کسی کو کچھ معلوم نہیں کہ اسکے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

(559)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فِی رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ ؟ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا ، فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا [موطا امام مالك كتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حديث رقم :١٤، موطا امام محمد صفحة ٦٦]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ ایک وفد کے ساتھ نکلے جس میں عمرو بن عاص ؓ بھی تھے۔ حتیٰ کہ سب ایک حوض پر پہنچے۔ حضرت عمرو بن عاص نے حوض کے مالک سے فرمایا: اے صاحبِ حوض! کیا تیرے حوض پر درندے آتے رہتے ہیں؟ حضرت عمر بن خطاب نے اسے فرمایا اے صاحبِ حوض! ہمیں مت بتاؤ ہم درندوں والے حوض پر جاتے رہتے ہیں اور وہ ہمارے حوض پر آتے رہتے ہیں۔

(560)۔وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِی قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءً ، فَجَآءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَآءَ حَتّٰى شَرِبَتْ ، قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ ، فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِیْ ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِی وَاَبُوْدَاؤُد وَالنَّسَائِی [ترمذی حديث رقم :٩٢، ابو داؤد حديث رقم :٧٥ ، نسائی حديث رقم :٦٨، ابن ماجة حديث رقم:٣٦٧ ، سنن الدارمی حديث رقم: ٧٤٠ ، موطا امام مالك كتاب الطهارة باب الطهور للوضوء

حدیث رقم:۱۳، مسند احمد ۵/۳۰۳ حدیث رقم:۲۲٦٤۱، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۷]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت کبشہ بنتِ کعب بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو ابن ابی قتادہ کی زوجہ تھیں کہ حضرت ابو قتادہ ان کے گھر آئے۔ انہوں نے انہیں وضو کرایا۔ اس دوران بلی آئی اور وہ اس میں سے پینے لگی۔ ابو قتادہ نے برتن اس کے سامنے کر دیا حتیٰ کہ اس نے پی لیا۔ حضرت کبشہ کہتی ہیں کہ ابو قتادہ نے دیکھا میں انہیں گھور کر دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے فرمایا اے بھتیجی تم حیران ہو رہی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ نجس نہیں ہوتی۔ یہ تمہارے گھر میں آنے جانے والے مردوں اور عورتوں میں سے ہے۔

(561)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۷۳۱، بخاری حدیث رقم:۲۵۰]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔

(562)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ جَمِيعاً فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُحَمَّد [مؤطا امام محمد صفحة ٦١]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں شوہر اور بیویاں اکٹھے وضو کرتے تھے۔

(563)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۱۷٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلی درندہ ہے۔

(564)۔ وَعَنْهُ قَالَ سُؤْرُ الْهِرَّةِ يُهرَاقُ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ مَرَّةً اَو مَرَّتَينِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۸]۔ سؤر الهرة مكروه استعماله مع وجود غيره

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلی کا جھوٹا بہا دیا جائے اور برتن ایک یا دو مرتبہ دھو دیا جائے۔

(565)۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُهَرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَرَوَى الدَّار قُطْنِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ مَرْفُوعاً بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ وَ مَوْقُوفاً عَلىٰ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ بِسَنَدٍ حَسَنٍ [ابن عدی ۲/۳٦٦، سنن الدارقطنی حدیث رقم:۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۳، ۱۹٤، السنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۲٤۰، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۱]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا لاک لے تو اسے بہا دے اور برتن کو تین مرتبہ دھوئے۔

(566)۔ وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ؓ يَرٰى اَنَّ الثَّلٰثَ يُطَهِّرُ الْاِنَاءَ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيْهِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۲۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ کی تحقیق یہ تھی کہ کتے کے جھوٹے برتن کو تین مرتبہ دھونا پاک کر دیتا ہے۔

(567)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِين عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا حَدَّثَ عَن اَبِي هُرَيْرَةَ فَقِيلَ لَهُ اَهٰذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ؟ فَقَالَ كُلُّ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يُحَدِّثُهُم اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۹]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جب حضرت ابو ہریرہ ؓ سے کوئی روایت بیان کرتے تو آپ سے پوچھا جاتا کہ یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے؟ وہ فرماتے ابو ہریرہ ؓ کی ہر بات نبی کریم ﷺ سے لی گئی ہوتی ہے، وہ یہ بات اس لیے کرتے تھے کہ ابو ہریرہ انہیں ہر بات نبی کریم ﷺ ہی کی بتاتے تھے۔

(568)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ وَمُسْلِمٌ [مسند امام اعظم:۳۷، مسلم حدیث رقم:۸۱۲]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چمڑے کو رنگ لیا گیا تو پاک ہو گیا۔

(569)۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصَابَ ثَوبَ اِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٦٧۵، بخاری حدیث رقم:۲۲۷، ۳۰۷، ابو داؤد حدیث رقم:۳٦۱، نسائی حدیث رقم:۳۹٤، ابن ماجة حدیث رقم:٦۲۹]۔

ترجمہ: حضرت اسمآء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حکم ہے جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے مل دے پھر وہ اسے پانی کے ساتھ دھو کر

پاک کرلے پھر نماز پڑھ لے۔

(570)۔وَعَنْ سُلَيْمَانَ بنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ ، فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسلِ فِى ثَوْبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم :٦٧٢ ، بخارى حديث رقم :٢٣٠ ، ابو داؤد حديث رقم :٣٧٣ ، ترمذى حديث رقم:١١٧، نسائى حديث رقم:٢٩٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٥٣٦ ، مسند احمد حديث رقم:٢٥١٥١]۔

ترجمہ: حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جاتی ہے، تو فرمایا میں اسے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو دیتی تھی۔ آپ نماز کے لیے نکلتے تھے اور دھلائی کا نشان آپ کے کپڑے پر موجود ہوتا تھا۔

(571)۔وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحصَنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَم يَاكُلِ الطَّعَامَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِى حَجرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوبِهٖ ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَم يُغسِلْهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٦٦٥ ، بخارى حديث رقم:٢٢٣، ابو داؤد حديث رقم:٣٧٤ ، ترمذى حديث رقم :٧١ ، ابن ماجة حديث رقم:٥٢٤ ، نسائى حديث رقم:٣٠٢ ، موطا امام مالك كتاب الطهارة حديث رقم:١١٠]۔

ترجمہ: حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر جس نے ابھی تک کھانا شروع نہیں کیا تھا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود مبارک میں بٹھایا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کردیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور بہادیا اور اسے دھویا نہیں۔

رِوَايَةُ الرَّوَافِضِ: سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ جِلدِ الخِنزِيرِ يُجعَلُ دَلْواً يُستَقىٰ بِهِ الْمَاءُ ، فَقَالَ لَابَأْسَ رَوَاهُ فِى مَن لَا يَحضُرهُ الفَقِيهُ [من لا يحضره الفقيه حديث رقم:١٤]۔

روافض کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خنزیر کی جلد کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا اس کا ڈول بنایا جاسکتا ہے جس کے ذریعے پانی نکالا جائے تو فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ

بیت الخلا کے آداب کا باب

(572)۔عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِتَّقُوا اللَّاعِنَينِ ، قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَارَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ الَّذِى يَتَخَلّٰى فِى طَرِيقِ النَّاسِ اَوْ فِى ظِلِّهِم رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦١٨، ابو داؤد حديث رقم:٢٥ ، مسند احمد حديث رقم:٨٨٧٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دھتکارے ہووں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ دھتکارے ہوئے کون ہیں۔ فرمایا: جو لوگوں کے راستے میں پاخانہ کرتے ہیں یا انکے سائے میں۔

(573)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حديث رقم:٢ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٣٥]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنا دور تک چلے جاتے حتیٰ کہ آپ کو کوئی بھی نہ دیکھتا۔

(574)۔وَعَنْ سَلْمَانَ ؓ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَولٍ اَوْ نَستَنجِىَ بِالْيَمِينِ اَوْ اَنْ نَستَنجِىَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَستَنجِىَ بِرَجِيعٍ اَوْ بِعَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٠٦، ترمذى حديث رقم:١٦، نسائى حديث رقم:٤١ ، ابو داؤد حديث رقم:٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٣١٦ ، مسند احمد حديث رقم:٢٣٧٨١]۔

ترجمہ: حضرت سلمان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے، یا دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے یا تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجا کرنے یا اونٹ کی لید یا ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

(575)۔وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِى [مسلم حديث رقم :٥٦٢، بخارى حديث رقم:١٦١ ، نسائى حديث رقم :٨٨ ، ابن ماجة حديث رقم :٤٠٩ ، ترمذى حديث رقم:٢٧ ، دارمى حديث رقم:٧٠٧ ، موطا امام مالك كتاب الطهارة حديث رقم:٣، مسند احمد حديث رقم: ٧٢٤٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ڈھیلا استعمال کیا وہ طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

(576)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۹، نسائی حدیث رقم: ۳۴، مسند احمد حدیث رقم: ۲۰۸۰۳]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سرجس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بل میں پیشاب ہرگز نہ کرے۔

(577)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ، مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي [مسند احمد حدیث رقم: ۲۵۶۵۱، ترمذی حدیث رقم: ۱۲، نسائی حدیث رقم: ۲۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۰۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس نے تم سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے اس کی تصدیق مت کرنا۔ آپ ﷺ صرف اور صرف بیٹھ کر پیشاب فرماتے تھے۔

(578)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَكَذَا فِي التِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۷، ترمذی حدیث رقم: ۲۱، نسائی حدیث رقم: ۳۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۰۴]۔ اَلْحَدِيْثُ ثَابِتٌ اِلٰى قَوْلِهٖ ﷺ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے پھر اسی میں غسل کرے یا وضو کرے۔ عام طور پر وسواس اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

(579)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۸۳۱، بخاری حدیث رقم: ۱۴۲، ابو داؤد حدیث رقم: ۴، ترمذی حدیث رقم: ۵، نسائی حدیث رقم: ۱۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۲۹۸، سنن الدارمی حدیث رقم: ۶۷۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۱۹۵۳]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اے اللہ میں خباثت اور خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(580)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، غُفْرَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ترمذی حدیث رقم: ۷، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۰۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۳۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۶۸۴، مسند احمد حدیث رقم: ۲۵۲۷۴]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو فرماتے تھے: میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔

(581)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِي رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۳۰۱]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو فرماتے تھے: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اذیت کو دور فرمایا اور مجھے آسائش بخشی۔

(582)۔ وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ وَجَابِرٍ وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ؟ قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ، فَقَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۳۵۵]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَشَوَاهِدُهٗ صَحِيْحَةٌ

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے۔ تمہارا پاکیزگی کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم نماز کے لیے نیا وضو کرتے ہیں اور جنابت کا غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔ فرمایا: وہ یہی ہے اسی طرح کرتے رہو۔

بَابُ الْوُضُوءِ

وضو کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ الْآيه [المائده: ٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے مونہوں کو دھولیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت، اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت۔

(583)۔عَنْ عُثْمَانَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَحْمَد [مسلم حديث رقم:٥٧٨، مسند احمد حديث رقم:٤٧٨، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٢٧٣١]۔

ترجمہ: حضرت عثمان ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، اس کے جسم سے گناہ نکل گئے حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل گئے۔

(584)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٨٩، بخاری حديث رقم:٨٨٧، ٧٢٤٠، ترمذی حديث رقم:٢٢، ابو داؤد حديث رقم:٤٦، ابن ماجة حديث رقم:٢٨٧، مسند احمد حديث رقم:٧٣٥٨، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٢٧٦٩، ٢٧٧١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ فکر نہ ہوتی کہ میری امت پر گراں گزرے گا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(585)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٥٧، مسند احمد حديث رقم:٢٥٣٢٧]۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات میں یا دن میں جب بھی سو کر جاگتے تھے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

(586)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُ وَالدَّارِمِيُ وَالنَّسَائِي [مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٥٨، بخاری كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ:٢٧ السِّوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ، سنن النسائي حديث رقم:٥، سنن الدارمي حديث رقم:٦٨٨، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٣٨٤]۔ سَنَدُهٗ صَحِيحٌ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے اور رب کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔

(587)۔وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفاً رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ [مسند احمد حديث رقم:٢٦٣٩٤، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٢٧٧٣، ٢٧٧٤]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نماز کے لیے مسواک کیا جاتا ہے وہ اس نماز سے ستر گنا افضل ہے جس کے لیے مسواک نہیں کیا جاتا۔

(588)۔وَعَنْ عُثْمَانَ ﷺ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثاً، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثاً، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثاً، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثاً، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثاً، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثاً، ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٣٩، بخاری حديث رقم:١٥٩، ابو داؤد حديث رقم:١٠٦، نسائی حديث رقم:٨٥، مسند احمد حديث رقم:٤٨٠]۔

ترجمہ: حضرت عثمان غنی ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا۔ پھر کلی کی اور ناک جھاڑی پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا، پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا۔

(589)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ ثَلَاثاً ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُورُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيُ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٦/١، ابو داؤد حديث رقم:١١١، ١١٤، ١١٦، ترمذی حديث رقم:٤٨، ٤٩، سنن النسائي حديث رقم:٩٦]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷛ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے تین تین بار اعضاء دھو کر وضو فرمایا۔ پھر فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے۔

(590)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى صِفَةِ الْوُضُوْءِ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِى اُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِاِبْهَامَيْهِ ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَالنَّسَائِى [ابو داؤد حديث رقم:١٣٥ ، نسائى حديث رقم:١٤٠ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٢٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے وضو کے طریقے کے بارے میں مروی ہے کہ پھر آپ نے اپنے سر کا مسح فرمایا اور اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور اپنے انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے باہر کے حصے پر مسح فرمایا۔

(591)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاْتُمْ فَابْدَأُوا بِمَيَامِنِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٤١٤١ ، مسند احمد حديث رقم:٨٦٧٣ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٠٢]۔ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنے دائیں اعضاء سے شروع کرو۔

(592)۔ وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِى الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِى وَالنَّسَائِى وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:١٤٢ ، ترمذى حديث رقم:٧٨٨ ، نسائى حديث رقم:٨٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٠٧]۔

ترجمہ: حضرت لقیط بن صبرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعضاء کو بھر بھر کے وضو کرو۔ اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو۔

(593)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ فِىْ خَيْشُوْمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٥٦٤ ، بخارى حديث رقم:٣٢٩٥ ، نسائى حديث رقم:٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے اٹھے تو

تین بار ناک میں پانی ڈالے۔ بے شک شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔

(594)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ ﷛ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ فِى الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِى [ترمذى حديث رقم:٣١ ، ابن ماجة:٤٣٠ ، سنن الدارمى حديث رقم:٧٠٨]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عثمان ﷛ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ وضو میں اپنی داڑھی مبارک میں خلال فرماتے تھے۔

(595)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِى رِوَايَةٍ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ التِّرْمِذِى اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِى مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِى مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ [مسلم حديث رقم:٥٥٣ ، ترمذى حديث رقم:٥٥ ، نسائى حديث رقم:١٤٨ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٧٠]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اچھی طرح مبالغے کے ساتھ وضو کرتا ہے پھر کہتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ایک روایت میں وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کا اضافہ بھی ہے۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

امام ترمذی علیہ الرحمہ نے ان الفاظ کا اضافہ بھی فرمایا ہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِى مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِى مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ یعنی اے میرے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور پاک ہونے والوں میں سے کر دے۔

(596)۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِى هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ١٥٩ ، مسلم حديث رقم: ٥٣٨ ، ٥٣٩ ، ابوداؤد حديث رقم: ١٠٦]۔

ترجمہ: حضرت عثمان غنی ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں اپنے آپ سے باتیں نہ کرتا رہا ہو، اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے۔

(597)۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ

اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِك وَ اَحْمَدُ وَابنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [موطا امام مالك كتاب الطهارة حديث رقم:٣٦ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٧٧ ، سنن الدارمی حديث رقم:٦٥٩، مسند احمد حديث رقم:٢٢٤٩٥]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ثوبان ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: استقامت اختیار کرو اور یہ تمہارے بس کا کام نہیں۔ اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نماز ہے اور وضو میں ہمیشہ کوئی بھی نہیں رہتا سوائے مومن کے۔

(598)۔وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : بَالَ جَرِيْرٌ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقِيْلَ : تَفْعَلُ هٰذَا؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٢٢ ، ٦٢٣ ، بخاری حديث رقم:٣٨٧ ، ابو داؤد حديث رقم:١٥٤، ترمذی حديث رقم:٩٣ ، نسائی حديث رقم:١١٨، ٧٧٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٥٤٣]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ مُتَوَاتِرٌ

ترجمہ: حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت جریر ﷛ نے پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا، اور اپنے موزوں پر مسح کیا، آپ سے کہا گیا کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ تو فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب فرمایا، پھر وضو فرمایا، اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

اَلتَّائِيْدُ مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ :عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ جَلَسْتُ اَتَوَضَّأُ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اِبْتَدَءْتُ فِي الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِي تَمَضْمَضْ وَاسْتَنْشِقْ وَاسْتَنْ ثُمَّ غَسَلْتُ وَجْهِي ثَلَاثًا فَقَالَ يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَّتَانِ قَالَ فَغَسَلْتُ ذِرَاعَيَّ فَمَسَحْتُ بِرَأْسِي مَرَّتَيْنِ فَقَالَ قَدْ يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَّةُ وَ غَسَلْتُ قَدَمَيَّ فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ خَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ لَا تُخَلَّلُ بِالنَّارِ رَوَاهُ فِي الْاِسْتِبْصَارِ [الاستبصار حديث رقم:١٩٦]۔

وَعَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ اِنْ نَسِيْتَ فَغَسَلْتَ ذِرَاعَيْكَ قَبْلَ وَجْهِكَ فَاَعِدْ غَسْلَ وَجْهِكَ ثُمَّ اغْسِلْ ذِرَاعَيْكَ بَعْدَ الْوَجْهِ فَاِنْ بَدَءْتَ بِذِرَاعِكَ الْاَيْسَرِ قَبْلَ الْاَيْمَنِ فَاَعِدْ غَسْلَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ اغْسِلِ الْيَسَارَ وَ اِنْ نَسِيْتَ مَسْحَ رَأْسِكَ حَتّٰى تَغْتَسِلَ رِجْلَيْكَ فَامْسَحْ رَأْسَكَ ثُمَّ اغْسِلْ رِجْلَيْكَ رَوَاهُ فِي الْاِسْتِبْصَارِ [الاستبصار حديث رقم:٢٢٧]۔

روافض کی کتابوں سے تائید

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں وضو کرنے کے لیے بیٹھا۔ جب میں نے ابتداء کی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: کلی کر، ناک میں پانی ڈال اور مسواک کر۔ پھر میں نے تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، فرمایا: یہ تیرے لیے دو مرتبہ بھی کافی ہے۔ پھر میں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر میں نے دو مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا۔ فرمایا: یہ تیرے لیے ایک مرتبہ ہی کافی ہے اور میں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر مجھے فرمایا: اے علی! انگلیوں کے درمیان خلال کر۔ آگ سے خلال دیے جانے سے بچ جاؤ گے۔

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو بھول جائے اور اپنے منہ سے پہلے اپنے بازو دھولے تو اپنا چہرہ دوبارہ دھو پھر چہرے کے بعد اپنے بازو دھو۔ اگر تو دائیں بازو کی بجائے بائیں بازو سے شروع کر بیٹھے تو دائیں ہاتھ کو دوبارہ دھو پھر اس کے بعد بائیں کو دھو اور اگر تو اپنے سر کا مسح بھول جائے حتیٰ کہ اپنے دونوں پاؤں دھو ڈالے تو اب اپنے سر کا مسح کر اور اس کے بعد پاؤں دھو۔

نَوَاقِضُ الْوُضُوءِ

وضو توڑنے والی چیزیں

(599)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٣٧ ، بخاری حديث رقم:١٣٥، ابو داؤد حديث رقم:٦٠، ترمذی حديث رقم:٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ریاح خارج کی اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جب تک وضو نہ کرے۔

(600)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ﷛ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ ، فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَالطَّحَاوِي [مسلم حديث رقم :٦٩٥ ، بخاری حديث رقم :١٣٢، نسائی حديث رقم:١٥٧، مسند احمد حديث رقم:٦٠٨، شرح معانی الآثار للطحاوی ٣٨/١]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایسا مرد تھا کہ میری مذی بہت نکلتی تھی۔ میں نبی کریم ﷺ سے پوچھنے میں حیاء محسوس کرتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی شہزادی میرے نکاح میں تھی۔ میں نے مقداد سے کہا تو انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ذکر دھولے پھر وضو کر لے۔

(601)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الوُضُوءَ عَلٰى مَن نَامَ مُضْطَجِعاً، فَاِنَّهٗ اِذَا اضْطَجَعَ، اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَ اَبُوْدَاوٗد [ترمذی حدیث رقم:۷۷، ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۲، مسند احمد حدیث رقم:۲۳۱۹]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو اس شخص کے لیے ضروری ہے جو لیٹ کر سو گیا۔ جب وہ لیٹ گیا تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ گئے۔

(602)۔وَعَنْ طَلَقِ بنِ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ عَن مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهٗ بَعدَ مَا يَتَوَضَّأُ، قَالَ وَهَل هُوَ اِلَّا بِضْعَةٌ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۸۲، ترمذی حدیث رقم:۸۵، نسائی حدیث رقم:۱۶۵، ابن ماجة حدیث رقم:۴۸۳، مسند احمد حدیث رقم: ۱۶۲۹۲]۔ صَحِيْحٌ وَشَوَاهِدُهٗ كَثِيْرَةٌ

ترجمہ: حضرت طلق بن علی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے آدمی کے وضو کرنے کے بعد اپنے ذکر کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا یہ اسی کے جسم کا حصہ ہی تو ہے۔

(603)۔وَعَنِ الحَسَنِ عَن خَمسَةٍ مِن اَصحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنهُم عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَعَبدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَحُذَيفَةُ ابنُ اليَمَانِ وَعِمرَانُ بنُ حُصَينٍ وَرَجُلٌ آخَرُ اَنَّهُم كَانُوا لَا يَرَوْنَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوءً رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَفِيهِ آثَارٌ كَثِيرَةٌ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۶۳/۱]۔

ترجمہ: حضرت حسن نے رسول اللہ ﷺ کے پانچ صحابہ سے روایت فرمایا ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ ابن یمان، عمران بن حصین اور ایک اور صحابی ہیں۔ یہ سب کے سب ذکر کو چھونے سے وضو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ اس موضوع پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔

(604)۔وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ بَعضَ اَزوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۷۹، ترمذی

حدیث رقم:۸۶، نسائی حدیث رقم:۱۷۰، ابن ماجة حدیث رقم:۵۰۲]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کو بوسہ دے لیتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور دوبارہ وضو نہیں فرماتے تھے۔

(605)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ مَا اُبَالِي قَبَّلْتُهَا اَو شَمَمْتُ رَيحَاناً رَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاق [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۵۰۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بیوی کو بوسہ دے لوں یا خوشبو سونگھ لوں۔

(606)۔وَعَن عَلِيٍّ وَابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَا اللَّمسُ هُوَ الجِمَاعُ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُكْنِي بِمَا شَاءَ رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيبَةَ وَابنُ جَرِيرٍ [المصنف لابن ابی شیبة ۱۹۲/۱، ابن جریر ۱۳۱/۴]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لمس سے مراد جماع ہے لیکن اللہ جس لفظ کو چاہے کنایہ کے طور پر استعمال فرمائے۔ (آیت لَا مَسْتُمُ النِّسَآءَ کی طرف اشارہ ہے)

(607)۔وَعَن اَبِي هُرَيرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا قَهقَهَ فِي الصَّلٰوةِ اَعَادَ الوُضُوءَ وَاَعَادَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ الدَّارقُطنِي [دار قطنی حدیث رقم:۶۰۱]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے تو وضو بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔

(608)۔وَعَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ اٰخِرُ الْاَمرَينِ مِن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَرْكُ الوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَالنَّسَائِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۵۴/۱، نسائی حدیث رقم:۱۸۵]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چھوڑ دیا تھا۔

(609)۔وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَناً فَمَضْمَضَ وَ قَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَماً رَوَاهُ مُسلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:۷۹۸، بخاری حدیث رقم:۲۱۱، ابو داؤد حدیث رقم:۱۹۶، ترمذی حدیث رقم:۸۹، نسائی حدیث رقم:۱۸۷، ابن ماجة حدیث رقم:۴۹۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور کلی کی اور فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

(610)۔وَعَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۵۷۱]۔ اِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت تمیم داری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر طرح کا خون بہنے کے بعد وضو کرنا چاہیے۔

(611)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ ؓ مَرْفُوعًا اِذَا جَاءَ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ اِنَّكَ اَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ رَوَاهُ الْحَاكِم [مستدرك حاكم حديث رقم: ۴۷۱]۔ صَحِيحٌ وَافَقَهُ الذَّهْبِي

ترجمہ: حضرت ابوسعید ؓ نے مرفوعاً (یعنی نبی کریم ﷺ سے) روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آئے اور وسوسہ ڈالے کہ تم نے ہوا خارج کی ہے پس اسے کہے تم نے جھوٹ بولا ہے۔

بَابُ الْغُسْلِ

غسل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا [المائدہ: ۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاک ہو لیا کرو۔ وَقَالَ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ [البقرة: ۲۲۲] اور فرمایا: بیویوں کے قریب مت جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائیں۔ وَقَالَ لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ [الواقعة: ۷۹] اور فرمایا: قرآن کو پاک لوگوں کے سوا کوئی نہ چھوئے۔

(612)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَى الْبُخَارِي نَحْوَهٗ [مسلم حديث رقم: ۷۸۳، بخاری حدیث رقم: ۲۹۱، نسائی حدیث رقم: ۱۹۱، ابن ماجة حدیث رقم: ۶۱۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھے اور پھر باقاعدہ مباشرت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ بھی ہو۔

(613)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا

يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ، قَالَ نَعَمْ، اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا، وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ؟ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَزَادَ مُسْلِم بِرِوَايَةِ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْاَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشَّبَهُ [مسلم حدیث رقم: ۷۱۲، بخاری حدیث رقم: ۱۳۰، ترمذی حدیث رقم: ۱۲۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۶۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم نے عرض کی یارسول اللہ، اللہ حق کی بات سے نہیں شرماتا۔ کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر غسل لازم ہے؟ فرمایا ہاں جب وہ پانی دیکھے۔ حضرت ام سلمہ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور عرض کیا یارسول اللہ عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ اس کا بچہ کس چیز کی بنا پر مشابہ ہوتا ہے۔ امام مسلم علیہ الرحمہ نے ام سلیم کی روایت میں یہ اضافہ بھی فرمایا ہے کہ مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے۔ ان میں سے جو بھی غالب آ جائے یا پہل کر جائے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

(614)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ اِحْتِلَامًا، قَالَ يَغْتَسِلُ، وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا، قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ، قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ نَعَمْ، اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَاَبُودَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۳۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۱۳، مسند احمد حدیث رقم: ۲۶۲۴۹]۔ صَحِيحٌ اِسْتَدَلَّ بِهِ الْفُقَهَاءُ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو رطوبت پاتا ہے مگر اسے احتلام یاد نہیں۔ فرمایا: وہ نہائے۔ اور اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو دیکھتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے اور رطوبت نہیں پاتا تو فرمایا: اس کے ذمے غسل نہیں۔ حضرت ام سلیم نے عرض کیا کہ اگر عورت یہ چیز دیکھے تو اس کے ذمے غسل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عورتیں، مردوں کے مشابہ ہیں۔

(615)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ لِلْجُنُبِ فَرِيضَةٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۴۰۳]۔ اِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَلَهٗ شَوَاهِدُ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جنبی پر فرض ہے۔

(616)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ[ابو داؤد حديث رقم: ۲۴۸، ترمذی حديث رقم: ۱۰۶، ابن ماجة حديث رقم: ۵۹۷]۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے نیچے ناپاکی ہوتی ہے۔ بالوں کو دھویا کرو اور جلد کو صاف کیا کرو۔

(617)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِی، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِی ثَلَاثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ۲۴۹، سنن الدارمی حديث رقم: ۷۵۵، ابن ماجة حديث رقم: ۵۹۹، مسند احمد حديث رقم: ۷۳۰]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ناپاکی کے بعد ایک بال برابر بھی جگہ چھوڑ دی اسے نہیں دھویا، اس کی وجہ سے اس کا آگ میں برا حشر ہوگا۔ یہاں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔ یہاں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کرلی۔ تین بار فرمایا۔

(618)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ اِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ جَنَابَةٍ فَلَا تَنْقُضْ شَعْرَهَا، وَلٰكِنْ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى اُصُوْلِهٖ وَتَبُلُّهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حديث رقم: ۱۱۶۳]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ جب عورت غسل جنابت کرے تو اپنے بال نہ کھولے بلکہ ان کی جڑوں میں پانی پہنچادے اور تر کرے۔

(619)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حديث رقم: ۱۰۷، نسائی حديث رقم: ۲۵۲، ابن ماجة حديث رقم: ۵۷۹]۔
قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

(620)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ

يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِی اُصُوْلِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ، ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ [مسلم حديث رقم: ۷۱۸، بخاری حديث رقم: ۲۷۲، نسائی حديث رقم: ۴۲۰]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو ابتداء میں اپنے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ پھر وضو فرماتے پھر پانی لیتے اور اپنی انگلیاں بالوں کی جڑوں میں پہنچاتے پھر اپنے سر پر تین لپ ڈالتے پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہادیتے پھر پاؤں دھوتے تھے۔

(621)۔وَعَنْ اَبِی سَعِيْدِ الْخُدْرِی ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ۷۰۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانے کا ارادہ کرے تو ان دونوں کے درمیان وضو کرلے۔

(622)۔وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمَذِی وَالنَّسَائِی وَالدَّارِمِی وَرَوَاهُ مُحَمَّدٌ عَنْ اَنَسٍ وَالْحَسَنِ الْبَصْرِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا [مسند احمد حديث رقم: ۲۰۱۱۲، ابو داؤد حديث رقم: ۳۵۴، ترمذی حديث رقم: ۴۹۷، نسائی حديث رقم: ۱۳۸۰، سنن الدارمی حديث رقم: ۱۵۴۷، مؤطا امام محمد صفحة ۷۴]۔ حسن والعمل على هذا عند اهل العلم

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

(623)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ فِی كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يُغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ۱۹۶۳، بخاری حديث رقم: ۸۹۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر ہفتے میں ایک دن غسل کرے جس میں اپنا سر اور جسم دھوئے۔

(624)۔ وَعَنِ الْفَاكِهِ ابْنِ سَعْدٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٣١٦]۔

ترجمہ: حضرت فاکہ بن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن اور قربانی کے دن اور حج کے دن غسل فرماتے تھے۔

(625)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [ابو داؤد حديث رقم:٣٤٨، مسند احمد حديث رقم:٢٥٢٤٤، مستدرك حاكم حديث رقم:٥٩٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ چار موقعوں پر غسل فرماتے تھے۔ جنابت کے بعد، جمعہ کے دن، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

(626)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [ابو داؤد حديث رقم:٢٣٢]۔ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں حیض والی عورت اور ناپاک جسم والے مرد کے لیے مسجد کو حلال نہیں ٹھہراتا۔

(627)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:٢٦٩، ابو داؤد حديث رقم:٢٢٩، ترمذى حديث رقم:١٤٦، نسائى حديث رقم:٢٦٥، ابن ماجة حديث رقم:٥٩٤]۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تک غسل لازم نہ ہوتا ہمیں قرآن پڑھاتے رہتے تھے۔

(628)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ عُمَرَ ؓ ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَنَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٧٠٤، بخارى حديث رقم:٢٩٠، ابو داؤد حديث رقم:٢٢١، نسائى حديث رقم:٢٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ انہیں رات کو ناپاکی لاحق ہو جاتی ہے فرمایا: وضو کر اور اپنا ذکر دھو لے اور سو جا۔

(629)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْرَءِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذى حديث رقم:١٣١، ابن ماجة حديث رقم:٥٩٦]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حائضہ عورت اور جنبی، قرآن میں سے کچھ بھی تلاوت نہ کرے۔

(630)۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ، وَنَفَخَ فِيْهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخارى حديث رقم:٣٣٨ الى ٣٤٧، مسلم حديث رقم:٨٢٠، ٨٢١، ابو داؤد حديث رقم:٣٢٣، ٣٢٤، ٣٢٨، ترمذى حديث رقم:١٤٤، نسائى حديث رقم:٣١١، ٣١٥ الى ٣١٨، ابن ماجة حديث رقم:٥٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر ؓ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے (تیمم فرماتے وقت) اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر انہیں جھاڑا، پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے مبارک کا مسح فرمایا اور دونوں ہاتھوں کا مسح فرمایا۔

وَفِيْ رِوَايَةِ الرَّوَافِضِ: لَابَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ اَصَابَهُ خَمْرٌ، لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ شُرْبَهَا وَلَمْ يُحَرِّمِ الصَّلٰوةَ فِيْ ثَوْبٍ اَصَابَهُ رَوَاهُ الصَّدُوْقُ قُمِّيْ فِيْ مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيْهُ [من لا يحضره الفقيه حديث رقم:١٦٧]۔

روافض کی روایت میں: ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس پر شراب لگی ہو۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل نے اس کا صرف پینا حرام قرار دیا ہے اور اس کپڑے میں نماز حرام نہیں قرار دی جو شراب میں بھیگ جائے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ (وَهُوَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ)

تیمم کا باب (یہ مسلمان کا وضو ہی ہے)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا

بِوُجُوهِكُمْ وَاَيْدِيكُمْ مِّنْهُ [المائده : ٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو یا تم نے بیویوں سے صحبت کی ہو۔ اب پانی نہ پاؤ تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا کرو۔

(631)۔عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ رواه البخاری

[البخاری حدیث رقم : ٣٣٤ ، ٣٦٧٢، ٣٧٧٣، ٤٥٨٣، مسلم حدیث رقم : ٨١٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں نکلے حتیٰ کہ جب ہم مقام البیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا، پس رسول اللہ ﷺ اس کو ڈھونڈنے کے لیے ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے اور لوگ پانی (یعنی جھیل وغیرہ) کے پاس نہیں تھے، پھر لوگ حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ حضرت عائشہ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو ٹھہرا لیا، اور لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے! پھر حضرت ابو بکر صدیق آئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھ کر سو چکے تھے، انہوں نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو اور لوگوں کو ٹھہرا لیا، حالانکہ لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے! حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: حضرت ابو بکر نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے چاہا، وہ کہتے رہے اور وہ اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں انگلیاں چبھو رہے تھے اور مجھے ہلنے سے کوئی چیز مانع نہیں تھی،

سوا اس کے کہ رسول اللہ ﷺ کا سر میرے زانو پر تھا، پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرما دی: ''پس تم تیمم کرو''۔ پھر اسید بن حضیر نے کہا: اے آلِ ابی بکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت تو نہیں ہے! حضرت عائشہ نے کہا: پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا، جس پر میں تھی تو ہمیں اس کے نیچے ہار مل گیا۔

(632)۔عَنْ اَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِينَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَاَبُودَاوُد وَالنَّسَائِي [مسند احمد حدیث رقم:٢١٣٦٣، ترمذی حدیث رقم:١٢٤، ابو داؤد حدیث رقم:٣٣٢ ، نسائی حدیث رقم:٣٢٢]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ مٹی مسلمان کا وضو ہے خواہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔

(633)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ : فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَكُونُ فِي الرَّمْلِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ اَوْ خَمْسَةَ اَشْهُرٍ ، فَيَكُونُ فِينَا النُّفَسَآءُ وَالْحَائِضُ وَالْجُنُبُ ، فَمَا تَرٰى؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالتُّرَابِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِي وَ اَبُويَعْلٰى [مسند احمد حدیث رقم:٧٧٦٥، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٢٠١١، مسند ابی یعلیٰ حدیث رقم:٥٨٦٣]۔ اَلْحَدِيثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا کہ: ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ریت کے علاقے میں چار ماہ یا پانچ ماہ تک رہتا ہوں، ہم میں نفاس اور حیض والی عورتیں اور ناپاک جسم والے بھی ہوتے ہیں، آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: مٹی یا ریت (سے تیمم کرنے) کو لازم پکڑو۔

(634)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ اِذَا جَاءَتِ الْجَنَازَةُ وَاَنْتَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ فَتَيَمَّمْ رَوَاهُ ابْنُ عَدِي [ابن عدی ١٨٢/٧]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب جنازہ آ جائے اور تمہارا وضو نہ ہو تو تیمم کر لیا کرو۔

(635)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [دار قطنی حدیث رقم:٧٧٤]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پٹی پر مسح فرماتے تھے۔

بَابُ الْحَيضِ

حیض کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ [البقرة:٢٢٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب یہ لوگ تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرمادو یہ اذیت ناک چیز ہے لہٰذا حیض کے دنوں میں عورتوں سے علیحدہ رہو۔

(636)۔عَنْ وَاثِلَةَ بنِ الْاَسقَعِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَقَلُّ الحَيضِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَاَكْثَرُهُ عَشَرَةُ اَيَّامٍ رَوَاهُ الدَّارقُطنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:٨٣٦]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیض کا کم سے کم عرصہ تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن۔

(637)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَتِ النُّفَسَآءُ تَقعُدُ عَلٰی عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَربَعِينَ يَوماً رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَالتِّرمَذِي [ترمذی حدیث رقم:١٣٩، ابو داؤد حدیث رقم:٣١١، ابن ماجة حدیث رقم:٦٤٨]۔ اَلْحَدِيثُ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نفاس والی عورتیں نبی کریم ﷺ کے زمانے میں چالیس دن تک بیٹھتی تھیں۔

(638)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ وُقِّتَ لِلنُّفَسَآءِ اَربَعِينَ يَوماً اِلَّا اَن تَرَی الطُّهرَ قَبلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ وَالدَّارقُطنِي [ابن ماجة حدیث رقم:٦٤٩، سنن الدار قطنی حدیث رقم:٨٤١]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے لیے چالیس دن کی حد مقرر کی گئی ہے سوائے اس کے کہ اس سے پہلے عورت پاک ہوجائے۔

(639)۔وَعَنْ عَلقَمَةَ عَنْ اُمِّهِ مَولَاةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَت كَانَ النِّسَآءُ يَبعَثنَ اِلٰی عَائِشَةَ بِالدِّرَجَةِ فِيهَا الكُرسُفُ فِيهِ الصُّفرَةُ مِنَ الحَيضِ فَتَقُولُ لَا تَعجَلنَ حَتّٰی

تَرَينَ القَصَّةَ البَيضَآءَ تُرِيدُ بِذٰلِكَ الطُّهرَ مِنَ الحَيضِ رَوَاهُ مَالِك وَعَبدُ الرَّزَّاقِ وَرَوَی البُخَارِي مِثلَهُ تَعلِيقاً [موطا امام مالك كتاب الطهارة باب طهر الحائض ، حدیث رقم:٩٧ من هذا الكتاب ، بخاری كتاب الحيض باب اقبال المحيض وادباره فی ترجمة الباب، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:١١٥٩]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں جو کہ زوجہِ نبی ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ ہیں انہوں نے فرمایا کہ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لپٹا ہوا کپڑا بھیجتی تھیں جس میں روئی ہوتی تھی اس روئی پر حیض کا پیلا پن لگا ہوا ہوتا تھا۔ آپ فرماتی تھیں کہ جلدی نہ کریں جب تک کپڑا سفید نہ دیکھ لیں۔ آپ سفید کپڑے کا لفظ بول کر حیض سے پاک ہونا مراد لیتی تھیں۔

(640)۔وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلتُ عَائِشَةَ فَقُلتُ مَا بَالُ الحَائِضِ تَقضِي الصَّومَ وَلَا تَقضِي الصَّلٰوةَ ، فَقَالَتْ اَحَرُورِيَّةٌ اَنتِ؟ قُلتُ لَستُ بِحَرُورِيَّةٍ وَلٰكِنِّي اَسأَلُ ، قَالَتْ كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤمَرُ بِقَضَآءِ الصَّومِ وَلَا نُؤمَرُ بِقَضَآءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسلِمٌ وَالبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٧٦٣ ، بخاری حدیث رقم :٣٢١، ابو داؤد حدیث رقم:٢٦٢، ترمذی حدیث رقم :١٣٠، نسائی حدیث رقم:٣٨٢ ، ابن ماجة حدیث رقم:٦٣١]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال پوچھا۔ میں نے عرض کیا حیض والی عورت کا مسئلہ کس طرح ہے، یہ روزے کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی ؟ فرمایا کیا تم حروری فرقے سے تعلق رکھتی ہو؟ میں نے عرض کیا میں حروریہ نہیں ہوں بلکہ میں تو پوچھ رہی ہوں۔ فرمایا: ہمیں یہ چیزیں پیش آتی تھیں تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

(641)۔وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ سَعدٍ ﷺ قَالَ سَأَلتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَحِلُّ لِي مِنِ امرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ لَكَ مَا فَوقَ الْاِزَارِ رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَابنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم :٢١٢، ترمذی حدیث رقم:١٣٣ ، ابن ماجة حدیث رقم:٦٥١]۔ اَلْحَدِيثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری عورت کا کیا کچھ میرے لیے حلال ہے جبکہ وہ حائضہ ہو۔ فرمایا: تیرے لیے ازار سے اوپر اوپر حلال ہے۔

(642)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرَقَ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم :۶۹۲ ، ابو داؤد حديث رقم :۲۵۹، نسائی حديث رقم:۲۸۲، ابن ماجة حديث رقم:۶۴۳ ، مسند احمد حديث رقم:۲۵۰۰۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی تھی پھر اسے نبی کریم ﷺ کی طرف پھیر دیتی تھی۔ تو آپ اپنا دہن مبارک میرے منہ والی جگہ پر رکھ دیتے تھے اور پی لیتے تھے اور میں حیض کی حالت میں رس نچوڑتی تھی پھر اسے نبی کریم ﷺ کو پیش کر دیتی تھی تو آپ اپنا دہن مبارک میرے منہ والی جگہ پر رکھ دیتے تھے۔

(643)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِئُ فِيْ حَجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم :۶۹۳ ، بخاری حديث رقم :۲۹۷ ، نسائی حديث رقم:۲۷۳، ابن ماجة حديث رقم:۶۳۴]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ لیتے تھے حالانکہ میں حیض میں ہوتی تھی۔ پھر آپ ﷺ قرآن پڑھتے تھے۔

(644)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ، فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم :۶۸۹، ترمذی حديث رقم:۱۳۴، ابو داؤد حديث رقم:۲۶۱ ، نسائی حديث رقم:۲۷۱]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کہ مسجد سے مجھے چٹائی پکڑاؤ۔ میں نے عرض کیا میں حیض سے ہوں۔ فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(645)۔وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَاَنَا حَائِضٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:۱۱۴۶، بخاری حديث رقم:۳۷۹، ابو داؤد حديث رقم:۳۶۹ ، ابن ماجة حديث رقم:۶۵۳ ، مسند احمد حديث رقم:۲۶۸۶۱]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چادر اوڑھ کر نماز پڑھتے تھے۔ اس کا کچھ

حصہ مجھ پر ہوتا تھا اور کچھ حصہ آپ پر ہوتا تھا اور میں حیض سے ہوتی تھی۔

(646)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوِ امْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيْ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:۳۹۰۴، ترمذی حديث رقم:۱۳۵، ابن ماجة حديث رقم:۶۳۹ ، مسند احمد حديث رقم:۹۳۱۰]۔ اَلْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ وَعَلَيْهِ فَتْوٰى اَهْلِ الْعِلْمِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حائضہ سے مباشرت کی یا بیوی کے دبر سے وطی کی یا کاہن کے پاس گیا اس نے اس کا انکار کر دیا جو کچھ محمد پر نازل ہوا۔

(647)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ثُمَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [موطا امام مالك كتاب الطهارة باب جامع الحيضة حديث رقم:۱۰۵، موطا امام محمد صفحة ۸۰، مسند احمد حديث رقم :۲۶۵۶۶، ابو داؤد حديث رقم:۲۷۴، ابن ماجة حديث رقم :۶۲۳ ، سنن الدار قطنی حديث رقم:۸۳۳ ، سنن الدارمی حديث رقم:۷۸۴ ، سنن النسائی حديث رقم:۲۰۸]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو خون بہت پڑتا تھا۔ اس کی بابت حضرت امّ سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔ فرمایا: وہ کچھ راتیں اور کچھ دن انتظار کرے جن میں وہ اس بیماری سے پہلے ہر ماہ حیض سے رہا کرتی تھی۔ اسی مقدار کے برابر ہر مہینے میں نماز ترک کر دیا کرے۔ جب اس سے آگے بڑھ جائے تو نہا لے، پھر کپڑے سے صفائی کر لے۔ پھر نماز پڑھے۔

(648)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، اَلْمُسْتَحَاضَةُ لَا بَأْسَ اَنْ يُّجَامِعَهَا زَوْجُهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ مُصَنَّفِهٖ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:۱۱۸۹]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ مستحاضہ کا شوہر اس سے جماع کرے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ

نماز کی کتاب

بَابُ فَرْضِيَّةِ الصَّلٰوةِ وَفَضَائِلِهَا

نماز کی فرضیت اوراس کے فضائل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ [البقرة:٤٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز قائم کرو۔ وَقَالَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ [العنكبوت:٤٥] اورفرمایا: بے شک نماز فحاشی اور گناہ سے روکتی ہے۔

(649)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ لَبِيبَةِ الطَّائِفِي اَنَّهُ سَأَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَ سَأَقْرَءُ عَلَيْكَ الْقُرَانَ حَتّٰى تَعرِفَهَا، اَلَيسَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ؟ اَلظُّهْرُ، اِلٰى غَسَقِ اللَّيلِ، اَلْمَغرِبُ، وَمِن بَعدِ صَلٰوةِ العِشَآءِ ثَلٰثُ عَورَاتٍ لَكُمْ، اَلْعَتَمَةُ، وَيَقُولُ اِنَّ قُرانَ الْفَجرِ كَانَ مَشهُوداً، اَلصُّبْحُ، ثُمَّ قَالَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى، وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ، هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ١٢٩/١]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا۔انہوں نے فرمایا: ابھی میں تمہارے سامنے قرآن پڑھتا ہوں حتیٰ کہ تو سمجھ جائے گا۔کیا اللہ عزوجل اپنی کتاب میں نہیں فرماتا: کہ نماز قائم کر سورج ڈھلنے سے لے کر، اس سے مراد ظہر ہے۔رات کا اندھیرا آنے تک، اس سے مراد مغرب ہے۔عشاء کی نماز کے بعد تمہارے لیے تین وقت پردے کے ہیں، اس سے مراد عشاء ہے، اور فرماتا ہے: بے شک فجر کے قرآن پر حاضری ہوتی ہے، اس سے مراد صبح ہے۔پھر فرمایا: نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز اور اللہ کے لیے عاجزی سے کھڑے رہو، اس سے مراد عصر ہے، اس سے مراد عصر ہے۔

(650)۔وَعَنْ مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَمُوا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَد

فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّ اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٢١، مسند احمد حديث رقم: ٢٢١٢٧]۔ ج

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عشاء کی نماز پر مجمع لگایا کرو، تم اس کے ذریعے سے تمام امتوں پر فضیلت دیے گئے ہو، تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

(651)۔وَعَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوا اَوْلَادَكُم بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبنَاءُ سَبعِ سِنِينَ وَاضرِبُوهُم عَلَيهَا وَهُمْ اَبنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَينَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٩٥، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٨٤/٣، مسند احمد حديث رقم: ٦٦٩٨، سنن الدار قطنى حديث رقم: ٨٧٦]۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو۔اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی خاطر سزا دو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔

(652)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَرَأَيْتُمْ لَوْاَنَّ نَهراً بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَومٍ خَمْساً، هَلْ يَبقٰى مِن دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوا لَا يَبقٰى مِن دَرَنِهٖ شَيْءٌ، قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ١٥٢٢، بخارى حديث رقم: ٥٢٨، ترمذى حديث رقم: ٢٨٦٨، نسائى حديث رقم: ٤٦٢، سنن الدارمى حديث رقم: ١١٨٥، مسند احمد حديث رقم: ٨٩٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو، وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کی میل میں سے کچھ باقی رہ جائے گا؟ صحابہ نے عرض کیا اس کی میل میں سے کچھ باقی نہ رہے گا۔فرمایا: پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے، ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

(653)۔وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَآءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، فَاَخَذَ بِغُصْنَينِ مِن شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، قَالَ فَقَالَ يَا اَبَاذَرٍّ، قُلْتُ لَبَّيكَ

يَارَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ اِنَّ العَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّى الصَّلوٰةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوبُهٗ كَمَا تَهَافَتَ هٰذَا الوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٢١٦١١]۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لے گئے جب کہ پتے جھڑ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی دوٹہنیاں پکڑیں تو ان سے پتے جھڑنے لگے۔ فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ فرمایا: جب بندۂ مسلم اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے گرے ہیں۔

(654)۔ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ٦٣١، مسلم حديث رقم: ١٥٣٥، ١٥٣٦، ابوداؤد حديث رقم: ٥٨٩، الترمذى حديث رقم: ٢٠٥، ابن ماجة حديث رقم: ٩٧٩]۔

ترجمہ: حضرت مالک ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ہم، ہم عمر نوجوان تھے، ہم آپ کے پاس بیس دن اور بیس راتیں ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ نرم دل مہربان تھے، جب آپ نے یہ گمان کیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس جانے کا شوق ہو رہا ہے، تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ: ہم گھر میں کس کو چھوڑ آئے ہیں، تو ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ، پس ان میں رہو اور ان کو تعلیم دو اور ان کو حکم دو اور آپ نے چند چیزوں کا ذکر کیا جو مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں ہیں (ابوقلابہ کو شک ہے کہ حضرت مالک بن حویرث نے کیا کہا تھا)۔ اور اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو، پس جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو، وہ امامت کرائے۔

(655)۔ عَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ : اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِيْنَ لَهٗ وَ الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ [شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ٢٨٠٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ، اللہ تعالیٰ کو اسلام میں کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، جس نے نماز کو ترک کیا اسکا کوئی دین نہیں، اور نماز دین کا ستون ہے۔

(656)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوْءُ رواه الترمذى [الترمذى حديث رقم: ٤]۔ صحيح لغيره

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

(657)۔ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَتْرُكِي الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَإِنَّهٗ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ رواه احمد [مسند احمد حديث رقم: ٢٧٤٣١]۔

ترجمہ: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز جان بوجھ کر مت چھوڑنا۔ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی۔ اللہ کی ذمہ داری اور اس کے رسول کی ذمہ داری اس سے ہٹ گئی۔

(658)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ نُورٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ رواه مسند احمد [مسند احمد حديث رقم: ٦٥٨٤، صحيح ابن حبان حديث رقم: ١٤٦٧] إسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن آپ ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا: جس نے نماز کی پابندی کی تو یہ نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات بن جائے گی، اور جس نے اس کی پابندی نہیں کی اس کے لیے کوئی نور، دلیل اور برہان نہیں ہوگی، اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(659)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلوٰةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٢٤٧، نسائى حديث رقم: ٤٦٤، شعب الايمان للبيهقى ٢٧٩٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔

(660)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلوٰةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلوٰةَ

قَامَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی اَصُبْتُ حَدّاً فَاَقِمْ فِیَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ اَلَیسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَكَ ذَنْبَكَ اَوحَدَّكَ رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٧٠٠٦ ، بخاری حديث رقم:٦٨٢٣]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میں نے حد لگنے والا جرم کیا ہے۔ آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اس سے جرم کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔ نماز کا وقت آگیا تو اس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی کریم ﷺ نماز پڑھ چکے تو وہ آدمی کھڑا ہوگیا۔ کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں نے حد لگنے والا جرم کیا ہے مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بے شک اللہ نے تیرا گناہ یا تیری حد معاف فرمادی۔

(661)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِی تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ رواه البخاری[البخاری حديث رقم : ٥٥٢، مسلم حديث رقم : ١٤١٧ ، ابو داؤد حديث رقم : ٤١٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوجائے گویا اس کے اہل اور مال کو ہلاک کردیا گیا۔

(662)۔عَنْ أَبِی الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِی غَزْوَةٍ فِی يَوْمٍ ذِی غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [البخاری حديث : ٥٥٣، النسائی حديث رقم : ٤٧٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوملیح سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت بریدہ ؓ کے ساتھ ابر آلود دن میں ایک غزوہ میں تھے، انہوں نے کہا: اول وقت میں عصر کی نماز پڑھو، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے عصر کی نماز کو ترک کردیا، اس کا عمل ضائع ہوگیا۔

(663)۔عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :اَلصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ رواه مسلم [مسلم حديث رقم : ٥٥٠ ، الترمذی حديث رقم : ٢١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں، اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ

تک، اس عرصہ کے درمیان والے گناہوں کے لیے کفارہ ہے، جب تک کبیرہ گناہوں کا غلبہ نہ ہوجائے۔

(664)۔عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِی التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِی الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا رواه البخاری [البخاری حديث رقم : ٦١٥، ٦٥٤، ٧٢١ ، مسلم حديث رقم : ٩٨١ ، الترمذی حديث رقم : ٢٢٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں کتنا اجر ہے، پھر ان کو قرعہ اندازی کے بغیر اس کا موقع نہ ملے تو وہ قرعہ اندازی کریں گے اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ دوپہر کے وقت میں (یعنی ظہر کی) نماز پڑھنے میں کتنا اجر ہے تو وہ اس کی طرف ضرور سبقت کریں گے اور اگر ان کو معلوم ہوجائے کہ عشاء اور صبح میں کتنا اجر ہے تو وہ ان کو پڑھنے کے لیے ضرور آئیں گے خواہ وہ گھسیٹتے ہوئے آئیں۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

نمازوں کے اوقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا [النساء:١٠٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک وقتِ مقررہ پر نماز مومنوں پر فرض کردی گئی ہے۔ وَقَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ [هود:١١٤] اور فرمایا: دن کے دونوں طرف نماز قائم کر اور رات کے کچھ حصے میں بھی۔ وَقَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ [بنی اسرائیل:٧٨] اور فرمایا: سورج ڈھلنے سے لے کر رات چھا جانے تک نماز قائم کرو۔ وَقَالَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآءِ الَّيْلِ الآيه [طٰه : ١٣٠] اور فرمایا: اپنے رب کی تسبیح اور حمد کر سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔

(665)۔عَنْ اَبِی مُوسٰى ؓ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ اَتَاهُ سَائِلٌ يَسْئَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئاً ، قَالَ فَاَمَرَ بِلَالاً فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُم بَعضاً ، ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ

وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالعَصرِ وَالشَّمسُ مُرتَفِعَةٌ ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ المَغرِبَ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ العِشَآءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ، ثُمَّ اَخَّرَ الفَجرَ مِنَ الغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنهَا وَالقَائِلُ يَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيباً مِنْ وَقتِ العَصرِ بِالْاَمسِ ، ثُمَّ اَخَّرَ العَصرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنهَا وَالقَائِلُ يَقُولُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ اَخَّرَ المَغرِبَ حَتّٰى كَانَ عِندَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ، ثُمَّ اَخَّرَ العِشَآءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيلِ الْاَوَّلِ ، ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ ، فَقَالَ الوَقتُ بَيْنَ هٰذَينِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٣٩٣، ابو داؤد حديث رقم:٣٩٥ ، نسائی حديث رقم:٥٢٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ ایک آدمی آپ کے پاس نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ نے صبح پھوٹتے ہی حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے صبح کی نماز کھڑی کردی حالانکہ لوگ ایک دوسرے کو اندھیرے کی وجہ سے پہچان بھی نہیں سکتے تھے۔ پھر جب سورج ڈھلا تو ان کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی نماز کھڑی کردی حالانکہ کوئی کہہ سکتا تھا کہ ابھی تو آدھا دن ہوا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ ان سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ پھر جب سورج ابھی اچھا خاصہ بلند تھا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے عصر کی نماز کھڑی کردی۔ پھر جیسے ہی سورج ڈوبا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی نماز کھڑی کردی۔ پھر جب شفق غائب ہوا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی نماز کھڑی کردی۔ پھر اگلے دن صبح کی نماز اتنی مؤخر فرمائی کہ جب سلام پھیرا تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے والا ہو گیا۔ پھر ظہر کو اتنا مؤخر فرمایا کہ کل والی عصر کے وقت کے قریب وقت ہو گیا۔ پھر عصر کو اتنا مؤخر فرمایا کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج سرخ ہو گیا۔ پھر مغرب کو اتنا مؤخر فرمایا کہ شفق کے غائب ہونے کے قریب وقت آ گیا۔ پھر عشاء کو اتنا مؤخر فرمایا کہ پہلی رات کا تہائی حصہ گزر گیا۔ پھر صبح ہوئی تو سائل کو بلایا۔ اور فرمایا نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

(666)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَآخِراً ، وَاِنَّ وَقْتَ الظُّهرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ العَصْرِ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حديث رقم:١٥١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کا اوّل ہے اور آخر ہے۔ ظہر کے وقت کا اول سورج کے ڈھلنے کے وقت ہے اور اس کا آخری وقت عصر کے داخل ہونے کا وقت ہے۔

(667)۔وَقَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ ﷺ حِينَ سُئِلَ عَنْ وَقتِ الصَّلٰوةِ ، فَقَالَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالعَصرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ [موطا امام مالك كتاب وقوت الصلوٰة ، باب وقوت الصلوٰة حديث رقم:٩ ، موطا امام محمد صفحة ٤١]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ سے جب نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ظہر اس وقت پڑھ جب تیرا سایہ تیرے قد کے برابر ہو جائے اور عصر اس وقت پڑھ جب تیرا سایہ تیرے قد کے دوگنا ہو جائے۔

(668)۔وَعَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَمِيرُنَا الجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِاَنَسٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهرَ؟ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَدَّ البَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ رَوَاهُ البُخَارِي [بخارى حديث رقم:٩٠٦]۔

ترجمہ: حضرت خالد بن دینار فرماتے ہیں کہ ہمارے امیر نے ہمارے ساتھ جمعہ پڑھا۔ پھر حضرت انس ﷺ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کیسے پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جب سردی زیادہ ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ یہ نماز جلدی پڑھتے تھے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو نماز دیر سے ادا فرماتے تھے۔

(669)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرُوا العِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيلِ اَوْ نِصْفِهٖ رَوَاهُ التِّرمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:١٦٧، ابن ماجة حديث رقم:٦٩١]۔ قَالَ التِّرمَذِيُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری امت کے لیے مشکل نہ ہوتی تو میں عشاء کی نماز کو تہائی رات تک یا نصف رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔

(670)۔وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ مَا اِفْرَاطُ صَلٰوةِ العِشَآءِ؟ قَالَ طُلُوعُ الفَجرِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١١٨]۔

ترجمہ: حضرت عبید بن جریج ﷺ نے حضرت ابوہریرہ ﷺ سے پوچھا کہ عشاء کی نماز کا آخری وقت کیا ہے؟ تو فرمایا: طلوع فجر۔

(671)۔وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَسْفِرُوا بِالفَجرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجرِ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حديث رقم:١٥٤، ابو داؤد حديث رقم:٤٢٤، نسائی حديث رقم:٥٤٩ ، ابن

ماجة حديث رقم:٦٧٢]۔ قَالَ التِّرمِذِیُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کو سفیدی میں پڑھو اس کا اجر زیادہ ہے۔

(672)۔عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِی صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِی فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ رواه البخاری [البخاری حديث : ٥٥٥، ٣٢٢٣، مسلم حديث رقم : ١٤٣٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور وہ فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں، پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں اللہ ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہیں گے کہ ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس آئے تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

(673)۔عَنْ أَبِی بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِی الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ رواه مسلم [مسلم حديث رقم: ١٤٣٦، ابو داؤد حديث رقم: ٤٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ بن عمارہ بن رویبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص آگ میں نہیں پڑے گا جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز پڑھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی یعنی فجر اور عصر۔

اَوقَاتُ النَّهِی

ممنوع اوقات

(674)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطٰنِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا

فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِی تِلْكَ السَّاعَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [موطا امام مالك كتاب القرآن، باب النهی عن الصلوٰة بعد الصبح وبعد العصر حديث رقم: ٤٤، نسائی حديث رقم: ٥٥٩، ابن ماجة حديث رقم: ١٢٥٣]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ، أُخْتُلِفَ فِی صَحَابِيَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِی

ترجمہ: حضرت عبداللہ صنابحی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج نکلتا ہے تو اسکے ساتھ ہی شیطان کا سینگ بھی نکلتا ہے۔ جب بلند ہوتا ہے تو وہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ سورج استواء پر آتا ہے تو اس سے جڑ جاتا ہے۔ پھر جب ڈھل جاتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب غروب کے قریب ہوتا ہے تو اس سے جڑ جاتا ہے اور جب غروب ہو جاتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

(675)۔وَعَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِی ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ١٩٢٣، بخاری حديث رقم: ٥٨٦، نسائی حديث رقم: ٥٦٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز نہیں جب تک سورج بلند نہ ہو اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز نہیں جب تک سورج غائب نہ ہو۔

(676)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حديث رقم: ٤٢٣]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں نہ پڑھیں وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

بَابُ الاَذَانِ

اذان کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ الآية [المائدة:٥٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے اذان دو۔ وَقَالَ إِذَا نُودِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ [الجمعة: ٩] اور فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے۔

(677)۔عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مَرَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ حَزِينًا، وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا طَعِمَ تُجْمَعُ إِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَزِينًا بِمَا رَأَى مِنْ حُزْنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَرَكَ طَعَامَهُ وَمَا كَانَ يَجْتَمِعُ إِلَيْهِ، وَدَخَلَ مَسْجِدَهُ يُصَلِّي فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ نَعَسَ فَأَتَاهُ آتٍ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ هَلْ عَلِمْتَ مِمَّا حَزِنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَهُوَ لِهٰذَا التَّأْذِينِ فَأْتِهِ فَمُرْهُ أَنْ يَأْمُرَ بِلَالًا أَنْ يُؤَذِّنَ، فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ عَلَّمَهُ الْإِقَامَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، كَأَذَانِ النَّاسِ وَإِقَامَتِهِمْ، فَأَقْبَلَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَعَدَ عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ ؓ فَقَالَ اسْتَأْذِنْ لِي وَقَدْ رَأَى مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الْأَنْصَارِيُّ فَدَخَلَ فَأَخْبَرَ بِالَّذِي رَأَى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهِ [مسند امام اعظم صفحة ٤٤، ٤٦]۔ الحديث صحيح و شواهده شهيرة

ترجمہ: حضرت علقمہ نے حضرت ابو بریدہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ کو غمگین دیکھا، یہ آدمی کھانے کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا، اس نے جب رسول اللہ ﷺ کو غمگین دیکھا تو وہ کھانا اور جمع شدہ چیزیں چھوڑ کر غمگین ہو کر چلا گیا، نماز پڑھنے کے لیے اپنی مسجد میں داخل ہوا، اس دوران وہ سو گیا اور اسے خواب میں آنے والا آیا اور کہا تمہیں پتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیوں غمگین ہیں؟ اس نے کہا نہیں، اس نے کہا وہ اس اذان کے بارے میں متفکر ہیں، ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ بلال کو اذان کہنے کا حکم دیں، پھر اس نے اسے اذان سکھائی، اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ، اشہد ان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ، حی علی الصلوۃ دو مرتبہ، حی علی الفلاح دو مرتبہ، اللہ اکبر اللہ اکبر ایک مرتبہ، لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ، پھر اسے اسی طرح اقامت سکھائی اور اس کے آخر میں کہا قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، جس طرح لوگ اذان اور اقامت کہتے ہیں، وہ انصاری حاضر خدمت ہوا اور نبی کریم ﷺ کے دروازے پر بیٹھ گیا، اس کے پاس سے ابو بکر گزرے اور اجازت چاہی، انہوں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا تھا، انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اپنا خواب عرض کیا،

اس کے بعد انصاری نے اجازت چاہی اور داخل ہوا، اور جو کچھ دیکھا تھا وہ عرض کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابو بکر نے بھی ہمیں اسی طرح سنایا ہے، آپ ﷺ نے بلال کو حکم دیا کہ اسی طرح اذان پڑھیں۔

(678)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ رواه ابو داؤد [ابوداؤد حديث رقم: ٥١٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اپنے مقتدیوں کا ضامن ہوتا ہے، اور مؤذن امانت دار ہوتا ہے! اے اللہ ائمہ کو ہدایت دے اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔

(679)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدٰى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا رواه ابو داؤد [ابوداؤد حديث رقم: ٥١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مؤذن کی مغفرت اس کی آواز کی بلندی کے مطابق کر دی جاتی ہے، اور ہر خشک و تر چیز اس کے حق میں گواہی دیتی ہے اور نماز (با جماعت) میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نمازیں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ان کے درمیان والے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(680)۔عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رواه مسلم [مسلم حديث رقم: ٨٥٠، ابوداؤد حديث رقم: ٥٢٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو تم میں سے بھی کوئی کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، جب مؤذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو وہ بھی کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ، جب مؤذن کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو وہ بھی کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ، جب مؤذن کہے حی علی الصلوۃ تو وہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ، جب مؤذن کہے حی علی الفلاح تو وہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ، پھر جب مؤذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو

وہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو وہ کہے لا الہ الا اللہ۔ یہ جواب جب اس نے سچے دل سے دیے تو جنت میں داخل ہو گیا۔

(681) وَعَنْ اَبِی مَحْذُورَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ مَعَ اِضَافَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ مَرَّتَیْنِ فِی الْاِقَامَةِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ [ابن ابی شیبة ۲۳۱/۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو محذورہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ اذان اور اقامت کے الفاظ دو دو مرتبہ ہوتے ہیں، اقامت میں دو بار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے اضافے کے ساتھ۔

(682) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ ؓ قَالَ کَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَفْعاً شَفْعاً فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۹۴]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ وَالْاَحَادِیْثُ وَالْآثَارُ فِیْهِ کَثِیْرَةٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان جوڑا جوڑا ہوتی تھی، اذان بھی اور اقامت بھی۔ اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔

(683) وَعَنْ اَبِی مَحْذُورَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْاُولٰی مِنَ الصُّبْحِ، اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۰۰، نسائی حدیث رقم:۶۳۳]۔ صحیح و له طرق کثیرة

ترجمہ: حضرت ابو محذورہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے پہلی یعنی صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ روایت فرمایا ہے (یعنی نماز نیند سے بہتر ہے)۔

(684) وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِی اَذَانِ الْفَجْرِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَالَ، اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ رَوَاهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ وَرَوَی الطَّبْرَانِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَیْضاً وَلِهٰذَا [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۹۳۳، السنن الکبریٰ للبیهقی ۴۲۳/۱، ابن خزیمه صفحة ۳۸۶، وروی الطبرانی مثله عن بلال وابی هریرة و ام المومنین عائشة رضی الله عنهم کما فی مجمع الزوائد:۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب موذن صبح کی اذان حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہہ چکے تو کہے اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

(685) وَعَنْ اَبِی جُحَیْفَةَ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالاً ؓ خَرَجَ اِلَی الْاَبْطَحِ فَاَذَّنَ، فَلَمَّا بَلَغَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ لَوّٰی عُنُقَهٗ یَمِیناً وَشِمَالاً وَلَمْ یَسْتَدِرْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۵۲۰]۔ الحدیث صحیح و روی البخاری بمعناه [حدیث رقم: ۶۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال ؓ کو دیکھا وہ موضع ابطح کی طرف گئے اور وہاں اذان پڑھی۔ جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں پھیرا اور خود نہیں گھومے۔

(686) وَعَنْهُ ؓ قَالَ رَاَیْتُ بِلَالاً یُؤَذِّنُ وَیَدُوْرُ وَیَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِی اُذُنَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۹۷، مسلم، حدیث رقم:۱۱۱۹، ابو داؤد حدیث رقم:۵۲۰]۔ اَللَّفْظُ لِلتِّرْمَذِیِّ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال ؓ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنا دہن مبارک ادھر ادھر گھمایا اور پھیرا جب کہ آپ کی دو انگلیاں دونوں کانوں میں تھیں۔

(687) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ؓ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ، فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْراً، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِی اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۸۴۹، ابو داؤد حدیث رقم:۵۲۳، ترمذی حدیث رقم:۳۶۱۴، نسائی حدیث رقم:۶۷۸]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم موذن کو سنو تو جس طرح وہ کہے اسی طرح تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو۔ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ یہ جنت میں ایک منزل کا نام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی خاص بندے کو ملے گی، میں امید رکھتا ہوں کہ میں وہی بندہ ہوں۔ لہٰذا جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

(688) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ، حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمَذِیُّ وَاَبُوْدَاؤد

وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [بخاری حدیث رقم: ٦١٤، ابو داؤد حدیث رقم: ٥٢٩، ترمذی حدیث رقم: ٢١١، نسائی حدیث رقم: ٦٨٠، ابن ماجة حدیث رقم: ٧٢٢]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کہا: اے اللہ، اے کامل دعوت کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(689)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّد بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ حِيْنَ اُرِیَ الْاَذَانَ اَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِلَالاً فَاَذَّنَ ، ثُمَّ اَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ فَاَقَامَ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [طحاوی ١/١٠٧]۔ رُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید ﷺ فرماتے ہیں کہ انہیں خواب میں جب اذان دکھائی گئی، نبی کریم ﷺ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان پڑھی، پھر عبداللہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت پڑھی۔

(690)۔وَعَنْ امْرَاَةٍ بَنِی النَّجَّارِ قَالَت كَانَ بَيْتِی مِنْ اَطْوَلِ بَيْتٍ ، كَانَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَكَانَ بِلَالٌ يُوَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَاْتِی بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ اِلَى الْفَجْرِ ، فَاِذَا رَاٰهُ تَمَطّٰی ، ثُمَّ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَحْمَدُكَ وَاَسْتَعِيْنُكَ عَلٰی قُرَيْشٍ اَنْ يُقِيمُوا دِيْنَكَ ، قَالَت ثُمَّ يُوَذِّنُ ، قَالَتْ وَ اللّٰهِ مَاعَلِمْتُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَاحِدَةً يَعْنِی هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم: ٥١٩]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: بنو نجار کی ایک عورت سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرا گھر بلند ترین گھروں میں سے تھا۔ جو مسجد کے اردگرد تھے۔ حضرت بلال ﷺ اس پر چڑھ کر صبح کی اذان پڑھتے تھے۔ آپ سحری کے وقت آجاتے تھے، گھر کے اوپر چڑھ کر فجر کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ جب دیکھتے کہ فجر ابھر آئی، پھر کہتے: اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش کے بارے میں مدد مانگتا ہوں کہ وہ تیرا دین قائم کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد اذان پڑھتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے اسے کسی ایک رات بھی ترک کیا ہو یعنی یہ کلمات۔

وَشَدَّ الْاِمَامُ النَّسَائِیُ بَاباً سَمَّاهُ : اَلصَّلوٰةُ عَلَى النَّبِیِّ بَعْدَ الْاَذَانِ

امام نسائی علیہ الرحمہ نے ایک باب باندھا ہے جس کا نام رکھا ہے: اذان کے بعد نبی پر درود۔

وَفِی حَدِيْثِ الرَّوَافِضِ

رَوٰی اَبُو بَكْرٍ وَكُلَيْبِ الْاَسَدِی عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ حَكٰی لَهُمَا الْاَذَانَ فَقَالَ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ ، حَیَّ عَلَى الصَّلوٰةِ حَیَّ عَلَى الصَّلوٰةِ ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَیَّ عَلٰی خَيْرِ الْعَمَلِ حَیَّ عَلٰی خَيْرِ الْعَمَلِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَالْاِقَامَةَ كَذٰلِكَ وَلَا بَاْسَ اَنْ يُقَالَ فِی صَلوٰةِ الْغَدَاةِ عَلٰی اِثْرِ حَیَّ عَلٰی خَيْرِ الْعَمَلِ اَلصَّلوٰةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ لِلتَّقِيَّةِ وَ قَالَ مُصَنِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ ، هٰذَا هُوَالْاَذَانُ الصَّحِيحُ لَايُزَادُ فِيهِ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُ وَالْمُفَوِّضَةُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ قَدْ وَضَعُوا اَخْبَاراً وَزَادُوا فِی الْاَذَانِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ مَرَّتَيْنِ وَفِی بَعْضِ رِوَايَاتِهِمْ بَعْدَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً وَلِیُّ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَوٰی بَدَلَ ذٰلِكَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيّاً وَلِیُّ اللّٰهِ حَقّاً مَرَّتَيْنِ ، وَلَا شَكَّ فِی اَنَّ عَلِيّاً وَلِیُّ اللّٰهِ وَاَنَّهٗ اَمِيرُالْمُؤْمِنِينَ حَقّاً وَاَنَّ مُحَمَّداً وَآلَهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ، وَلٰكِنْ لَيْسَ ذٰلِكَ فِی اَصْلِ الْاَذَانِ ، اِنَّمَا ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِيُعْرَفَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ الْمُتَّهَمُونَ بِالتَّفْوِيْضِ الْمُدَلِّسُونَ بِاَنْفُسِهِمْ فِی جُمْلَتِنَا رَوَاهُ الصَّدُوْقُ الْقُمِّی فِی مَنْ لَايَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ وَالطُّوسِی فِی الْاِسْتِبْصَارِ [من لا يحضره الفقيه حديث رقم: ٨٩٧، الاستبصار حديث رقم: ١١٣٤، ١١٣٥]۔ وَفِی رِوَايَةِ الْاِسْتِبْصَارِ قَالَ : فَاَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالاً فَلَمْ يَزَلْ يُوَذِّنُ بِهَا حَتّٰی قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ [الاستبصار حديث رقم: ١١٣٤]۔

روافض کی حدیث

ترجمہ: ابوبکر اور کلیب اسدی نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ان دونوں کو اذان سنائی اور فرمایا: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد

اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کے لیے آؤ، نماز کے لیے آؤ۔ فلاح کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ۔ سب سے اچھے عمل کے لیے آؤ، سب سے اچھے عمل کے لیے آؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ اسی طرح اقامت بھی سنائی۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ صبح کی اذان میں حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ کے بعد دومرتبہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ تقیہ کے طور پر کہا جائے۔ اور اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ یہی اذان صحیح ہے۔ اس میں نہ زیادہ کیا جائے اور نہ کم کیا جائے۔ شیعہ کے مفوضہ فرقہ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے حدیثیں گھڑی ہیں اور انہوں نے اذان میں محمد اور آلِ محمد خیر البریہ دومرتبہ پڑھنے کا اضافہ کرلیا ہے۔ اور ان کی بعض روایات میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے بعد اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ دومرتبہ پڑھنے کا اضافہ ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اس کی جگہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ حَقًّا دومرتبہ رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علی اللہ کے ولی ہیں اور وہ صحیح معنی میں امیر المومنین ہیں اور یہ کہ محمد اور ان کی آل صلوات اللہ علیہم خیر البریہ ہیں لیکن یہ سب باتیں اصل اذان میں شامل نہیں ہیں۔ یہ بات میں نے اس لیے بیان کی ہے تاکہ اس زیادتی سے ہمارے اندر پائے جانے والے ان لوگوں کی شناخت ہو جائے جنہیں تفویضی قرار دے دیا گیا ہے اور وہ حدیثیں اپنے پاس سے بنا کر بزرگوں کا نام کر دیتے ہیں۔ استبصار کی روایت میں ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی اذان کا بلال کو حکم دیا تھا، وہ یہی اذان پڑھتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا۔

بَابُ السَّتْرِ

ستر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ [الاعراف:٣١] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر مسجد کے پاس اپنی زینت پکڑو۔ وَقَالَ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا [النور:٣١] اور فرمایا: عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے۔

(691)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ اِلٰى رُكْبَتِهٖ مِنَ الْعَوْرَةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ [سنن الدار قطنی حدیث رقم:٨٧٦، ابو داؤد حدیث رقم:٤٩٦، السنن الکبریٰ للبیهقی ٨٤/٣]۔ شواهده كثيرة صحيحة

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مرد کی ناف سے نیچے اس کے گھٹنوں تک ستر ہے۔

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ

نمازی کا سُترہ

(692)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ، فَقَالَ كَمُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:١١١٤]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوہ تبوک میں نماز کے سُترہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا اتنا ہو جتنا اونٹ کے کجاوے کا پچھلا حصہ۔

(693)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَاَنَا عَلٰى حِمَارٍ وَمَعِيْ غُلَامٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَلَمْ يَنْصَرِفْ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [طحاوی ٢٩٩/١۔٣٠٠]۔ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں گدھے پر سوار تھا اور میرے ساتھ بنی ہاشم کا ایک نوجوان تھا۔ آپ نے نماز کا سلام نہیں پھیرا۔

(694)۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ؓ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ مِمَّا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك كتاب قصر الصلوٰة فی السفر، باب لرخصة فی المرور بین یدی المصلی حدیث رقم:٤٠]۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ: نمازی کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔

(695)۔ وَعَنْ اَبِيْ جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهٗ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:١١٣٢، بخاری حدیث رقم:٥١٠، ابو داؤد حدیث رقم:٧٠١،

ترمذی حدیث رقم:۳۳٦ ، نسائی حدیث رقم:۷۵٦ ، ابن ماجة حدیث رقم:۹٤۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوجُہیم بن حارث ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس کا گناہ کتنا ہے تو چالیس سال تک کھڑا رہنے کو اس کے سامنے سے گزرنے سے بہتر سمجھے۔

(696)۔وَعَنْ سَعِیدِ بنِ الْمُسَیِّبِ عَلَیهِ الرَّحْمَۃُ اَنَّ عَلِیًّا وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَا لَا یَقطَعُ صَلٰوۃَ الْمُسلِمِ شَیْءٌ وَادرَؤُا عَنهَا مَا اسْتَطَعتُمْ رَوَاہُ الطَّحَاوِی وَکَذَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ وَفِیهِ آثَارٌ کَثِیرَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی اِثْمِ الْمَارِّ وَعَدمِ الْاِنْقِطَاعِ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۳۰۲/۱]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن میسب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان کی نماز کو کوئی دوسری چیز نہیں توڑ سکتی مگر جتنا ہو سکے نماز سے ایسی چیز کو ہٹاؤ۔ اسی طرح ابن عمر ؓ سے بھی روایت کیا گیا ہے اور اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔ جو سامنے سے گزرنے والے کے گناہ کو اور نماز کے نہ ٹوٹنے کو ثابت کرتے ہیں۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَحَیْثُمَا کُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَکُمْ شَطْرَہٗ [البقرۃ:۱٤٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہاں کہیں ہو اپنے چہرے اس کی طرف پھیرلو۔ وَقَالَ فِی بُیُوتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیهَا اسْمُهٗ [النور:۳٦] اور فرمایا: ان گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جائے۔ وَقَالَ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ الآیہ [التوبۃ:۱۸] اور فرمایا: مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

(697)۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ؓ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ مَنْ بَنیٰ مَسْجِدًا لِلّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیتًا فِی الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۱۸۹، بخاری حدیث رقم:٤۵۰]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے اللہ کی خاطر مسجد بنائی اللہ نے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا۔

(698)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اَسْوَاقُهَا رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱۵۲۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہروں میں اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں ان کے بازار ہیں۔

(699)۔وَعَنْ اَبِی حُمَیْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۱٦۵۲ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦۵ ، نسائی حدیث رقم:۷۲۹ ، ابن ماجة حدیث رقم:۷۷۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوحمید ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ کہے اے میرے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(700)۔وَعَنْ اَبِی قَتَادَۃَ السُّلَمِیِّ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱٦۵٤، بخاری حدیث رقم:٤٤٤، ابو داؤد حدیث رقم:٤٦۷، ترمذی حدیث رقم:۳۱٦ ، نسائی حدیث رقم:۷۳۰ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۰۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سلمی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔

(701)۔وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوا ، قِیلَ یَارَسُولَ اللّٰہِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ ، قِیلَ وَمَا الرَّتْعُ یَارَسُولَ اللّٰہِ ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۵۰۹]۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو ان میں سے چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا: مسجدیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا۔ پڑھا کرو۔ اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(702)۔عَنْ اَبِی قَتَادَۃَ السَّلَمِیِّ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَجْلِسَ رواہ البخاری [البخاری حدیث رقم: ۴۴۴، مسلم حدیث رقم: ۱۶۵۴، الترمذی حدیث رقم: ۳۱۶، ابو داؤد حدیث رقم: ۴۶۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۱۰۱۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سلمی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرے۔

(703)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فِی غَزْوَۃِ خَیْبَرَ، مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ یَعْنِی الثُّومَ فَلَا یَاْتِیَنَّ الْمَسَاجِدَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۱۲۴۸، بخاری حدیث رقم:۸۵۳، ابو داؤد حدیث رقم:۳۸۲۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر میں فرمایا: جو شخص اس پودے میں سے یعنی لہسن کھائے تو وہ مسجدوں میں ہرگز نہ آئے۔

(704)۔وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِجْعَلُوا فِی بُیُوتِکُمْ مِنْ صَلٰوتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوھَا قُبُوراً رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۱۸۲۰، بخاری حدیث رقم:۴۳۲، ابو داؤد حدیث رقم:۱۰۴۳، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۳۷۷]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ نماز اپنے گھروں میں بھی پڑھ لیا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔

(705)۔وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَۃَ وَالْحَمَّامَ رَوَاہُ اَبُودَاؤدَ وَالتِّرْمَذِی [ابو داؤد حدیث رقم:۴۹۲، ترمذی حدیث رقم:۳۱۷، ابن ماجۃ حدیث رقم:۷۴۵]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ وَلَہٗ شَوَاھِدُہٗ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ساری کی ساری زمین مسجد ہے سوائے قبرستان کے اور حمام کے۔

(706)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ رَوَاہُ اَبُودَاؤدَ وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِی [ابو داؤد حدیث رقم:۴۴۹، ابن ماجۃ

حدیث رقم:۷۳۹، نسائی حدیث رقم:۶۸۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۴۱۴]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ مسجدوں میں فخر کریں گے۔

(707)۔وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا اَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَنْشُدُ فِیْہِ ضَالَّۃً فَقُولُوا لَا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ رَوَاہُ التِّرْمَذِی وَالدَّارِمِی [ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۴۰۷]۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہے تو کہو: اللہ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب تم اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں کھوئی ہوئی چیز کا اعلان کرتا ہے تو کہو: اللہ کرے تجھے نہ ملے۔

(708)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی بَیْتِہٖ بِصَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِی مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِینَ صَلٰوۃً وَصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِی یُجَمَّعُ فِیْہِ بِخَمْسِ مِائَۃِ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بِخَمْسِینَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِی مَسْجِدِی بِخَمْسِینَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۴۱۳]۔ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کی نماز اس کے گھر میں ایک نماز کے برابر ہے اور قبیلے کی مسجد میں اس کی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جامع مسجد میں اس کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں اس کی نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

لَا یَجُوزُ خُرُوجُ الشَّابَّۃِ اِلَی الْمَسْجِدِ

نوجوان عورت کا مسجد میں جانا جائز نہیں

اَلْبَیْتُ خَیْرٌ لِلنِّسَآءِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَیَجُوزُ خُرُوجُ الْعَجُوزِ بِالْاِذْنِ فِی اللَّیْلِ وَاَوْلٰی اَنْ لَا تَخْرُجَ

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَقَرْنَ فِىْ بُيُوْتِكُنَّ)

(عورتوں کے لیے مسجد کی نسبت ان کا گھر بہتر ہے اور بوڑھی عورت کا رات کو اجازت لے کر نکلنا جائز ہے مگر بہتر ہے کہ وہ بھی نہ نکلے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔)

(709)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَآءُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوْا لَهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حديث رقم: ٩٩١، بخارى حديث رقم: ٨٦٥، ترمذى حديث رقم: ٥٧٠، ابو داؤد حديث رقم: ٥٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تمہاری عورتیں تم سے رات کے وقت مسجد کے لیے اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو۔

(710)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ النَّبِىُّ ﷺ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حديث رقم: ٩٩٩، بخارى حديث رقم: ٨٦٩، ابو داؤد حديث رقم: ٥٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آج عورتیں جو کچھ کر رہی ہیں اگر نبی کریم ﷺ دیکھ لیتے تو انہیں مسجدوں میں جانے سے منع فرمادیتے جیسا کی بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کردیا گیا تھا۔

(711)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدِنِ الْاَنْصَارِىِّ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ حُمَيْدٍ امْرَاَةِ اَبِىْ حُمَيْدِ السَّاعِدِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهَا جَآءَتِ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُحِبُّ الصَّلٰوةَ مَعَكَ، قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلٰوةَ مَعِىْ، وَصَلٰوتُكِ فِىْ بَيْتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِىْ حُجْرَتِكِ وَصَلٰوتُكِ فِىْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِىْ دَارِكِ وَصَلٰوتُكِ فِىْ دَارِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِىْ مَسْجِدِىْ، قَالَ فَاَمَرَتْ فَبُنِىَ لَهَا مَسْجِدٌ فِىْ اَقْصٰى شَىْءٍ مِّنْ بَيْتِهَا وَاَظْلَمِهٖ فَكَانَتْ تُصَلِّىْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٢٧١٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی ام حمید سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں۔ عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔ فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو۔ تیرے کمرے میں تیری نماز بہتر ہے تیرے حجرے میں

تیری نماز سے۔ اور تیرے حجرے میں تیری نماز بہتر ہے تیرے گھر کے صحن میں تیری نماز سے اور تیرے گھر کے صحن میں تیری نماز بہتر ہے میری مسجد میں تیری نماز سے۔ راوی فرماتے ہیں کہ ام حمید کے کہنے پر انکے گھر کے دور اندر اندھیرے کونے میں انکے لیے نماز کی جگہ بنائی گئی۔ وہ اس میں نماز پڑھا کرتی تھیں حتیٰ کہ اللہ عزوجل سے جاملیں۔

(712)۔وَعَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِىِّ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ يُخْرِجُ النِّسَآءَ مِنَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقُوْلُ، اُخْرُجْنَ اِلٰى بُيُوْتِكُنَّ، خَيْرٌ لَّكُنَّ رَوَاهُ الطَّبْرَانِىُّ فِى الْكَبِيْرِ [المعجم الكبير للطبرانى حديث رقم: ٩٣٦٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے دیکھا اور فرمارہے تھے۔ اپنے گھروں کو نکل جاؤ وہ تمہارے لیے بہتر ہیں۔

(713)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٢٦٦٢٦]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کی اندھیری کوٹھڑیاں ہیں۔

(714)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْكُنَّ بِالْبَيْتِ فَاِنَّهٗ جِهَادُكُنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٢٤٤٤٧]۔ شَوَاهِدُهٗ هٰؤُلَآءِ الْاَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ وَّمَفْهُوْمُهَا ثَابِتٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ فرمایا: اے عورتو! تم پر اپنے گھروں میں رہنا لازم ہے، یہی تمہارا جہاد ہے۔

(715)۔وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَّاِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِىَ كَذَا كَذَا يَعْنِىْ زَانِيَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَلِاَبِىْ دَاؤدَ وَالنَّسَائِىِّ نَحْوُهٗ [ترمذى حديث رقم: ٢٧٨٦، ابو داؤد حديث رقم: ٤١٧٣، نسائى حديث رقم: ٥١٢٦]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آنکھ زانیہ ہے اور جب عورت عطر لگاتی ہے اور کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوۃِ وَتَرْكِيْبِهَا

نماز کا طریقہ اور اس کی ترکیب کا باب

(716)۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، فَرَجَعَ فَصَلّٰى ، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ ، فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِیَ قَائِماً ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِساً ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِساً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِیَ قَائِماً ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئاً اِنْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ [مسلم حديث رقم:٨٨٥ ، بخاری حديث رقم:٦٢٥١ ، ابو داؤد حديث رقم:٨٥٦ ، ترمذی حديث رقم:٣٠٣ ، نسائی حديث رقم:٨٨٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس نے نماز پڑھی۔ پھر آیا اور آپ ﷺ سے سلام عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: وعلیکم السلام۔ واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ آدمی واپس گیا اور نماز پڑھی۔ پھر آ کر سلام عرض کیا۔ فرمایا: وعلیکم السلام واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ یا شاید اس کے بھی بعد اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سکھایئے۔ فرمایا: جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ۔ پھر تجھ سے جتنا ہو سکے قرآن پڑھ۔ پھر رکوع کر حتیٰ کہ تجھے رکوع کا اطمینان ہو جائے۔ پھر اوپر ہو حتیٰ کہ تو برابر کھڑا ہو جائے۔ پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تجھے سجدے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھا حتیٰ کہ تجھے بیٹھنے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تجھے سجدے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر سر اٹھا حتیٰ کہ تجھے بیٹھنے کا اطمینان ہو جائے۔ پھر کھڑا ہو جا حتیٰ کہ تو سیدھا

کھڑا ہو جائے۔ پھر اپنی ساری نماز میں ایسا ہی کر۔ ترمذی، نسائی اور ابوداؤد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ جب تم نے ایسا کیا تو تیری نماز مکمل ہو گئی اور اگر تم نے اس میں سے کچھ بھی کمی کی تو تیری نماز میں کمی رہ گئی۔

(717)۔وَعَنْ اَبِیْ حُمَيْدِ السَّاعِدِیِّ ؓ قَالَ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى ، فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حديث رقم:٨٢٨ ، ابو داؤد حديث رقم:٩٦٣ ، ترمذی حديث رقم:٣٠٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٨٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے مجمع میں فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب تکبیر فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے اور جب رکوع فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمائے پھر اپنی پشت مبارک کو برابر کر دیا۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ گئے۔ اور جب سجدہ فرمایا تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھے اور نہ ہی انہیں بند کیا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف فرمایا۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کر لیا اور اپنے مقعد پر تشریف فرما ہوئے۔

(718)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ كَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِیَ اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِیْ وَفِیْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِلَى الْاُذُنَيْنِ حِيْنَ كَبَّرَ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ [دار قطنی حديث رقم:١١٣٥، السنن الكبرىٰ للبيهقی ٣٤/٢ ورواه البيهقی فی السنن الكبرىٰ عن ام المؤمنين عائشة]۔ هٰذَا ضَعِيْفٌ وَشَوَاهِدُهٗ صَحِيْحَةٌ كَثِيْرَةٌ فِی الدَّارَ قُطْنِیْ

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہتے پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر ہو جاتے۔ پھر آپ ﷺ حمد پڑھتے۔ اے اللہ تو پاک ہے اور تیری

ہی حمد ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند و بالا ہے اور تیرے سواء کوئی معبود نہیں اور تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بارے میں کثرت سے صحیح احادیث موجود ہیں۔

(719)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ٧٤٠]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں مرد اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں کلائی پر رکھے۔

(720)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ ؓ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ١/٤٢٧]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل بن حجر اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز میں ناف کے نیچے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔

(721)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ؓ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ قَالَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [مسلم حدیث رقم: ٨٩٠، نسائی حدیث رقم: ٩٠٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی میں نے ان میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ نسائی کی روایت میں ہے کہ میں نے انہیں بسم اللہ اونچی آواز میں پڑھتے نہیں سنا۔

(722)۔وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ ؓ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّاْمِيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٥٠]۔ فِيْهِ اَبُوْ سَعْدٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت ابووائل ؓ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی اعوذ باللہ اور نہ ہی آمین۔

(723)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْمَا اُمِرَ وَسَكَتَ فِيْمَا اُمِرَ: وَمَا كَانَ رَبُّكَ

نَسِيًّا، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب: ٢١) رواه البخاري [البخاري حدیث رقم: ٧٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جس نماز میں قرأت کا حکم ملا آپ نے قرأة فرمائی اور جس نماز میں آیت پڑھنے کا حکم ملا آہستہ پڑھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے۔ اور فرماتا ہے: بلاشبہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کی ذات میں عملی نمونہ موجود ہے۔

(724)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَاَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ، فَقَالَ آمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٢٤٨]۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ پڑھا۔ پھر فرمایا آمین اور اپنی آواز آہستہ رکھی۔

(725)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم: ٩٥٩، بخاری حدیث رقم: ٧٤٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکوع اور سجدہ صحیح طریقے سے کرو۔ اللہ کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(726)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ عَنْهُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ [ابن ماجة حدیث رقم: ٨٧٥، مسلم حدیث رقم: ٨٦٨، بخاری حدیث رقم: ٧٩٥، نسائی حدیث رقم: ١١٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرماتے تھے تو اس کے بعد فرماتے تھے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر جب اپنی کمر کو رکوع سے اٹھاتے تو فرماتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (اللہ نے سن لی جس نے اس کی حمد کی) پھر کھڑے ہو کر فرماتے تھے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے رب تیرے لیے ہی حمد ہے)۔

(727)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ

رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ ، وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۲۶۱ ، ابو داؤد حدیث رقم:۸۸۶ ، ابن ماجة حدیث رقم:۸۹۰]۔

صحیح لکن لیس بمتصل والعمل علیٰ ھذا

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور رکوع میں تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پاک ہے میرا رب عظیم۔اس کا رکوع مکمل ہوگیا اور یہ اس کی کم سے کم تعداد ہے اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پاک ہے میرا رب اعلیٰ۔اس کا سجدہ مکمل ہوگیا اور یہ اسکی کم سے کم تعداد ہے۔

(728)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا اَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۱۰۹۸ ، بخاری حدیث رقم:۸۱۲ ، نسائی حدیث رقم:۱۰۹۷ ، ابن ماجة حدیث رقم:۸۸۳]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ماتھے پر، دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر، قدموں کے اطراف پر اور یہ کہ میں اپنے کپڑے اور بال الٹے سیدھے نہ کروں۔

(729)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۱۰۸۳ ، نسائی حدیث رقم:۱۱۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔پس کثرت سے دعا مانگا کرو۔

(730)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَفُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ

مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِلنَّسَائِيِّ وَرَوٰى مُحَمَّدٌ مِثْلَهُ وَقَالَ التَّشَهُّدُ الَّذِي ذُكِرَ كُلُّهُ حَسَنٌ وَلَيْسَ يُشْبِهُهُ تَشَهُّدُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، عِنْدَنَا تَشَهُّدُهُ لِاَنَّهُ رَوَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ الْعَامَّةُ عِنْدَنَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ؓ يَكْرَهُ اَنْ يُزَادَ فِيْهِ حَرْفٌ اَوْ يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ [مسلم حدیث رقم:۸۹۷ ، بخاری حدیث رقم:۸۳۱ ، ابو داؤد حدیث رقم:۹۶۸ ، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۵ ، نسائی حدیث رقم:۱۱۶۳ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۸۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ سامنے ہوتے تھے۔سب احترام اللہ کے لیے ہیں اور دعائیں اور اچھے اعمال،اے نبی آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے صالح بندوں پر بھی سلام ہو۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تشہد کے جتنے الفاظ بھی احادیث میں بیان کیے گئے ہیں سب اچھے ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے بیان کردہ تشہد کی مثال نہیں۔ہمارے نزدیک انہی کا تشہد بہترین تشہد ہے اس لیے کہ آپ نے اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے اور ہمارے عام علماء کا اسی پر عمل ہے اور ابن مسعود ؓ اس میں کسی لفظ کا اضافہ کرنا یا کمی کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

(731)۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ؓ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ ، قَالَ قُوْلُوْا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ [مسلم حدیث رقم:۹۰۸ ، بخاری حدیث رقم:۳۳۷۰ ، ابو داؤد حدیث رقم:۹۷۶ ، ابن ماجة حدیث رقم:۹۰۴]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرۃ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال پوچھا۔ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود کس طرح پڑھا جائے۔بے شک اللہ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ آپ ﷺ پر سلام کیسے پڑھنا ہے۔فرمایا: کہو اے اللہ محمد اور محمد کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے۔بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔اے اللہ محمد پر اور محمد کی آل پر برکتیں بھیج جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی

آل پر برکتیں بھیجی ہیں۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(732)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاءِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَلْفَاظٌ مُخْتَلِفَةٌ [مسلم حديث رقم:١٣٢٦، مسلم حديث رقم:١٣٢٤، ابن ماجة حديث رقم:٩٠٩، سنن النسائي حديث رقم:١٣٠٩، ابو داؤد حديث رقم:٩٨٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو جائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرے۔ جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے اور تشہد کے بعد دعا کے مختلف الفاظ احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

(733)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهٖ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَنْ يَسَارِهٖ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِثْلَهٗ [ابو داؤد حديث رقم:٩٩٦، نسائی حديث رقم:١٣٢٥، ترمذی حديث رقم:٢٩٥، سنن الدارمی حديث رقم:١٣٥١]۔ اَلْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے اور فرماتے تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور بائیں طرف بھی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔ حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک کی روشنی نظر آ جاتی تھی۔

(734)۔وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٥٩٣٧، بخاری حديث رقم:٨٤٥، ترمذی حديث رقم:٢٢٩٤]۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف چہرۂ انور پھیر لیتے تھے۔

(735)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:١٦٣٨، بخاری حديث رقم:٨٥٢، ابو داؤد حديث

رقم:١٠٤٢، نسائی حديث رقم:١٣٥٩، ابن ماجة حديث رقم:٩٣٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے دیکھا کہ آپ ﷺ بائیں طرف گھوم کر تشریف فرما ہوتے تھے۔

(736)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٦٤٠، ١٦٤١]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف گھوم کر تشریف فرما ہوتے تھے۔

(737)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:١٣١٦، بخاری حديث رقم:٨٤٢، ابو داؤد حديث رقم:١٠٠٢، نسائی حديث رقم:١٣٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اختتام تکبیر کے بلند ہونے سے سمجھ جاتا تھا۔

(738)۔وَعَنْ ثَوْبَانَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ، اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٣٣٤، ابو داؤد حديث رقم:١٥١٣، ترمذی حديث رقم:٣٠٠، نسائی حديث رقم:١٣٣٧، ابن ماجة حديث رقم:٩٢٨، مسند احمد حديث رقم:٢٢٤٢٨]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تھے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے تھے، اور پڑھتے تھے: اے اللہ تو سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے، تو برکت والا ہے اے جلال اور اکرام والے۔

(739)۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ ، ثَلٰثٌ وَثَلَاثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُونَ تَحْمِيدَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلٰثُونَ تَكْبِيرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:١٣٤٩، ترمذی حديث رقم:٣٤١٢، نسائی حديث رقم:١٣٤٩]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بعد کے کچھ وظائف ہیں جنہیں ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی خسارے میں نہیں رہتا، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔

(740)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِي

دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَم يَمنَعهُ مِن دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوتُ وَمَن قَرَأَهَا حِينَ يَأخُذُ مَضجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهلِ دُوَيرَاتٍ حَولَهٗ رَوَاهُ الْبَيهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَ قَالَ إِسنَادُهٗ ضَعِيفٌ [شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:٢٣٩٥]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضٰی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے موت کے سواء جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی، اور جس نے اسے رات سوتے وقت پڑھا اللہ اس کے گھر کو محفوظ کردے گا، اور اسکے پڑوسی کے گھر کو اور اس کے اردگرد کے گھروں کو۔

صَلٰوةُ النِّسَآءِ وَاَنَّ لِلْمَرْءَةِ هَيئَةً لَيسَتْ لِلرَّجُلِ

عورتوں کی نماز، اور اس بات کا بیان کہ عورت کی ایک مخصوص ہیئت ہے جو مرد کے لیے نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيسَ الذَّكَرُ كَالأُنثٰى [ال عمران:٣٦] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مرد عورت کی طرح نہیں ہے۔

(741)۔عَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّيتَ فَاجعَلْ يَدَيكَ حِذَآءَ اُذُنَيكَ وَالْمَرأَةُ تَجعَلُ يَدَيهَا حِذَآءَ ثَديَيهَا رَوَاهُ الطَّبرَانِي فِي الْمُعجَمِ الْكَبِيرِ وَكَذَا فِي كَنزِ الْعُمَّالِ وَمَجمَعِ الزَّوَائِدِ [كنز العمال حديث رقم:١٩٦٣٦، مجمع الزوائد حديث رقم:٢٥٩٤، ١٦٠٠٥، وعزاه الى الطبرانى ولم احده فيه]۔ قال الهيثمى اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھا، اور عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتیوں کے برابر اٹھائے۔

(742)۔وَعَن اَبِي سَعِيدِ الْخُدرِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ ﷺ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَأمُرُ الرِّجَالَ اَن يَتَجَافُوا فِي سُجُودِهِم وَ يَأمُرُ النِّسَآءَ اَن يَنخَفِضنَ فِي سُجُودِهِنَّ رَوَاهُ الْبَيهَقِي [السنن الكبرىٰ للبيهقى ٢٢٢/٢]۔

ترجمہ: صحابیِ رسول حضرت ابو سعید خدری ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا کہ: آپ ﷺ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدے اونچے کریں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدوں میں نیچی رہا کریں۔

(743)۔ وَعَن نَافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ ؓ اَنَّهٗ سُئِلَ كَيفَ كُنَّ النِّسَآءُ يُصَلِّينَ عَلٰى عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنَّ يَتَرَبَّعنَ، ثُمَّ اُمِرنَ اَن يَحتَفِزنَ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْاَعظَمُ فِي مُسنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ٧٣]۔

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں کیسے نماز پڑھتی تھیں؟ فرمایا: چوکڑی مارتی تھیں اور بعد میں حکم ہوا کہ سمٹ جایا کریں۔

(744)۔وَعَن يَزِيدَ بنِ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى امرَأَتَينِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ إِذَا سَجَدتُّمَا فَضُمَّا بَعضَ اللَّحمِ إِلَى الْاَرضِ فَإِنَّ الْمَرأَةَ فِي ذٰلِكَ لَيسَت كَالرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد فِي مَرَاسِيلِهٖ وَالْبَيهَقِي [السنن الكبرىٰ للبيهقى ٢٢٣/٢، مراسيل ابى داؤد صفحة ٨]۔ الحديث صحيح مرسل

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین کے ساتھ لگا دیا کرو، بے شک اس معاملے میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔

(745)۔وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَتِ الْمَرأَةُ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَت فَخِذَهَا عَلٰى فَخِذِهَا الْاُخرٰى وَ إِذَا سَجَدَت اَلصَقَت بَطنَهَا فِي فَخِذَيهَا كَاَستَرِ مَا يَكُونُ لَهَا وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنظُرُ إِلَيهَا وَيَقُولُ يَا مَلَائِكَتِي اُشهِدُكُم اَنِّي قَد غَفَرتُ لَهَا رَوَاهُ الْبَيهَقِي [السنن الكبرىٰ للبيهقى ٢٢٣/٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں پر لگا دے۔ یہ اسکے ستر کے شایانِ شان ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اسکی طرف دیکھتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے فرشتو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔

(746)۔وَ قَالَ إِبرَاهِيمُ النَّخعِي كَانَتِ الْمَرأَةُ تُؤمَرُ إِذَا سَجَدَت اَن تُلزِقَ بَطنَهَا بِفَخِذَيهَا كَيلَا تَرتَفِعَ عَجِيزَتُهَا وَلَا تُجَافِي كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ رَوَاهُ ابنُ اَبِي شَيبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابى شيبة ٣٠٣/١]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورت کو حکم دیا جاتا تھا کہ جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ

چپکا دے تا کہ اس کے سرین اٹھے نہ رہیں اور اس طرح اونچا سجدہ نہ کرے جس طرح مرد اونچا سجدہ کرتا ہے۔

(747)۔وَعَنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ ؓ اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْاَۃُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَیْھَا رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۳۰۲]۔

ترجمہ: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو سمیٹے۔

(748)۔وَ قَالَ عَطَاءٌ لَا تَرْفَعُ بِذٰلِكَ یَدَیْھَا وَاَشَارَ فَخَفَضَ یَدَیْہِ جِدًّا وَجَمَعَھُمَا اِلَیْہِ جِدًّا وَ قَالَ اِنَّ لِلْمَرْاَۃِ ھَیْئَۃً لَیْسَتْ لِلرَّجُلِ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۲۷۰]۔ لا شک فی صحۃ مفہوم الاحادیث فی ھذا الفصل و العمل علیہ ثابت بالتواتر

ترجمہ: حضرت عطا تابعی فرماتے ہیں کہ عورت اس کے لیے اپنے ہاتھ نہ اٹھائے اور اشارہ کر کے سمجھایا اور اپنے ہاتھ بالکل پست رکھے اور انہیں اپنی طرف خوب سمیٹ لیا اور فرمایا بے شک عورت کے لیے ایک مخصوص ہیئت ہوتی ہے جو مرد کی نہیں ہوتی۔

اَھْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ

علم والے اور فضیلت والے امامت کے زیادہ حقدار ہیں

(749)۔عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ؓ قَالَ: مَرِضَ النَّبِیُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُہٗ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَۃُ: اِنَّہٗ رَجُلٌ رَقِیْقٌ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِیْ اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ، فَاَتَاہُ الرَّسُوْلُ، فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فِیْ حَیَاۃِ النَّبِیِّ ﷺ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم: ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۲، ۳۳۸۵، مسلم ۹۴۸، ترمذی حدیث رقم: ۳۶۷۲]۔ ذَکَرَہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ: اَھْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ، وَ شَدَّ النَّسَائِیُّ بَابَ "اِمَامَۃِ اَھْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ" وَذَکَرَ فِیْہِ اِمَامَۃَ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ وَ تَقْدِمَۃَ النَّبِیِّ ﷺ مَعَ قَوْلِہٖ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِكِتَابِ اللّٰہِ، فَاِنْ كَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ الحدیث [مسلم حدیث رقم: ۱۵۳۲] وَ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّۃُ عَلٰی اَعْلَمِیَّۃِ الصِّدِّیْقِ ؓ مَعَ اَفْضَلِیَّتِہٖ [ابن بطال شرح البخاری ۲/۱۱۵، فتح الباری لابن رجب ۴/۱۱۷، منہاج السنۃ لابن تیمیہ ۳/۱۳۵ و غیرھم]۔ وَ ذَکَرَہُ الشَّارِحُوْنَ فِیْ بَابِ "مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَۃِ"

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہو گئی، تو فرمایا: ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابو بکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ فانکن صواحب یوسف ای فی التظاھر علی ما ترون

لَا قِرَاءَۃَ خَلْفَ الْاِمَامِ

امام کے پیچھے قرأت منع ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ [الاعراف: ۲۰۴] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور چپ رہو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔ وَشَدَّ الْاِمَامُ النَّسَائِیُّ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ بَابًا سَمَّاہُ: تَاوِیْلَ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(750)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ ﷺ فَقَرَاَ خَلْفَہٗ قَوْمٌ فَخَلَطُوْا عَلَیْہِ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ وَكَذَا رَوَی ابْنُ جَرِیْرٍ وَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَالْبَیْھَقِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ وَرَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ كِتَابِ الْقِرَاءَۃِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ ؓ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ عَنْ مُجَاھِدٍ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ وَرَوَی ابْنُ جَرِیْرٍ وَالْبَیْھَقِیُّ عَنِ الزُّھْرِیِّ [ابن جریر ۶/۱۹۸ حدیث رقم: ۱۲۱۱۹، و رواہ ابن ابی حاتم و ابن جریر باسانید کثیرۃ، انظر ابن ابی حاتم حدیث رقم: ۸۷۲۶ الیٰ ۸۷۳۵ و ابن جریر حدیث رقم: ۱۲۰۹۹ الیٰ ۱۲۱۲۶، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۱۵۵، رواہ الدار قطنی عن ابی ہریرۃ حدیث رقم: ۱۲۲۶]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے پیچھے لوگ موجود تھے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی قرأت میں خلل ڈالا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور چپ رہو۔ اس حدیث کو مختلف محدثین نے مختلف اسناد کے ساتھ روایت فرمایا ہے۔

(751)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ اَنَّہٗ ﷺ صَلّٰی بِاَصْحَابِہٖ فَسَمِعَ نَاسًا یَقْرَؤُوْنَ خَلْفَہٗ فَقَالَ

اَمَا آنَ لَكُمْ اَنْ تَفْهَمُوهُ؟ اَمَا آنَ لَكُمْ اَنْ تَعْقِلُوهُ اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ اَبِی حَاتِمٍ [ابن جریر حدیث رقم:۱۲۱۰۲، ابن ابی حاتم حدیث رقم:۸۷۳۰]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کے ہمراہ نماز ادا فرمائی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اپنے پیچھے قرآن پڑھتے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو قرآن سمجھ نہیں آتا؟ کیا تم لوگوں کی عقل میں نہیں آتا؟ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو۔

(752)۔عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا صَلوٰةَ لِمَن لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِداً قَالَ سُفْيَانُ: لِمَنْ يُصَلِّی وَحْدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ [ابو داؤد حدیث رقم:۸۲۲]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے فاتحہ الکتاب اور اس سے کچھ زیادہ کی قرأت نہیں کی اس کی نماز نہیں۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حکم اسکے لیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

(753)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَ رَوَى ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ مِثْلَهٗ [ترمذی حدیث رقم:۳۱۳، موطا امام محمد صفحة ۹۵، موطا امام مالك: كتاب الصلوٰة باب ما جاء فی ام القرآن حدیث رقم:۳۸]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ جس نے رکعت پڑھی اور اس میں ام القرآن نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(754)۔وَقَالَ السُّفْيَانُ فِی تَوْضِيْحِ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ لَا صَلوٰةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِداً ذٰلِكَ لِمَنْ يُّصَلِّی وَحْدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد، وَ قَالَ التِّرْمِذِیُّ وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلوٰةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ، قَالَ اَحْمَدُ فَهٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلوٰةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنَّ هٰذَا اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی

حدیث رقم:۲۴۷، ابو داؤد حدیث رقم:۸۲۲، مسند احمد حدیث رقم:۲۲۷۴۳، ابن ماجة حدیث رقم:۸۳۷، مسلم حدیث رقم:۸۷۴، بخاری حدیث رقم:۷۵۶، نسائی حدیث رقم:۹۱۰، ۹۱۱]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد کہ "اس کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ نہیں پڑھا" اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ اس آدمی کیلیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا تعلق اکیلے آدمی سے ہے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے جس میں انہوں نے روایت کیا ہے کہ جس نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اسکے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں یہ ایسا مرد ہے جس نے اس حدیث کا تعلق اکیلے آدمی سے بتایا ہے۔

(755)۔وَعَنْهُؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۵۹]۔ الصحیح انه موقوف علیٰ سیدنا جابرؓ کما رواه مالك

ترجمہ: انہوں نے ہی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے رکعت پڑھی اور اس میں ام القرآن نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(756)۔وَعَنْهُؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِی [السنن الکبریٰ للبیهقی ۲/۱۶۰]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں وہ ام القرآن نہیں پڑھتا تو وہ ناقص ہے سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(757)۔وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِی عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِؓ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفِی كُلِّ صَلوٰةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ، فَالْتَفَتَ اِلَیَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ، فَقَالَ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ رَوَاهُ الطَّحَاوِی وَ النَّسَائِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۵۸، نسائی حدیث رقم:۹۲۳]۔ الحدیث صحیح الا قال النسائی: ما اری هو قول ابی الدرداءؓ

ترجمہ: حضرت کثیر بن مرہ حضرمی نے حضرت ابو درداء ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہر نماز میں قرأۃ ضروری ہے؟ فرمایا: ہاں انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یہ واجب ہوگئی پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور میں تمام لوگوں کی نسبت آپ ﷺ کے قریب تھا۔ فرمایا میرا فیصلہ یہ ہے کہ جب امام کسی قوم کی امامت کرائے تو وہی ان کی طرف سے کافی ہے۔

(758)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلوٰةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاۃِ، فَقَالَ هَلْ قَرَءَ مَعِی اَحَدٌ مِنكُمْ آنِفاً؟ قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ اِنِّی اَقُولُ مَالِی اُنَازَعُ الْقُرآنَ، فَانْتَهَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاۃِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِرَاۃِ مِنَ الصَّلوٰةِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمَذِی وَاَبُودَاؤد وَالنَّسَائِی وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ [مسند احمد حديث رقم: ٧٢٨٩، موطا مالك كتاب الصلوٰة باب ما جاء فی التامين خلف الامام حديث رقم: ٤٤، ابو داؤد حديث رقم: ٨٢٦، ترمذی حديث رقم: ٣١٢، نسائی حديث رقم: ٩١٩، ابن ماجة حديث رقم: ٨٤٨]۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز سے سلام پھیرا جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز سے قرأۃ فرمائی تھی۔ فرمایا: کیا تم لوگوں میں سے ابھی کسی نے میرے ساتھ قرأۃ کی تھی؟ ایک آدمی نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا: میں بھی کہوں مجھے کیا ہو گیا ہے کہ قرآن میں خلل پاتا ہوں۔ جب لوگوں نے یہ بات کی تو اس کے بعد جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے لوگ ان میں قرأۃ سے باز آ گئے۔

(759)۔وَعَنْهُ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوا رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَالنَّسَائِی وَ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٦٠٤، نسائی حديث رقم: ٩٢٢، ابن ماجة حديث رقم: ٨٤٦، مسند احمد حديث رقم: ٩٤٤٥، المصنف لابن ابی شيبة ٤١٤/١، سنن الدار قطنی حديث رقم: ١٢٢٩]۔ الحديث صحيح و ابو خالد هذا هو سليمان بن حيان الاحمر وهو من الثقات الذی احتج البخاری ومسلم بحديثهم فی صحيحهما

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام اسی لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب قرأۃ کرے تو تم چپ رہو۔

(760)۔وَعَنْ اَبِی مُوسٰی ؓ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلوٰةِ

فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَاِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوا رَوَاهُ مُسْلِم وَ اَحْمَدُ [مسلم حديث رقم: ٩٠٥، ابن ماجة حديث رقم: ٨٤٧، ابو داؤد حديث رقم: ٩٧٣، نسائی حديث رقم: ٨٣٠، ١١٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی فرمایا: جب تم نماز کے لیے اٹھو تو تم میں سے ایک آدمی تمہاری امامت کرے اور جب امام قرأۃ کرے تو تم چپ رہو۔

(761)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْقَارِی غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهٗ آمِيْن فَوَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ اَهْلِ السَّمَآءِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٩٢٠]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قاری نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا اور اس کے پیچھے والوں نے آمین کہا اور اس کی دعا آسمان والوں کی دعا کے موافق ہو گئی تو اس کے پچھلے گناہ سارے معاف ہو گئے۔

(762)۔وَعَنْ اَبِی مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُولُوا آمِيْن رَوَاهُ مُسْلِم : قَالَ الْاَحْنَافُ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ وَفِيهِ دَلَالَةٌ عَلٰی اَنَّ الْمَأْمُومَ لَا يَقْرَءُ الْفَاتِحَةَ وَاِلَّا كَانَ الْاَنْسَبُ اَنْ يَقُولَ اِذَا قُلْتُمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِم وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُولُوا آمِيْن [مسلم حديث رقم: ٩٠٤، ابو داؤد حديث رقم: ٩٧٢، نسائی حديث رقم: ٨٣٠، ١٠٦٤، ١١٧٢، ١٢٨٠، مسند احمد حديث رقم: ١٩٦١٤، ١٩٦٨٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ کہے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ تو کہو آمین۔ احناف علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ اس میں دلالت ہے کہ امام کے پیچھے والا آدمی فاتحہ نہیں پڑھتا ورنہ زیادہ مناسب تھا کہ آپ ﷺ فرماتے جب تم لوگ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھو تو کہو آمِين۔

(763)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ صَلّٰی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ اَتَقْرَؤُنَ وَالْاِمَامُ يَقْرَءُ فَسَكَتُوا فَسَأَلَهُمْ ثَلٰثاً، فَقَالُوا اِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ١٥٩/١]۔ رواته ثقات

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ پھر چہرۂ انور ہماری طرف کرلیا اور فرمایا: کیا تم لوگ اس وقت قرأۃ کرتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے؟ وہ سب خاموش ہوگئے۔ آپ ﷺ نے ان سے تین مرتبہ پوچھا۔ کہنے لگے ہم اسی طرح کرتے ہیں۔ فرمایا: اس طرح مت کیا کرو۔

(764)۔وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاۃُ الْاِمَامِ قِرَاۃٌ لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارُقُطْنِی [ابن ماجة حديث رقم: ٨٥٠، ابن ابی شيبة ٤١٤/١، سنن الدار قطنی حديث رقم: ١٢٣٩، السنن الكبرىٰ للبيهقی ١٦٠/٢، شرح معانی الآثار للطحاوی ١٥٩/١]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جسکا امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔

(765)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاۃَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاۃٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ [موطا محمد صفحة ٩٩]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔

(766)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاۃُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاۃٌ رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِی [سنن الدار قطنی حديث رقم: ١٢٥٠، رواه الدار قطنی عن جابر بن عبد الله، و ابن عمر، وابو هريرة ؓ، انظر الدار قطنی حديث رقم: ١٢٢٠، ١٢٢١، ١٢٢٣، ١٢٢٥، ١٢٥٠]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔ (اس طرح کے الفاظ مختلف کتابوں میں مختلف سندوں کے ساتھ موجود ہیں)

(767)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ شَدَّادِ بنِ الهَادِ قَالَ اَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَاَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ، فَغَمَزَهُ الَّذِیْ يَلِيهِ، فَلَمَّا اَنْ صَلّٰى قَالَ لِمَ غَمَزْتَنِی ؟ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُدَّامَكَ فَكَرِهْتُ اَنْ تَقْرَءَ خَلْفَهٗ فَسَمِعَهُ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَاِنَّ قِرَاۃَ لَهٗ قِرَاۃٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالدَّارُقُطْنِی وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُو سَعِيْدِ الْخُدْرِی وَاَبُوهُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ؓ كَذَا فِی عُمْدَةِ الْقَارِی وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيهِم اَحَدٌ مِنَ

الصَّحَابَةِ فَثَبَتَ الْاِجْمَاعُ [موطا محمد صفحة ١٠٠، سنن الدار قطنی حديث رقم: ١٢٢٣، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ٢٧٩٧، المصنف لابن ابی شيبة ٤١٢/١، السنن الكبرىٰ للبيهقی ١٦٠/٢]۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی امامت کرائی۔ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے قرأۃ کی۔ اس کے ساتھ والے نے اسے اشارے سے روکا۔ جب نماز پڑھ چکے تو اس نے کہا تم نے مجھے کہنی کیوں ماری تھی؟ اس نے کہا رسول اللہ ﷺ تیری امامت کررہے تھے۔ میں نے تمہارا آپ ﷺ کے پیچھے پڑھنا غلط سمجھا۔ اس گفتگو کو نبی کریم ﷺ نے سن لیا۔ فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔ اس حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور باقیوں میں سے کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ لہٰذا اس پر صحابہ کا اجماع ثابت ہوگیا۔

(768)۔وَعَنْ بْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرْضَهُ الَّذِی مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ مُرُوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ حَصِرٌ، وَ مَتٰى لَا يَرَاكَ يَبْكِی وَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ، فَلَو اَمَرْتَ عُمَرَ يُصَلِّی بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ اَبُو بَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادِی بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَ رِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ، فَلَمَّا رَاٰهُ النَّاسُ سَبَّحُوا بِاَبِی بَكْرٍ، فَذَهَبَ لِيَسْتَاْخِرَ، فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ اَیْ مَكَانَكَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَ قَامَ اَبُو بَكْرٍ، وَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ يَاْتَمُّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَ النَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِاَبِی بَكْرٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاس وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنَ الْقِرَاۃِ مِنْ حَيْثُ كَانَ بَلَغَ اَبُو بَكْرٍ قَالَ وَكِيْعٌ وَ كَذَا السُّنَّةُ قَالَ فَمَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی مَرَضِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ١٢٣٥]۔ اسناده قوی

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو وہ تکلیف ہوئی جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوگیا تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ابوبکر نرم دل والے اور آپ ﷺ کے معاملے میں حساس آدمی ہیں۔ جب وہ آپ ﷺ کو نہیں دیکھیں گے تو روئیں گے اور لوگ بھی روئیں گے۔ بہتر ہے آپ حضرت عمر کو حکم دیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر نکل آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی رسول اللہ ﷺ نے افاقہ محسوس فرمایا۔ آپ ﷺ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نکلے اور

آپ ﷺ کے پاؤں مبارک زمین پر رگڑ کھا رہے تھے۔ جب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو ابو بکر کو تسبیح کہہ کر اشارہ دیا وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی رہو۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ان کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور ابو بکر کھڑے ہو گئے۔ ابو بکر نبی کریم ﷺ کی امامت میں تھے اور لوگ ابو بکر کی امامت میں تھے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرأۃ وہاں سے شروع فرمائی جہاں تک ابو بکر پہنچ چکے تھے۔ وکیع فرماتے ہیں کہ سنت اسی طرح ہے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اسی تکلیف میں وصال فرما گئے۔

(769)۔وَعَنْ اَبِی بَکْرَۃَ ؓ اَنَّہٗ اِنْتَھٰی اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَ ھُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَصِلَ اِلَی الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّفِّ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصاً وَلَا تَعُدْ رَوَاہُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۷۸۳، ابو داؤد حدیث رقم:۶۸۳، ۶۸۴، نسائی حدیث رقم:۸۷۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ مشکل سے پہنچے جب کہ آپ ﷺ رکوع میں جا چکے تھے۔ انہوں نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر دیا۔ پھر جھکے جھکے صف کی طرف چل پڑے۔ انہوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیرے شوق میں اضافہ فرمائے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(770)۔وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَ نَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْہُ شَیْئاً، وَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۸۹۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کی طرف آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور اسے شمار میں مت لاؤ۔ جس نے ایک رکعت بھی پالی اس نے نماز پالی۔

(771)۔وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ اَدْرَکَ الرَّکْعَۃَ فَقَدْ اَدْرَکَ السَّجْدَۃَ، وَ مَنْ فَاتَہٗ قِرَاءَۃُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ، فَقَدْ فَاتَہٗ خَیْرٌ کَثِیْرٌ رَوَاہُ مَالِکٌ [موطا مالك كتاب وقوت الصلوٰۃ حدیث رقم:١٨]۔ اسناده معزل، ذکرناه تائیداً للاحادیث المرفوعة

ترجمہ: حضرت امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان تک حدیث پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی اور جس سے ام القرآن کی قرأۃ (سورۃ فاتحہ کی قرأۃ) چھوٹ گئی اس سے خیر کثیر چھوٹ گئی۔

(772)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَتُہٗ لَہٗ قِرَاءَۃٌ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:١٢٢٥]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ جس کا امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔

(773)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی وَرَآءَ الْاِمَامِ کَفَاہُ قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِی [السنن الکبریٰ للبیھقی ٢/١٦١]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی، امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے۔

(774)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَرَءَ رَجُلٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَنَھَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَوَاہُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِیْ مُسْنَدِہٖ [مسند امام اعظم صفحة ٦١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرأۃ کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے منع فرمایا۔

(775)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَکْفِیْکَ قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ خَافَتَ اَوْ جَھَرَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:١٢٣٨]۔ اَسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کی قرأۃ تیرے لیے کافی ہے خواہ آہستہ ہو یا اونچی۔

(776)۔وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ یَنْھَوْنَ عَنِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِی الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:٢٨١٠]۔ ضعیف

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان امام کے پیچھے قرأۃ سے منع فرماتے تھے۔

(777)۔وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّہٗ سَئَلَ زَیْداً ؓ عَنِ الْقِرَاءَۃِ مَعَ الْاِمَامِ، فَقَالَ لَا قِرَاءَۃَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ فِیْ بَابِ سُجُوْدِ التِّلَاوَۃِ [مسلم حدیث رقم:١٢٩٨، نسائی حدیث رقم:٩٦٠]۔

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید ؓ سے امام کے پیچھے قرأۃ کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا امام کے ساتھ کسی لحاظ سے بھی قرأۃ کی ضرورت نہیں۔

(778)۔وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ مُقْسِمٍ اَنَّهٗ سَئَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ وَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالُوا لَا تَقْرَأُوا خَلْفَ الْاِمَامِ فِى شَئٍ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانى الآثار للطحاوى ١٦٠/١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: امام کے پیچھے کسی طرح کی نماز میں بھی قرأۃ مت کرو۔

(779)۔وَعَنِ الْمُخْتَارِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ اَبِى لَيْلٰى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ ؓ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِى وَالدَّارُقُطْنِى [شرح معانى الآثار للطحاوى ١٦٠/١، سنن الدارقطنى حديث رقم:١٢٤١، ١٢٤٢، ١٢٤٣، ١٢٤٤، ١٢٤٥]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی وہ فطرت پر نہیں ہے۔

(780)۔وَعَنْ اَبِى جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَقْرَأُ وَالْاِمَامُ بَيْنَ يَدَىَّ؟ فَقَالَ لَا رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانى الآثار للطحاوى ١٦٠/١]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا، کیا میں قرأۃ کروں جب کہ امام میرے سامنے ہو۔ فرمایا: نہیں۔

(781)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ اَحَدٌ مَعَ الْاِمَامِ، قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ مَعَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَأَةُ الْاِمَامِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ مَعَ الْاِمَامِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَعَنْهُ رِوَايَاتٌ كَثِيْرَةٌ [موطا محمد صفحة ٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ آیا کوئی شخص امام کے ساتھ قرأۃ کرے؟ تو فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے لیے امام کی قرأۃ کافی ہے اور ابن عمر خود امام کے ساتھ قرأۃ نہیں کرتے تھے۔

(782)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ: تَكْفِيْكَ قِرَأَةُ الْاِمَامِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِى شَيْبَةَ فِى الْمُصَنَّفِ [المصنف لابن ابى شيبة ٤١٢/١]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا: تیرے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔

(783)۔وَعَنْ اَبِى وَائِلٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ؓ عَنِ الْقِرَأَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ، قَالَ اَنْصِتْ، فَاِنَّ فِى الصَّلٰوةِ شُغْلًا سَيَكْفِيْكَ ذَاكَ الْاِمَامُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَرَوَى الطَّحَاوِى مِثْلَهٗ وَهٰذَا سَنَدٌ جَيِّدٌ لَا كَلَامَ فِيْهِ [موطا محمد صفحة ٩٩، ١٠٠، المصنف لابن ابى شيبة ٤١٢/١، شرح معانى الآثار للطحاوى ١٦٠/١، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٢٨٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے امام کے پیچھے قرأۃ کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا: چپ رہو۔ نماز میں ایک خاص لگن ہوتی ہے۔ اس میں تیرے لیے امام کافی ہے۔ اس حدیث کی سند بڑی زبردست ہے اس میں کسی قسم کا کلام نہیں۔

(784)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ بنِ قَيْسٍ قَالَ لَاَنْ اَعَضَّ عَلٰى جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اَقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ١٠٠]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرأۃ کرنے کی بجائے آگ میں جل جانا مجھے زیادہ بہتر لگتا ہے۔

(785)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ رَجُلٌ اُتُّهِمَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا امام محمد صفحة ١٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی، غیر محقق شخص تھا۔

(786)۔وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ ؓ اَنَّهٗ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِى يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِى فِيْهِ جَمْرَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ١٠١]۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرے اس کے منہ میں آگ ڈال دی جائے۔

(787)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَيْتَ فِى فَمِ الَّذِى يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ حَجَرًا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ١٠٢]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا۔ کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ

کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر ہو۔

(788)۔وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ ﷺ قَالَ لَيتَ الَّذِی يَقرَأُ خَلفَ الإِمَامِ مُلِئَ فُوهُ تُرَاباً رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/ ١٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہے اسکا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

(789)۔وَعَن عَمرِو بنِ مُحَمَّدِ بنِ زَيدٍ عَن مُوسَى بُنِ سَعدِ بنِ زَيدِ بُنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُهُ عَن جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ مَن قَرَأَ خَلفَ الإِمَامِ فَلَا صَلوٰةَ لَهُ رَوَاهُ مُحَمَّد وَرَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ [موطا محمد صفحة ١٠٢، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ٢٨٠٢، والآثار مثل هؤلاء كثيرة فى ابن ابى شيبة ١/ ٤١٢ الیٰ ٤١٥ وعبد الرزاق حديث رقم: ٢٧٩٧ الیٰ ٢٨٢٠ لا يمكن ان يكون كذباً]۔

وَمَنِ احتَجَّ بِلَا صَلوٰةَ لِمَن لَم يَقرَأُ بِأُمِّ القُرآنِ ، قُلنَا زَادَ مُسلِم : فَصَاعِداً وَكَذَا فِی النَّسَائِی وَزَادَ أَبُو دَاؤد وَمَا تَيَسَّرَ وَأَيضاً فَمَا زَادَ [مسلم حديث رقم: ٨٧٧ ، ابو داؤد حديث رقم: ٨١٨، ٨١٩ ، نسائی حديث رقم: ٩١١ ، مسند احمد حديث رقم: ٢٢٨١٦ ، صحيح ابن حبان حديث رقم: ١٧٨٦]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن محمد بن زید نے حضرت موسیٰ بن سعد بن زید بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی اس کی کوئی نماز نہیں۔ اسی حدیث کو عبدالرزاق نے حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے بھی روایت کیا ہے۔

جو شخص لَا صَلوٰةَ لِمَن لَّم يَقرَأُ بِأُمِّ القُرآنِ والی حدیث سے استدلال کرے تو ہم جواب دیں گے کہ امام مسلم نے اس کے آگے فَصَاعِداً کا اضافہ کیا ہے۔ اسی طرح نسائی اور ابی عوانہ میں بھی ہے اور امام ابوداؤد نے وَمَا تَيَسَّرَ کا اضافہ کیا ہے اور فَمَا زَادَ کا اضافہ بھی کیا ہے۔

اَلتَّامِينُ بِالسِّرِّ

آمین آہستہ کہنی چاہیے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدعُوا رَبَّكُم تَضَرُّعًا وَّخُفيَةً [الاعراف: ٥٥] و قَالَ عطاء امِين دعاء اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور آہستہ پکارو۔ حضرت عطاء تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آمین دعا ہے۔

(790)۔عَن أَبِی هُرَيرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الإِمَامُ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِين ، فَإِنَّهُ مَن وَافَقَ قَولُهُ قَولَ المَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهِ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی وَاللَّفظُ لِلبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٩٢٠، بخاری حديث رقم: ٧٨٢ ، ابو داؤد حديث رقم: ٩٣٥ ، ترمذی حديث رقم: ٢٥٠ ، نسائی حديث رقم: ٩٢٧، ابن ماجة حديث رقم: ٨٥١، ٨٥٢ ، سنن الدارمی حديث رقم: ١٢٤٧، ابن حبان حديث رقم: ١٨٠٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّين کہے تو کہو آمین۔ بے شک جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔

(791)۔وَعَن أَبِی هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّامِينَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَالَ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِين حَتّٰى يَسمَعَ أَهلُ الصَّفِّ الأَوَّلِ فَيَرتَجُّ بِهَا المَسجِدُ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٨٥٣]۔ إِسنَادُهُ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ جب غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّين پڑھتے تو فرماتے تھے آمین حتیٰ کہ اسے پہلی صف والے سنتے تھے پھر اس سے مسجد گونج اٹھتی تھی۔

(792)۔وَعَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ عَن أَبِيهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِين وَخَفِضَ بِهَا صَوتَهُ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حديث رقم: ٢٤٨ ، ابو داؤد حديث رقم: ٩٣٢، مسند احمد حديث رقم: ١٨٨٦٦]۔ مر تخريجه

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّين پڑھا اور اپنی آواز کو پست رکھا۔

(793)۔وَعَنهُ ﷺ أَنَّهُ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِين وَأَخفٰى بِهَا صَوتَهُ رَوَاهُ أَحمَدُ وَأَبُو دَاؤد الطِّيَالِسِی وَالتِّرمَذِی وَالدَّارقُطنِی وَإِسنَادُهُ صَحِيح وَفِی مَتنِهِ

اِضطِرَابٌ [مسند احمد حديث رقم:١٨٨٧٨، مسند ابو داؤد الطيالسي حديث رقم:١١١٧، ترمذی حدیث رقم:٢٤٨، سنن الدار قطني حديث رقم:١٢٥٦، ابن ماجة حديث رقم:٨٥٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ پر پہنچے تو فرمایا آمین اور اپنی آواز کو مخفی رکھا۔

(794)۔وَعَنهُ ؓ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجهَرَانِ بِبِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِينِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معاني الآثار للطحاوي ١/١٥٠]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اونچا نہیں پڑھتے تھے، نہ ہی اعوذ باللہ اور نہ ہی آمین۔

(795)۔وَعَنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَنَّ سَمُرَةَ بنَ جُندُبٍ ؓ وَعِمرَانَ ابنَ حُصَينٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا تَذَاكَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بنُ جُندُبٍ ؓ اَنَّهُ حَفِظَ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَكتَتَينِ، سَكتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكتَةً اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَأَةِ غَيرِ المَغضُوبِ عَلَيهِم وَلَا الضَّالِّينَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ سَمُرَةُ وَ اَنكَرَ عَلَيهِ عِمرَانُ بنُ حُصَينٍ فَكَتَبَا فِي ذٰلِكَ اِلٰى اُبَيِّ بنِ كَعبٍ ؓ فَكَانَ فِي كِتَابِهِ اِلَيهِمَا اَنَّ سَمُرَةَ قَد حَفِظَ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَاِسنَادُهُ صَالِحٌ [ابو داؤد حديث رقم: ٧٧٩، ترمذي حديث رقم:٢٥١، ابن ماجة حديث رقم:٨٤٤]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے آپس میں گفتگو فرمائی۔ حضرت سمرہ بن جندب نے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد رکھے ہیں۔ ایک سکتہ اس وقت جب آپ ﷺ نے تکبیر فرمائی اور ایک سکتہ اس وقت جب آپ ﷺ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ پڑھنے سے فارغ ہوگئے۔ اس بات کو حضرت سمرہ نے یاد کرلیا۔ حضرت عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا۔ آپ دونوں نے یہ مسئلہ حضرت ابی بن کعب ؓ کو لکھ کر بھیجا۔ ان کے جواب میں لکھا تھا کہ سمرہ نے بات کو یاد رکھا ہے۔

تَركُ رَفعِ اليَدَينِ

رفع یدین ترک کر دیا گیا ہے

(كَانَ الْعَمَلُ الْكَثِيرُ وَالْاِلتِفَاتُ وَرَفعُ اليَدَينِ عِندَ كُلِّ خَفضٍ وَرَفعٍ مَشرُوعاً فِي اِبتِدَآءِ الْاِسلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بِالتَّدرِيجِ)

(ابتدائے اسلام میں عملِ کثیر، ادھر ادھر پھرنا اور اوپر نیچے ہوتے وقت ہر بار رفع یدین کرنا مشروع تھا پھر آہستہ آہستہ یہ سب کچھ منسوخ ہوا)۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِينَ [البقرة: ٢٣٨] اور فرمایا: اللہ کے لیے ادب سے کھڑے رہو۔

(796)۔عَن مَالِكِ بنِ الحَوَيرِثِ ؓ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيهِ فِي صَلٰوتِهِ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُودِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ اُذُنَيهِ رَوَاهُ النَّسَائِي [سنن النسائي حديث رقم: ٨٨٠، ٨٨١]۔ اِسنَادُهُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث ؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنی نماز میں جب رکوع فرمایا اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھایا، جب سجدہ کیا اور جب اپنا سر سجدے سے اٹھایا تو رفع یدین کیا۔ حتیٰ کہ آپ کے دونوں ہاتھ کانوں کی لو کے برابر ہوگئے۔

(797)۔وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرفَعُ يَدَيهِ عِندَ كُلِّ تَكبِيرَةٍ رَوَاهُ ابنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٨٦٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین فرماتے تھے۔

(798)۔وَعَنِ ابنِ عُمَرَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَرفَعُ يَدَيهِ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ رَوَاهُ البُخَارِي فِي جُزءِ رَفعِ اليَدَينِ [جزء رفع يدين حديث رقم:٨٢]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے اور سجدہ کرتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

(799)۔وَعَن نَافِعٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ ؓ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيهِ وَاِذَا رَكَعَ

رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٧٣٩، ابو داؤد حدیث رقم:٧٤١]۔

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو رفع یدین کرتے تھے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ یہ طریقہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان فرمایا۔

(800)-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَفِيهِ إِضْطِرَابٌ كَمَا يَجرِي بَيَانُهٗ [مسلم حدیث رقم:٨٦٢، بخاری حدیث رقم:٧٣٦، نسائی حدیث رقم:٨٧٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے اور جب رکوع کے لیے تکبیر فرماتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تھے۔ اس حدیث میں اضطراب ہے جیسا کہ اس کا بیان ابھی جاری ہے۔

(801)-وَعَنْهُ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيضاً وَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ رَوَاهُ مَالِك وَرَوَاهُ الْبُخَارِي فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الرُّكُوعِ [موطا مالك كتاب الصلوٰة باب افتتاح الصلوٰة حديث رقم:١٦، بخاری حدیث رقم:٧٣٥، مسلم حدیث رقم:٨٦٢، سنن النسائی حدیث رقم:٨٧٨، جزء رفع یدین حدیث رقم:٥٢، ٥٣]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا افتتاح فرماتے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو پھر بھی اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور پڑھتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور سجدوں میں یہ عمل نہیں کرتے تھے۔

(802)-وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ

إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولىٰ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَمِثْلُهٗ فِي الْمُصَنَّفِ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِي فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/١٦٣، ابن ابی شیبة ١/٢٦٨، جزء رفع یدین حدیث رقم:١٦، ١٠٢]۔ وَ قَالَ الطَّحَاوِي فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَأَ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ ثُمَّ قَدْ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ مَا قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهٗ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ

ترجمہ: حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو وہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے نماز کی پہلی تکبیر کے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد رفع یدین ترک کر دیا۔ یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک ان پر نبی کریم ﷺ کے آنکھوں دیکھے عمل کا نسخ ثابت نہ ہوا ہو اور ان پر اس کے بارے میں حجت قائم نہ ہوئی ہو۔

(803)-وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ ﷺ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم:٢٥٧، ابو داؤد حدیث رقم:٧٤٨، نسائی حدیث رقم:١٠٢٦، ١٠٥٨، جزء رفع الیدین حدیث رقم:٣٢، مسند احمد حدیث رقم:٤٢١٠]۔ قَالَ التِّرْمِذِي حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهٖ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَ أَهْلِ الْكُوفَةِ

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھاؤں؟ انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھایا سوائے نماز کے آغاز کے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ نبی کریم ﷺ کے متعدد اہل علم صحابہ کا یہی قول ہے، اور یہی قول سفیان اور اہل کوفہ کا بھی ہے۔

(804)-وَعَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ رَوَاهُ الْبُخَارِي فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ [جزء رفع یدین حدیث رقم:٣٦، ابو داؤد حدیث رقم:٧٤٩ بلفظ ثم لا یعود]۔

وشد ابو داؤد باباً: من لم يذكر الرفع عند الركوع فذكر فيه خمسة احاديث فی عدم الرفع

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(805)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا لِی اَرَاكُمْ رَافِعِی اَيْدِيكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اُسْكُنُوا فِی الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٩٦٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: میں کیا دیکھ رہا ہوں، تم لوگ اپنے ہاتھ اس طرح اٹھا رہے ہو جیسے اتھرے گھوڑے دم ہلاتے ہیں۔ نماز میں سکون سے رہا کرو۔

(806)۔وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَلٰی اِبْرَاهِيمَ النَّخْعِی قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِی عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ الْحَضْرَمِی عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ صَلّٰی مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَ اِذَا رَكَعَ وَ اِذَا رَفَعَ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ مَا اَدْرِی لَعَلَّهُ لَمْ يَرَ النَّبِیَّ ﷺ يُصَلِّی اِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظَ هٰذَا مِنْهُ وَلَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَاَصْحَابُهُ، مَا سَمِعْتُهُ مِنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ، اِنَّمَا كَانُوا يَرْفَعُونَ اَيْدِيَهُمْ فِی بَدْءِ الصَّلٰوةِ حِينَ يُكَبِّرُونَ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا امام محمد صفحة ٩٢،٩٣]۔

ترجمہ: حضرت حصین بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں اور عمرو بن مرہ، ابراہیم نخعی کے پاس گئے۔ عمرو نے کہا مجھے علقمہ بن وائل حضرمی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو انہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا جب تکبیر کہی اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے اٹھے۔ ابراہیم نے فرمایا: میرا خیال ہے شاید انہوں نے نبی کریم ﷺ کو صرف اسی دن نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اس بات کو یاد کر لیا ہے اور ابن مسعود اور ان کے ساتھیوں نے یاد نہیں رکھا۔ میں نے ان حضرات میں سے کسی ایک سے بھی یہ بات نہیں سنی۔ یہ سب کے سب نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے جب تکبیر کہتے تھے۔

(807)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمُوتَ فَاِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَاٰهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَلَا اَصْحَابُهُ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ١٦٣/١]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں حضر موت کی مسجد میں داخل ہوا، آگے حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کر کے بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین فرماتے تھے۔ میں نے یہ

بات ابراہیم کو بتائی۔ وہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اس نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے اور ابن مسعود نے نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کے ساتھیوں نے دیکھا ہے؟

(808)۔وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ حَدِيثَ وَائِلٍ اَنَّهُ رَاَی النَّبِیَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ اِنْ كَانَ وَائِلٌ رَاٰهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَاٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسِينَ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ١٦٢/١]۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کے سامنے حضرت وائل کی حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا۔ انہوں نے فرمایا اگر وائل نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبداللہ بن مسعود نے آپ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(809)۔وَعَنْ اَبِی حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اَنَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِی مَنْ لَا اُحْصِی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ اَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فِی بَدْءِ الصَّلٰوةِ فَقَطْ وَحَكَاهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَالِمٌ بِشَرَائِعِ الْاِسْلَامِ وَحُدُودِهِ مُتَفَقِّدٌ لِاَحْوَالِ النَّبِیِّ ﷺ مُلَازِمٌ لَهُ فِی اِقَامَتِهِ وَاَسْفَارِهِ، وَقَدْ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ مَالَا يُحْصٰی رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهِ [مسند امام اعظم صفحة ٤٧]۔

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے لاتعداد لوگوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرمایا اور اس عمل کو نبی کریم ﷺ سے نقل فرمایا اور عبداللہ بن مسعود اسلامی تعلیمات اور حدود کے عالم ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے حالات کی جستجو میں رہتے تھے۔ ہر وقت آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے آپ ﷺ کی امامت میں بھی اور سفروں میں بھی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ اتنی نمازیں پڑھی ہیں جن کا میرے پاس کوئی شمار نہیں۔

(810)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَانَ جَالِساً مَعَ نَفَرٍ مِنْ صَحْبِ النَّبِیِّ ﷺ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اَبُو حُمَيْدِ السَّاعِدِی، اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتُهٗ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ ، وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضَهُمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَلَمْ يَذْكُرْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ إِلَّا فِي اَوَّلِ مَرَّةٍ[بخاری حدیث رقم:۸۲۸ ، ابو داؤد حدیث رقم:۹۶۳ ، ۹۶۴]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی نفری میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر چھیڑا۔ حضرت ابوحمید ساعدی ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب تکبیر فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے اور جب رکوع فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمائے پھر اپنی پشت مبارک کو برابر کر دیا۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ گئے اور جب سجدہ فرمایا تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھے اور نہ ہی انہیں بند کیا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف فرمایا۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کر لیا اور اپنے مقعد پر تشریف فرما ہوئے۔

(811)۔وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اِجْتَمَعَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَالْاَوْزَاعِي فِي دَارِ الْحَنَّاطِيْنَ بِمَكَّةَ ، فَقَالَ الْاَوْزَاعِي لِاَبِي حَنِيْفَةَ ، مَا بَالُكُمْ لَا تَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَكُمْ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ، فَقَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ لِاَجْلِ اَنَّهٗ لَمْ يَصِحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ شَيْءٌ ، قَالَ كَيْفَ لَا يَصِحُّ وَقَدْ حَدَّثَنِي الزُّهْرِي عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَعِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَا يَعُوْدُ لِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ الْاَوْزَاعِي اُحَدِّثُكَ عَنِ الزُّهْرِي عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَتَقُوْلُ

حَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ كَانَ حَمَّادٌ اَفْقَهَ مِنَ الزُّهْرِي وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ اَفْقَهَ مِنْ سَالِمٍ وَعَلْقَمَةُ لَيْسَ بِدُوْنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْفِقْهِ وَاِنْ كَانَتْ لِابْنِ عُمَرَ صُحْبَةٌ وَلَهٗ فَضْلُ صُحْبَةٍ فَالْاَسْوَدُ لَهٗ فَضْلٌ كَثِيْرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَكَتَ الْاَوْزَاعِي كَذَا فِي مُسْنَدِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ [مسند امام اعظم صفحة ۵۰ ، جامع المسانيد ۱/۳۵۲]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی مکہ میں دار الحناطین میں اکٹھے ہو گئے۔ امام اوزاعی نے امام ابوحنیفہ سے کہا تم لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ نماز میں رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین نہیں کرتے ہو؟ امام ابوحنیفہ نے فرمایا: اس لیے کہ اسکے بارے میں کوئی صحیح حدیث نبی کریم ﷺ کی طرف سے نہیں پہنچی۔ انہوں نے کہا صحیح کیسے نہیں؟ مجھے زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین فرماتے تھے۔ امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا: مجھے حماد نے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے اور اسود سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ افتتاح کے علاوہ رفع یدین نہیں فرماتے تھے اور رفع یدین کا اعادہ نہیں کرتے تھے۔ امام اوزاعی نے کہا میں آپ سے زہری، سالم اور ان کے والد سے روایت کر کے سنا رہا ہوں اور آپ کہتے ہیں مجھے حماد اور ابراہیم نے بتایا ہے۔ امام ابوحنیفہ نے ان سے فرمایا: حماد، زہری سے زیادہ فقیہ تھے اور ابراہیم، سالم سے زیادہ فقیہ تھے۔ اور علقمہ، ابن عمر سے فقہ میں کم نہیں اگرچہ ابن عمر صحابی ہیں اور ان کے پاس صحابیت کا شرف موجود ہے اور اسود بھی بڑی فضیلت والے ہیں اور حضرت عبداللہ تو عبداللہ ہیں۔ یہ سن کر امام اوزاعی خاموش ہو گئے (علیہم الرحمۃ والرضوان)۔

(812)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ اسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَابْنُ عَدِيٍّ [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۱۱۲۰ ، ابن عدی ۱۵۲/۶ ، بخاری فی جزء رفع الیدین حدیث رقم:۳۵]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابوبکر اور عمر کے ساتھ نماز پڑھی۔ وہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے نماز کے افتتاح کے۔

(813)۔وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَآءَ اُذُنَيْهِ فِى اَوَّلِ تَكْبِيرِ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ، وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا محمد صفحة ۹۳، ۹۴]۔

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو نماز کے افتتاح والی پہلی تکبیر میں کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا اور اس کے علاوہ آپ نے کبھی ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(814)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِى اَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ رَوَاهُ الطَّحَاوِى وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۴]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت اسود سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں نے عمر بن خطاب کو پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(815)۔وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبِ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِى طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِى التَّكْبِيرَةِ الْاُولَى الَّتِى يُفْتَتَحُ بِهَا الصَّلٰوةُ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا فِى شَىْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالطَّحَاوِى وَابْنُ اَبِى شَيْبَةَ [موطا امام محمد صفحة ۹۴، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۳، المصنف لابن ابی شیبة ۱/۲۶۷]۔

ترجمہ: حضرت سالم بن کلیب جرمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت علی ؓ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم تکبیر اولیٰ میں رفع یدین فرماتے تھے جس سے نماز کا آغاز کیا جاتا ہے پھر پوری نماز میں رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

(816)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِى شَىْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِى الْاِفْتِتَاحِ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۱۶۴، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۲۰۳۳، المصنف لابن ابی شیبة ۱/۲۶۷]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نماز کے افتتاح کے علاوہ کہیں بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(817)۔وَعَنْهُ قَالَ لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِى شَىْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْاُولٰى رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِى الْمُوَطَّا وَ كِتَابِ الْآثَارِ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَفِى ذٰلِكَ آثَارٌ كَثِيرَةٌ [موطا امام محمد صفحة۹۲، کتاب الآثار حدیث رقم:۷۳، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:۲۰۳۵، المصنف لابن ابی شیبة ۱/۲۶۷، جامع المسانید ۱/۳۵۳]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: پہلی تکبیر کے بعد پوری نماز میں کہیں بھی ہاتھ مت اٹھانا۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔

اِسْتِحْبَابُ الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کا مستحب ہونا

(818)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم:۱۳۱۸، بخاری حدیث رقم:۸۴۱، ابو داؤد حدیث رقم:۱۰۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ بے شک فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی بلند آواز سے ذکر کرنا نبی کریم ﷺ کے زمانے میں رائج تھا اور حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں ذکر کی آواز سن کر صحابہ کے سلام پھیرنے سے آگاہ ہو جاتا تھا۔

(819)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِى وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۳۳۸۳، ابن ماجة حدیث رقم:۳۸۰۰]۔ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔

(820)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُهَلِّلُ فِى دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ حِينَ يُسَلِّمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:۱۳۴۳، ابو داؤد حدیث رقم:۱۵۰۶، نسائی حدیث رقم:۱۳۳۹]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو بلند آواز سے

فرماتے لا الہ الا اللہ الٰی آخرہ یعنی اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کا ملک ہے اور اس کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے باز رہنے اور عبادت کرنے کی طاقت محض اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے سوائے اس کے۔ اس کی نعمت ہے۔ اسی کا فضل ہے اور اسی کی اچھی ثناء خوانی ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ ہم اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں خواہ کافروں کو ناگوار ہو۔

(821)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس ﷺ قَالَ كُنتُ اَعرِفُ اِنقِضَآءَ صَلوٰةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكبِيرِ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٣١٦، بخاری حديث رقم:٨٤٢، ابو داؤد حديث رقم:١٠٠٢، نسائی حديث رقم:١٣٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ہو چکنا تکبیر سے جان لیتا تھا۔

سُجُودُ السَّهوِ وَالتِّلَاوَةِ

سجدۂ سہو اور سجدۂ تلاوت

(822)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِى الَّذِى لَا يَدرِى صَلّىٰ ثَلَاثاً اَم اَربَعاً، قَالَ يُعِيدُ حَتّىٰ يَحفَظَ رَوَاهُ ابنُ اَبِى شَيبَةَ [المصنف لابن ابی شيبة ١/٤٧٩]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جسے یاد نہ ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ فرمایا: وہ دوبارہ پڑھے جب تک اسے یاد نہ آ جائے۔

(823)۔وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ مَسعُودٍ ﷺ قَالَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُم فِى صَلوٰةٍ فَلَا يَدرِى ثَلَاثاً صَلّىٰ اَم اَربَعاً فَليَتَحَرَّ فَليَنظُرُ اَفضَلَ ظَنِّهٖ فَاِن كَانَ اَكبَرُ ظَنِّهٖ اَنَّهَا ثَلَاثٌ قَامَ فَاَضَافَ اِلَيهَا الرَّابِعَةَ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجدَتَىِ السَّهوِ وَاِن كَانَ اَفضَلُ ظَنِّهٖ اَنَّهٗ صَلّىٰ اَربَعاً تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجدَتَىِ السَّهوِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِى كِتَابِ الآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:١٧٤، المصنف لابن ابی شيبة ١/٤٧٨]۔ اِسنَادُهٗ جَيِّدٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے یاد نہ

ہو کہ تین پڑھیں یا چار تو وہ غور کرے اور اپنے گمان کا رجحان دیکھے۔ اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین پڑھی ہیں تو کھڑا ہو جائے اور ان میں چوتھی شامل کرے پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار پڑھی ہیں تو تشہد پڑھے پھر سلام پھیر دے۔ پھر سہو کے دو سجدے کرے۔

(824)۔وَعَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَوفٍ ﷺ قَالَ سَمِعتُ النَّبِىَّ ﷺ يَقُولُ اِذَا سَهَا اَحَدُكُم فِى صَلَاتِهٖ فَلَم يَدرِ وَاحِدَةً صَلّىٰ اَو اِثنَتَينِ فَليَبنِ عَلىٰ وَاحِدَةٍ فَاِن لَم يَدرِ ثِنتَينِ صَلّىٰ اَو ثَلَاثاً فَليَبنِ عَلىٰ ثِنتَينِ فَاِن لَم يَدرِ ثَلَاثاً صَلّىٰ اَو اَربَعاً فَليَبنِ عَلىٰ ثَلَاثٍ وَيَسجُدُ سَجدَتَينِ رَوَاهُ التِّرمِذِى [ترمذی حديث رقم:٣٩٨، ابن ماجة حديث رقم:١٢٠٩]۔ اَلحَدِيثُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جب تم میں سے نماز میں کسی سے بھول ہو جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ ایک پڑھی ہے یا دو تو وہ ایک پر بنا کرے۔ اگر یاد نہ ہو کہ دو پڑھی ہیں یا تین تو دو پر بنا کرے۔ اور اگر یاد نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنا کرے اور دو سجدے کر لے۔

(825)۔وَعَن عُمَرَ ﷺ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ لَيسَ عَلىٰ مَن خَلفَ الاِمَامِ سَهوٌ فَاِن سَهَا الاِمَامُ فَعَلَيهِ وَعَلىٰ مَن خَلفَهٗ رَوَاهُ البَيهَقِى [السنن الكبرىٰ للبيهقی ٢/٣٥٢]۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے ہو اس کے ذمے سجدۂ سہو نہیں ہے۔ اور اگر امام سے غلطی ہو جائے تو اس کے ذمے سجدۂ سہو ہے اور اس کے پیچھے والوں کے ذمے بھی ہے۔

(826)۔وَعَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَقرَأُ عَلَينَا القُرآنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدنَا مَعَهٗ، قَالَ عَبدُ الرَّزَّاق : كَانَ الثَّورِىُّ يُعجِبُهٗ هٰذَا الحَدِيثُ رَوَاهُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حديث رقم:١٤١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: نبی کریم ﷺ ہم پر قرآن پڑھتے تھے۔ جب سجدے والی آیت سے گزرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ فرماتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔ عبدالرزاق کہتے ہیں کہ: یہ حدیث امام ثوری کو بڑی پسند تھی۔

بَابُ وُجُوبِ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت کے واجب ہونے کا اور اس کی فضیلت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ [البقرة: ٤٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

(827)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ١٤٧٧، بخارى حديث رقم: ٦٤٥، نسائى حديث رقم: ٨٣٧، مؤطا امام مالك كتاب: صلاة الجماعة حديث رقم: ١، مسند احمد حديث رقم: ٥٣٣١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔

(828)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا مَا فِى الْبُيُوتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِى يُحَرِّقُونَ مَا فِى الْبُيُوتِ بِالنَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ٨٨١٧]۔ حَسَنٌ لِكَثْرَةِ طُرُقِهٖ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز کھڑی کر دیتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا، وہ ان کو جلا دیتے جو گھروں میں ہیں۔

(829)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ اِتِّبَاعِهٖ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ، قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِى صَلّٰى رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالدَّارَقُطْنِى [ابو داؤد حديث رقم: ٥٥١، ابن ماجة حديث رقم: ٧٩٣، سنن الدار قطنى حديث رقم: ١٥٤٢]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِيفٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سنی اور اسے کوئی عذر مانع نہ تھا، کہ اس کا کہنا مانتا تو اسکی وہ نماز قبول نہیں ہوگی جو اس نے پڑھی۔ صحابہ نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ فرمایا: خوف یا مرض۔

(830)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ١٢٤٦، ابو داؤد حديث رقم: ٨٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کھانا آ جائے تو نماز نہیں اور نہ ہی پیشاب پاخانہ تنگ کر رہا ہو تو نماز ہے۔

(831)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِى وَرَوَى مَالِكٌ وَاَبُودَاوُد وَالنَّسَائِى نَحْوَهٗ [ترمذى حديث رقم: ١٤٢، مؤطا امام مالك: كتاب: قصر الصلاة حديث رقم: ٤٩، ابو داؤد حديث رقم: ٨٨، نسائى حديث رقم: ٨٥٢، ابن ماجة حديث رقم: ٦١٦، مسند احمد حديث رقم: ١٦٤٠٦، سنن الدارمى حديث رقم: ١٤٣٣]۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ارقم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب نماز کھڑی کر دی جائے اور تم میں سے کسی کو بیت الخلاء کی حاجت محسوس ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

(832)۔ وَعَنْ اَبِى مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٩٧٢]۔ اِسْنَادُهٗ ضَعِيفٌ جِدًّا

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو اور دو سے زیادہ آدمیوں سے جماعت ہوتی ہے۔

تَسْوِيَةُ الصَّفِّ

صف سیدھی کرنا

(833)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٩٧٨، بخارى حديث رقم: ٧١٧، ابو داؤد حديث رقم: ٦٦٣، ترمذى

حدیث رقم:۲۲۷ ، نسائی حدیث رقم: ۸۱۰ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۹۹٤ ، مسند احمد حدیث رقم: ۱۸٤۵٦]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ تکبیر کہنے ہی لگے تھے کہ ایک آدمی کو صف میں سے سینہ نکالے ہوئے دیکھا۔ فرمایا اللہ کے بندو! تمہیں ضرور صفیں سیدھی کرنا پڑیں گی ورنہ اللہ تم میں باہم اختلاف ڈال دے گا۔

(834)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِی هٰهُنَا؟ وَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَاِنِّی لَاَرَاكُمْ وَرَآءَ ظَهْرِی رَوَاهُ الْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۹۵۸ ، بخاری حدیث رقم:٤۱۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میرے چہرے کا رخ اس طرف دیکھتے ہو؟ اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور خشوع پوشیدہ نہیں اور میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(835)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُولُ ، اِسْتَوُوا اِسْتَوُوا اِسْتَوُوا ، فَوَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ اِنِّی لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِی كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ رَوَاهُ النَّسَائِی [نسائی حدیث رقم:۸۱۳]۔ اسناده صحیح وشواهده كثیرة

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے: سیدھے ہو جاؤ، سیدھے ہو جاؤ، سیدھے ہو جاؤ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہیں اپنے پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح تمہیں اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

(836)۔ وَعَنْهُ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِی یَلِیْهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْیَكُنْ مِنَ الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابوداؤد حدیث رقم:٦۷۱ ، نسائی حدیث رقم:۸۱۸]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلی صف کو مکمل کرو۔ پھر اس کے بعد والی اگر کوئی کمی ہو تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔

(837)۔ وَعَنْ اَبِی مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُصَفُّهُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَیَجْعَلُ الرِّجَالَ قُدَّامَ الْغِلْمَانِ وَالْغِلْمَانَ خَلْفَهُمْ وَالنِّسَآءَ خَلْفَ الْغِلْمَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:۲۲۹۷۲]۔ شاهده فی ابی داؤد [حدیث رقم:٦۷۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں ان کی صفیں بناتے تھے۔ مردوں کو لڑکوں سے آگے اور لڑکوں کو مردوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے۔

(838)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا ، وَشَرُّهَا آخِرُهَا ، وَخَیْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا رواه مسلم [مسلم حدیث رقم: ۹۸۵، نسائی حدیث رقم: ۸۱۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے افضل پہلی صف ہے اور سب سے کم آخری صف ہے۔ اور عورتوں کی صف میں سب سے افضل آخری صف ہے اور سب سے کم پہلی صف ہے۔

(839)۔ عَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ۷۲۳، مسلم حدیث رقم : ۹۷۵ ، ابن ماجة حدیث رقم : ۹۹۳ ، ابوداؤد حدیث رقم : ٦٦۸]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی صفوں کو برابر رکھو کیونکہ صفوں کو برابر رکھنا بھی امامت نماز میں سے ہے۔

(840)۔ عَنْ اَبُو هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسِّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ رواه ابوداؤد [ابوداؤد حدیث رقم : ٦۸۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو درمیان میں رکھو اور صفوں کے درمیان خلاء کو پر کرو۔

اَلْاِمَامَةُ وَمَا عَلَى الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ

امامت اور امام اور مقتدی کی ذمہ داریاں

(841)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَیْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْكُمْ خلف كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ

رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَ مَرَّ الْحَدِيثُ[ابو داؤد حديث رقم:٢٥٣٣]۔الحديث متعلق بالحاكم اذا كان صحيح العقائد

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر ہر امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ وہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو اور تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نماز واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو اور نماز ہر مسلمان پر لازم ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرتا ہو۔ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(842)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُم ، مَنْ تَقَدَّمَ قَوماً وَهُمْ لَهٗ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَاراً وَالدِّبَارُ اَنْ يَّأْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوتَهٗ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم :٥٩٣ ، ابن ماجة حديث رقم: ٩٧٠]۔ اسناده ضعيف ، لا تقبل : اى تكون ناقصة جداً

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ ان سے انکی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ جو کسی قوم کا لیڈر بن بیٹھے حالانکہ قوم اسے ناپسند کرتی ہو اور وہ آدمی جو نماز کے لیے پیٹھ کر کے آئے۔ پیٹھ کر کے آنے سے مراد یہ ہے کہ نماز ہو چکی ہو اور وہ بعد میں آئے اور وہ آدمی جس نے کسی آزاد عورت کو غلام بنالیا۔

(843)۔ وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اِشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ اِمَاماً يُصَلِّي بِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ

[ابو داؤد حديث رقم:٥٨١ ، ابن ماجة حديث رقم:٩٨٢ ، مسند احمد حديث رقم:٢٧٢٠٤]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت سلامہ بنت حر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مسجد والے امامت کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالیں گے انہیں امامت کرانے والا کوئی نہ ملے گا۔

(844)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُم لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُم لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَاءَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٠٤٦ ، بخاري حديث رقم:٧٠٣ ، ابوداؤد حديث رقم :٧٩٤ ، نسائي حديث رقم:٨٢٣ ، ترمذي حديث رقم:٢٣٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے۔ بے شک ان میں بیمار، کمزور اور بوڑھے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی اکیلے اپنی نماز

پڑھے تو جتنا چاہے لمبا کرلے۔

(845)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُولُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٩٣٢ ، ابن ماجة حديث رقم: ٩٦٠ ، مسند احمد حديث رقم:٩٦٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام سے آگے مت نکلو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ وَلَا الضَّالِّين کہے تو تم آمین کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم کہو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(846)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ، فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّي اَرَاكُمْ اَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٩٦١]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف رخِ انور پھیر کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں رکوع میں مجھ سے آگے مت نکلو اور نہ ہی سجود میں نہ ہی قیام میں اور نہ ہی سلام پھیرنے میں۔ میں تمہیں اپنے آگے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی۔

(847)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ رَوَاهُ التِّرْمِذِي

[ترمذى حديث رقم:٥٩١]۔ وقال غريب

ترجمہ: حضرت علی المرتضی اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے آئے اور امام کسی جگہ پہنچ چکا ہو تو وہ بھی اسی طرح کرے جس طرح امام کر رہا ہو۔

(848)۔ وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ ﷺ قَالَ اَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَوَاحِي الْمَدِينَةِ يُرِيدُ الصَّلٰوةَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا فَمَالَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ فَصَلّٰى بِهِمْ رَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي الْكَبِيرِ وَالْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم : ٤٦٠١ ، مجمع الزوائد حديث رقم:٢١٧٧ وعزاه الهيثمي الى الطبراني الكبير والاوسط وقال رجاله ثقات]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے نواحی علاقے سے تشریف لائے، نماز کا ارادہ فرمایا لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ اپنے کاشانۂ اقدس کی طرف مڑ گئے۔ اپنے گھر والوں کو اکٹھا کیا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

(849)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهِيَ خَالَتُهٗ، فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ، اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِي الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حديث رقم:١٧٨٩، ١٨٥٥، بخاری حديث رقم:١٨٣، ابو داؤد حديث رقم:١٣٦٧، ابن ماجة حديث رقم:١٣٦٣، السنن الكبرىٰ للبيهقی ٢/٤٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں ایک مرتبہ زوجۂ رسول حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات ٹھہرا، وہ ان کی خالہ تھیں، میں تکیہ کے عرض پر سویا اور رسول اللہ ﷺ اور ان کے گھر والے تکیہ کے طول پر سوئے، رسول اللہ ﷺ آدھی رات تک سوئے رہے یا اس سے تھوڑا پہلے تک، یا شاید اس سے تھوڑا بعد تک، رسول اللہ ﷺ جاگے اور اپنے چہرۂ اقدس سے ہاتھ کے ساتھ نیند کے آثار کو ملنے لگے، پھر سورۃ آلِ عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں، پھر لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے، اس میں سے وضو فرمایا اور نہایت اچھی طرح وضو فرمایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا میں نے بھی وہی کیا، پھر میں گیا اور آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور مجھے دائیں کان سے پکڑ کر کان کو مروڑا، آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر پڑھے، پھر لیٹ گئے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آیا، آپ کھڑے ہو

گئے اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرمائیں، پھر نکلے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

(850)۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً اَنْ يَتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حديث رقم:٢٣٣]۔ وقال حسن غريب

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ﷜ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے ہو جایا کرے۔

يُكْرَهُ جَمَاعَةُ النِّسَآءِ وَحْدَهُنَّ

عورتوں کی الگ جماعت مکروہ تحریمی ہے

(يَدُلُّ عَلَيْهِ الْحَدِيْثُ خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ وَغَيْرُهٗ)

(اس موضوع پر خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ جیسی احادیث دلالت کرتی ہیں)

(851)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا خَيْرَ فِيْ جَمَاعَةِ النِّسَآءِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِیُّ [مسند احمد حديث رقم:٢٤٤٣٠، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم:٩٣٥٩، مجمع الزوائد حديث:٢١٠٤ وقال فيه ابن لهيعة وفيه كلام]۔ اقول ابن لهيعة حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے مسجد کے۔

(852)۔ وَقَالَ مُحَمَّد عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِيْ كِتَابِ الْآثَارِ لَا يُعْجِبُنَا اَنْ تَؤُمَّ الْمَرْأَةُ فَاِنْ فَعَلَتْ قَامَتْ فِيْ وَسْطِ الصَّفِّ مَعَ النِّسَآءِ كَمَا فَعَلَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ [كتاب الآثار حديث رقم:٢١٧]۔ صحيح استدل به فقهاء نا

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآثار میں فرمایا ہے کہ ہمیں پسند نہیں ہے کہ عورت امامت کرائے۔ اگر وہ امامت کرائے ہی تو صف کے درمیان عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ کیا تھا۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

بَابُ الْوِتْرِ

وتروں کا باب

(853)- عَنْ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَصَحَّحَهُ [ابو داؤد حديث رقم: ١٤١٩، مستدرك حاكم حديث رقم: ١١٧٤، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢/٤٧٠، مسند احمد حديث رقم: ٢٣٠٨٣]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: وتر حق ہیں۔ جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

(854)- وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِي [سنن الدار قطني حديث رقم: ١٦٢٤]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابوایوب ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: وتر حق ہیں، واجب ہیں۔

(855)- وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ١٧٢٣، بخاري حديث رقم: ١١٤٧، ابو داؤد حديث رقم: ١٣٤١، ترمذي حديث رقم: ٤٣٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ۔ پھر چار پڑھتے تھے اور ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ۔ پھر تین پڑھتے تھے۔

(856)- وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ [ترمذي حديث رقم: ٤٦٠]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین وتر پڑھتے تھے۔

(857)- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلَاثٍ وَّعَشَرٍ وَّثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ [ابو داؤد حديث رقم: ١٣٦٢، مسند احمد حديث رقم: ٢٥٢١٢]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے۔ فرمایا: آپ پڑھتے تھے۔ چار اور تین، چھ اور تین، گویا وتروں سمیت سات سے کم رکعتیں نہیں ہوتی تھیں اور تیرہ سے زیادہ رکعتیں نہیں ہوتی تھیں۔

(858)- وَعَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [نسائي حديث رقم: ١٦٩٨، مستدرك حاكم حديث رقم: ١١٦٧ على شرطهما ووافقه الذهبي]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(859)- وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، كَانَ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [نسائي حديث رقم: ١٦٩٩، ابن ماجة حديث رقم: ١١٧١]۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعتیں وتر پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، دوسری میں قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

(860)- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وِتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ [سنن الدار قطني حديث رقم: ١٦٣٧]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے وتر تین ہوتے ہیں

جس طرح دن کے وتر یعنی مغرب کی نماز کی تین رکعتیں ہوتی ہیں۔

(861)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِىْ آخِرِهِنَّ رَوَاهُ ابْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۱۹۴/۲]۔

ترجمہ: حضرت حسن فرماتے ہیں کہ: مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ وتر تین ہیں، سلام صرف انکے آخر میں پھیرے۔

بَابُ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ

سنتوں اور نفلوں کا باب

(862)۔ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثُنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ ، اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ [ترمذی حدیث رقم:۴۱۵، ابن ماجة حدیث رقم:۱۱۴۱، نسائی حدیث رقم:۱۸۰۱،۱۸۰۲،۱۸۰۳]۔ قال الرمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا گیا۔ چار ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

(863)۔ وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّحَاوِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حدیث رقم:۲۰۳۷، شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۳۴/۱، ابن ماجة حدیث رقم:۱۱۳۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھو۔

(864)۔ وَعَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ النَّاسَ اَنْ يُّصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا ، فَلَمَّا جَاءَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ عَلَّمَهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا سِتًّا رَوَاهُ الطَّحَاوِىُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۳۴/۱]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود ؓ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرو۔ پھر جب حضرت علی بن ابی طالب ؓ تشریف لائے تو آپ نے انہیں چھ رکعتیں پڑھنے کی تعلیم دی۔

(865)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ [ترمذی حدیث رقم:۴۳۰، ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۷۱]۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

(866)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ بِتُّ فِىْ بَيْتِ خَالَتِىْ مَيْمُوْنَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَ النَّبِىُّ ﷺ عِنْدَهَا فِىْ لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِىُّ ﷺ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ جَاءَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [بخاری حدیث رقم:۱۱۷، ۱۳۸، ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۵۷]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ نبی کریم ﷺ بھی ان کے ہاں ان کی باری کی رات کو موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ نے نماز عشاء ادا فرمائی۔ پھر اپنے کاشانہ اقدس میں تشریف لے آئے اور چار رکعتیں ادا فرمائیں۔

(867)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِىُّ ﷺ عَلٰى شَىْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حدیث رقم:۱۶۸۶، بخاری حدیث رقم:۱۱۶۹، ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۵۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نفلی نمازوں میں سے صبح کی دو رکعتوں سے بڑھ کر کسی نماز کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔

(868)۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم:۲۶۸۲۸، ترمذی حدیث رقم:۴۲۸، ابو داؤد حدیث رقم:۱۲۶۹، نسائی هدیث رقم:۱۸۱۶، ابن ماجة حدیث رقم:۱۱۶۰ قال الترمذی حسن صحیح]۔

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ظہر سے

پہلے چار رکعتوں کی پابندی کی اور چار کی اس کے بعد، اللہ اسے آگ پر حرام کردے گا۔

(869)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ مِثْلَهٗ عَنْ اَبِي عَائِشَةَ وَاَبِي اُمَامَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ٤٧١، ابن ماجة حدیث رقم: ١١٩٥، شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٣٧/١]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ابن ماجہ نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ وہ دو رکعتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں اور آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

(870)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيحٌ [ترمذی حدیث رقم: ٤٢٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں نہیں پڑھیں وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

(871)۔ وَعَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا يُصَلِّيهِمَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيحٌ [ابو داؤد حدیث رقم: ١٢٨٤]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی کو انہیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

صَلٰوةُ اللَّيْلِ

رات کی نماز (تہجد)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ [بنی اسرائیل: ٧٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رات میں سے تہجد پڑھ، یہ صرف تیرے لیے ہے۔ وَقَالَ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا [المزمل: ٦] اور فرمایا: بے شک رات کو اٹھنا نفس کو روند کے رکھ دیتا ہے اور تلاوت اعلیٰ طریقے سے ہوتی ہے۔ وَقَالَ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ [المزمل: ٢٠] اور فرمایا: جتنا آسانی

سے ہو سکے قرآن پڑھو۔

(872)۔ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ١١٢٠، ٧٣٨٥، مسلم حدیث رقم: ١٨٠٩، ابن ماجة حدیث رقم: ١٣٥٥]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جب رات کو نبی کریم ﷺ تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے، تو ہی آسمانوں کا اور زمینوں کا اور ان میں موجود چیزوں کا قائم کرنے والا ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے، آسمانوں اور زمینوں کا اور ان میں موجود چیزوں کا تو ہی مالک ہے، اور تیرے لیے ہی حمد ہے اور تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملاقات حق ہے اور تیرا قول حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور (سیدنا) محمد (ﷺ) حق ہیں، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کی اور تیری ہی وجہ سے لڑا، اور تیری ہی طرف مقدمہ کیا، سو تو میرے ان کاموں کو معاف فرما جو میں نے پہلے کیے، جو بعد میں کیے، اور جن کو میں نے چھپا کر کیا اور جن کو میں نے دکھا کر کیا، تو ہی مقدم کرنے والا ہے اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔

(873)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبَ لَهٗ مَنْ يَسْاَلُنِي فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَاَغْفِرَ لَهٗ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ١١٤٥، ٦٣٢١، مسلم حدیث رقم: ١٧٧٢، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٧٣٣، الترمذی حدیث رقم: ٣٤٩٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی

طرف متوجہ ہوتا ہے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، وہ فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اس کو عطاء کروں اور کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟

(874)۔ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۱۲۲، مسلم حدیث رقم: ۶۳۷۰، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۹۱۹]۔

ترجمہ: حضرت حفصہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے کاش! وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا۔ اس کے بعد وہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

(875)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۲۷۳۳، بخاری حدیث رقم: ۱۱۵۲، نسائی حدیث رقم: ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۳۳۱، مسند احمد حدیث رقم: ۶۵۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ فلاں کی طرح نہ ہو جا۔ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

(876)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [الترمذی حدیث رقم: ۲۴۸۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۳۳۴، ۳۲۵۱]۔ قال أبو عیسی هذا حدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگ

آپ کی طرف امڈ پڑے، ہر طرف آواز گونج رہی تھی: رسول اللہ ﷺ آ گئے، رسول اللہ ﷺ آ گئے، رسول اللہ ﷺ آ گئے، میں بھی لوگوں میں آیا تا کہ آپ کو دیکھوں، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس کو نگاہ بھر کر دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے، سب سے پہلے آپ نے جو بات فرمائی، یہ تھی کہ: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، غریبوں کو کھانا کھلاؤ، اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(877)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۱۷۲۷، بخاری حدیث رقم: ۱۱۴۰، ابو داؤد حدیث رقم: ۱۳۳۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ان میں وتر اور صبح کی دو رکعتیں شامل ہیں۔

(878)۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۱۷۱۱، بخاری حدیث رقم: ۴۸۳۷، مسند احمد حدیث رقم: ۲۴۸۸۷]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک قدرے بھاری ہو گیا اور وزن مبارک بڑھ گیا تو آپ اکثر بیٹھ کر نوافل ادا فرماتے تھے۔

(879)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۷۹]۔ وقال حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عبسہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب رات کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے۔ اگر ہو سکے تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو اس لمحے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

(880)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۲۷۰۳]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بلند ترین لوگ قرآن کے

حامل ہیں اور رات کو اٹھنے والے ہیں۔

(881)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْغَبُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ رَكْعَةً رواه الدارمي [سنن الدارمي حديث رقم : ٢٧٢٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے قیام (یعنی تہجد) کی ترغیب دیتے تھے، حتیٰ کہ فرمایا: خواہ ایک رکعت (یعنی دو نفل) ہی پڑھ لو۔

صَلٰوةُ الضُّحٰى

دن کے نوافل

(882)۔ عَنْ مَعَاذِ بنِ اَنَسٍ الجُهَنِي ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنصَرِفُ مِن صَلٰوةِ الصُّبحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكعَتَي الضُّحٰى لَا يَقُولُ اِلَّا خَيراً غُفِرَلَهٗ خَطَايَاهُ وَاِن كَانَتُ اَكثَرَ مِن زَبَدِ البَحرِ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:١٢٨٧، مسند احمد حديث رقم:١٥٦٢٩]۔ اسناده ضعيف وعليه عمل اهل العمل

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس جہنی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہا حتیٰ کہ اس نے اشراق کے دو نفل پڑھے۔ اس نے اچھی بات کے سواء کوئی بات نہیں کی تو اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے خواہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔

(883)۔ وَعَنْ مَعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَم كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَت اَربَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَاشَآءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٦٦٣، ابن ماجة حديث رقم:١٣٨١، مسند احمد حديث رقم:٢٥١٧٦]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ دن کے کتنے نفل پڑھتے تھے۔ فرمایا: چار رکعتیں اور اس سے زیادہ جتنا اللہ چاہے۔

(884)۔وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ مَن صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَي عَشَرَةَ رَكعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصراً مِن ذَهَبٍ فِي الجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم:٤٧٣ ، ابن ماجة حديث رقم: ١٣٨٠]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن کی نماز بارہ رکعتیں پڑھی، اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

(885)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُولَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُولَ لَا يُصَلِّيهَا رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذى حديث رقم:٤٧٧]۔ وقال حسن غريب

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ دن کے نوافل پڑھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ﷺ انہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے، اور آپ جب انہیں چھوڑ دیتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ آپ انہیں کبھی نہیں پڑھیں گے۔

اَلنَّوَافِلُ بَعدَ المَغرِبِ

مغرب کے بعد نوافل

(886)۔ عَنْ اَبِي هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن صَلّٰى بَعدَ المَغرِبِ سِتَّ رَكعَاتٍ لَم يَتَكَلَّمُ فِيمَا بَينَهُنَّ بِسُوءٍ عَدَلنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَي عَشَرَةَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرمَذِي وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ [ترمذى حديث رقم:٤٣٥، ابن ماجة حديث رقم:١١٦٧، ١٣٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں۔ ان کے درمیان اس نے کوئی بری بات نہیں بولی تو یہ اس کی بارہ سال کی عبادت کے برابر ہیں۔

(887)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن صَلّٰى بَعدَ المَغرِبِ عِشرِينَ رَكعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيتاً فِي الجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذى حديث رقم:٤٣٥]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد بیس رکعتیں پڑھیں، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

صَلٰوةُ تَحِيَّةِ الوُضُوءِ وَالْاِستِخَارَةِ وَالتَّوبَةِ وَالْحَاجَةِ

تحیۃ الوضوء، استخارہ، توبہ اور حاجت کی نماز

(888)۔ عَنْ اَبِي هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِندَ صَلٰوةِ الفَجرِ يَا بِلَالُ

حَدِّثْنِی بِاَرجیٰ عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِی الْاِسلَامِ فَاِنِّی سَمِعتُ دَفَّ نعلَیكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ، قَالَ مَا عَمِلتُ عَمَلاً اَرجیٰ عِندِی اَنِّی لَم اَتَطَهَّرْ طُهُوراً فِی سَاعَةٍ مِن لَیلٍ وَلَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّیتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِی اَن اُصَلِّیَ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِی وَفِی رِوَایَةِ التِّرمَذِی وَمَا اَصَابَنِی حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِندَهٗ وَرَاَیتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَیَّ رَكعَتَینِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمَا [مسلم حدیث رقم:٦٣٢٤، بخاری حدیث رقم:١١٤٩، ترمذی حدیث رقم:٣٦٨٩، مسند احمد حدیث رقم:٨٤٢٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال سے فرمایا: اے بلال اپنا سب سے پُر امید عمل بتاؤ جسے تم نے اسلام میں آ کر کیا ہو؟ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی تھی۔ عرض کیا میں نے اس سے زیادہ پُر امید عمل کبھی نہیں کیا کہ رات اور دن کے کسی بھی وقت جب وضو کرتا ہوں تو اس وضو کے ساتھ نفل پڑھتا ہوں جو میری قسمت میں لکھ دیے گئے ہیں۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ میں جب بھی بے وضو ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں اور میں نے اللہ کے لیے دو رکعتیں اپنے اوپر لازم کر رکھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی لیے۔

(889)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یُعَلِّمُنَا الْاِستِخَارَةَ فِی الْاُمُورِ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرآنِ یَقُولُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُم بِالْاَمرِ فَلْیَركَعْ رَكعَتَینِ مِن غَیرِ الْفَرِیضَةِ، ثُمَّ لِیَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَستَخِیرُكَ بِعِلمِكَ وَاَستَقدِرُكَ بِقُدرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِن فَضْلِكَ الْعَظِیمِ فَاِنَّكَ تَقدِرُ وَلَا اَقدِرُ وَتَعلَمُ وَلَا اَعلَمُ وَاَنتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ، اَللّٰهُمَّ اِن كُنتَ تَعلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمرَ خَیرٌ لِی فِی دِینِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ اَمرِی فَاقدِرهُ لِی وَیَسِّرهُ لِی ثُمَّ بَارِكْ لِی فِیهِ، وَاِن كُنتَ تَعلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمرَ شَرٌّ لِی فِی دِینِی وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ اَمرِی فَاصرِفهُ عَنِّی وَاصرِفنِی عَنهُ وَاقدُرْ لِیَ الْخَیرَ حَیثُ كَانَ ثُمَّ اَرضِنِی بِهٖ، قَالَ وَیُسَمِّی حَاجَتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَالتِّرمَذِی وَاَبُو دَاوٗد [بخاری حدیث رقم:٦٣٨٢، ترمذی حدیث رقم:٤٨٠، ابو داؤد حدیث رقم:١٥٣٨، نسائی حدیث رقم:٣٢٥٣، ابن ماجۃ حدیث رقم:١٣٨٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اہم کاموں کے لیے استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو دو رکعتیں نفل پڑھے پھر کہے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے مطابق مشورہ لیتا ہوں۔ اور تیری قدرت سے طاقت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے اچھا ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے نصیب میں بھلائی کر دے وہ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ فرمایا کہ اب اپنی حاجت کا نام لے۔

(890)۔ عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَی اللّٰهُ لَهٗ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهٗ بِمَا قَضَی اللّٰهُ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [الترمذی حدیث رقم: ٢١٥١]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے کی خوش نصیبی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہے، اور آدم کی بیٹے کی بد نصیبی ہے کہ وہ اللہ سے استخارہ کرنا ترک کر دے اور آدم کے بیٹے کی بد نصیبی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ کے فیصلے پر ناراض ہو۔

(891)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو بَكرٍ رضی اللہ عنہ وَصَدَقَ اَبُو بَكرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ مَا مِن رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنباً ثُمَّ یَقُومُ فَیَتَطَهَّرُ ثُمَّ یُصَلِّی ثُمَّ یَستَغفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَءَ وَالَّذِینَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً اَو ظَلَمُوا اَنفُسَهُم ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاستَغفَرُوا لِذُنُوبِهِم رَوَاهُ التِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا ابْنُ مَاجَةَ لَم یَذكُرِ الْآیَةَ [ترمذی حدیث رقم:٤٠٦، ابو داؤد حدیث رقم:١٥٢١، ابن ماجۃ حدیث رقم:١٣٩٥، مسند احمد حدیث رقم:٢]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر نے حدیث بیان فرمائی اور حضرت ابو بکر نے سچ فرمایا۔ فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بھی کسی آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے پھر وہ اٹھتا ہے اور وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ اسے ضرور بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وہ لوگ جب کوئی فحش عمل کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔

(892)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی اَوفیٰ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن كَانَت لَهٗ حَاجَةٌ

اِلَى اللّٰهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِن بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ اَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِن كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْباً اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمّاً اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضاً اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ٤٧٩، ابن ماجة حديث رقم: ١٣٨٤]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو یا اولادِ آدم میں سے کسی سے کوئی کام ہو، وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے پھر اللہ کی ثناء کرے اور نبی ﷺ پر درود پڑھے۔ پھر کہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں جو حلم والا کریم ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے وہ سارے جہانوں کا رب ہے۔ میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنیوالی چیزیں مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے سامان مانگتا ہوں۔ میرا کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑ جسے تو معاف نہ کردے اور کوئی مشکل نہ چھوڑ جسے تو حل نہ کردے اور کوئی حاجت نہ چھوڑ جو تیری رضا کا باعث ہو جسے تو پورا نہ کرے اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

صَلٰوةُ التَّسْبِيحِ

نمازِ تسبیح

(893)۔ عَنْ اَبِي وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلٰوةِ الَّتِي يُسَبَّحُ فِيهَا، قَالَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يَقُولُ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، ثُمَّ يَقُولُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُهَا عَشْراً، ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُولُهَا عَشْراً، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقُولُهَا عَشْراً، ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُولُهَا عَشْراً، يُصَلِّي

اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰى هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ تَسْبِيحَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، يَبْدَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسِ عَشْرَةِ تَسْبِيحَةٍ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْراً رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَ رَوَى اَبُودَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعاً وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُد قَالَ فَاِنَّكَ لَوْ كُنْتَ اَعْظَمَ اَهْلِ الْاَرْضِ ذَنْباً غُفِرَ لَكَ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُد وَابْنِ مَاجَةَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً [ترمذی حديث رقم: ٤٨١، ٤٨٢، ابن ماجة حديث رقم: ١٣٨٦، ابو داؤد حديث رقم: ١٢٩٧]۔ اشار الحاكم ثم الذهبی الىٰ تقويته وللحديث طرق وشواهده كثيرة صحيحة

ترجمہ: حضرت ابو وہب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کے بارے میں پوچھا جس میں تسبیح کی جاتی ہے۔ فرمایا: پڑھنے والا تکبیر کہے پھر پڑھے سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ، پھر پندرہ مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف، سورہ فاتحہ اور سورۃ پڑھے۔ پھر دس مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔ پھر رکوع کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر اپنا سر اٹھائے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر سجدہ کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر اپنا سر اٹھائے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ پھر دوسرا سجدہ کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔ اسی طرح چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح۔ ہر رکعت میں پندرہ بار تسبیح سے شروع کرے۔ پھر قرأت کرے۔ پھر دس مرتبہ تسبیح کرے۔ اسی طرح کی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت فرمائی ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اگر تم ساری زمین والوں سے زیادہ گناہگار ہوئے تو پھر بھی تمہاری بخشش ہو جائے گی۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر اسے روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کی طاقت ہے تو پڑھ۔ اور اگر نہیں تو ہر ہفتے میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کرسکو تو پھر ہر مہینے میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کرو تو پوری عمر میں ایک بار۔

قِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنَّ التَّرَاوِيحَ غَيْرُ التَّهَجُّدِ

رمضان کا قیام اور یہ کہ تراویح اور تہجد الگ الگ چیزیں ہیں

(894)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ

رَمَضَانَ مِن غَيرِ اَن يَّأْمُرَهُم بِعَزِيمَةِ اَمرٍ فِيهِ ، فَيَقُولُ مَن قَامَ رَمَضَانَ اِيمَاناً وَاحتِسَاباً غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِي [سنن النسائی حدیث رقم:۲۱۹۵]۔ صحیح وطرقه کثیرة

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سختی کیے بغیر لوگوں کو رمضان میں قیام کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔فرماتے تھے کہ جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان میں قیام کیا اس کے سابقہ گناہ سب معاف ہو گئے۔

(895)۔ وَعَن اَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ صُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَمَضَانَ وَلَم يَقُم بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهرِ ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيلَةُ السَّابِعَةُ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا ، حَتّٰى مَضٰى ثُلُثُ اللَّيلِ ، ثُمَّ لَم يُصَلِّ بِنَا السَّادِسَةَ حَتّٰى خَرَجَ اللَّيلَةَ الخَامِسَةَ فَصَلّٰى بِنَا ، حَتّٰى مَضٰى شَطرُ اللَّيلِ فَقُلنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ لَو نَفَّلتَنَا ، فَقَالَ اِنَّ القَومَ اِذَا صَلُّوا مَعَ الاِمَامِ حَتّٰى يَنصَرِفَ كُتِبَ لَهُم قِيَامُ تِلكَ اللَّيلَةِ ، ثُمَّ لَم يُصَلِّ بِنَا الرَّابِعَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ اللَّيلَةُ الثَّالِثَةُ خَرَجَ وَخَرَجَ بِاَهلِهٖ فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى خَشِينَا اَن يَفُوتَنَا الفَلَاحُ قُلتُ وَمَا الفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَرَوٰى اَبُودَاوٗد وَالتِّرمِذِي وَالنَّسَائِي وَابنُ مَاجَةَ نَحوَهٗ [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲۴۲/۱ ، ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۷۵، ترمذی حدیث رقم:۸۰۶ ، سنن النسائی حدیث رقم:۱۳۶۴، سنن الدارمی حدیث رقم:۱۷۸۳، ابن ماجة حدیث رقم:۱۳۲۷ ، مسند احمد حدیث رقم:۲۱۴۷۶، السنن الکبریٰ للبیهقی ۴۹۴/۲]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ نے ہمارے ساتھ مل کر قیام نہیں فرمایا حتیٰ کہ مہینے کے سات دن باقی رہ گئے۔ جب ساتویں رات آئی تو آپ باہر نکلے اور ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ تہائی رات گزر گئی۔ پھر چھٹی رات کو نماز نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ پانچویں رات کو نکلے اور ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ رات کا اچھا خاصہ حصہ گزر گیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ہمیں مزید نفل پڑھاتے۔ فرمایا: جب لوگ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو ان کے لیے اس پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے ہمیں چوتھی رات کو بھی نماز نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ جب تیسری رات آئی تو آپ نکلے اور اپنے گھر والوں کے ہمراہ نکلے۔ ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم سے فلاح نہ چھوٹ جائے۔ اس حدیث کو روایت کرنے والے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا سحری۔

(896)۔ وَعَن اَبِي هُرَيرَةَ ؓ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اُنَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ المَسجِدِ ، فَقَالَ مَا هٰؤُلَاءِ ؟ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيسَ مَعَهُم قُرآنٌ وَاُبَيُّ بنُ كَعبٍ يُصَلِّي وَهُم يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهٖ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَصَابُوا وَنِعمَ مَا صَنَعُوا رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۷۷]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں نکلے۔لوگ رمضان میں مسجد کے کونے میں نماز پڑھ رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ عرض کیا گیا یہ سب لوگ ہیں جن کے پاس قرآن نہیں ہے اور اُبی بن کعب انہیں نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انہوں نے اچھا کیا ہے۔اور کیا ہی خوب ہے جو انہوں نے طریقہ سوچا ہے۔

(897)۔ وَعَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ عَبدِنِ القَارِيِّ قَالَ خَرَجتُ مَعَ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ ؓ لَيلَةً اِلَى المَسجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفسِهٖ ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهطُ ، فَقَالَ عُمَرُ اِنِّي لَو جَمَعتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ اَمثَلَ ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُم عَلٰى اُبَيِّ بنِ كَعبٍ ، قَالَ ثُمَّ خَرَجتُ مَعَهٗ لَيلَةً اُخرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِم ، قَالَ عُمَرُ نِعمَتِ البِدعَةُ هٰذِهٖ ، وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنهَا اَفضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ فِيهَا، يُرِيدُ آخِرَ اللَّيلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ اَوَّلَهٗ رَوَاهُ البُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۲۰۱۰ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۴۹۳/۲]۔ وَقَالَ مُحَمَّد وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَأخُذُ ، لَا بَأسَ بِالصَّلٰوةِ فِي شَهرِ رَمَضَانَ اَن يُصَلِّيَ النَّاسُ تَطَوُّعاً بِاِمَامٍ لِاَنَّ المُسلِمِينَ قَد اَجمَعُوا عَلٰى ذٰلِكَ وَ رَاَوهُ حَسَناً

وَقَد رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَا رَآهُ المُؤمِنُونَ حَسَناً فَهُوَ عِندَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَارَآهُ المُسلِمُونَ قَبِيحاً فَهُوَ عِندَ اللّٰهِ قَبِيحٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا امام محمد صفحة ۱۴۴]۔

ترجمہ: حضرت قاری عبدالرحمٰن بن عبد فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب ؓ کے ساتھ ایک رات مسجد میں گیا۔ آگے لوگ ٹولیاں ٹولیاں متفرق تھے۔کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی آدمی ایک گروپ کو نماز پڑھا رہا تھا۔عمر ؓ نے فرمایا اگر میں ان سب کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو بڑا زبردست طریقہ ہوگا۔ پھر ارادہ کر لیا اور انہیں اُبی بن

کعب کے پیچھے جمع کر دیا۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں ایک رات ان کے ساتھ مسجد میں گیا تو سب لوگ ایک قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ عمر ﷺ نے فرمایا یہ بڑی اچھی بدعت ہے۔ اس نماز کو چھوڑ کر سو جانے سے تمہارا یہ قیام بہتر ہے۔ آپ کا اشارہ رات کے آخری حصے کی طرف تھا۔ لوگ رات کے اول حصے میں سو جاتے تھے۔ اس حدیث کو امام مالک اور امام محمد روایت کر چکے تھے بعد میں امام بخاری علیہم الرحمہ نے بھی اسے روایت کیا۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم ان تمام باتوں سے دلیل پکڑتے ہیں۔ لوگ رمضان کے مہینے میں یہ فالتو نماز با جماعت پڑھیں تو اس میں کوئی خرابی نہیں اس لیے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہو چکا ہے اور انہوں نے اسے اچھا سمجھا ہے۔

اور بلاشبہ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ جس کام کو مومن اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اور جس کام کو مومن برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی برا ہے۔

(898)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ فِیْهِ بِعَزِیْمَةٍ ، فَیَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ ، ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِكَ فِیْ خِلَافَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّصَدْراً مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰی ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۱۷۸۰، بخاری حدیث رقم:۲۰۰۹ ، ابو داؤد حدیث رقم:۱۳۷۱، ترمذی حدیث رقم:۸۰۸ ، نسائی حدیث رقم:۲۲۰۸]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں پر سختی کیے بغیر انہیں رمضان میں قیام کی ترغیب دیتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جس نے رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کیا اسکے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہو گیا اور معاملہ اسی طرح تھا۔ پھر ابو بکر کی مکمل خلافت اور عمر ﷺ کی خلافت میں کچھ عرصہ تک معاملہ اسی طرح رہا۔

(899)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَكْعَةٍ فِیْ غَیْرِ جَمَاعَةٍ وَّالْوِتْرَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیْ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ [السنن الکبریٰ للبیهقی ۴۹۶/۲ ، المصنف لابن ابی شیبة ۲۸۶/۲]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خود رمضان میں جماعت کے بغیر بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(900)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ، ثُمَّ كَثُرُوْا مِنَ الْقَابِلَةِ ، ثُمَّ اجْتَمِعُوا اللَّیْلَةَ الثَّالِثَةَ اَوِ الرَّابِعَةَ فَكَثُرُوْا فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ قَدْ صَنَعْتُمُ الْبَارِحَةَ ، فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْكُمْ اِلَّا اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یُّفْرَضَ عَلَیْكُمْ وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ رَوٰی مُسْلِمٌ نَحْوَهٗ [موطا مالك كتاب الصلوٰة فی رمضان باب الترغیب فی الصلوٰة فی رمضان حدیث رقم:۱، موطا امام محمد صفحة ۱۴۱، مسند احمد حدیث رقم:۲۵۴۹۹ ، مسلم حدیث رقم:۱۷۸۴، بخاری حدیث رقم:۹۲۴، السنن الکبریٰ للبیهقی ۴۹۲/۲]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر اگلی رات بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ پھر تیسری یا شاید چوتھی رات کو بھی لوگ کثرت سے جمع ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ ان کی طرف نہیں نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے تم لوگوں کا رات کو جمع ہونا دیکھا تھا۔ مجھے تمہاری طرف آنے سے محض اس ڈر نے روکا کہ یہ نماز کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔ یہ واقعہ رمضان کا ہے۔

(901)۔ وَعَنْ یَزِیْدِ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ رَكْعَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ وَلَا یَضُرُّنَا الْاِرْسَالُ بَلْ یُقَوِّیْ [موطا امام مالك كتاب الصلوٰة فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان حدیث رقم:۵ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ۴۹۶/۲]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن رومان فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب کے زمانے میں لوگ بیس اور تین رکعتیں پڑھتے تھے۔

(902)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّهٗ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ وَّكَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۲۸۵/۲]۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اُبی بن کعب کی امامت میں تمام لوگوں کو جمع کر دیا۔ وہ انہیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

(903)۔ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ بِعِشْرِیْنَ رَكْعَةً وَّالْوِتْرِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیْ فِی الْمَعْرِفَةِ بِالْاِسْنَادِ الصَّحِیْحِ وَ قَالَ النَّوَوِیْ فِی الْخُلَاصَةِ اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَةِ الْبَیْهَقِیْ وَعَلٰی عَهْدِ عُثْمَانَ وَعَلِیٍّ مِثْلُهٗ [السنن الکبریٰ للبیهقی ۴۹۶/۲]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم لوگ عمر ؓ کے زمانے میں بیس رکعت کا قیام کرتے تھے۔ بیہقی کی روایت میں عثمان اور علی کے زمانے کا بھی اسی طرح ذکر ہے۔

(904)۔ وَعَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ اَنَّ عَلِیًّا دَعَا الْقُرَّآءَ فِی رَمَضَانَ فَاَمَرَ رَجُلًا بِاَنْ یُصَلِّیَ بِالنَّاسِ عِشْرِینَ رَکْعَةً وَکَانَ عَلِیٌّ یُوتِرُ بِهِمْ رَوَاهُ الْبَیْهَقِی [السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے رمضان میں قاریوں کو بلوایا اور ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔ حضرت علی خود انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

(905)۔ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوٗدَ بنِ الْحُصَیْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْاَعْرَجَ یَقُولُ، مَا اَدْرَکْتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ یَلْعَنُونَ الْکَفَرَةَ فِی رَمَضَانَ، قَالَ وَکَانَ الْقَارِی یَقْرَاُ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فِی ثَمَانِ رَکَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِی اثْنَتَی عَشْرَةَ رَکْعَةً رَاَی النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ [موطا امام مالك كتاب الصلوٰة فی رمضان باب ما جاء فی قيام رمضان حديث رقم:٦]۔

ترجمہ: حضرت مالک نے داؤد بن حصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اعرج کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے لوگوں کو رمضان میں کافروں پر لعنت بھیجتے ہوئے سنا ہے۔ قاری آٹھ رکعتوں میں سورۃ بقرۃ پڑھا کرتا تھا۔ جب وہ بارھویں رکعت کے لیے کھڑا ہوتا تھا تو لوگ تعداد میں کم رہ جاتے تھے۔

(906)۔ وَعَنْ یَحْیٰی بنِ سَعِیدٍ اَنَّ عُمَرَ بنَ الْخَطَّابِ ؓ اَمَرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِهِمْ عِشْرِینَ رَکْعَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: یحیٰی بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔

(907)۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بنِ رُفَیْعٍ قَالَ کَانَ اُبَیُّ بنُ کَعْبٍ ؓ یُصَلِّی بِالنَّاسِ فِی رَمَضَانَ بِالْمَدِینَةِ عِشْرِینَ رَکْعَةً وَیُوتِرُ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِیٌّ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ اُبی بن کعب رمضان میں لوگوں کو نماز میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(908)۔ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْرَکْتُ النَّاسَ وَهُمْ یُصَلُّونَ ثَلَاثًا وَعِشْرِینَ رَکْعَةً بِالْوِتْرِ

رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عطا فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو بیس تراویح اور تین وتر پڑھتے ہی دیکھا ہے۔

(909)۔ وَعَنْ اَبِی الْخَصِیبِ قَالَ کَانَ یَؤُمُّنَا سُوَیْدُ بنُ غَفْلَةَ فِی رَمَضَانَ فَیُصَلِّی خَمْسَ تَرْوِیحَاتٍ، عِشْرِینَ رَکْعَةً رَوَاهُ الْبَیْهَقِی وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ [السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوخصیب فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ ؓ رمضان میں ہماری امامت کرتے تھے اور ہمیں پانچ ترویحات میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔

(910)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ کَانَ ابْنُ اَبِی مُلَیْکَةَ یُصَلِّی بِنَا فِی رَمَضَانَ عِشْرِینَ رَکْعَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابنِ ابی ملیکہ ہمیں رمضان میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔

(911)۔ وَعَنْ سَعِیدِ بنِ عُبَیْدٍ اَنَّ عَلِیَّ بنَ رَبِیعَةَ کَانَ یُصَلِّی بِهِمْ فِی رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِیحَاتٍ وَیُوتِرُ بِثَلَاثٍ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ [المصنف لابن ابی شیبة ۲/۲۸۵]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عبید فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہمیں علی بن ربیعہ پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(912)۔ وَعَنْ شُتَیْرِ بنِ شَکَلٍ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ ؓ اَنَّهٗ کَانَ یَؤُمُّهُمْ فِی رَمَضَانَ بِعِشْرِینَ رَکْعَةً وَیُوتِرُ بِثَلٰثٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِی [السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۴۹۶]۔

ترجمہ: حضرت شتیر بن شکل جو کہ حضرت علی ؓ کے شاگردوں میں سے تھے فرماتے ہیں کہ وہ انہیں رمضان میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) پڑھاتے تھے۔

اَلتَّائِیدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السلام قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَزِیدُ فِی صَلٰوتِهٖ فِی شَهْرِ رَمَضَانَ اِذَا صَلَّی الْعَتَمَةَ صَلّٰی بَعْدَهَا فَیَقُومُ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَیَدْخُلُ وَیَدَعُهُمْ ثُمَّ یَخْرُجُ اَیْضًا فَیَجِیئُونَ وَیَقُومُونَ خَلْفَهٗ فَیَدَعُهُمْ وَیَدْخُلُ مِرَارًا، قَالَ وَ قَالَ لَا تُصَلِّ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فِی غَیْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ رَوَاهُ فِی فُرُوعِ الْکَافِی [الفروع من الکافی حدیث رقم:٦٥٨٤]۔

روافض سے تائید

شیعہ کی معروف کتاب فروع کافی میں لکھا ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینے میں اپنی نماز بڑھا دیتے تھے۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو اس کے بعد دوسری نماز شروع کر دیتے۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔ آپ پھر گھر چلے جاتے۔ اور لوگوں کو چھوڑ جاتے۔ پھر نکلتے اور لوگ بھی آ جاتے اور آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر آپ لوگوں کو چھوڑ کر چلے جاتے۔ یہ عمل آپ چند مرتبہ کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ نماز عشاء کے بعد رمضان کے علاوہ مت پڑھا کرو۔

صَلٰوةُ الْكُسُوفِ

نمازِ گرہن

(913)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّمسَ وَالقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنكَسِفَانِ لِمَوتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ ، فَاِذَا رَأَيْتُم ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِى [مسلم حديث رقم: ٢٠٨٩، بخارى حديث رقم: ١٠٤٤، سنن النسائى حديث رقم: ١٤٧٤، ابن حبان حديث رقم: ٢٨٤٥، ٢٨٤٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ یہ نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گہنے جاتے ہیں اور نہ ہی حیات کے لیے۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو، تکبیر کہو، نوافل پڑھو اور خیرات کرو۔

(914)۔ وَعَنْ اَبِى بَكرَةَ ﷺ قَالَ كُنَّا عِندَ النَّبِيِّ ﷺ فَانكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَآءَهٗ حَتّٰى دَخَلَ المَسجِدَ فَدَخَلنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكعَتَينِ رَوَاهُ البُخَارِى وَالنَّسَائِى وَزَادَ كَمَا تُصَلُّونَ وَرَوَاهُ ابنُ حِبَّان وَزَادَ رَكعَتَينِ مِثلَ صَلٰوتِكُم [بخارى حديث رقم: ١٠٤٠، سنن النسائى حديث رقم: ١٤٩١، ابن حبان حديث رقم: ٢٨٣٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ سورج کو گرہن لگ گیا۔ رسول

اللہ ﷺ اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے چل پڑے حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو گئے۔ ہم بھی مسجد میں داخل ہو گئے اور آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ جس طرح عام طور پر نفل پڑھے جاتے ہیں۔

(915)۔ وَعَنْ سَمُرَةَ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِم فِى كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا نَسمَعُ لَهٗ صَوتاً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوٗد وَالتِّرمَذِى وَالنَّسَائِى وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ٢٠١٩٩، ابو داؤد حديث رقم: ١١٨٤، ترمذى حديث رقم: ٥٦٢، سنن النسائى حديث رقم: ١٤٩٥، ابن ماجة حديث رقم: ١٢٦٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سمرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سورج گرہن کی نماز پڑھائی، ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔

صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَآءِ

نمازِ استسقاء

(916)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ اِلَى المُصَلّٰى يَستَسقِى فَصَلّٰى بِهِم رَكعَتَينِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالقِرَاْةِ وَاستَقبَلَ القِبلَةَ يَدعُو وَرَفَعَ يَدَيهِ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِينَ استَقبَلَ القِبلَةَ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِى [مسلم حديث رقم: ٢٠٧٠، ٢٠٧١، ٢٠٧٢، ٢٠٧٣، بخارى حديث رقم: ١٠٢٨، سنن النسائى حديث رقم: ١٥١١، ابن ماجة حديث رقم: ١٢٦٧، ترمذى حديث رقم: ٥٥٦]۔ كيفية التحويل: يأخذ بيده اليمنىٰ الطرف الاسفل من جانب يساره، و بيده اليسرىٰ الطرف الاسفل من جانب يمينه، و يقلب يديه خلف ظهره بحيث يكون الطرف المقبوض بيده اليمنىٰ على كتفه الاعلى بجانب اليمين و الطرف المقبوض بيده اليسرىٰ على كتفه الاعلى من جانب اليسار (مرقاة: ٣/٣٣٢)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سمیت نماز کی جگہ کی طرف نمازِ استسقاء کے لیے نکلے۔ لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں ان میں بلند آواز سے قرأۃ فرمائی اور قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا فرمائی اور اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور جب قبلہ کی طرف رخ فرمایا تو اپنی چادر مبارک پلٹ دی۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ [النساء: ١٠١] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم نماز مختصر کرلو۔

(917)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰی مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِيْنَةِ، قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا ؟ قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ١٥٨٦، بخاری حديث رقم: ١٠٨١، ابو داؤد حديث رقم: ١٢٣٣، ترمذی حديث رقم: ٥٤٨، سنن النسائی حديث رقم: ١٤٣٨، ابن ماجة حديث رقم: ١٠٧٧، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ٤٣٣٦، المصنف لابن ابی شيبة ٣٤٣/٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے۔ آپ دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آ گئے۔

(918)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا كُنْتَ مُسَافِرًا فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلٰی اِقَامَةِ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاَتِمَّ الصَّلٰوةَ وَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِي فَاقْصُرْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم: ١٨٨، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ٤٣٤٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم مسافر ہو اور اپنے آپ کو وہاں پندرہ دن ٹھہرانے کا سوچ لیا ہو تو نماز مکمل پڑھ۔ اور اگر تجھے کچھ پتہ نہیں تو قصر کر۔

(919)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَبُوْكَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم: ١٢٣٥، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ٤٣٣٥]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک میں بیس دن تک قیام فرمایا اور نماز قصر پڑھتے رہے۔

(920)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَآءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حديث رقم: ٥٥٢]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضر میں اور سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ میں نے حضر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔ اور میں نے سفر میں آپ کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔ اور عصر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد آپ نے کچھ نہیں پڑھا۔ مغرب کی نماز حضر اور سفر میں برابر پڑھی ہے، تین رکعتیں۔ حضر اور سفر کے دوران اس میں کوئی کمی نہیں فرمائی اور یہ دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

(921)۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرَی ابْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب قصر الصلوٰة حديث رقم: ٢٤]۔

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبید اللہ کو سفر کے دوران نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے اور انہیں منع نہیں کرتے تھے۔

(922)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ١٥٧٠، بخاری حديث رقم: ٣٥٠، ابو داؤد حديث رقم: ١١٩٨، سنن النسائی حديث رقم: ٤٥٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نماز حضر اور سفر میں دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر سفر کی نماز وہی مقرر کر دی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

(923)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ١٥٧٥، ابو داؤد حديث رقم: ١٢٤٧، سنن النسائی حديث رقم: ٤٥٦، ابن ماجة حديث رقم: ١٠٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبانِ اقدس کے ذریعے نماز فرض فرمائی ہے۔ حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت۔

(924)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِى السَّفَرِ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِىُّ [سنن الدار قطنی حدیث رقم:١٤٣٩]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ظہر اور عصر اکٹھی پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کر دیتے حتیٰ کہ عصر کا اول وقت داخل ہو جاتا۔

(925)۔ وَعَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ : اَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : اَلصَّلَاةُ ، قَالَ : سِرْ سِرْ ، حَتّٰى اِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوْبِ الشَّفَقِ ، نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِىْ صَنَعْتُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [ابو داؤد حدیث رقم:١٢١٢]۔ وفيه احاديث كثيرة

ترجمہ: حضرت نافع اور عبداللہ بن واقد فرماتے ہیں کہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے کہا: نماز۔ آپ نے فرمایا: حوصلہ کر، حوصلہ کر۔ حتیٰ کہ شفق غروب ہونے سے تھوڑا پہلے آپ سواری سے اترے اور مغرب ادا فرمائی۔ پھر انتظار کیا حتیٰ کہ شفق غائب ہو گیا تو عشاء ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے جس طرح میں نے کیا ہے۔

(926)۔ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ، فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ ، قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:١٥٧٣، ترمذی حدیث رقم:٣٠٣٤، ابو داؤد حدیث رقم:١١٩٩، نسائی حدیث رقم:١٤٣٣، ابن ماجة حدیث رقم:١٠٦٥، مسند احمد حدیث رقم:١٧٥]۔

ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنی

نمازیں مختصر کر لو اگر تمہیں کفار کی طرف سے فتنے کا ڈر ہو۔ اب تو لوگ امن میں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات سے حیران ہوا تھا جس سے تم حیران ہوئے ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ خیرات ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔ اس کی خیرات کو قبول کرو۔

(927)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهٗ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَتُهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:٥٨٧٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصت سے فائدہ اٹھایا جائے جس طرح کہ وہ اپنی نافرمانی کو برا سمجھتا ہے۔

(928)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِى قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى كَمْ نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ ؟ فَقَالَ اَتَعْرِفُ السُّوَيْدَاءَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّى قَدْ سَمِعْتُ بِهَا ، قَالَ هِىَ ثَلٰثُ لَيَالٍ قَوَاصِدَ فَاِذَا خَرَجْنَا اِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِى كِتَابِ الْآثَارِ [کتاب الآثار حدیث رقم:١٩٢]۔

ترجمہ: حضرت علی بن ربیعہ والبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ کہاں تک نماز میں قصر کرتے ہیں۔ فرمایا کیا تم موضع سویداء کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں لیکن میں نے اسکے بارے میں سنا ہے۔ فرمایا: وہ معتدل رفتار سے تین راتوں کا سفر ہے۔ جب ہم اسکی طرف جاتے ہیں تو نماز میں قصر کرتے ہیں۔

(929)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ الْجُعْفِىَّ يَقُوْلُ اِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِى الْحُجَجِ وَاِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ [مسلم حدیث رقم : ٣٢٥٨، بخاری حدیث رقم:١٠٨٦، آثار السنن ٤٩٣/٢]۔ يَقُوْلُ الْمُؤَلِّفُ يُؤَيِّدُهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِلٰى ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَ لَيَالِيْهَا فِى السَّفَرِ وَحَدِيْثُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِىِّ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِىْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم تین دن کا سفر کرو تو قصر پڑھو۔ مؤلف غفر اللہ لہٗ کہتا ہے کہ اس کی تائید سفر میں تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرنے سے بھی ہو رہی ہے اور مسلم و بخاری کی اس حدیث سے بھی ہو رہی ہے جس میں عورت کو تین دن کا سفر محرم کے بغیر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

صَلوٰةُ الْمُسَافِرِ بِالْمُقِيمِ وَعَكْسُهُ

مسافر کی مقیم کے پیچھے نماز اور اس کا برعکس

(930)۔ عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اَنَا اِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا اَرْبَعاً وَاِذَا رَجَعْنَا اِلٰى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ، قَالَ تِلْكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ ﷺ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:١٨٦٧]۔

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس مکہ شریف میں تھے۔ میں نے عرض کیا جب ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو ہم چار رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب ہم واپس اپنی سواریوں کے پاس جاتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ فرمایا: یہ حضرت سیدنا ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔

(931)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَقُولُ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ فَاِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاِسْنَادُهُمَا صَحِيحٌ [موطا امام مالك كتاب قصر الصلوٰة فى السفر باب صلوٰة المسافر اذا كان امام او كان وراء امام حديث رقم:١٩]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب ؓ جب مکہ شریف پہنچتے تو لوگوں کو دو رکعتیں پڑھاتے۔ پھر فرماتے اے مکہ والو! اپنی نماز مکمل کرلو ہم مسافر لوگ ہیں۔

بَابُ صَلوٰةِ الْمَرِيضِ

مریض کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا [البقرة:٢٨٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا سوائے اسکی وسعت کے۔

(932)۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؓ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلوٰةِ ، فَقَالَ صَلِّ قَائِماً فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:١١١٧، ابو داؤد حديث رقم:٩٥٢، ترمذى حديث رقم:٣٧٢ ، ابن ماجة حديث رقم:١٢٢٣، مسند احمد حديث رقم:١٩٨٤٢، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٢/٣٠٤]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہوکر نماز پڑھ۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر۔

(933)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ عَادَ النَّبِيُّ ﷺ مَرِيضاً فَرَآهُ يُصَلِّي عَلٰى وِسَادَةٍ فَرَمٰى بِهَا وَقَالَ صَلِّ عَلَى الْاَرْضِ اِنِ اسْتَطَعْتَ وَاِلَّا فَاَوْمِ اِيمَاءً وَاجْعَلْ سُجُودَكَ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي [السنن الكبرىٰ للبيهقى ٢/٣٠٦]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مریض کی عیادت فرمائی۔ آپ نے اسے سرہانے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے وہ سرہانہ پھینک دیا اور فرمایا: اگر ہو سکے تو زمین پر نماز پڑھ ورنہ اشارے سے پڑھ اور اپنے سجدوں کو رکوع کی نسبت پست رکھ۔

(934)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي مُتَرَبِّعاً رَوَاهُ النَّسَائِي وَالْحَاكِمُ [سنن النسائى حديث رقم:١٦٦١، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٢/٣٠٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو چوکڑی مار کر نماز پڑھتے دیکھا۔

بَابُ صَلوٰةِ الْخَوْفِ اِنْ اَصَرُّوا عَلٰى اِمَامَةِ اِمَامٍ وَاحِدٍ

خوف کی نماز (اگر لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر اصرار کریں)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ [النساء:١٠٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب جب آپ ان میں تشریف رکھتے ہوں اور ان کے لیے نماز کھڑی کریں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور وہ لوگ ہتھیار لے لیں۔ پھر جب یہ لوگ سجدہ کر چکیں تو آپ کے پیچھے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں اور یہ لوگ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار لے لیں۔

(935)۔ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْاِمَامُ رَكْعَةً وَتَكُونُ طَائِفَةٌ

مِنهُم بَينَهُ وَبَينَ العَدُوِّ وَلَم يُصَلُّوا ، فَإِذَا صَلَّى الَّذِى مَعَهُ رَكعَةً ، اِستَاخَرُوا مَكَانَ الَّذِىْ لَمْ يُصَلُّوا، وَلَا يُسَلِّمُونَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِينَ لَم يُصَلُّوا ، فَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكعَةً ، ثُمَّ يَنصَرِفُ الإِمَامُ وَقَدْ صَلّىٰ رَكعَتَينِ ، فَتَقُومُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَينِ فَيُصَلُّونَ لِاَنفُسِهِم رَكعَةً رَكعَةً بَعدَ اَن يَنصَرِفَ الإِمَامُ ، فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَينِ قَد صَلُّوا رَكعَتَينِ ، فَإِن كَانَ خَوفاً هُوَ اَشَدُّ مِن ذٰلِكَ صَلُّوا رِجَالاً قِيَاماً عَلىٰ اَقدَامِهِم اَو رُكبَاناً مُستَقبِلِى القِبلَةِ اَو غَيرَ مُستَقبِلِيهَا، قَالَ يَحيٰ قَالَ مَالِك قَالَ نَافِع لَا اَرٰى عَبدَ اللّٰهِ حَدَّثَهُ اِلَّا عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك كتاب صلوٰة الخوف حديث رقم:٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت مالک بن نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نمازِ خوف کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے تھے: امام آگے ہو جائے اور لوگوں میں سے ایک گروہ بھی۔ امام انہیں ایک رکعت پڑھائے اور ان کا دوسرا گروہ ان کے اور دشمن کے درمیان موجود رہے اور نماز نہ پڑھے۔ جب امام کے ساتھ والا گروہ ایک رکعت پڑھ چکے تو پیچھے ان کی جگہ پر ہٹ جائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیرے۔ اب وہ گروہ آگے آجائے جس نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں۔ پھر امام سلام پھیر دے۔ اب امام نے دو رکعتیں مسلسل پڑھ لیں۔ پھر امام کے سلام پھیر دینے کے بعد ان دو گروہوں میں سے ہر گروہ اپنی ایک ایک رکعت مکمل کرلے۔ اس طرح دونوں گروہوں نے دو دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو نماز پڑھیں خواہ پیدل اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر یا سواری پر بیٹھ کر، خواہ قبلہ کی طرف ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میرا یقین کام کرتا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ہی سنی ہوگی۔

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِذَا نُودِىَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَّومِ الجُمُعَةِ فَاسعَوا اِلىٰ ذِكرِ اللّٰهِ وَذَرُوا البَيعَ [الجمعة : ٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

(936)۔ عَن اَبِى هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيرُ يَومٍ طَلَعَت عَلَيهِ الشَّمسُ يَومُ

الجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ اُدخِلَ الجَنَّةَ وَفِيهِ اُخرِجَ مِنهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا فِى يَومِ الجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:١٩٧٧، ترمذى حديث رقم:٤٨٨، سنن النسائى حديث رقم:١٣٧٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھا دن جس پر سورج طلوع ہوا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن اس میں سے نکالے گئے اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر جمعہ ہی کے دن۔

(937)۔ وَعَن ابنِ عَبَّاس ﷺ اَنَّهُ قَرَأَ ، اَليَومَ اَكمَلتُ لَكُم دِينَكُمُ الآيَةَ عِندَ يَهُودِيٍّ ، فَقَالَ لَو نَزَلَت هٰذِهِ الآيَةُ عَلَينَا لَاتَّخَذنَاهَا عِيداً ، فَقَالَ ابنُ عَبَّاس اِنَّهَا نَزَلَت فِى يَومِ عِيدَينِ ، فِى يَومِ جُمُعَةٍ وَيَومِ عَرفَةَ رَوَاهُ التِّرمَذِى وَرَوَى البُخَارِى مِثلَهُ عَن عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ ﷺ [ترمذى حديث رقم:٣٠٤٤ ، بخارى حديث رقم:٤٦٠٦ ، ٨٢٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک یہودی کے پاس یہ آیت پڑھی۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اس یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا یہ دو عیدوں کے دن نازل ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن اور حج کے دن۔ اسی طرح کی حدیث بخاری میں حضرت عمر فاروق ﷺ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(938)۔ وَعَن اَبِى هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِى الجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبدٌ مُسلِمٌ يَسأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيراً اِلَّا اَعطَاهُ اِيَّاهُ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِى [مسلم حديث رقم:١٩٦٩، بخارى حديث رقم:٩٣٥، سنن النسائى حديث رقم:١٤٣١، ابن ماجة حديث رقم:١١٣٧، سنن الدارمى حديث رقم:١٥٧٦، موطا امام مالك: كتاب الجمعة حديث رقم:١٥، مسند احمد حديث رقم:٢٣٨٥٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بندۂ مسلمان اس وقت اللہ سے بھلائی مانگے تو اللہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔

(939)۔ وَعَن اَبِى بَردَةَ ابنِ اَبِى مُوسىٰ الاَشعَرِىِّ ﷺ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِى شَأنِ سَاعَةِ الجُمُعَةِ هِىَ مَا بَينَ اَن يَجلِسَ الإِمَامُ اِلىٰ اَن تُقضَى الصَّلٰوةُ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:١٩٧٥، ابو داؤد حديث رقم:١٠٤٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رحمۃ اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کی اس گھڑی کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ وہ امام کے بیٹھنے اور نماز کے مکمل ہوجانے کے درمیان درمیان ہوتی ہے۔

(940)۔ وَعَنْ اَبِی الْجَعْدِ الضُّمَیْرِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَرَکَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَھَاوُنًا بِھَا طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم:١٠٥٢، ترمذی حدیث رقم: ٥٠٠، سنن النسائی حدیث رقم: ١٣٦٩، ابن ماجۃ حدیث رقم: ١١٢٥، سنن الدارمی حدیث رقم:١٥٧٨، مسند احمد حدیث رقم: ١٥٥٠٤]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوجعد ضُمیری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین جمعے محض سستی کی وجہ سے ترک کردیے اللہ نے اس کے دل پر مہر لگادی۔

(941)۔ وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ لَا جُمُعَۃَ وَلَا تَشْرِیْقَ وَلَا صَلٰوۃَ فِطْرٍ وَّلَا اَضْحٰی اِلَّا فِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ اَوْ مَدِیْنَۃٍ عَظِیْمَۃٍ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ [المصنف لابن ابی شیبۃ ٢/١٠]۔

ترجمہ: حضرت حارث نے حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ، تشریق، عید الفطر کی نماز اور عید الاضحیٰ کی نماز صرف بڑے شہر میں ہوتی ہے۔

(942)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَیْہِ الْجُمُعَۃُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا مَرِیْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوْ اِمْرَاَۃٌ اَوْ صَبِیٌّ اَوْ مَمْلُوْکٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰی بِلَھْوٍ اَوْ تِجَارَۃٍ، اِسْتَغْنَی اللّٰہُ عَنْہُ وَ اللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ١٥٦٠، السنن الکبریٰ للبیہقی ٣/١٨٤]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو جمعہ کے دن اس پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ سوائے مریض یا مسافر یا عورت یا بچے یا غلام کے۔ جو شخص کھیل تماشے یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پرواہ ہوگیا، اللہ اس سے بے پرواہ ہوگیا اور اللہ بے نیاز ہے حمد والا ہے۔

(943)۔ وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ جُمُعَۃٍ مِنَ الْجُمَعِ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ جَعَلَہُ اللّٰہُ عِیْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ طِیْبٌ فَلَا یَضُرُّہٗ اَنْ یَمُسَّ مِنْہُ وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ رَوَاہُ مَالِکٌ [موطا مالک، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء

فی السواک حدیث رقم:١١٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبید بن سباق تابعی نے صحابی کا نام لیے بغیر روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعوں میں سے ایک جمعہ کے دن فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ، بے شک یہ جمعہ کا دن ہے اللہ نے اسے عید بنایا ہے۔ اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو اسے لگا لینے میں کوئی نقصان نہیں ہوتا اور مسواک ضرور کرو۔

(944)۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِہٖ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَہٗ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَلَمْ یَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلّٰی مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ، ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ کَانَتْ کَفَّارَۃً لِمَا بَیْنَھَا وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الَّتِیْ قَبْلَھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤد وَرَوَی الطَّحَاوِی نَحْوَہٗ [ابوداؤد حدیث رقم:٣٤٣، مسند احمد حدیث رقم:١١٧٧٤، شرح معانی الآثار للطحاوی ١/٢٠٢]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنے سب سے اچھے کپڑے پہنے اگر اسکے پاس خوشبو موجود تھی تو وہ لگائی، پھر جمعہ کے لیے آیا اور لوگوں کی گردنیں نہیں پھلانگیں، پھر اس نے نماز پڑھی جو اللہ نے اس پر فرض فرمائی تھی، پھر جب اسکا امام نکلا تو وہ خاموش ہوگیا حتیٰ کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہوگیا تو یہ اس جمعہ اور اس سے پہلے والے جمعہ کے درمیان والے عرصے کے لیے کفارہ بن گیا۔

(945)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ ؓ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَکْرَھُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَالْکَلَامَ بَعْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَرِجَالُہٗ ثِقَاتٌ [المصنف لابن ابی شیبۃ ٢/٢٠ عن علی، ٢/٢١ عن ابن عباس وابن عمر، شرح معانی الآثار للطحاوی ١/٢٥٣]۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام امام کے نکل آنے کے بعد نماز اور کلام کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(946)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّھُمَا کَانَا یَکْرَھَانِ الصَّلٰوۃَ وَالْکَلَامَ بَعْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَرِجَالُہٗ ثِقَاتٌ وَرَوَی الطَّحَاوِی مِثْلَہٗ [المصنف لابن ابی شیبۃ ٢/٢١، شرح معانی الآثار للطحاوی ١/٢٥٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دونوں امام کے نکل آنے کے بعد نماز اور کلام کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(947)۔ وَعَنِ السَّائِبِ بنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ النِّدَآءُ يَومَ الْجُمُعَةِ اَوَّلَهٗ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِى بَكرٍ وَعُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّورَآءِ رَوَاهُ الْبُخَارِى وَاَبُودَاوٗد وَالنَّسَائِى [بخاری حدیث رقم:٩١٢، ترمذی حدیث رقم:٥١٦، ابو داؤد حدیث رقم:١٠٨٧، نسائی حدیث رقم:١٣٩٢، ابن ماجۃ حدیث رقم:١١٣٥]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانے میں پہلی اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔ پھر جب حضرت عثمان خلیفہ بنے اور لوگوں کی کثرت ہوگئی تو انہوں نے زوراء پر تیسری اذان کا اضافہ فرمایا۔ (زوراء ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ شریف کے بازار میں واقع ہے)۔

(948)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ ؓ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجلِسُ بَينَهُمَا يَقرَأُ الْقُرآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَت صَلٰوتُهٗ قَصْداً وَخُطْبَتُهٗ قَصْداً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:١٩٩٥، ابو داؤد حدیث رقم:١٠٩٤، ابن ماجۃ حدیث رقم:١١٠٦، سنن الدارمی حدیث رقم:١٥٦٤، ١٥٦٦، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٩١٧، ٢٠٩٢٢، ٢٠٩٢٩، ٢٠٩٣٠، المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:٥٢٥٦]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے۔ آپ ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ آپ خطبوں میں قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔ آپ کی نماز اہتمام کے ساتھ ہوتی تھی اور خطبہ اہتمام کے ساتھ ہوتا تھا۔

(949)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخطُبُ خُطْبَتَينِ كَانَ يَجلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنبَرَ حَتّٰى يَفرُغَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخطُبُ، ثُمَّ يَجلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخطُبُ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:١٠٩٢]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو خطبے دیتے تھے۔ آپ جب منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے تھے حتیٰ کہ مؤذن فارغ ہو جاتا تھا۔ پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ پھر بیٹھ جاتے تھے اور بات نہیں کرتے تھے۔ پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور خطبہ دیتے تھے۔

(950)۔ وَعَنْ عَمَّارٍ ؓ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِن فِقْهِهٖ فَاَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقصِرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحراً رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم

حدیث رقم:٢٠٠٩، سنن الدارمی حدیث رقم:١٥٦٣، مسند احمد حدیث رقم:١٨٣٤٧]۔

ترجمہ: حضرت عمار ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک کسی آدمی کا نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر دینا اس کی دینی سمجھ کی علامت ہے۔ لہٰذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو۔ اور بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

(951)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنبَرِ اِسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوهِنَا رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٥٠٩]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ خطبہ کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوتے تو ہم اپنے چہروں کا رُخ آپ کی طرف کر لیتے تھے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ [الکوثر: ٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

(952)۔ عَنْ اَبِى سَعِيدِ الْخُدرِى ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخرُجُ يَومَ الْفِطرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيءٍ يَبدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ، ثُمَّ يَنصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلٰى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ فَاِنْ كَانَ يُرِيدُ اَنْ يَقطَعَ بَعثاً قَطَعَهٗ اَويَاْمُرَ بِشَيءٍ اَمَرَ بِهٖ، ثُمَّ يَنصَرِفُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حدیث رقم:٢٠٥٣، بخاری حدیث رقم:٩٥٦، نسائی حدیث رقم:١٥٧٦، ابن ماجۃ حدیث رقم:١٢٨٨، مسند احمد حدیث رقم:١١٣٢١]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف نکلتے تھے تو سب سے پہلی چیز جس سے آپ ابتدا فرماتے، نماز تھی۔ پھر سلام پھیرتے تھے تو لوگوں کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو جاتے تھے اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ آپ انہیں وعظ فرماتے تھے، نصیحت کرتے تھے اور احکام دیتے تھے۔ اگر کسی لشکر کو بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو بھیج دیتے یا کسی چیز کے حکم کا ارادہ ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس

تشریف لے آتے تھے۔

(953)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ صَلَّيتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الـعِيدَينِ غَيرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَينِ بِغَيرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم :٢٠٥١، ابو داؤد حديث رقم :١١٤٨، ترمذى حديث رقم:٥٣٢]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک یا دو سے زیادہ مرتبہ پڑھی ہے بغیر اذان کے اور بغیر اقامت کے۔

(954)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ شَهِدتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِى بَكرٍ وَعُمَرَ وَعُثمَانَ فَكُلُّهُم كَانُوا يُصَلُّونَ قَبلَ الْخُطبَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٢٠٤٤، بخارى حديث رقم:٩٦٢، ابو داؤد حديث رقم:١١٤٧، ابن ماجة حديث رقم:١٢٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدین کی نماز پڑھی۔ سب کے سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

(955)۔ وَعَن اَبِى سَعِيدٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّى قَبلَ العِيدِ شَيئاً، فَاِذَا رَجَعَ اِلىٰ مَنزِلِهٖ صَلّىٰ رَكعَتَينِ رَوَاهُ اِبنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٢٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ جب واپس کاشانہ اقدس پر تشریف لاتے تو دو رکعت پڑھتے تھے۔

(956)۔ وَعَن اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغدُو يَومَ الفِطرِ حَتّىٰ يَاكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَاكُلُهُنَّ وِتراً رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم :٩٥٣، ابن ماجة حديث رقم :١٧٥٤، ترمذى حديث رقم:٥٤٣، مسند احمد حديث رقم:١٢٢٧٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور آپ انہیں طاق تعداد میں کھاتے تھے۔

(957)۔ وَعَن بُرَيدَةَ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ لَا يَخرُجُ يَومَ الْفِطرِ حَتّىٰ يَطعَمَ وَلَا يَطعَمُ يَومَ الْاَضحىٰ حَتّىٰ يُصَلِّىَ رَوَاهُ التِّرمَذِى وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم :٥٤٢، ابن ماجة حديث

رقم:١٧٥٦، سنن الدارمى حديث رقم:١٦٠٧، مسند احمد حديث رقم:٢٣٠٤٧، ٢٣٠٤٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک عید کی نماز نہیں پڑھ لیتے تھے۔

(958)۔ وَعَن جَابِرٍ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا كَانَ يَومَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم :٩٨٦، ترمذى حديث رقم :٥٤١، ابن ماجة حديث رقم :١٣٠١، سنن الدارمى حديث رقم: ١٦٢٠]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن راستہ بدل لیتے تھے۔

(959)۔ وَعَن جُندُبِ بنِ عَبدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَن ذَبَحَ قَبلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذبَح مَكَانَهَا الْاُخرىٰ وَمَن لَم يَذبَح حَتّىٰ صَلَّينَا فَلْيَذبَح عَلَى اسمِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٥٠٦٤، بخارى حديث رقم:٩٨٥، ابن ماجة حديث رقم:٣١٥٢]۔

ترجمہ: حضرت جندب بن عبداللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر دیا اسے چاہیے کہ اس کی جگہ دوسرا ذبح کرے اور جس نے ہمارے نماز پڑھ چکنے تک ذبح نہیں کیا اب وہ اللہ کے نام سے ذبح کرے۔

(960)۔ وَعَن سَعِيدِ بنِ العَاصِ ﷺ اَنَّهُ سَأَلَ اَبَا مُوسىٰ الْاَشعَرِىَّ ﷺ وَحُذَيفَةَ بنَ الْيَمَانِ كَيفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِى الْاَضحىٰ وَالْفِطرِ، فَقَالَ اَبُو مُوسىٰ كَانَ يُكَبِّرُ اَربَعاً، تَكبِيرَةً عَلَى الْجَنَازَةِ، فَقَالَ حُذَيفَةُ صَدَقَ، فَقَالَ اَبُومُوسىٰ كَذٰلِكَ كُنتُ اُكَبِّرُ فِى الْبَصرَةِ حَيثُ كُنتُ عَلَيهِم رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:١١٥٣، مسند احمد حديث رقم:١٩٧٥٧]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن عاص فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں تکبیریں کس طرح کہتے تھے تو حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا آپ چار تکبیریں کہتے تھے۔ جنازہ کی تکبیروں کی تعداد۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا سچ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: میں بصرہ میں اسی طرح تکبیریں کہا کرتا تھا جبکہ میں ان پر گورنر تھا۔

(961)۔ وَعَن عَلقَمَةَ وَالْاَسوَدَ اَنَّ ابنَ مَسعُود ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِى الْعِيدَينِ تِسعاً،

اَربَعاً قَبلَ الْقِرَاْءَۃِ ثُمَّ یُکَبِّرُ فَیَرکَعُ ، وَفِی الثَّانِیَۃِ یَقرَأُ فَاِذَا فَرَغَ کَبَّرَ اَربَعاً ، ثُمَّ رَکَعَ رَوَاہُ عَبدُالرَّزَّاقِ وَاِسنَادُہٗ صَحِیحٌ وَرَوَی التِّرمَذِی عَنِ ابنِ مَسعُودٍ نَحوَہٗ [المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:٥٦٨٦ ، ترمذی حدیث رقم:٥٣٦]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود بیان فرماتے ہیں کہ ابن مسعود ؓ عیدین میں نو تکبیریں کہتے تھے۔ چار قرأۃ سے پہلے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں قرأۃ کرتے اور جب قرأۃ سے فارغ ہوجاتے تو چار تکبیریں کہتے۔ پھر رکوع کرتے۔

(962)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ عَبدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا صَلَّی الصُّبحَ مِن غَدَاۃِ عَرفَۃَ یُقبِلُ عَلٰی اَصحَابِہٖ فَیَقُولُ عَلٰی مَکَانِکُم وَیَقُولُ ، اَللّٰہُ اَکبَرُ اَللّٰہُ اَکبَرُ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکبَرُ ، اَللّٰہُ اَکبَرُ وَلِلّٰہِ الحَمدُ فَیُکَبِّرُ مِن غَدَاۃِ عَرفَۃَ اِلٰی صَلَاۃِ العَصرِ مِن آخِرِ اَیَّامِ التَّشرِیقِ رَوَاہُ الدَّارقُطنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:١٧٢١]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حج کے دن صبح کی نماز ادا فرماتے تو اپنے صحابہ کی طرف چہرۂ انور کر لیتے اور فرماتے: اپنی جگہ بیٹھے رہو۔ اور فرماتے: اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تعریف ہے۔ حج کے دن کی صبح سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن کی نمازِ عصر تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔

(963)۔ وَعَنْ اَبِی الْاَسوَدِ قَالَ کَانَ عَبدُ اللّٰہِ ؓ یُکَبِّرُ مِن صَلوٰۃِ الفَجرِ یَومَ عَرفَۃَ اِلٰی صَلوٰۃِ العَصرِ مِن یَومِ النَّحرِ یَقُولُ ، اَللّٰہُ اَکبَرُ اَللّٰہُ اَکبَرُ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکبَرُ ، اَللّٰہُ اَکبَرُ وَلِلّٰہِ الحَمدُ رَوَاہُ ابنُ اَبِی شَیبَۃَ وَاِسنَادُہٗ صَحِیحٌ [المصنف لابن ابی شیبۃ ٧٤/٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ عرفہ کے دن صبح کی نماز سے نحر کے دن عصر کی نماز تک تکبیر پڑھتے تھے، کہتے تھے: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سواء کوئی عبادت کا حق دار نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کے لیے حمد ہے۔

(964)۔ وَعَنْ شَفِیقٍ عَن عَلِیٍّ ؓ اَنَّہٗ کَانَ یُکَبِّرُ بَعدَ صَلوٰۃِ الفَجرِ یَومَ عَرفَۃَ اِلٰی صَلوٰۃِ العَصرِ مِن آخِرِ اَیَّامِ التَّشرِیقِ وَیُکَبِّرُ بَعدَ العَصرِ رَوَاہُ ابنُ اَبِی شَیبَۃَ وَاِسنَادُہٗ صَحِیحٌ

[المصنف لابن ابی شیبۃ ٧٢/٢ ، کتاب الآثار حدیث رقم:٢٠٨]۔

ترجمہ: حضرت شقیق نے حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا ہے کہ آپ حج کے دن صبح کی نماز سے ایامِ تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔ اور اس عصر کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے۔

اَلْاُضْحِیَۃُ الْوَاجِبَۃُ عَلٰی مَنِ اسْتَطَاعَ

طاقت رکھنے والوں پر قربانی کا وجوب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ [الکوثر:٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔ وَقَالَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ [الحج:٣٢] اور فرمایا: جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقوے کی بات ہے۔

(965)۔ عَنْ اَبِی ھُرَیرَۃَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَن کَانَ لَہٗ سَعَۃٌ وَلَم یُضَحِّ فَلَا یَقرَبَنَّ مُصَلَّانَا رَوَاہُ ابنُ مَاجَۃَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:٣١٢٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

(966)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَا عَمِلَ ابنُ آدَمَ مِن عَمَلٍ یَومَ النَّحرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِن اِھرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَأتِی یَومَ القِیَامَۃِ بِقُرُونِھَا وَاَشعَارِھَا وَاَظلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبلَ اَن یَقَعَ بِالاَرضِ فَطِیبُوا بِھَا نَفساً رَوَاہُ التِّرمَذِی وَابنُ مَاجَۃَ [ترمذی حدیث رقم:١٤٩٣، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣١٢٦]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے دن آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو خون بہانے سے زیادہ اللہ کو پیارا ہو۔ اور وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گی۔ اور بے شک خون زمین پر گرنے سے پہلے پہلے اللہ کے ہاں قبولیت پا جاتا ہے اور اس بات سے خوش ہو جاؤ۔

(967)۔ وَعَنْ اِبرَاھِیمَ قَالَ ، اَلاُضحِیَۃُ وَاجِبَۃٌ عَلٰی اَھلِ الاَمصَارِ مَا خَلَا الحَاجَّ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ فِی کِتَابِ الآثَارِ وَ قَالَ وَبِہٖ نَأخُذُ وَھُوَ قَولُ اَبِی حَنِیفَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی [کتاب الآثار حدیث رقم:٧٨٥]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قربانیاں ہر علاقے والوں پر واجب ہیں سوائے حاجیوں کے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اس سے دلیل پکڑتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔

(968)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ، قَالَ رَاَيْتُهٗ وَاضِعاً قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [مسلم حديث رقم: ٥٠٨٧، بخاري حديث رقم: ٥٥٦٥، ترمذي حديث رقم: ١٤٩٤، نسائي حديث رقم: ٤٣٨٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣١٢٠، سنن الدارمي حديث رقم: ١٩٥١، مسند احمد حديث رقم: ١١٩٦٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو چتکبرے، سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دی، انہیں اپنے دستِ اقدس سے ذبح فرمایا اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر کہی۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو ان کے پہلو پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا۔ اور فرمارہے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(969)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ، فَقَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ ثُمَّ سَمّٰى وَكَبَّرَ وَذَبَحَ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَرَوٰى اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ [شرح معاني الآثار للطحاوي ٢/٢٧٦، مسند احمد حديث رقم: ١٥٠٣٢، ابو داؤد حديث رقم: ٢٧٩٥، ترمذي حديث رقم: ١٥٢١، ابن ماجة حديث رقم: ٣١٢١، سنن الدارمي حديث رقم: ١٩٥٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ جب انہیں قبلہ رخ کیا تو فرمایا: میں اپنے چہرے کو اس کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا (آگے پوری آیت)۔ اے اللہ تیری توفیق سے اور تیری خاطر، محمد کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے۔ پھر بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی اور ذبح کردیا۔

(970)۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ [موطا امام محمد صفحة ٢٨٣، مسلم حديث رقم: ٣١٨٥، ابو داؤد حديث رقم: ٢٨٠٨، ترمذي

حديث رقم: ٩٠٤، ١٥٠٢، ابن ماجة حديث رقم: ٣١٣٢]۔ قال الترمذي هذا حديث حسن صحيح، بل عمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبي ﷺ وغيرهم، وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك، والشافعي واحمد واسحاق۔ وقال محمد بهذا نأخذ وهو قول ابي حنيفة والعامة من فقهائنا رحمهم الله۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گائے سات کی طرف سے ہے اور اونٹ سات کی طرف سے ہے۔

(971)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يُّعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٥٠٨٢، ابو داؤد حديث رقم: ٢٧٩٧، نسائي حديث رقم: ٤٣٧٨، ابن ماجة حديث رقم: ٣١٤١]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سال سے کم عمر والا ذبح مت کرو۔ لیکن اگر تمہیں دستیابی مشکل ہو تو چھ ماہ کا دنبہ ذبح کرو۔

(972)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ضَحّٰی خَالِيْ اَبُوْبُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً مِّنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تُصْلِحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰی قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٥٠٦٩، بخاري حديث رقم: ٥٥٥٦، ابو داؤد حديث رقم: ٢٨٠٠، ٢٨٠١، ترمذي حديث رقم: ١٥٠٨]۔

ترجمہ: حضرت براء ؓ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں ابوبردہ نے نماز سے پہلے قربانی کردی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گوشت والی بکری ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس چھ ماہ کا بکرا ہے۔ فرمایا: اسی کو ذبح کردے مگر یہ تیرے سواء کسی کے لیے جائز نہیں۔ پھر فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کردیا اس نے اپنی ذات کے لیے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا بلاشبہ اس کی قربانی مکمل ہوئی اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پہنچ گیا۔

(973)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ، فَقَالَ اَرْبَعاً، اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا، اَلْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

وَالدَّارِمِی [موطا مالك كتاب الضحايا حديث رقم :١، مسند احمد حديث رقم:١٨٥٦٩، ترمذی حديث رقم:١٤٩٧، ابو داؤد حديث رقم :٢٨٠٢، نسائی حديث رقم :٤٣٧٠، ابن ماجة حديث رقم:٣١٤٤، سنن الدارمی حديث رقم:١٩٥٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ قربانی کے لیے کون سے جانور سے بچا جائے۔ تو اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا چار سے۔ لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، کانا جس کا کانا پن واضح ہو، بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور دبلا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(974)۔ وَعَنْ قَتَادَةَ ﷺ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بنِ الْمُسَيِّبِ ، مَاعَضبَاءُ الْاُذُنِ ؟ قَالَ اِذَا كَانَ النِّصفُ فَاَكثَرُ مِن ذٰلِكَ مَقطُوعاً رَوَاهُ الطَّحَاوِی [شرح معانی الآثار للطحاوی ٢/٢٧١]۔

ترجمہ: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن میتب سے کہا کان کٹا جانور کون سا ہے؟ فرمایا جس کا آدھا اور اس سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔

(975)۔ وَعَنْ اِبرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْس بِاِخصَاءِ البَهَائِمِ اِذَا كَانَ يُرَادُ بِهٖ صَلَاحُهَا رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی كِتَابِ الْاٰثَار [كتاب الآثار حديث رقم ٧٩٥ و ابو يوسف فی الآثار حديث رقم :١٠٥٧ و اورده الخوارزمی فی جامع المسانيد ٢/٣٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جانوروں کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس سے ان کی صحت کی درستی کا ارادہ کیا جائے۔

(976)۔ وَعَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ سَائِطٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ضَحّٰی بِكَبشَينِ اَملَحَينِ ذَبَحَ اِحدٰهُمَا عَن نَفسِهٖ وَالْاٰخرُ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّد رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُحَمَّد فِی كِتَابِ الْاٰثَار [كتاب الآثار حديث رقم:٧٨٧ و ابو يوسف فی الآثار حديث رقم:٣٠٧ ، جامع المسانيد ٢/٢٤٥]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سائط فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھے ذبح فرمائے۔ ان میں سے ایک اپنی طرف سے ذبح فرمایا اور دوسرا ہر اس شخص کی طرف سے جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔

(977)۔ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيتُ عَلِياً يُضَحِّی بِكَبشَينِ ، فَقُلتُ لَهٗ مَا هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَوصَانِی اَنْ اُضَحِّیَ عَنهُ فَاَنَا اُضَحِّی عَنهُ رَوَاهُ ابُودَاؤد وَرَوَی التِّرمَذِی

نَحوَهٗ [ابو داؤد حديث رقم: ٢٧٩٠ ، ترمذی حديث رقم:١٤٩٥]۔ قال الترمذی غريب

ترجمہ: حضرت حنش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے عرض کیا یہ کیا ہے؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی طرف سے قربانی دیا کروں۔ اس لیے میں آپ کی طرف سے قربانی دیتا ہوں۔

(978)۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ : اَلْاَضحٰی يَومَانِ بَعدَ يَومِ الْاَضحٰی رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الضحاية باب الضحية عما فی بطن العداة و ذكر ايام الاضحیٰ حديث رقم:١٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قربانی کے دو دن مزید ہوتے ہیں قربانی کے دن کے بعد۔

(979)۔ وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ ﷺ قَالَ : اَلْاَضحٰی يَومَانِ بَعدَ يَومِ الْاَضحٰی رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الضحاية باب الضحية عما فی بطن العداة و ذكر ايام الاضحیٰ حديث رقم:١٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ ان تک حضرت علی بن ابی طالب ﷺ کا فرمان پہنچا ہے کہ: قربانی عید الاضحیٰ کے دو دن بعد تک ہے۔

(980)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ ، اَلذَّبحُ بَعدَ النَّحرِ يَومَانِ رَوَاهُ البَيهَقِی [السنن الكبریٰ للبيهقی ٩/٢٩٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے فرمایا: ذبح نحر کے دن کے بعد دو دن مزید ہے۔

(981)۔ وَعَنْ اَبِی حَنِيفَةَ عَنْ اِبرَاهِيمَ قَالَ الْاَضحٰی ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ ، يَومَانِ بَعدَ يَومِ النَّحرِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِی كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:٧٨٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ قربانی تین دن تک ہوتی ہے۔ نحر کے دن کے بعد مزید دو دن۔

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازوں کی کتاب

بَابُ ثَوَابِ الْمَرَضِ

مریض کے ثواب کا باب

(982)۔ عَنْ يَحيىٰ بنِ سَعِيدٍ قَالَ اِنَّ رَجُلاً جَآءَهُ الْمَوتُ فِى زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيئاً لَهٗ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَيحَكَ مَا يُدرِيكَ اَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنهُ مِن سَيِّئَاتِهٖ رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك ، كتاب العين حديث رقم:٨]۔

ترجمہ: حضرت یحیٰی بن سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کو موت آئی۔ کسی نے کہا بڑا خوش قسمت ہے مرگیا ہے اور کسی مرض میں مبتلا نہیں ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے۔ تجھے کیا خبر کہ اگر اللہ اسے مرض میں مبتلا کرتا تو اس کے گناہ معاف کر دیتا۔

(983)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُ الْعَبدِ وَلَم يَكُنْ لَهٗ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ، اِبتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنهُ رَوَاهُ اَحمَدُ [مسند احمد حديث رقم:٢٥٢٩٠]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور انہیں مٹانے والا کوئی عمل نہیں ہوتا تو اللہ اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ انہیں معاف کرے۔

(984)۔ وَعَن مُحَمَّد بنِ خَالِدٍ عَن اَبِيهِ عَن جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنزِلَةٌ لَم يَبلُغهَا بِعَمَلِهٖ ، اِبتَلَاهُ اللّٰهُ فِى جَسَدِهٖ اَو فِى مَالِهٖ اَو فِى وَلَدِهٖ ، ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلىٰ ذٰلِكَ حَتّىٰ يُبَلِّغَهُ الْمَنزِلَةَ الَّتِى سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحمَدُ وَ اَبُودَاوٗد [مسند احمد حديث رقم:٢٢٤٠١ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٠٩٠]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت محمد بن خالد اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندے کے لیے اللہ کی طرف سے ایک منزل مقرر ہو جاتی ہے جس تک وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسے جسمانی تکلیف میں یا مالی مشکل میں یا اولاد کی پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھر اسے اس پر صبر دیتا ہے حتیٰ کہ اسے اس منزل تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے لیے مقرر ہوئی ہوتی ہے۔

(985)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوَدُّ اَهلُ الْعَافِيَةِ يَومَ القِيَامَةِ حِينَ يُعْطىٰ اَهلُ البَلَاءِ الثَّوَابَ لَو اَنَّ جُلُودَهُم كَانَتْ قُرِضَتْ فِى الدُّنيَا بِالمَقَارِيضِ رَوَاهُ التِّرمَذِى [ترمذى حديث رقم:٢٤٠٢]۔ وقال غريب

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب دکھیوں کو اجر دیا جائے گا تو سکھی لوگ اس بات کی خواہش کریں گے کہ کاش ان کے جسموں کو دنیا میں قینچیوں کے ساتھ چیرا گیا ہوتا۔

(986)۔ وَعَنْ عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلْتَ عَلىٰ مَرِيضٍ فَمُرْهُ يَدْعُولَكَ فَاِنَّ دُعَآءَهٗ كَدُعَاءِ الْمَلٰئِكَةِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٤٤١]۔ مرسل صحيح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو کسی مریض کے پاس جائے تو اسے کہہ وہ تیرے لیے دعا کرے۔ بے شک اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔

عِيَادَةُ الْمَرِيضِ

مریض کی عیادت

(987)۔ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا لَقِيتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٦٥١ ، نسائى حديث رقم:١٩٣٨، ابن ماجة حديث رقم:١٤٣٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر سات حق ہیں۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟ فرمایا: جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کہہ، جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر، جب وہ تجھ سے بھلائی چاہے تو تو اس کی بھلائی کر، جب وہ چھینک لے اور الحمدللہ پڑھے تو تو جواب دے، جب وہ بیمار پڑے تو تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے تو تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

(988)۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٦٥٥١، ترمذي حديث رقم: ٩٦٧، مسند احمد حديث رقم: ٢٢٤٦٩]۔

ترجمہ: حضرت ثوبان ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی مسلمان کی عیادت اس کا کوئی مسلمان بھائی کرتا ہے تو وہ جنت کے خوشے میں رہتا ہے حتیٰ کہ واپس آ جائے۔

(989)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهٗ، يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٦٥٥٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابنِ آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی، تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔

(990)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ، ثُمَّ قَالَ، اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٥٧٠٧، بخاري، حديث رقم: ٥٦٧٥، ابو داؤد حديث رقم: ٣٨٩٠، ترمذي حديث رقم: ٩٧٣، ابن ماجة حديث رقم: ١٦١٩، مسند احمد حديث رقم: ٥٦٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی انسان بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر دایاں ہاتھ پھیرتے۔ پھر فرماتے، اے تمام انسانوں کے رب بیماری کو لے جا اور شفا دے، تو شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سواء کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا دے جو بیماری کا نشان بھی نہ چھوڑے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

موت کے ذکر کا باب

(991)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٧٢٢٩، ابو داؤد حديث رقم: ٣١١٣، ابن ماجة حديث رقم: ٤١٦٧، مسند احمد حديث رقم: ١٤١٣٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے وصال شریف سے تین دن پہلے سنا: تم میں سے کوئی شخص اللہ سے حسن ظن کے سواء ہرگز نہ مرے۔

(992)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، اَلْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذي حديث رقم: ٢٣٠٧، نسائي حديث رقم: ١٨٢٤، ابن ماجة حديث رقم: ٤٢٥٨، مسند احمد حديث رقم: ٧٩٤٤]۔ قال الترمذي حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لذتوں کو تباہ کرنے والی کو کثرت سے یاد کیا کرو یعنی موت کو۔

(993)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ١٤٥٧٦]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موت کی تمنا ہرگز نہ کرو۔ بے شک جان کنی کا موقع بڑا سخت ہے۔ یہ بڑے نصیب کی بات ہے کہ بندے کی عمر زیادہ ہو اور اللہ عز وجل اسے اطاعت کی طرف راغب رہنے کی توفیق دے۔

مَا يُقَالُ عِندَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

جس پر موت کا وقت آجائے اس کے پاس کیا کہا جائے

(994)۔ عَنْ اَبِی سَعِيدٍ وَاَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢١٢٣، ترمذی حديث رقم:٩٧٦، ابو داؤد حديث رقم:٣١١٧، نسائی حديث رقم:١٨٢٦، ابن ماجة حديث رقم:١٤٤٥، مسند احمد حديث رقم:١٠٩٩٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کیا کرو۔

(995)۔ وَعَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٣١١٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ فرماتے ہیں کہ جس کے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہوئے۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔

(996)۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، اِقْرَؤُا سُورَةَ يٰسٓ عَلٰی مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٢١، ابن ماجة حديث رقم:١٤٤٨، مسند احمد حديث رقم:٢٠٣٢٥]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مرنے والوں پر سورۃ یاسین پڑھا کرو۔

قُبْلَةُ الْمَيِّتِ

میت کا بوسہ

(997)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِی، حَتّٰی سَالَ دُمُوعُ النَّبِیِّ ﷺ عَلٰی وَجْهِ عُثْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِی

وَاَبُودَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٦٣، ترمذی حديث رقم:٩٨٩، ابن ماجة حديث رقم:١٤٥٦، مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٢٠]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو بوسہ دیا جب کہ وہ فوت ہو چکے تھے اور آپ ﷺ رو رہے تھے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے آنسو عثمان کے چہرے پر بہنے لگے۔

(998)۔ وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:٩٨٩، ابو داؤد حديث رقم:٣١٦٣، ابن ماجة حديث رقم:١٤٥٧، مسند احمد حديث رقم:٢٤٣٣٢]۔ قال الترمذی حسن صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر ﷺ نے نبی کریم ﷺ کو بوسہ دیا جب کہ آپ ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِينِهٖ

میت کو غسل اور کفن دینے کا باب

(999)۔ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ اِبْنَتَهٗ، فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثاً اَوْ خَمْساً اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، اِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِی الْآخِرَةِ كَافُوراً اَوْ شَيْئاً مِنْ كَافُورٍ، فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِی، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ، فَاَلْقٰی اِلَيْنَا حَقْوَهٗ، فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِی رِوَايَةٍ اَغْسِلْنَهَا وِتْراً، ثَلَاثاً اَوْ خَمْساً اَوْ سَبْعاً وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٢١٧٤، بخاری حديث رقم:١٢٦٣، ابو داؤد حديث رقم:٣١٤٥، نسائی حديث رقم:١٨٨١]۔

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ ﷺ کی شہزادی رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہے تھے۔ فرمایا: اسے تین مرتبہ غسل دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی بہاؤ۔ مناسب سمجھو تو پانی اور بیری کا استعمال کرو۔ آخر میں کافور یا کافور جیسی کوئی چیز لگا دو۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع کر دی۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنا تہبند شریف پھینکا اور فرمایا اسے زیر جامہ کے طور پر پہناؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اسے طاق تعداد میں غسل دیں، تین، پانچ یا

سات مرتبہ۔اس کے دائیں اعضاء اور وضو کے اعضاء سے شروع کرو۔

(1000)۔وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِي كَمْ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَتْ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢١٨٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔میں نے ان سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟ فرمایا تین سوتی کپڑوں میں۔

(1001)۔وَعَنْ سَمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ قَمِيصٍ وَاِزَارٍ وَلِفَافَةٍ رَوَاهُ عَدِي فِي الْكَامِلِ [ابن عدى ٤٧/٧]۔ الحديث ضعيف وله شواهد صحيحة

ترجمہ: حضرت سماک ؓ حضرت جابر بن سمرہ ؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔قمیض،ازار اور لفافے میں۔

(1002)۔ وَعَنْ لَيْلَىٰ بِنْتِ قَانِفِ الثَّقَفِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ اُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ اَوَّلُ مَا اَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحَقْوَةَ، ثُمَّ الدِّرْعَ، ثُمَّ الْخِمَارَ، ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ، ثُمَّ اُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخِرِ، قَالَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْباً ثَوْباً رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَفِي اِسْنَادِهِ مَقَالٌ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٥٧]۔ صحيح وله شواهد بالفاظ مختلفة

ترجمہ: حضرت لیلیٰ بن قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی شہزادی ام کلثوم کو ان کی وفات پر غسل دیا۔سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے مجھے ازار عطا فرمایا۔پھر چادر، پھر دوپٹہ، پھر لفافہ، پھر ایک اور کپڑے میں انہیں لپیٹا گیا۔فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دروازے کے پاس تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے پاس ان کا کفن تھا اور آپ ایک ایک کپڑا کر کے پکڑا رہے تھے۔

(1003)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُغَالُوا فِي الْكَفَنِ فَاِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيعاً رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٣١٥٤]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کفن میں فضول خرچی مت کرو کیونکہ مہنگا کفن بہت جلد چھینا جاتا ہے۔

(1004)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ، فَاِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالتِّرْمَذِي [ابو داؤد حديث رقم:٣٨٧٨، ترمذى حديث رقم:٩٩٤، نسائى حديث رقم:١٨٩٦، ابن ماجة حديث رقم:١٤٧٢، مسند احمد حديث رقم:٢٢٢٣]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو یہ تمہارے بہترین کپڑوں میں سے ہیں۔انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں سے بہترین اثمد ہے یہ بالوں کو اگاتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

(1005)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلَىٰ اُحُدٍ اَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدَ وَالْجُلُودَ وَاَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَاءِ هِمْ وَثِيَابِهِمْ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِي وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٣٤، ابن ماجة حديث رقم:١٥١٥، بخارى حديث رقم:١٣٤٦، ١٣٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان پر سے ہتھیار اور حفاظتی چمڑا اتار دیا جائے اور ان کو خون اور کپڑوں سمیت دفن کر دیا جائے۔

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ

جنازے کے ساتھ چلنے کا باب

(1006)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ سِوَىٰ ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢١٨٦، بخارى حديث رقم:١٣١٥، ابو داؤد حديث رقم:٣١٨١، ترمذى حديث رقم:١٠١٥، نسائى حديث رقم:١٩١٠، ابن ماجة حديث رقم:١٤٧٧، مسند احمد حديث رقم:٧٢٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازے کے ساتھ جلدی کرو۔اگر وہ نیک تھا تو تم نے اسے اچھی جگہ پہنچانا ہے۔اگر اس کے علاوہ تھا تو وہ شر ہے اسے تم نے اپنی گردنوں سے اتارنا ہوتا ہے۔

(1007)۔ وَعَنْ طَاوُسٍ قَالَ مَا مَشَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّىٰ مَاتَ اِلَّا خَلْفَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ صَحِيحٌ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٦٢٦٢]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات پانے تک جنازے کے پیچھے ہی چلا کرتے تھے۔

(1008)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ ، وَلَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:١٠١١، ابو داؤد حديث رقم:٣١٨٤، ابن ماجة حديث رقم:١٤٨٤، مسند احمد حديث رقم:٣٩٣٨]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے چلا جاتا ہے، جنازہ پیچھے نہیں چلتا، جو جنازے سے آگے چلا وہ جنازے کے ساتھ نہیں ہے۔

(1009)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا كَانَ مَعَهَا نِسَاءٌ اَخَذَ بِيَدِيْ فَتَقَدَّمْنَا نَمْشِيْ اَمَامَهَا ، فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَاءٌ مَشَيْنَا خَلْفَهَا رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٣١٣/١]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر جنازے کے ساتھ عورتیں آجائیں تو حضرت اسود میرا ہاتھ پکڑ لیتے اور ہم بڑھ کر اس کے آگے چلنے لگتے اور جب اس کے ساتھ عورتیں نہ ہوتیں تو ہم اس کے پیچھے چلتے تھے۔

(1010)۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ السَّيْرَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٣١٣/١]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جنازے کے آگے چلنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(1011)۔ وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ؓ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ كُلِّهَا ، فَاِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ ، ثُمَّ اِنْ شَاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَاِنْ شَاءَ فَلْيَدَعْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ مُرْسَلٌ جَيِّدٌ [ابن ماجة حديث رقم:١٤٧٨، مسند ابی داؤد الطيالسی حديث رقم:٣٣٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوعبیدہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا۔ جو جنازے کے ساتھ چلے تو اسے چاہیے کہ چارپائی کو تمام اطراف سے کندھا دے۔ یہ سنت ہے پھر اگر چاہے تو مزید اٹھا کر ثواب حاصل کرلے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

(1012)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ حَمْلُ الْجَنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ الْاَرْبَعِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [کتاب الآثار حديث رقم:٢٣٣، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٦٥١٧، مسند امام اعظم حديث رقم:٧٦١]۔ الحديث صحيح وعليه العمل

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ جنازے کو چارپائی کی چاروں اطراف سے اٹھانا سنت ہے۔

بَابُ صِفَةِ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ

جنازے کا طریقہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا [التوبة : ٨٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: منافقوں میں سے کسی ایک پر بھی کبھی نماز نہ پڑھیں۔

(1013)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعٰى لِلنَّجَاشِيِّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٢٢٠٤، بخاری حديث رقم:١٣٣٣، ابو داؤد حديث رقم:٣٢٠٤، نسائی حديث رقم:١٩٧١، ترمذی حديث رقم:١٠٢٢، ابن ماجة حديث رقم:١٥٣٤، مؤطا مالك، كتاب الجنائز:١٤، مسند احمد حديث رقم:٧٧٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ جس دن نجاشی فوت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی وفات کا اعلان کرایا اور صحابہ کے ساتھ جنازہ گاہ کی طرف نکلے ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں ادا فرمائیں۔

(1014)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ كُشِفَ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَنْ سَرِيْرِ النَّجَاشِيِّ حَتّٰى رَاٰهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ ؓ وَلَا نَظُنُّ اِلَّا اَنَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ [مسند احمد حديث رقم:٢٠٠٢٧، صحيح ابن حبان حديث رقم:٣١٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے نجاشی کی چارپائی بے حجاب کر دی گئی تھی حتیٰ کہ آپ ﷺ اسے دیکھ رہے تھے اور آپ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمران بن حصین ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں یقین تھا کہ وہ آپ کے سامنے تھا۔

(1015)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ الْمُؤَذِّنِ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُوْ شُرَيْحَةَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا فَقُلْنَا مَا هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٣١٨/١]۔

ترجمہ: حضرت سلمان موذن فرماتے ہیں کہ ابوشریحہ فوت ہو گئے اور ان کی نماز جنازہ زید بن ارقم نے پڑھائی۔ آپ نے ان پر چار تکبیریں پڑھیں۔ ہم نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(1016)- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ آخِرُ مَا كَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْجَنَائِزِ اَرْبَعُ تَكْبِيْرَاتٍ وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَرْبَعاً وَكَبَّرَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى عُمَرَ اَرْبَعاً وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيٍّ اَرْبَعاً وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ اَرْبَعاً وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى آدَمَ اَرْبَعاً رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ سُنَنِهٖ وَالطَّبْرَانِيُّ [المستدرك حديث رقم: ١٤٥٥، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٣٧/٤، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم: ١١٤٩٥]- ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سب سے آخر میں جنازوں پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت عمر ؓ نے ابوبکر ؓ پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت ابن عمر ؓ نے حضرت عمر ؓ پر چار تکبیریں پڑھیں۔ حضرت حسن بن علی ؓ نے حضرت علی ؓ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت حسین بن علی ؓ نے حضرت حسن بن علی ؓ پر چار تکبیریں پڑھیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں پڑھیں۔

(1017)- وَعَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ؓ جَمَعَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَاَلَهُمْ عَنِ التَّكْبِيْرِ، قَالَ لَهُمُ انْظُرُوْا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدُوْهُ قَدْ كَبَّرَ اَرْبَعاً حَتّٰى قُبِضَ، قَالَ عُمَرُ فَكَبِّرُوْا اَرْبَعاً رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِيْ مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ١٠٢]- فيه احاديث كثيرة صحيحة

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ حضرت حماد سے وہ حضرت ابراہیم سے وہ ایک سے زیادہ لوگوں سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کو جمع کیا۔ اوران سے تکبیروں کے بارے میں پوچھا اوران سے فرمایا کہ آخری جنازے پر غور کرو جس پر نبی کریم ﷺ نے تکبیریں پڑھیں۔ طے یہ پایا کہ آپ ﷺ نے چار تکبیریں پڑھی تھیں۔ حتیٰ کہ وصال شریف ہوگیا۔ حضرت عمر نے فرمایا بس چار تکبیریں کہا کرو۔

(1018)- وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ؓ كَانَ لَا يَقْرَاُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك، باب ما يقول المصلى على الجنازة:١٩]- صحيح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز جنازہ میں تلاوت نہیں کرتے تھے۔

(1019)- وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ ؓ كَيْفَ يُصَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ: اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ، اَتَّبِعُهَا مِنْ اَهْلِهَا فَاِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ

وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ، ثُمَّ قُلْتُ، اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ اَلدُّعَاءَ اِلٰى آخِرِهٖ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَمَالِكٌ [موطا امام محمد صفحة ١٦٨، موطا مالك، باب ما يقول المصلى على الجنازة:١٧]- الحديث صحيح

ترجمہ: امام مالک علیہ الرحمہ نے حضرت سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت فرمایا ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے پوچھا کہ جنازے پر نماز کیسے پڑھیں۔ فرمایا: اللہ کی قسم میں تجھے بتاتا ہوں۔ (میرا معمول یہ ہے کہ) میں اس کے گھر سے اس کے ساتھ چلتا ہوں۔ جب رکھ دیا جاتا ہے تو تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمد کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا ہوں۔ پھر کہتا ہوں اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ آگے پوری دعا۔

(1020)- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ وَصَحَّحَهٗ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ آخَرَ [مستدرك حاكم حديث رقم: ١٣٥٧، مسند احمد حديث رقم: ٨٨٣٠، ابو داؤد حديث رقم: ٣٢٠١، ترمذى حديث رقم: ١٠٢٤، ابن ماجة حديث رقم: ١٤٩٨]- وافقه الذهبي وصححه الترمذي

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازے پر دعا فرماتے تو پڑھتے: اے اللہ ہمارے زندہ کو بخش دے اور ہمارے مردہ کو بخش دے اور ہمارے حاضر کو بخش دے اور ہمارے غائب کو بخش دے اور ہمارے چھوٹے کو بخش دے اور ہمارے بڑے کو بخش دے اور ہمارے مرد کو بخش دے اور ہماری عورت کو بخش دے۔ اے اللہ، تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے۔

(1021)- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهٗ شَيْءٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٥١٧]-

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کا کوئی ثواب نہیں۔

(1022)- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢١٩٩، ابن ماجة حديث رقم:١٤٨٩، ابو داؤد حديث رقم:٣١٧٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان آدمی فوت ہوتا ہے اور اس کے جنازہ کے لیے چالیس آدمی کھڑے ہوتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، اللہ ان کی شفاعت ضرور قبول فرماتا ہے۔

(1923)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوا عَلَيهَا خيراً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوا عَلَيهَا شَرّاً فَقَالَ وَجَبَتْ، فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْراً فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرّاً فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَفِي رِوَايَةٍ، اَلْمُؤْمِنُونَ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ [مسلم حديث رقم:٢٢٠١، بخاری حديث رقم:١٣٦٧، ابن ماجة حديث رقم:١٤٩١]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو اسے اچھے لفظوں سے یاد کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ کے پاس سے گزرے تو اس کی برائی بیان کی۔ فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا، کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس پر جنت واجب ہوگئی اور جس کا تم نے شر بیان کیا اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ مومن زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

(1024)۔ وَعَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ؟ قَالَ وَاثْنَانِ، ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:١٣٦٨، ترمذی حديث رقم:١٠٥٩، نسائی حديث رقم:١٩٣٤، مسند احمد حديث رقم:١٤٠]۔

ترجمہ: حضرت عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کی اچھائی چار آدمی بیان کریں اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں تو پھر؟ فرمایا تین بھی۔ ہم نے عرض کیا اگر دو آدمی ہوں تو پھر؟ فرمایا دو بھی۔ پھر ہم نے صرف ایک آدمی کے بارے میں آپ سے عرض نہیں کیا۔

(1025)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اُذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِي [ترمذی حديث رقم:١٠١٩، ابو داؤد حديث

رقم:٤٩٠٠، المعجم الكبير للطبراني حديث رقم:١٣٤٢٣]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو۔ اور ان کی خطاؤں کے بارے میں زبان بند رکھو۔

(1026)۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِي اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ قَدِ اتَّفَقَا جَمِيعاً عَلٰى اِخْرَاجِهٖ [مستدرك حاكم حديث رقم:١٣٨٣]۔ وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جُہنی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُحد کے شہیدوں پر نمازِ جنازہ پڑھی جس طرح عام میت پر نماز پڑھتے تھے۔

(1027)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَآءَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣١٩٩، ابن ماجة حديث رقم:١٤٩٧]۔ صححه ابن حبان

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میت پر نمازِ جنازہ پڑھ چکو تو اس کیلئے خصوصی دعا کیا کرو۔

(1028)۔ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ الْاَنْصَارِي اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَآءِ مَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهٗ، فَقَالَ اِنِّي لَا اُرٰى طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيْهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِي بِهٖ وَعَجِّلُوا، فَلَمْ يَبْلُغِ النَّبِيُّ ﷺ بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَكَانَ قَالَ لِاَهْلِهٖ لَمَّا دَخَلَ اللَّيْلُ اِذَا مِتُّ فَادْفِنُوْنِي وَلَا تَدْعُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنِّي اَخَافُ عَلَيْهِ يَهُوْداً اَنْ يُّصَابَ بِسَبَبِي، فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ اَصْبَحَ، فَجَآءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى قَبْرِهٖ فَصَفَّ النَّاسُ مَعَهٗ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَلْقِ طَلْحَةَ يَضْحَكُ اِلَيْكَ وَتَضْحَكُ اِلَيْهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِي [المعجم الكبير للطبراني حديث رقم:٣٤٧٣، مجمع الزوائد حديث رقم:٤١٩٤ وقال اسناده حسن]۔

ترجمہ: حضرت حسین بن وحوح انصاری فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن براء بیمار ہوگئے۔ نبی کریم ﷺ ان کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے آئے۔ فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار صاف دکھائے جا رہے ہیں۔ اس کے بارے میں مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ نبی کریم ﷺ ابھی تک بنی سالم بن عوف کے گھر تک نہیں پہنچے تھے کہ ان کا وصال ہو گیا۔ وہ اپنے گھر والوں کو کہہ گئے تھے کہ اگر رات ہوجائے اور مجھے موت آجائے تو مجھے دفن کر دینا اور رسول اللہ ﷺ کو مت بلانا۔ مجھے ڈر ہے کہ میری وجہ سے انہیں یہودی کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ کو خبر دی

گئی۔ آپ ﷺ تشریف لائے حتیٰ کہ ان کی قبر پر پہنچے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ صفیں بنائیں۔ پھر (نماز جنازہ کے بعد) آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ طلحہ تیرے پاس ہنستا ہوا جائے اور تو اس کا ہنس کر استقبال فرما۔

(1029)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٧٢٧]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے بس میں ہو کہ اپنے بھائی کو فائدہ پہنچائے اسے چاہیے کہ اسے ضرور فائدہ پہنچائے۔

عَجُوبَةُ الرَّوَافِضِ: عَنْ يُونُسَ بنِ يَعقُوبَ قَالَ سَأَلتُ اَبَا عَبدِ اللّٰهِ عَلَيهِ السَّلَامُ عَنِ الجَنَازَةِ اَيُصَلّٰى عَلَيهَا عَلٰى غَيرِ وُضُوءٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّمَا هُوَ تَكبِيرٌ وَتَحمِيدٌ وَتَسبِيحٌ وَتَهلِيلٌ كَمَا تُكَبِّرُ وَتُسَبِّحُ فِي بَيتِكَ عَلٰى غَيرِ وُضُوءٍ رَوَاهُ فِي فُرُوعِ الكَافِي [الفروع من الكافي حديث رقم:٤٤٦٩] وَبِهٖ قَالَ الخُمَينِي فِي تَوضِيحِ المَسَائِلِ وَالمَقبُولُ فِي تُحفَةِ العَوَامِ

روافض کی عجیب بات: یونس بن یعقوب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے جنازے کے بارے میں پوچھا۔ کیا اس پر وضو کے بغیر نماز پڑھی جائے؟ فرمایا ہاں۔ یہ محض تکبیر، حمد، تسبیح اور تہلیل ہی تو ہوتی ہے، جیسا کہ تم اپنے گھر میں وضو کے بغیر تکبیر و تسبیح کرتے رہتے ہو۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میّت کو دفن کرنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ [عبس:٢١] وَقَالَ البُخَارِي قبرته اي دفنته اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر اسے موت دی تو اس کی قبر بنائی۔ (امام بخاری فرماتے ہیں کہ قبر بنانے سے مراد دفن کرنا ہوتی ہے۔) وَقَالَ تَعَالٰى اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّ اَمْوَاتًا [المرسلت:٢٥،٢٦] وَقَالَ البُخَارِيُّ كِفَاتًا يَكُوْنُوْنَ فِيْهَا اَحْيَاءً وَيُدْفَنُوْنَ فِيْهَا اَمْوَاتًا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ (امام بخاری فرماتے ہیں کہ کفاتا سے مراد یہ ہے کہ لوگ اس پر زندہ رہتے ہیں اور موت کے بعد اسی میں دفن ہوتے ہیں)۔

(1030)۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ ؓ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، اَلْحِدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٢٤٠، نسائي حديث رقم:٢٠٠٧، ابن ماجة حديث رقم:١٥٥٦]۔

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے اپنے اس مرض کے دوران جس میں آپ کی وفات ہوئی فرمایا: میرے لیے لحد بنانا اور مجھ پر اینٹیں نصب کرنا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا گیا۔

(1031)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَة و قَالَ التِّرْمَذِي وَقَد رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُلْقٰى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِي الْقَبْرِ شَيْءٌ [ابو داؤد حديث رقم:٣٢٠٨، ترمذي حديث رقم:١٠٤٨، نسائي حديث رقم:٢٠٠٩، ابن ماجة حديث رقم:١٥٥٤]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لحد ہمارا طریقہ ہے اور چیری ہوئی قبر دوسروں کا طریقہ ہے، حضرت ابن عباس قبر میں میت کے نیچے کوئی چیز رکھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(1032)۔ وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ اَنَّهُ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّمًا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم:١٣٩٠]۔

ترجمہ: حضرت سفیان تمار فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی قبر انور کو بلند دیکھا۔

(1033)۔ وَعَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ فَرَاَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَبْرَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مُسَنَّمَةً رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ [ابن ابي شيبة ٣/٢١٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اس کمرے میں داخل ہوا جس میں نبی کریم ﷺ کی قبر انور ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی قبر شریف اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کو بلند دیکھا۔

(1034)۔ وَعَنْ اَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ، اُلْحِدَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَاُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَنُصِبَ عَلَيْهِ اللَّبِنُ نَصْبًا رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ١٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: نبی کریم ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی اور آپ ﷺ کو قبلہ کی جانب سے لیا گیا اور لحد پر اینٹیں اچھی طرح نصب کر دی گئیں۔

(1035)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا وَضَعتُم مَوتَاكُم فِي الْقُبُورِ فَقُولُوا بِسمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوٗد [مسند احمد حديث رقم:٤٨١١، ابو داؤد حديث رقم:٣٢١٣، ترمذی حديث رقم:١٠٤٦، ابن ماجة حديث رقم:١٥٥٠]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اپنے مردوں کو قبروں میں رکھو تو کہو اللہ کے نام سے اور رسول اللہ کی ملت پر۔

(1036)۔ وَعَن جَعفَرِ بنِ مُحَمَّد عَن اَبِيهِ مُرسَلاً اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيعاً وَاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰى قَبرِ ابنِهٖ اِبرَاهِيمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ الْحُصبَاءَ رَوَاهُ فِي شَرحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حديث رقم:١٥١٥]۔

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے صحابی کا نام لیے بغیر روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میت پر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ مٹی ڈالی اور اپنے شہزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبرِ انور پر پانی چھڑکا اور اس پر سنگریزے رکھے۔

(1037)۔ وَعَن اَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ، ثُمَّ اَتَى الْقَبرَ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِن قِبَلِ رَأسِهٖ ثَلَاثاً رَوَاهُ اِبنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٥٦٥]۔ اسناده جيّد

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازے پر نماز پڑھی، پھر قبر پر تشریف لائے اور اس پر سر کی طرف سے تین بار مٹی ڈالی۔

(1038)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبرَيْنِ، فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِن كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ بَلٰى اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسعٰى بِالنَّمِيمَةِ وَاَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَستَتِرُ مِن بَولِهٖ، قَالَ ثُمَّ اَخَذَ عُوداً رَطباً فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنهُمَا عَلٰى قَبرٍ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنهُمَا مَا لَم يَيْبَسَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٧٧، بخاری حديث رقم:٢١٨، ترمذی حديث رقم:٧٠، نسائی حديث رقم:٢٠٦٨، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ انہیں کسی بڑی بات پر عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں۔ ان میں سے ایک چغلی کی کوشش میں رہتا تھا۔ اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سبز ٹہنی کو پکڑا اور اسکے دو ٹکڑے کیے پھر ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک قبر پر رکھ دیا۔ پھر فرمایا امید ہے جب تک یہ سوکھیں گی نہیں ان پر عذاب میں کمی رہے گی۔

(1039)۔ وَعَن عَمرِو بنِ العَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِابنِهٖ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ المَوتِ، فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَاِذَا دَفَنتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ اَقِيمُوا حَولَ قَبرِي قَدرَ مَا تُنحَرُ جَزُورٌ، وَيُقسَمُ لَحمُهَا، حَتّٰى اَستَأنِسَ بِكُم وَاَنظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّي رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:٣٢١]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے جب کہ آپ پر وفات کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ فرمایا جب مجھے موت آ جائے تو میرے ساتھ بین کرنے والیاں اور آگ لے کر مت جانا۔ جب تم لوگ مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر خوب مٹی ڈالنا۔ پھر میری قبر کے ارد گرد کھڑے ہو جانا، اتنی دیر جتنی دیر میں اونٹ ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ تم لوگوں سے اُنس حاصل کروں اور دیکھوں کہ میں اللہ کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(1040)۔ وَعَن عُثمَانَ ابنِ عَفَّان رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِن دَفنِ المَيِّتِ وَقَفَ عَلَيهِ، فَقَالَ اَستَغفِرُوا لِاَخِيكُم وَاسأَلُوا لَهُ التَّثبِيتَ فَاِنَّهُ الْآنَ يُسئَلُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِي [ابو داؤد حديث رقم:٣٢٢١]۔ سنده صحيح

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تھے تو قبر پر ٹھہر جاتے تھے۔ فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اب اس پر سوال کیے جا رہے ہیں۔

(1041)۔ وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ سَمِعتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُم فَلَا تَحبِسُوهُ وَاَسرِعُوا بِهٖ اِلٰى قَبرِهٖ وَلْيُقرَأ عِندَ رَأسِهٖ فَاتِحَةُ البَقَرَةِ وَعِندَ رِجلَيهِ بِخَاتِمَةِ البَقَرَةِ رَوَاهُ البَيهَقِي فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ وَالطَّبَرَانِي فِي الكَبِيرِ [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:٩٢٩٤، المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم:١٣٤٣٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے روکے مت رکھو اور اسے اس کی قبر کی طرف جلدی لے جاؤ۔ اس کے سر کے پاس سورۃ بقرۃ کے ابتدائی الفاظ اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرۃ کے آخری الفاظ پڑھے جائیں۔

(1042)۔ وَرَوَى ابنُ القَيِّمِ فِي كِتَابِ الرُّوحِ اَنَّ الْاَنصَارَ كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ

اخْتَلَفُوا اِلٰى قَبْرِهٖ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ عِنْدَهٗ [كتاب الروح لابن قيم صفحة ٢٠]۔

ترجمہ: امام ابن قیم علیہ الرحمۃ نے کتاب الروح میں نقل فرمایا ہے کہ انصار کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی فوت ہوجاتا تو اس کی قبر کے اردگرد کھڑے ہوکر اس کے پاس قرآن پڑھتے تھے۔

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میّت پر رونے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ [البقرة:١٥٦-١٥٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ و قَالَ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ [البقرة:١٩٥] اور فرمایا: اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت پڑو۔ وقَالَ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ [البقرة:٤٥] اور فرمایا: صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو۔

(1043)۔ عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَبِىْ سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ ؓ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ، اِنَّهَا رَحْمَةٌ ، ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى ، فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حديث رقم:٦٠٢٥، بخارى حديث رقم:١٣٠٣، ابو داود حديث رقم:٣١٢٦، ابن ماجة حديث رقم:١٥٨٩، مسند احمد حديث رقم:١٣٠١٩]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ابو سیف القین کے گھر داخل ہوئے جو حضرت شہزادہ ابراہیم ؓ کی دایہ کے شوہر تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم کو گود میں لیا، انہیں چوما اور سونگھا۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر ہم آپ ﷺ کے ساتھ ابو سیف کے گھر گئے۔ اس وقت حضرت سیدنا ابراہیم حالتِ نزع میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا یارسول اللہ آپ بھی؟ فرمایا اے ابن عوف یہ رحمت ہے۔ اب آپ ﷺ نے ایک بات بھی فرمائی کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے۔ اس

کے باوجود ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اے ابراہیم ہم تیرے بچھڑنے سے غمگین ہیں۔

(1044)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حديث رقم:٢٨٥، بخارى حديث رقم:١٢٩٧، ترمذى حديث رقم:٩٩٩، نسائى حديث رقم:١٨٦٢، ابن ماجة حديث رقم:١٥٨٤، مسند احمد حديث رقم:٤١١٠]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رخساروں کو پیٹا اور کپڑوں کو پھاڑا اور جاہلانہ چیخ پکار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

(1045)۔ وَعَنْ اَبِىْ مَالِكِ الْاَشْعَرِىِّ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ فِىْ اُمَّتِىْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ ، اَلْفَخْرُ فِى الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِى الْاَنْسَابِ وَ الْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ ، وَ قَالَ ، اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٢١٦٠، مسند احمد حديث رقم:٢٢٩٦٩]۔

ترجمہ: حضرت ابی مالک اشعری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار کام جہالت کے لیے میری امت میں جاری رہیں گے وہ انہیں ترک نہیں کریں گے۔ خاندان پر فخر، دوسرے کے نسب پر طعن، ستاروں کی چال سے بارش کی توقع رکھنا اور نوحہ کرنا۔ اور فرمایا: بین کرنے والی عورت جب اپنی موت سے پہلے پہلے توبہ نہیں کرتی تو قیامت کے دن گندھک کی چادر اور خارش کی قمیص میں ملبوس ہوگی۔

(1046)۔ وَعَنْ عَلِىٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ اَبَوَيْهِ النَّارَ ، فَقَالَ اَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجُرُّهُمَا بِسُرُرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٦٠٨]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچا بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب وہ اس کے ماں باپ کو دوزخ میں ڈالے گا۔ اللہ فرمائے گا اے اپنے رب سے جھگڑا کرنے والے چھوٹے اپنے ماں باپ کو جنت میں داخل کر۔ وہ انہیں اپنی ناف سے گھسیٹے گا حتی کہ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔

(1047)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِى وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۱۰۷۳، ابن ماجة حدیث رقم:۱۶۰۲]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میت والے کے ہاں تعزیت کی اسے اس کے برابر اجر ملے گا۔

اَلتَّائِيْدُ مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ الْبَلَآءَ وَالصَّبْرَ يَسْتَبِقَانِ الْمُؤْمِنَ فَيَاْتِيْهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ صَبُوْرٌ، وَاِنَّ الْجَزَعَ وَالْبَلَاءَ يَسْتَبِقَانِ اِلَى الْكَافِرِ فَيَاْتِيْهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ جَزُوْعٌ رَوَاهُ فِى الْكَافِى [فروع الكافى ۱/۲۲۳، ۲۲۴ حدیث رقم:۴۶۳۹] وَ قَالَ عَلِیٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُغَسِّلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ، لَوْلَا اَنَّكَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْجَزَعِ لَاَنْفَدْنَا عَلَيْكَ مَاءَ الشُّؤُوْنِ وَلَكَانَ الدَّاءُ مُمَاطِلًا وَالْكَمَدُ مُحَالِفًا وَ كَلًّا لَكَ! وَلٰكِنَّهٗ مَا لَا يُمْلَكُ رَدُّهٗ وَلَا يُسْتَطَاعُ دَفْعُهٗ، بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ اُذْكُرْنَا عِنْدَ رَبِّكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ بَالِكَ رَوَاهُ فِى نَهْجِ الْبَلَاغَةِ [نهج البلاغة خطبه رقم:۲۳۵]۔

روافض کی کتابوں سے تائید

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک مصیبت اور صبر مومن کی طرف بڑھتے ہیں تو اسے مصیبت آتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے۔ اور بے صبری اور مصیبت کافر کی طرف بڑھتے ہیں تو اسے مصیبت آتی ہے اور وہ بے صبری کرتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو غسل دے رہے تھے: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور بے صبری سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم اپنی آنکھوں کا پانی آپ ﷺ پر ختم کر دیتے۔ لیکن یہ دکھ ہمیشہ ہمارے اندر رہے گا۔ اور ہمارا اندوہ جاودانہ ہوگا کہ یہ سب چیزیں آپ کے وصال کی مصیبت کے سامنے ناچیز ہیں۔ کیا کریں کہ زندگی کو لوٹایا نہیں جا سکتا اور موت کو ٹالا نہیں جا سکتا، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں اپنے رب کے ہاں ہمیں بھی یاد رکھنا اور ہم پر نگاہ رکھنا۔

بَابُ اِسْتِحْبَابِ دُعَآءِ الْاَحْيَآءِ لِلْاَمْوَاتِ مَتٰى شَآؤُا وَ كَيْفَ شَآؤُا وَصَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ وَاِهْدَآءِ ثَوَابِ الْعِبَادَةِ الْبَدَنِيَّةِ وَالْمَالِيَّةِ لَهُمْ

زندہ لوگوں کا مردوں کے لیے جب چاہیں جیسے چاہیں دعا کرنا اور انکا ان کی طرف سے صدقہ کرنا اور عبادت مالیہ و بدنیہ کا ثواب پہنچانا مستحب ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ جَآؤُا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ [الحشر: ۱۰] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ انکے بعد میں آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہماری بخشش فرما اور ہمارے بھائیوں کی بخشش فرما جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ چلے گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کھوٹ مت ڈال۔ اے ہمارے رب بے شک تو لطف والا مہربان ہے۔ وَ قَالَ رَبَّنَا اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ [ابراهيم: ۴۱] اور فرماتا ہے: اے ہمارے رب! میری بخشش فرما اور میرے ماں باپ کی بخشش فرما اور قیامت کے دن مومنوں کی بخشش فرما۔ وَ قَالَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ [محمد: ۱۹] اور فرماتا ہے: اے محبوب کے امتی! اپنے گناہوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگنا سیکھ۔

(1048)۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ، اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۲۲۳، ترمذی حدیث رقم:۱۳۷۶، ابوداؤد حدیث رقم: ۲۸۸۰، نسائی حدیث رقم:۳۶۵۱]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال اس سے منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ کے یا علم کے جس سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے یا نیک اولاد کے جو اس کے لیے دعا کرے۔

(1049)۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَ حَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ، وَ وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ، اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، اَوْ

بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْراً أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٢٤٢ ، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ٣٤٤٨]۔ إسناده حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن کو اس کی موت کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو چیز پہنچتی رہتی ہے وہ علم ہے جو اس نے سیکھا اور پھیلایا، اور نیک اولاد ہے جو اس نے پیچھے چھوڑی، اور وہ قرآن کا صحیفہ ہے جو اس نے وراثت کے طور پر چھوڑا، یا وہ مسجد ہے جو اس نے تعمیر کی یا وہ مسافر خانہ ہے جو اس نے مسافروں کے لیے بنایا، یا وہ نہر ہے جو اس نے جاری کی، یا وہ صدقہ ہے جو اس نے صحت اور زندگی کے دوران نکالا، یہ سب چیزیں اس کی موت کے بعد اسے پہنچتی ہیں۔

(1050)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ، فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ لَيُدْخِلُ عَلَىٰ أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ٩٢٩٥]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر میں میت ڈوبنے والے غوطہ زن کی طرح ہوتی ہے۔ اسے دعا کا انتظار ہوتا ہے جو اسے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔ جب وہ اس تک پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا میں سے اہل قبور پر پہاڑوں کی مقدار میں داخل کرتا ہے اور زندہ لوگوں کا مرے ہوئے لوگوں کے لیے بہترین تحفہ ان کے حق میں استغفار ہے۔

(1051)۔ وَعَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَحَضَرَتْ أُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا أَوْصِي فَقَالَتْ فِيمَ أُوصِي إِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ذُكِرَ لَهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ، فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ [موطا امام مالك ، كتاب الاقضية ، باب صدقة الحى عن الميت حديث رقم: ٥٢ ، سنن النسائى حديث رقم: ٣٦٥٠ ، ترمذى حديث رقم: ٦٦٩ ، ابو داؤد حديث رقم: ٢٨٨٢ ، بخارى حديث رقم: ٢٧٥٦]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت شرحبیل بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ ؓ کسی غزوہ کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ان کی والدہ مدینہ میں فوت ہو گئیں۔ ان سے کہا گیا وصیت کرو۔ انہوں نے فرمایا میں کس چیز کے بارے میں وصیت کروں۔ سارا مال تو سعد کا ہے۔ وہ حضرت سعد ؓ کے واپس آنے سے پہلے فوت ہو گئیں۔ جب حضرت سعد بن عبادہ ؓ کو بات بتائی گئی تو حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں والدہ کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا وہ انہیں فائدہ دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سعد ؓ نے فرمایا: فلاں فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔ آپ نے باغ کا نام لیا۔

(1052)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَرَوَىٰ مُسْلِمٌ مِثْلَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ فِي وَالِدِ رَجُلٍ [مسلم حديث رقم: ٤٢٢٠ ، بخارى حديث رقم: ١٣٨٨]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میری والدہ فوت ہو گئیں۔ میرا گمان ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو ضرور صدقہ کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا اس کا اجر انہیں ملے گا؟ فرمایا: ہاں۔ اسی طرح کی ایک حدیث کسی کے والد کے بارے میں بھی ہے۔

(1053)۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخارى حديث رقم: ٢٧٥٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ اس وقت فوت ہوئیں جب وہ والدہ سے غائب تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ کی وفات ہو گئی جب کہ میں ان کے پاس نہیں تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ دوں تو کیا انہیں فائدہ دے گا؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا پھل دار باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

(1054)۔ وَعَنْ سَعدِ بنِ عُبَادَةَ ؓ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أُمَّ سَعدٍ قَدْ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ الْمَاءُ ، قَالَ فَحَفَرَ بِيرًا وَ قَالَ هٰذِهٖ لِأُمِّ سَعدٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِي [مسند احمد حديث رقم: ٢٢٥٢٠ ، ابو داؤد حديث رقم: ١٦٨١، نسائى حديث رقم: ٣٦٦٤، ابن ماجة حديث رقم: ٣٦٨٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ ؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سعد کی ماں فوت ہوگئی ہے۔ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی۔ انہوں نے کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ سعد کی ماں کا ہے۔

(1055)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ أَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ ، فَقِيلَ لَهُ قَالَ أَمَرَنِي بِهٖ يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَا أَدَعُهُ أَبَداً رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذى حديث رقم: ١٤٩٥، ابو داؤد حديث رقم: ٢٧٩٠]۔ قال الترمذى غريب

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے مروی ہے کہ آپ دو مینڈھے ذبح کرتے تھے۔ ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کی طرف سے اور دوسرا اپنی طرف سے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا تھا لہٰذا میں اس عمل کو کبھی ترک نہیں کروں گا۔

(1056)۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : اِنْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا : إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا : الْأُبُلَّةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ ، قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعاً وَيَقُولُ هٰذِهٖ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٣٠٨]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن صالح بن درہم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: ہم حج کے لیے گئے، راستے میں ایک آدمی نے ہم سے کہا: تمہارے پہلو میں ایک گاؤں ہے جسے ابلہ کہتے ہیں، ہم نے کہا ہاں، انہوں نے کہا تم میں سے کون میرے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ مسجد عشار میں جا کر میرے لیے دو یا چار رکعتیں پڑھے اور کہے کہ: یہ نفل ابوہریرہ کے لیے ہیں۔

(1057)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ؓ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصٰى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ

الْبَاقِيَةَ ، فَقَالَ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أَوْصٰى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَ إِنَّ هِشَاماً أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَ بَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِماً فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُودَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٢٨٨٣]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب ؓ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کر دیے جائیں۔ اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے۔ اس کے دوسرے بیٹے عمرو نے اس کی طرف سے باقی ماندہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد نے اپنی طرف سے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور ہشام نے اس کی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں اور پچاس مزید اس کے ذمے ہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا تو تم لوگ اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو وہ اس تک پہنچ جاتا۔

لَاحِدَادَ فَوقَ ثَلَاثٍ (وَمِنهُ أُخِذَ رَسْمُ الْيَوْمِ الثَّالِثِ)

تین دن سے اوپر سوگ منع ہے (اسی سے سوئم منانا اخذ کیا گیا ہے)

(1058)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثاً ، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلٰى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ رَوَاهُ أَبُودَاوُد وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم: ٤١٩٢، سنن النسائى حديث رقم: ٥٢٢٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جعفر کے گھر والوں کو تین دن کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔

(1059)۔ وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٣٧٣٤، بخارى حديث رقم: ١٢٨١، ابو داؤد

حدیث رقم:۲۲۹۹، ترمذی حدیث رقم:۱۱۹۵، نسائی حدیث رقم:۳۵۰۰، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۸۴]۔

ترجمہ: حضرت اُم حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے شوہر کے اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

(1060)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ؓ لَمَّا رُجِمَ مَاعِزٌ فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۴۴۳۱]۔

ترجمہ: حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ماعز ؓ کو سنگسار کیا گیا تو دو یا تین دن گزرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ماعز کے لیے استغفار کرو۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلدُّعَاءِ

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً [الاعراف:۵۵] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کو عاجزی سے آہستہ پکارو۔

(1061)۔ عَنْ سَلْمَانَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِی [ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۸۸، ترمذی حدیث رقم:۳۵۵۶، ابن ماجة حدیث رقم:۳۸۶۵]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت سلمان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیاء والا کریم ہے۔ اسے اپنے بندے سے حیاء آتی ہے کہ جب وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کے ہاتھوں کو خالی واپس کرے۔

(1062)۔ وَعَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ رَوَاهُ التِّرْمَذِی فِی بَابِ رَفْعِ الْاَيْدِی عِنْدَ الدُّعَاءِ [ترمذی حدیث رقم:۳۳۸۶]۔ وقال صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہیں نیچے نہیں کرتے تھے جب تک انہیں منہ پر نہ پھیر لیتے۔

(1063)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ، اَلْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ اَوْ نَحْوَهُمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَ قَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْهِ وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِی وَجْهَهٗ [ابو داؤد حدیث رقم:۱۴۸۹]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا سوال کرنے کا ادب یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر یا اس کے لگ بھگ اٹھاؤ اور استغفار یہ ہے کہ تم ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کرو اور گڑگڑانا یہ ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے اٹھاؤ۔ حضرت عباس بن عبداللہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ابتہال (یعنی گڑگڑانا) اس طرح ہے اور آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کے قریب رکھی۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کا باب

(1064)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِی الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِم عَنْ بُرَيْدَةَ ؓ [ابن ماجة حدیث رقم:۱۵۷۱، مسلم حدیث رقم:۲۲۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا۔ اب ان کی زیارت کرو۔ یہ چیز دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(1065)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۱۰۵۳]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ شریف کی قبروں کے پاس سے گزرے اور ان کی طرف اپنا چہرہ انور کر کے فرمایا: اے قبروں والو! تم پر سلام ہو، اللہ ہماری اور تمہاری بخشش کرے۔ تم ہم سے پہلے آ چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

(1066)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ تَيْمِی قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَاْتِیْ قُبُوْرَ شُهَدَاءِ

أُحُدٍ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ فَيَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَفْعَلُوْنَهٗ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٦٧١٦، ابن جرير حديث رقم:١٥٤٤٣]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر سال کے آغاز پر اُحد کے شہیدوں کی قبروں پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے تم پر تمہارے صبر کے بدلے سلامتی ہو اور آخرت بہتر گھر ہے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(1067)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:١٠٥٦، ابن ماجة حديث رقم:١٥٧٦، مسند احمد حديث رقم:١٥٦٦٣]۔ الحديث صحيح يَقُوْلُ الْمُؤَلِّفُ لَعَلَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔
مؤلف غفر اللہ لہٗ عرض کرتا ہے کہ شاید یہ نبی کریم ﷺ کے قبروں کی زیارت کی اجازت دینے سے پہلے کی بات ہے۔

(1068)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ دُفِنَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَاَبِيْ، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَادَخَلْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:٢٥٧١٦]۔ رجاله رجال البخاري

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے کمرے میں داخل ہو جاتی تھی جس میں نبی کریم ﷺ دفن تھے اور اس میں اپنا دوپٹہ اوڑھ لیتی تھی اور میں کہتی تھی یہ میرے شوہر اور والد ہی تو ہیں۔ پھر جب حضرت عمر ؓ ان کے ساتھ دفن کئے گئے تو اللہ کی قسم میں اپنا پردہ سخت مضبوط کئے بغیر داخل نہیں ہوتی تھی عمر سے حیاء کرتے ہوئے۔

(1069)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِقُبُوْرِ شُهَدَاءِ اُحُدٍ، فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ اللّٰهِ تَأْتُوْهُمْ وَزُوْرُوْهُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا رَدُّوْا عَلَيْهِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ [المستدرك حديث رقم:٣٠٢٧، ٤٣٧٣، دلائل النبوة للبيهقي ٢٨٤/٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ شہداءِ اُحد کی قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا میں

گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے ہاں زندہ ہو۔ اے لوگو! انکے پاس آیا کرو ان کی زیارت کیا کرو۔ انہیں سلام کہا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن تک جو بھی انہیں سلام کہے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

(1070)۔ وَعَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٢٢٥٠، ابو داؤد حديث رقم:٣٢٢٩، ترمذی حديث رقم:١٠٥٠، نسائی حديث رقم:٧٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو مرثد غنوی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔

(1071)۔ وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ بَشِيْرٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلًا يَمْشِيْ فِيْ نَعْلَيْنِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ، فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ، اَلْقِهِمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ [ابو داؤد حديث رقم:٣٢٣٠، ابن ماجة حديث رقم:١٥٦٨، سنن النسائي حديث رقم:٢٠٤٨]۔

ترجمہ: حضرت بشیر بن نہیک نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام بشیر سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو جوتے پہن کر قبروں میں چل رہا تھا۔ فرمایا: اے جوتوں والے، انہیں اتار دے۔

(1072)۔ وَعَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ اَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهٗ عَلَى الْقَبْرِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِهٖ وَقَالَ اَتَدْرِيْ مَاتَصْنَعُ؟ قَالَ نَعَمْ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ ؓ فَقَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ اٰتِ الْحَجَرَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ اِذَا وَلِيَهٗ اَهْلُهٗ وَلٰكِنِ ابْكُوْا عَلَيْهِ اِذَا وَلِيَهٗ غَيْرُ اَهْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ [مسند احمد حديث رقم:٢٣٦٤٨، مستدرك حاكم حديث رقم:٨٧٤٩]۔

ترجمہ: حضرت داؤد بن صالح فرماتے ہیں کہ ایک دن مروان آنکلا اور اس نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے قبر انور پر اپنا چہرہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے اسے گردن سے پکڑ لیا اور کہا تم جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا ہاں اور اپنا رخ اس کی طرف کیا تو وہ حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری ؓ تھے۔ آپ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں اور میں کسی بت کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک اہل لوگوں کے ہاتھ میں دین رہے گا تو دین پر مت رونا لیکن جب وہ نا اہلوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا تو دین پر رونا۔

کِتَابُ الْمِيْرَاثِ
میراث کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الخ [النساء: ۱۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تمہیں تمہاری اولادوں کے بارے میں حکم سناتا ہے، مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔ وَ قَالَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ [النساء: ۱۷۶] اور فرمایا: اللہ تمہیں فیصلہ دیتا ہے اس آدمی کے بارے میں جس کی اصل اور نسل دونوں نہ ہوں۔

(1073)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا فَاِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسٰى وَهُوَ اَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِيْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۱۹]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ۔ یہ نصف علم ہے۔ یہ بھلا دیا جاتا ہے اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت میں سے نکال لی جائے گی۔

بَيَانُ مَنْ لَا يَرِثُ
ان کا بیان جو وارث نہیں بنتے

(1074)۔ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [موطا امام محمد صفحة ۳۲۰، مسلم حديث رقم: ۴۱۴۰، بخاری حديث رقم: ۶۷۶۴، ابو داؤد حديث رقم: ۲۹۰۹، ترمذی حديث رقم: ۲۱۰۷، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۲۹]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔

(1075)۔ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ

يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ۱۵۸۸، مسلم حديث رقم: ۳۲۹۴، ابوداؤد حديث رقم: ۲۹۱۰]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ آپ مکہ میں اپنے گھر میں کہاں اتریں گے؟ آپ نے فرمایا: عقیل نے ہمارے لیے کوئی محلہ یا مکان کہاں چھوڑا ہے (یعنی سب بیچ دیئے ہیں) اور عقیل اور طالب اپنے باپ ابوطالب کے وارث ہوئے تھے، اور حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما انکے وارث نہیں ہوئے تھے، کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب دونوں کافر تھے اور حضرت عمر بن الخطاب ؓ فرماتے تھے کہ مؤمن کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

(1076)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم: ۲۱۰۹، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۳۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا: قاتل وارث نہیں بن سکتا۔

بَيَانُ الْوَصِيَّةِ
وصیت کا بیان

(1077)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوْصٰى فِيْهِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُد [مسلم حديث رقم: ۴۲۰۴، بخاری حديث رقم: ۲۷۳۸، ابو داؤد حديث رقم: ۲۸۶۲، ترمذی حديث رقم: ۲۱۱۸، نسائی حديث رقم: ۳۶۱۸، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی کا یہ حق نہیں ہے کہ اس کے پاس وصیت کے قابل مال دوراتوں تک پڑا رہے مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

(1078)۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا

وَلَيسَ يَرِثُنِي اِلَّا ابْنَتِي فَاُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ ، قَالَ لَا ، قُلتُ فَثُلُثَي مَالِي ، قَالَ لَا ، قُلتُ فَالشَّطرُ ، قَالَ لَا ، قُلتُ فَالثُّلُثِ ، قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعظَمُ وَمُحَمَّد وَ اَبُودَاوُد وَ التِّرمَذِي وَالنَّسَائِي [مسند امام اعظم صفحة ۲۳۱ ، موطا امام محمد صفحة ۳۲۳ ، مسلم حديث رقم:۴۲۰۹، بخاری حديث رقم:۴۴۰۹ ، ترمذی حديث رقم:۲۱۱۶ ، ابو داؤد حديث رقم:۲۸۶۴ ، نسائی حديث رقم:۳۶۲۶ ، ابن ماجة حديث رقم:۲۷۰۸]۔

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہو گیا اور مجھے موت کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا کوئی وارث نہیں ہے سوائے میری بیٹی کے۔ میں اپنے سارے مال کے لیے وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر میرے مال کا دو تہائی حصہ، فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی حصہ۔ فرمایا: تہائی ٹھیک ہے ویسے تہائی بھی بہت ہے۔

(1079)۔ وَعَن اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ؓ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَعطٰى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالتِّرمَذِي وَابنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:۲۸۷۰، ترمذی حديث رقم:۲۱۲۰ ، ابن ماجة حديث رقم:۲۷۱۳ ، مسند احمد حديث رقم:۲۲۳۵۷]۔ قال الترمذی حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے ہوئے سنا بے شک اللہ تبارک وتعالی نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ لہٰذا وارث کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں۔

بَابُ مِيرَاثِ ذَوِي الْفُرُوضِ

ذوالفروض کی میراث کا باب

(1080)۔ عَن جَابِرٍ ؓ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعدِ بنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيهَا مِن سَعدِ بنِ الرَّبِيعِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَت يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعدِ بنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ اَبُوهُمَا وَهُوَ مَعَكَ يَومَ اُحُدٍ شَهِيدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَم يَدَع لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا

مَالٌ ، قَالَ يَقضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَت آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى عَمِّهِمَا ، فَقَالَ اَعطِ لِابْنَتَي سَعدٍ الثُّلُثَينِ وَاَعطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ رَوَاهُ اَحمَدُ وَالتِّرمَذِي وَاَبُودَاوُد وَابنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:۱۴۸۱۰، ابو داؤد حديث رقم:۲۸۹۲، ترمذی حديث رقم:۲۰۹۲، ابن ماجة حديث رقم:۲۷۲۰]۔ قال الترمذی هذا حديث صحيح

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی زوجہ اپنی دو بیٹیاں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں جو حضرت سعد بن ربیع سے پیدا ہوئیں تھیں۔ عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ ان کے والد آپ ﷺ کے ہمراہ جنگ اُحد لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ ان کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں اللہ فیصلہ فرمائے گا۔ اس موقع پر میراث والی آیت اتری۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کی طرف پیغام بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دے دو۔ اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو۔ جو باقی بچے وہ تیرا ہے۔

(1081)۔ وَعَن هُزَيلِ بنِ شُرَحبِيلٍ قَالَ سُئِلَ اَبُو مُوسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَ بِنتِ ابنٍ وَاُختٍ ، فَقَالَ لِلبِنتِ النِّصفُ وَلِلاُختِ النِّصفُ ، وَائتِ ابنَ مَسعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي ، فَسُئِلَ ابنُ مَسعُودٍ وَاُخبِرَ بِقَولِ اَبِي مُوسٰى ، فَقَالَ لَقَد ضَلَلتُ اِذًا وَ مَا اَنَا مِنَ الْمُهتَدِينَ ، اَقضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلبِنتِ النِّصفُ وَلِابنَةِ الِابنِ السُّدُسُ تَكمِلَةً لِلثُّلُثَينِ وَمَا بَقِيَ فَلِلاُختِ ، فَاَتَينَا اَبَا مُوسٰى فَاَخبَرنَا بِقَولِ ابنِ مَسعُودٍ ، فَقَالَ لَا تَسئَلُونِي مَادَامَ هٰذَا الْحِبرُ فِيكُم رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالدَّارِمِي [بخاری حديث رقم:۶۷۳۶، ترمذی حديث رقم:۲۰۹۳ ، ابن ماجة حديث رقم:۲۷۲۱ ، مسند احمد حديث رقم:۳۶۹۰ ، سنن الدارمی حديث رقم:۲۸۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ہزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا بیٹی کے لیے آدھا حصہ اور بہن کے لیے آدھا حصہ ہے تم ابن مسعود کے پاس جاؤ وہ میری تصدیق کریں گے۔ حضرت ابن مسعود سے پوچھا گیا اور انہیں حضرت ابوموسیٰ کا قول بھی بتایا گیا۔ انہوں نے فرمایا پھر تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوا۔ میں اس بارے میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم ﷺ نے دیا ہے۔ بیٹی کا نصف حصہ ہے۔ پوتی کا چھٹا حصہ ہے تاکہ دو تہائی مکمل ہو جائے اور جو بچے وہ بہن کا ہے، پھر ہم

حضرت ابو موسیٰ کے پاس آئے اور انہیں حضرت ابن مسعود کا قول بتایا۔ انہوں نے فرمایا جب تک یہ جلیل القدر عالم تم میں موجود ہیں مجھ سے مت پوچھا کرو۔

(1082)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِى مَاتَ فَمَا لِى مِنْ مِيْرَاثِهٖ ؟ قَالَ لَكَ السُّدُسُ ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ طُعْمَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِى وَاَبُوْدَاوٗد [مسند احمد حدیث رقم:١٩٨٧١، ترمذی حدیث رقم:٢٠٩٩، ابو داؤد حدیث رقم:٢٨٩٦]۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا، میرا پوتا فوت ہو گیا ہے۔ اسکی میراث میں سے میرا کیا حصہ ہے؟ فرمایا: تیرا چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ واپس ہوا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا تیرا چھٹا حصہ مزید بھی ہے۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: یہ دوسرا چھٹا حصہ عصبہ کے طور پر ہے۔

(1083)۔ وَعَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِى وَعَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ جَعَلَ الْجَدَّ اَبًا رَوَاهُ الدَّارِمِى [سنن الدارمی حدیث رقم:٢٩٠٤]۔ صحیح والمسئلة معروفة

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے دادے کو باپ قرار دیا ہے۔

(1084)۔ وَعَنْ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس اَنَّهٗ جَعَلَ الْجَدَّ اَبًا رَوَاهُ الدَّارِمِى وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَأْخُذُ فِى الْجَدِّ بِقَوْلِ اَبِى بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاس ؓ فَلَا يُوَرِّثُ الْاِخْوَةَ مَعَهٗ شَيْئًا رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا امام محمد صفحة ٣١٧ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٩١٠]۔

ترجمہ: حضرت طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس ؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے دادا کو باپ قرار دیا ہے۔ اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ دادے کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیق ؓ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے اخذ کرتے تھے اور اس کے ساتھ بھائیوں کو بالکل وارث نہیں بناتے تھے۔

(1085)۔ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ جَآءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِى بَكْرٍ تَسْأَلُهٗ مِيْرَاثَهَا ، فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فِى كِتَابِ اللّٰهِ شَىْءٌ وَ مَا لَكِ فِى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَىْءٌ فَارْجِعِى حَتّٰى اَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهَا السُّدُسَ ، فَقَالَ

اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَنْفَذَهٗ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ ، ثُمَّ جَآءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ تَسْأَلُهٗ مِيْرَاثَهَا ، فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِى وَ اَبُوْدَاوٗد وَ اِبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِى [موطا مالك كتاب الفرائض حدیث رقم:٤ ، ترمذی حدیث رقم:٢١٠٠ ، ابو داؤد حدیث رقم:٢٨٩٤ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٧٢٤ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٨٩٥]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں کہ ایک دادی حضرت ابو بکر ؓ کے پاس اپنی میراث کے بارے میں پوچھنے کے لیے آئی۔ آپ نے اسے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی سنت میں تیرا کوئی حصہ ہے۔ تم واپس چلی جاؤ حتیٰ کہ میں لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھوں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ نے دادی کو چھٹا حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے فرمایا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور گواہ بھی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ ؓ نے بھی یہی بات بتائی۔ جو حضرت مغیرہ ؓ نے بتائی تھی۔ حضرت ابو بکر ؓ نے دادی کے لیے یہی نافذ کر دیا۔ پھر ایک اور دادی حضرت عمر ؓ کے پاس آئی اور آپ سے اپنی میراث کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دو جمع ہو گئی ہو تو وہی تمہارے درمیان تقسیم ہوگا اور تم میں سے جو بھی اکیلی ہو وہ اس اکیلی کا ہے۔

(1086)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِى الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَ ابْنُهَا حَىٌّ رَوَاهُ التِّرْمَذِى وَالدَّارِمِى [ترمذی حدیث رقم:٢١٠٢ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٩٣٣]۔ الحدیث صحیح غریب

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ نے دادی کے بارے میں فرمایا جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہے کہ یہ پہلی دادی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے کے ساتھ چھٹا حصہ دیا ہے جب کہ اس کا بیٹا زندہ ہے۔

(1087)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان اَنَّهٗ قَالَ فِى امْرَأَةٍ وَاَبَوَيْنِ ، لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ ، سَهْمٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ ، وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِىَ ، سَهْمٌ ، وَلِلْاَبِ سَهْمَانِ رَوَاهُ الدَّارِمِى [سنن الدارمی حدیث رقم:٢٨٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان ؓ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے بیوی اور ماں باپ کے بارے میں فرمایا بیوی کا چوتھا حصہ ہے اور ماں کے لیے بیوی سے بچے ہوئے کا تہائی حصہ ہے، ماں کا حصہ تو یہ ہوا، اب باپ کا اس سے دوگنا ہے۔

(1088)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ فِی امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَاَبَوَيْهَا، لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِیَ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۸۷۱]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت ﷛ نے بیوی کے بارے میں فرمایا: جس نے اپنا شوہر اور ماں باپ چھوڑے ہوں۔ فرمایا: شوہر کا نصف حصہ ہے اور ماں کے لیے بچے ہوئے کا تہائی حصہ ہے۔

بَابُ مِيرَاثِ الْعَصَبَاتِ

عصبات کی میراث

(وَاَولٰهَا الصُّلبُ ثُمَّ الْاَصْلُ ثُمَّ بَنُو الْاَبِ ثُمَّ بَنُو الْجَدِّ)

(ان میں پہلا نمبر اولاد کا، دوسرا اصول کا، تیسرا باپ کی اولاد کا اور چوتھا دادا کی اولاد کا ہے)

(1089)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ، اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَولٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ وَمُسْلِم وَالْبُخَارِی وَ اَبُودَاوٗد وَالتِّرْمَذِی وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِی وَالدَّارِمِی وَالدَّارقُطْنِی [مسند امام اعظم صفحة ۲۳۲، مسلم حديث رقم: ۴۱۴۱، بخاری حديث رقم: ۶۷۳۲، ابو داؤد حديث رقم: ۲۸۹۸، ترمذی حديث رقم: ۲۰۹۸، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۴۰، شرح معانی الآثار للطحاوی ۳۹۳/۲، سنن الدارمی حديث رقم: ۲۹۸۹، سنن الدار قطنی حديث رقم: ۴۰۲۵]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا کہ: فرائض کو ان کے اہل تک پہنچاؤ اور جو کچھ فرائض کی ادائیگی کے بعد بچے وہ قریبی مرد مذکر کے لیے ہے۔

(1090)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بنِ اَبِی بَكرِ بنِ عَمْرِو بنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيراً يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ عَجَباً لِلْعَمَّةِ تُورَثُ وَلَاتَرِثُ رَوَاهُ مُحَمَّد وَمَالِك [موطا امام محمد صفحة ۳۱۸، موطا مالك كتاب الفرائض حديث رقم: ۹]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت محمد بن ابوبکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو کثیر مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن خطاب ﷛ فرمایا کرتے تھے کہ پھوپھی عجیب رشتہ ہے کہ اس کا بھتیجا اس کی میراث پاتا ہے مگر وہ اسکی میراث نہیں پاتی۔

(1091)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷛ اَنَّهٗ كَانَ يَجْعَلُ الْاَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً لَا

يَجْعَلُ لَهُنَّ اِلَّا مَا بَقِیَ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حديث رقم: ۲۸۸۲]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت ﷛ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بناتے تھے۔ انہیں صرف وہی دیتے تھے جو میاں بیوی سے بچتا تھا۔

بَابُ مِيرَاثِ اُولِی الْاَرحَامِ

اولوالارحام کی میراث

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ [النسآء: ۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کچھ والدین اور رشتہ دار چھوڑ جائیں اس میں سے مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے۔ وَ قَالَ وَاُولُوا الْاَرحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ [الانفال: ۷۵] اور فرمایا: اولوالارحام میں سے بعض بعضوں سے زیادہ حقدار ہیں۔

(1092)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷛ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَومِ مِنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم: ۳۵۲۸، مسلم حديث رقم: ۲۴۳۹، ترمذی حديث رقم: ۳۹۰۱، نسائی حديث رقم: ۲۶۱۰]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ قوم کا بھانجا انہی میں سے ہے۔

(1093)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷛ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ، اَللّٰهُ وَرَسُولُهٗ مَولٰی مَن لَا مَولٰی لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّحَاوِی وَالدَّارِمِی وَرَوٰی اَبُودَاوٗد مِثْلَهٗ عَن مِقْدَامٍ وَغَيرِهٖ وَالْآثَارُ فِيهِ مُتَوَاتِرَةٌ [ترمذی حديث رقم: ۲۱۰۳، ابن ماجة حديث رقم: ۲۷۳۷، شرح معانی الآثار للطحاوی ۳۹۷/۲، سنن الدارمی حديث رقم: ۲۹۷۹، ابو داؤد حديث رقم: ۲۹۰۰]۔ وقال الترمذی الحديث حسن صحيح

ترجمہ: حضرت عمر ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی والی وارث نہ ہو اللہ اور اس کا رسول اس کے والی ہیں۔ اور جس کا کوئی دوسرا وارث نہ ہو تو ماموں اس کا وارث ہے۔ اس موضوع میں تواتر کے ساتھ آثار موجود ہیں۔

(1094)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ اَدلٰی بِرَحِمٍ اُعْطِیَ بِرَحِمِهِ الَّتِی يُدلِی بِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حديث رقم: ۳۰۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو رحمی رشتے میں قریب ہوا اسے اس قربت والے رحمی رشتے کے سبب سے حصہ دیا جائے گا۔

(1095)۔ وَعَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ تُوُفِّيَ ثَابِتُ بْنُ الدَّحْدَاحِ وَكَانَ أَتِيًّا، وَهُوَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ يُعْرَفُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَاصِمِ ابْنِ عَدِيٍّ هَلْ تَعْرِفُونَ لَهُ فِيكُمْ نَسَبًا؟ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ابْنَ أُخْتِهِ فَأَعْطَاهُ مِيرَاثَهُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۳۹۶]۔

ترجمہ: حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بن دحداح فوت ہو گئے۔ وہ اتیا تھے۔ اتیا وہ ہوتا ہے جس کے باپ دادا سے لوگ واقف نہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عاصم بن عدی سے فرمایا: کیا تم لوگ اپنے اندر اس کا نسب پہچانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ابولبابہ بن عبد المنذر کو بلایا جو ان کے بھانجے تھے اور انہیں ان کی میراث دے دی۔

بَابُ مِيرَاثِ مَنْ عَمِيَ مَوْتُهُمْ فِي هَدْمٍ أَوْ غَرَقٍ أَوْ حَرَقٍ

ان لوگوں کی میراث جو دب کر یا ڈوب کر یا جل کر اکٹھے فوت ہو گئے

(1096)۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُلُّ قَوْمٍ مُتَوَارِثُونَ، عَمِيَ مَوْتُهُمْ فِي هَدْمٍ أَوْ غَرَقٍ فَإِنَّهُمْ لَا يَتَوَارَثُونَ، يَرِثُهُمُ الْأَحْيَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۳۰۴۶]۔

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت ؓ فرماتے ہیں کہ سب لوگ ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں سوائے انکے جن کی موت دب کر یا ڈوب کر یا جل کر اکٹھے واقع ہوئی ہو۔ یہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے بلکہ زندہ لوگ انکے وارث بنتے ہیں۔

بَابُ مِيرَاثِ الْخُنْثٰى

خنثیٰ کی میراث

(1097)۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ ؓ فِي الْخُنْثٰى، قَالَ يُوَرَّثُ مِنْ قِبَلِ مَبَالِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۹۷۲]۔

ترجمہ: حضرت شعبی نے حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے خنثیٰ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ فرمایا: اس کی میراث اس کے پیشاب کے راستے کے مطابق اسے مرد یا عورت تصور کرتے ہوئے جاری کی جائے گی۔

بَيَانُ الرَّدِّ

رد کا بیان

(1098)۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ ؓ يَرُدُّ عَلٰى كُلِّ ذِي سَهْمٍ إِلَّا الْمَرْأَةَ وَالزَّوْجَ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۹۵۰]۔

ترجمہ: حضرت شعبی تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ ہر حصے دار پر رد فرماتے تھے سوائے بیوی اور شوہر کے۔

(1099)۔ وَعَنْ حَسَنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ لَا يُعْلَمُ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُهَا، قَالَ لَهَا الْمَالُ كُلُّهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۹۴۹]۔

ترجمہ: حضرت حسن اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو فوت ہو گیا اور صرف ایک بیٹی چھوڑ گیا۔ اسکے علاوہ اسکا کوئی وارث علم میں نہیں آیا۔ فرمایا سارا مال اسی کا ہے۔

بَيَانُ الْعَوْلِ

عول کا بیان

(1100)۔ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ ؓ فِي ابْنَتَيْنِ وَأَبَوَيْنِ وَامْرَأَةٍ، قَالَ صَارَ ثُمُنُهَا تِسْعًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۴۰۱۸]۔ اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَهٰذِهِ الْمَسْئَلَةُ مَعْرُوفَةٌ بِالْمَسْئَلَةِ الْمِنْبَرِيَّةِ

ترجمہ: حضرت حارث نے حضرت علی ؓ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے دو بیٹیوں، ماں باپ اور بیوی کے بارے میں فرمایا: بیوی کا نواں حصہ ہے۔ یہ مسئلہ، مسئلہ منبریہ کے نام سے مشہور ہے۔

بَابُ مِيرَاثِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث

(1102)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ نِسَآءَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَ مِيرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [موطا امام محمد ۳۱۹، موطا امام مالك كتاب الكلام باب ما جاء في تركة النبي ﷺ حديث رقم :۲۷، مسلم حديث رقم :۴۵۷۷، بخاری حدیث رقم:۳۰۹۴، ترمذی حديث رقم: ۱۶۱۰، نسائی حديث رقم:۴۱۴۸، ابو داؤد حديث رقم:۲۹۶۳]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ کو حضرت ابوبکر ؓ کے پاس نبی کریم ﷺ کی میراث مانگنے کے لیے بھیجیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ: ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ صدقہ ہے۔

اَلتَّائِيدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ، اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَاراً وَلَا دِرْهَماً وَلٰكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ مِنْهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ رَوَاهُ الْكُلَيْنِي فِي اُصُولِ الْكَافِي وَمِثْلُهُ فِي مَقَامٍ آخَرَ مِنَ الْكَافِي عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ [اصول الكافي حديث رقم:۴۷، ۵۹]۔

روافض سے تائید: ۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک علماء انبیا کے وارث ہیں، انبیاء کی میراث دینار اور درہم نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث علم ہوتا ہے جس نے اسے حاصل کیا اس نے وافر حصہ پایا۔

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ [البقرة:۴۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زکوٰۃ ادا کرو۔ وَقَالَ اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ [البقرة:۲۶۷] اور فرمایا: پاک چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین میں سے نکالا ہے۔ وَقَالَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ [الانعام:۱۴۱] اور فرمایا اس کا حق ادا کرو اس کی کٹائی کے دن۔ وَقَالَ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ [التوبة:۳۴] اور فرمایا: جو لوگ سونے اور چاندی کو ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں المناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

(1103)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعاً اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ اَنَا مَالُكَ، اَنَا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الآية رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:۱۴۰۳، نسائی حديث رقم:۲۴۸۲، موطا مالك كتاب الزكوٰة حديث رقم:۲۲، مسند احمد حديث رقم:۸۶۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی طرح بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈالا جائے گا اور یہ سانپ اسے باچھوں سے پکڑے گا۔ پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ: بخیل لوگ ہرگز خیال نہ کریں کہ، آگے پوری آیت۔

(1104)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَجِبُ فِي مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا محمد صفحة ۱۷۳، ۱۷۴]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہے جب تک اس پر پورا

سال نہ گزر جائے۔

زَكٰوةُ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْقَرَاطِيْسِ

سونے چاندی اور نوٹوں کی زکوٰۃ

(1105)۔ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِى اَقَلِّ مِنْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ زَكٰوةٌ ، فَاِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا فَفِيْهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِأَتَى دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ ، فَاِذَا بَلَغَتِ الْوَرِقُ مِأَتَى دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دِرَاهِمَ ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِى كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:٢٩٢]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بیس مثقال سونے سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب سونا بیس مثقال ہو جائے تو اس پر آدھا مثقال زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکوٰۃ لگتی جائے گی اور دوسو درہم سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ پھر جب چاندی دوسو درہم تک پہنچ جائے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکوٰۃ لگتی جائے گی۔

(1106)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ ﷺ اِلٰى اَبِى مُوْسٰى فَمَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِى كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ رَوَاهُ ابْنُ اَبِى شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ١٢/٣]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ کو لکھا کہ جو دوسو درہم سے زائد ہو تو ہر چالیس درہم پر ایک درہم ہے۔

(1107)۔ وَعَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِى ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٢٢٦٣ ، بخاری حديث رقم: ١٤٠٥، ابو داؤد حديث رقم:١٥٥٨، ترمذی حديث رقم :٦٢٦ ، نسائی حديث رقم :٢٤٧٥ ، ابن ماجة حديث رقم :١٧٩٣، سنن الدارمی حديث رقم: ١٦٤٠، موطا مالك كتاب الزكوٰة حديث رقم:٢ ، مسند احمد حديث رقم:١١٥٧٥، ١١٥٧٧، ١١٥٨١،]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ پانچ وسق کھجور سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے

اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

زَكٰوةُ الْاِبِلِ وَ الْغَنَمِ

اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ

(1108)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْبَحْرَيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِى فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِى اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ رَسُوْلَهٗ ﷺ ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا ، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ ، فِى اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ ، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ ، فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ ، فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَ سِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَ سَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذْعَةٌ ، فَاِذَا بَلَغَتْ يَعْنِى سِتًّا وَ سَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ ، فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ ، فَفِى كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ، وَفِى كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ ، وَفِى صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِى سَائِمَتِهَا ، اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ ، فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِى كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ ، فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً ، فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِى الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ ، فَاِنْ لَمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَىْءٌ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِى وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِى وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِى نَحْوَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ [بخاری حديث رقم :١٤٥٤، ابو داؤد حديث رقم :١٥٦٧، ترمذی حديث رقم: ٦٢١ ، ابن ماجة حديث رقم: ١٨٠٥ ، دارمی حديث رقم:١٦٣٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ﷺ نے جب انہیں بحرین کی طرف بھیجا تو انہیں یہ تحریر لکھ کردی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ فریضہ زکوٰۃ کا بیان ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے، اور یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے، مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق زکوٰۃ طلب کی جائے اسے چاہیے کہ ادا کرے، اور جس سے اس کی نسبت زیادہ طلب کی جائے وہ ادا نہ کرے۔

چوبیس اونٹ اور اس سے کم ہوں تو ان میں سے ہر پانچ پر ایک بکری دینا لازم ہے، اور جب پچیس سے پینتیس تک ہوں تو ان پر اونٹ کی ایک سالہ بچی ہے، اور جب چھتیس سے پینتالیس تک ہوں تو ان پر اونٹ کی دو سالہ بچی ہے، اور جب چھیالیس سے ساٹھ تک ہوں تو ان پر تین سالہ بچی ہے جو جفتی کے قابل ہو اور جب اکسٹھ سے پچھتر تک ہوں تو چار سالہ اونٹنی ہے، اور جب چھہتر سے نوے تک ہوں تو دو دو سال کے دو بچے ادا کیے جائیں، اور جب اکیانوے سے ایک سو بیس تک ہوں تو تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں جو جفتی کے قابل ہوں، جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس کے بعد دو سال کی مادہ ہے اور ہر پچاس پر تین سال کی مادہ ہے، اور جس کے پاس چار سے کم اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، ہاں جتنی ان کا مالک چاہے، اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ان پر ایک بکری ہے۔

اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں، جو جنگل میں چرتی ہوں تو ان میں چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے، اور ایک سو بیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں، اور دو سو سے تین سو تک تین بکریاں ہیں، جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے، جب کسی آدمی کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہو تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے، سوائے اس کے کہ ان کا مالک چاہے۔

اور چاندی کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے، اگر کسی کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو ان پر کوئی زکوٰۃ نہیں، ہاں جتنی اس کا مالک چاہے۔

زَكوٰةُ الْبُقَرِ

گائے کی زکوٰۃ

(1109)۔ عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مَعَاذَ بْنَ الْجَبَلَ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعاً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً ، فَاُتِيَ بِمَا دُوْنَ ذٰلِكَ فَاَبٰى اَنْ يَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئاً حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْهِ ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ مَعَاذٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ قَالَ بِهٰذَا نَاْخُذُ وَرَوَى اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي مِثْلَهٗ [موطا امام محمد صفحة ١٧٨، ابو داؤد حديث رقم:١٥٧٦،

ترمذی حديث رقم:٦٢٣ ، نسائی حديث رقم:٢٤٥٠ ، ابن ماجة حديث رقم:١٨٠٣، سنن الدارمی حديث رقم:١٦٢٩، ١٦٣٠]۔ الحديث صحيح وقال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ﷺ کو یمن میں بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سال کا بچھڑا اور ہر چالیس پر دو سالہ وصول کریں۔ ان کے پاس اس سے کم مال پر زکوٰۃ لائی گئی تو انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا نہیں لوں گا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر پوچھ لوں۔ لیکن حضرت معاذ ﷺ کے پہنچنے سے پہلے پہلے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

زَكوٰةُ الزَّرْعِ وَ الْعُشْرُ

زراعت پر زکوٰۃ اور عشر

(1110)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عُشْرِيًّا ، اَلْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَاَبُوْدَاوٗد وَالطَّحَاوِي [موطا مالك كتاب الزكوٰة حديث رقم:٣٣ ، بخاری حديث رقم:١٤٨٣، ابو داؤد حديث رقم:١٥٩٦، شرح معانی الآثار للطحاوی ١/٣٤٥ ، ترمذی حديث رقم:٦٣٩ ، نسائی حديث رقم:٢٤٨٨ ، ابن ماجة حديث رقم:١٨١٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ جو آسمانی پانی پیے یا چشمے کا یا وہ عشری ہو اس میں سے دسواں حصہ ہے اور جو فصل رہٹ کے ذریعہ پانی دی گئی اس میں عشر کا نصف ہے۔

(1111)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ الصَّدَقَةُ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ١/٣٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہر وہ چیز جسے زمین پیدا کرے اس پر زکوٰۃ ہے۔

(1112)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَآءُ اَوْ سُقِيَ سَيْحاً الْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِغَرْبٍ اَوْ دَالِيَةٍ فَفِيْهِ نِصفُ الْعُشْرِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِيْ كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:٣٠٩ ، جامع المسانيد ١/٤٦٢ ، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٧١٩٥]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرمایا ہر وہ چیز جسے زمین آسمانی پانی یا جاری پانی کے ذریعے پیدا کرے اس پر عشر ہے اور جو بڑے ڈول یا چھوٹے ڈول کے ذریعے پلائی گئی اس پر عشر کا نصف ہے۔

(1113)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ اَخَذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ رَوَاهُ

اِبْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاؤُد وَالتِّرْمَذِي نَحْوَهٗ [ابن ماجة حديث رقم:١٨٢٤، ابو داؤد حديث رقم:١٦٠٢، ترمذی حديث رقم:٦٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ نے شہد میں سے عشر وصول فرمایا۔

زَكوٰةُ الدَّوَابِ الْعَوَامِلِ

کام کرنے والے جانوروں پر زکوۃ

(1114)۔ عَنْ عَلِيٍّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي [سنن الدار قطنی حديث رقم:١٩٢٤]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: محنت کرنے والے جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے۔

(1115)۔ وَعَنْ مُحَمَّد قَالَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ عَفَوْتُ لِاُمَّتِي عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ رَوَاهُ مُحَمَّد فِي كِتَابِ الْآثَارِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ ؓ بِلَفْظِ تَجَوَّزْتُ [كتاب الآثار حديث رقم:٣٠٥، ابن ماجة حديث رقم:١٨١٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: امام محمد فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کا فرمان پہنچا کہ فرمایا: میں نے اپنی امت کو گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کردی ہے ایک روایت میں ہے کہ سیدنا علی ؓ سے یہ لفظ مروی ہے کہ میں نے درگزر کیا ہے۔

(1116)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهٖ وَلَا فِي فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ثُمَّ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّد [بخاری حديث رقم:١٤٦٤، مسلم حديث رقم:٢٢٧٣، ابو داؤد حديث رقم:١٥٩٥، ترمذی حديث رقم:٦٢٨، نسائی حديث رقم:٢٤٦٧، ابن ماجة حديث رقم:١٨١٢، مؤطا مالك من كتاب الزكوة حديث رقم:٣٧، مسند احمد حديث رقم:٧٣١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے ذمے اس کے غلام اور اس کے گھوڑے پر کوئی زکوۃ نہیں ہے۔

زَكوٰةُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ

مقروض کا زکوۃ دینا

(1117)۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ؓ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا شَهْرُ

زَكوٰتِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهٗ حَتّٰى تَحْصُلَ اَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوْا مِنْهَا الزَّكوٰةَ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا محمد صفحة ١٧٢]۔

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان ؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمہاری زکوۃ کا مہینہ ہے جس کے ذمے قرض ہو وہ اپنا قرض ادا کرے حتیٰ کہ تمہارے مال حاصل ہو جائیں۔ اب اس میں سے زکوۃ دو۔

(1118)۔ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ مَالٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهٗ مِنَ الدَّيْنِ اَعَلَيْهِ الزَّكوٰةُ؟ فَقَالَ لَا رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا محمد صفحة ١٧٣]۔

ترجمہ: حضرت یزید بن خصیفہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سلیمان بن یسار سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے پاس مال بھی ہو اور اس کے ذمے اتنا ہی قرض بھی ہو کیا اس کے ذمے زکوۃ ہے؟ فرمایا نہیں۔

زَكوٰةُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالصَّغِيْرِ

یتیم اور نابالغ کے مال پر زکوۃ

(1119)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيْمِ زَكوٰةٌ رَوَاهُ مُحَمَّد فِي الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم:٢٩٤، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٦٩٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر زکوۃ نہیں ہے۔

(1120)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يَجِبُ عَلٰى مَالِ الصَّغِيْرِ زَكوٰةٌ حَتّٰى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلوٰةُ رَوَاهُ الدَّارقُطْنِي [سنن الدار قطنی حديث رقم:١٩٦٢]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ چھوٹے (نابالغ) کے مال پر زکوۃ نہیں ہے حتیٰ کہ اس پر نماز فرض ہو جائے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کا باب

(1121)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ صَارِخًا بِبَطْنِ مَكَّةَ يُنَادِي اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ [مستدرك حاكم حديث رقم:١٥٢٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے وسط میں منادی کرنے

والے کواعلان کرنے کا حکم دیا کہ صدقۂ فطر حق ہے اور ہر مسلمان پر واجب ہے۔

(1122)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ ثَعلَبَةَ ﷛ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ قَبلَ يَومِ الفِطرِ بِيَومٍ اَو يَومَينِ ، فَقَالَ اَدُّوا صَاعاً مِنْ بُرٍّ اَو قُمحٍ عَنِ اثْنَينِ اَو صَاعاً مِنْ تَمرٍ اَو شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبدٍ رَوَاهُ عَبدُ الرَّزَّاقِ وَاِسنَادُهٗ صَحِيحٌ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٥٧٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن ثعلبہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عید الفطر کے ایک یا دو دن پہلے خطاب فرمایا اور فرمایا: گندم میں سے ایک صاع ادا کرو یا ایک قمحہ دو بندوں کی طرف سے ادا کرو یا ایک صاع کھجور یا جو ہر آزاد اور غلام کی طرف سے ادا کرو۔

بَابُ فَضَائِلِ الصَّدَقَاتِ

صدقات کے فضائل کا باب

(1123)۔ عَنْ اَبِی هُرَيرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ ، اَنفِقْ يَا ابنَ آدَمَ اُنفِقْ عَلَيكَ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٢٣٠٨ ، بخاری حديث رقم:٤٦٨٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(1124)۔ وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا ابنَ آدَمَ اَنْ تَبذُلَ الفَضلَ خَيرٌ لَكَ وَاَنْ تُمسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلىٰ كَفَافٍ وَابدَأْ بِمَن تَعُولُ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:٢٣٨٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے اگر اپنا بچا ہوا خرچ کردو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر اسے جمع رکھو گے تو تمہارے لیے برا ہوگا اور اپنی ضرورت کی حد تک تمہیں کوئی ملامت نہیں کی جائے گی اور اپنے عیال سے شروع کر۔

(1125)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حديث رقم:٦٦٤]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت انس ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے

اور موت کی شدت کو دفع کرتا ہے۔

(1126)۔ وَعَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَفضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشبِعَ كَبِداً جَائِعاً رَوَاهُ البَيهَقِی فِی شُعَبِ الاِيمَانِ [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:٣٣٦٧]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے پیٹ کو بھر دو۔

(1127)۔ وَعَنْ حَكِيمِ بنِ حِزَامٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهرِ غِنًى رَوَاهُ البُخَارِی [بخاری حديث رقم:١٤٢٦، ٢٧٤٩ ورواه احمد عن ابی هريرة ﷛]۔

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو پہلے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد دیا جائے۔

(1128)۔ وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَنفَقَ المُسلِمُ عَلىٰ اَهلِهٖ وَهُوَ يَحتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٢٣٢٢ ، بخاری حديث رقم:٥٣٥١ ، نسائی حديث رقم:٢٥٤٥ ، سنن الدارمی حديث رقم:٢٦٦٦ ، مسند احمد حديث رقم:٢٢٤١٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان اپنے گھر والوں پر احتساب سے کام لیتے ہوئے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔

(1129)۔ عَنْ اَسمَاءَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَنفِقِی وَلَا تُحصِی فَيُحصِیَ اللّٰهُ عَلَيكِ وَلَا تُوعِی فَيُوعِیَ اللّٰهُ عَلَيكِ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٢٥٩١ ، مسلم حديث رقم: ٢٣٧٥]۔

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم خرچ کرو اور گن گن کے نہ رکھو، ورنہ اللہ بھی تم کو حساب سے دے گا اور تم جمع نہ کرو، ورنہ اللہ بھی تم سے اپنی عطا روک لے گا۔

(1130)۔ عَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى المِنبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالمَسأَلَةَ ، اَليَدُ العُليَا خَيرٌ مِنَ اليَدِ السُّفلىٰ فَاليَدُ العُليَا هِیَ المُنفِقَةُ وَالسُّفلىٰ هِیَ السَّائِلَةُ رواه البخاری [البخاری حديث رقم : ١٤٢٩ ، مسلم حديث رقم : ٢٣٨٥ ، ابو داؤد حديث رقم : ١٦٤٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے صدقہ کا ذکر کیا اور سوال کرنے سے بچنے کا ذکر کیا اور سوال کرنے کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ

سے بہتر ہے، پس اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

(1131)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ١٤١٩، مسلم حديث رقم: ٢٣٨٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا: یارسول اللہ! کون سے صدقہ کا سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس حال میں صدقہ کرو کہ تم تندرست ہو اور مال کے خواہش مند ہو، تمہیں تنگ دستی کا خطرہ ہو اور خوش حالی کی امید ہو اور صدقہ کرنے میں اتنی تاخیر نہ کرو حتیٰ کہ روح تمہارے حلقوم تک پہنچ جائے تو پھر تم اس وقت کہو کہ فلاں کے لیے اتنا ہے اور فلاں کے لیے اتنا ہے حالانکہ اب تو فلاں کے لیے ہو ہی جائے گا۔

(1132)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ تَعَالَى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَدْلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ١٤٢٣، مسلم حديث رقم: ٢٣٨٠، الترمذي حديث رقم: ٢٣٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اسکے سائے کے سوا اور کسی کا سایا نہیں ہوگا۔(۱) عادل حکمران۔(۲) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا۔(۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں معلق رہا۔(۴) وہ دو آدمی جو اللہ کی محبت میں اکٹھے ہوئے اور اس کی محبت میں الگ ہوئے۔(۵) وہ آدمی جس کو ایک مقتدر اور حسین وجمیل عورت نے گناہ کی دعوت دی، تو اس نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔(۶) وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ دیا حتیٰ کہ اسکے بائیں ہاتھ کو پتا نہیں چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔(۷) جس شخص نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا حتیٰ کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہے۔

(1133)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ: صَدَقَةٌ رواه البخاري [البخاري حديث رقم:

٢٧٠٧، مسلم حديث رقم: ٢٣٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جس روز سورج طلوع ہوتا ہے، لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، (اور فرمایا) دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے۔

(1134)۔عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ؓ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ٦٠٢٣، مسلم حديث رقم: ٢٣٤٩]۔

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سہی، جسے یہ بھی نہ ملے تو میٹھا بول سہی۔

(1135)۔ وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِي [موطا مالك كتاب صفة النبي ﷺ حديث رقم: ٨، مسند احمد حديث رقم: ٢٧٥١٨، ابو داؤد حديث رقم: ١٦٦٧، ترمذی حدیث رقم: ٦٦٥، نسائی حدیث رقم: ٢٥٦٥]۔ قال الترمذي حسن صحيح

ترجمہ: حضرت اُم بجید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سائل کو کچھ نہ کچھ دے دو خواہ روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہی سہی۔

(1136)۔ وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معاني الآثار للطحاوي ١/٣٣٧]۔

ترجمہ: حضرت حبشی بن جنادہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے غربت کے بغیر سوال کیا وہ آگ کھا رہا ہے۔

(1137)۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ رواه ابو داؤد [ابو داؤد حديث رقم: ٢٨٦٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنی صحت مند زندگی کے دوران ایک درہم کا صدقہ کرتا ہے تو یہ موت کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

(1138)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كِخْ كِخْ لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٢٤٧٣، بخاری حدیث رقم: ١٤٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑ لی اور اسے اپنے منہ میں رکھ لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کخ کخ تاکہ وہ اسے پھینک دیں۔ فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے؟

(1139)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيهَا رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٢٥٨٥ ، ابو داؤد حدیث رقم:٣٥٣٦ ، ترمذی حدیث رقم:١٩٥٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس میں سے کھاتے تھے۔

كِتَابُ الصِّيَام

روزوں کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ [البقرة: ١٨٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں۔ وَقَالَ فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهرَ فَلْيَصُمْهُ [البقرة: ١٨٥] اور فرمایا: تم میں سے جو بھی اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے۔ وَقَالَ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ [البقرة: ١٨٤] اور فرمایا: پس جو تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرے۔

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند دیکھنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاس [البقرة: ١٨٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب! لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرما دیجیے یہ لوگوں کے لیے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔

(1140)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَافْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاكْمِلُوا عِدَّةَ شَعبَانَ ثَلَاثِينَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٢٥١٦ ، بخاری حدیث رقم:١٩٠٩، نسائی حدیث رقم:٢١٢٤ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٤٥٦ ، سنن الدارمی حدیث رقم:١٦٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند کو دیکھ کر روزے ختم کرو۔ اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

(1141)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَانَكْتُبُ وَلَا نَحْسَبُ ، اَلشَّهرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ، ثُمَّ قَالَ ، اَلشَّهرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعنِي تَمَامَ ثَلَاثِينَ يَعنِي مَرَّةً تِسعاً وَعِشرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٢٥١١ ، بخاری حدیث رقم:١٩١٣، ابو داؤد حدیث رقم:٢٣١٩ ، نسائی حدیث رقم:٢١٤١ ، مسند احمد حدیث رقم:٦٠٤٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سیدھے سادے اُمی لوگ ہیں، ہم نہ لکھتے ہیں اور نہ تخمینے لگاتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مہینہ دس جمع دس جمع نو کا ہوتا ہے، تیسری بار آپ ﷺ نے ایک انگلی بند کر لی۔ پھر فرمایا کبھی مہینہ دس جمع دس جمع دس یعنی پورے تیس دن کا ہوتا ہے۔ یعنی ایک مرتبہ انتیس اور ایک مرتبہ تیس۔

(1142)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷛ قَالَ جَاءَ اَعرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّي رَاَيتُ الْهِلَالَ يَعنِي هِلَالَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؟ قَالَ نَعَم ، قَالَ اَتَشهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ ؟ قَالَ نَعَم ، قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَصُومُوا غَداً رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالتِّرمِذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حدیث رقم:٢٣٤٠ ، ترمذی حدیث رقم:٦٩١ ، نسائی حدیث رقم:٢١١٣ ، ابن ماجة حدیث رقم:١٦٥٢، سنن الدارمی حدیث رقم:١٦٩٨]۔ صححه الحاكم ووافقه الذهبي واعله الترمذی للارسال والارسال لا يضرنا

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا میں نے چاند دیکھا ہے یعنی رمضان کا چاند۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کیا تم محمد رسول اللہ کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔

(1143)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنِّي رَاَيْتُهُ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالدَّارِمِي [ابو داؤد حدیث

رقم:٢٣٤٢ ، سنن الدارمی حدیث رقم:١٦٩٧]۔ اسناده صحيح علىٰ شرط مسلم

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے ایک دوسرے کو چاند دکھایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

بَابُ فَضَائِلِ رَمَضَانَ

رمضان کے فضائل کا باب

(1144)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيٰطِينُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٢٤٩٥ ، بخاری حدیث رقم:٣٢٧٧ ، نسائی حدیث رقم:٢٠٩٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(1145)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْد ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمّٰى الرَّيَّانُ لَايَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُونَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٢٧١٠ ، بخاری حدیث رقم:٣٢٥٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:١٦٤٠]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابنِ سعد ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے، اس دروازے میں سے صرف روزے دار گزریں گے۔

(1146)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيمَاناً وَاِحتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهٖ ، وَمَن قَامَ رَمَضَانَ اِيمَاناً وَاِحتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِن ذَنبِهٖ ، وَمَن قَامَ لَيلَةَ القَدرِ اِيمَاناً وَاِحتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:١٧٨١ ، بخاری حدیث رقم:١٩٠١ ، ترمذی حدیث رقم:٦٨٣ ، سنن النسائی حدیث رقم:٢٢٠٢ ، ابن ماجة حدیث رقم:١٦٤١ ، سنن الدارمی حدیث رقم:١٧٨٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان شریف میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

(1147)۔ وَعَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابنِ آدَمَ يُضَاعَفُ ، اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبعِمِائَةِ ضِعفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّومَ ، فَاِنَّهٗ لِی وَاَنَا اَجزِی بِهٖ يَدَعُ شَهوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِن اَجلِی ، لِلصَّائِمِ فَرحَتَانِ ، فَرحَةٌ عِندَ فِطرِهٖ وَفَرحَةٌ عِندَ لِقَاءِ رَبِّهٖ ، وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطيَبُ عِندَ اللّٰهِ مِن رِيحِ المِسكِ ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ يَومُ صَومِ اَحَدِكُم فَلَا يَرفُثُ وَلَا يَصخَبُ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَو قَاتَلَهٗ فَليَقُلْ اِنِّی امرَءٌ صَائِمٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٢٧٠٦ ، بخاری حدیث رقم:١٩٠٤ ، ابن ماجة حدیث رقم:١٦٣٨ ، سنن الدارمی حدیث رقم:١٧٧٥ ، مسند احمد حدیث رقم:٧٦٢٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر نیک عمل دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سوائے روزے کے۔ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ بندہ میری خاطر خواہشات اور کھانا ترک کر دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ برائی کرے اور نہ چیخے ، اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا جھگڑا کرے تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(1148)۔ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَاِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهٗ أَوْ شَاتَمَهٗ فَلْيَقُلْ إِنِّی صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَشَهْوَتَهٗ مِنْ اَجْلِی الصِّيَامُ لِی وَأَنَا أَجْزِی بِهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ١٨٩٤ ، مسلم حدیث رقم: ٢٧٠٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے ڈھال ہیں، پس کوئی شخص (روزے میں) فحش بات نہ کرے اور جہالت کی بات نہ کرے، اگر کوئی شخص اس سے جنگ کرے یا اس کو گالی دے تو اس کو دو مرتبہ کہنا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہِ قدرت میں میری جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو ضرور اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے، وہ اپنے کھانے اور اپنے پینے کو اور اپنے نفس کے تقاضوں

کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا اور نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے۔

(1149)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ ، فَيَأْتِيهِ جِبْرِيلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٦٠٠٩ ، بخاري حديث رقم:١٩٠٢ ، نسائي حديث رقم:٢٠٩٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیکی کے معاملے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ ﷺ رمضان شریف میں اور بھی زیادہ سخاوت فرماتے حتیٰ کہ رمضان گزر جاتا۔ آپکے پاس جبریل آتے تھے اور آپ کو قرآن دہرواتے تھے۔ جب جبریل کی آپ ﷺ سے ملاقات ہوجاتی تو رسول اللہ ﷺ سخاوت میں طوفانی ہواؤں سے بھی بڑھ جاتے۔

(1150)۔ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَطْلَقَ كُلَّ اَسِيرٍ وَاَعْطٰى كُلَّ سَائِلٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٣٦٢٩]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ہر قیدی کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو عطا کرتے تھے۔

بَابُ اَحْكَامِ الصِّيَامِ

روزوں کے احکام کا باب

(1151)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاري حديث رقم:١٩٠٣، ٦٠٥٧ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٦٢ ، ابن ماجة حديث رقم:١٦٨٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بری بات اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا، اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔

(1152)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمَاءُ ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ اِلَّا السَّهَرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ [سنن الدارمي

حديث رقم:٢٧٢٢]۔ اسناده جيد

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں پیاس کے سواء کچھ نہیں ملتا اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں رات جاگنے کے سواء کچھ نہیں ملتا۔

(1153)۔ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ ؓ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا اُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [ابو داؤد حديث رقم:٢٣٦٤ ، ترمذي حديث رقم:٧٢٥]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے بے حساب مرتبہ نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔

(1154)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِكْتَحَلَ وَهُوَ صَائِمٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٦٧٨، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٧٨ عن انس ؓ]۔ صحيح وله شواهد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

(1155)۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاَرَبِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٢٥٧٦ ، بخاري حديث رقم:١٩٢٧، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٨٢ ، ترمذي حديث رقم:٧٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں ازواجِ مطہرات کا بوسہ بھی لیتے تھے اور چھو بھی لیتے تھے اور تم لوگوں سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

(1156)۔ وَعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنَ الْحَرِّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ [موطا مالك كتاب الصيام باب ما جاء في الصيام في السفر حديث رقم:٢٢ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٦٥ ، مسند احمد حديث رقم:١٥٩٠٩، شرح معاني الآثار للطحاوي ١/٣٦٠]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عرج کے مقام پر دیکھا، آپ ﷺ روزے کی حالت میں تھے اور پیاس اور گرمی کی وجہ سے اپنے سر مبارک پر پانی ڈال رہے تھے۔

(1157)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم:٢٧١٦ ،

بخاری حدیث رقم:۱۹۳۳-۶۶۶۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے روزے کی حالت میں بھول کر کھالیا پی لیا وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔ بے شک اللہ نے اسے کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

(1158)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالفِطرِ فِي السَّفَرِ التَّيسِيرَ عَلَيْكُمْ، فَمَنْ يَسَّرَ عَلَيْهِ الصِّيَامُ فَلْيَصُمْ وَمَن يَسَّرَ عَلَيْهِ الفِطرُ فَلْيُفطِرْ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ۱/۳۶۰]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزے کی رخصت دے کر تم لوگوں پر آسانی کرنا چاہی ہے۔ جس کے لیے روزہ رکھنا آسان ہو وہ روزہ رکھے اور جس پر روزہ چھوڑنا آسان ہو وہ روزہ چھوڑ دے۔

(1159)۔ وَعَنْ مَعَاذَةَ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا بَالُ الحَائِضِ تَقضِي الصَّومَ وَلَا تَقضِي الصَّلٰوةَ ؟ قَالَت عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤمَرُ بِقَضَاءِ الصَّومِ وَلَا نُؤمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حدیث رقم:۷۶۱، ۷۶۳]۔

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حیض والی عورت کا معاملہ کیسا ہے، وہ روزے کی قضاء کرتی ہے اور نماز کی قضاء نہیں کرتی ؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم پر یہ حالت آتی تھی، ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

(1160)۔ اَنَّ اَبَا هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِندَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَل تَجِدُ رَقَبَةً تُعتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَل تَستَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَل تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ، قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلَى اَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۹۳۶، مسلم حدیث رقم: ۲۵۹۵، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۳۹۰، الترمذی حدیث رقم: ۷۲۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں ہلاک ہوگیا، آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: میں روزہ میں اپنی بیوی پر واقع ہوگیا، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس غلام ہے جس کو تم آزاد کرو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے پوچھا: کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے پوچھا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! حضرت ابوہریرہ نے کہا: پھر نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے، ہم لوگ اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھجور کی چھال کا بنا ہوا بڑا تھیلا آیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے پوچھا: وہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا: یہ کھجوریں لو اور ان کو صدقہ کردو، اس شخص نے کہا: کیا مجھ سے بھی زیادہ ضرورت مند پر؟ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم ان دو پتھریلے کناروں کے درمیان اس کی مراد مدینہ کے دو کنارے تھے، میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی گھر والا نہیں ہے۔ تب نبی کریم ﷺ ہنسے حتیٰ کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہوگئیں پھر آپ نے فرمایا: تم یہ اپنے گھر والوں کو کھلادو۔

(1161)۔ وَزَادَ الزُّهرِيُّ وَاِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ اليَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ رواه ابو داؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ۲۳۹۱]۔

ترجمہ: حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یہ انہی ایک صحابی کے لیے خصوصی رخصت تھی، آج اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو اس کے لیے کفارہ دیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

اِبتِدَاءُ وَقتِ الاِفطَارِ ، وَهُوَاَوَّلُ زَمَانٍ بَعدَ غَيبُوبَةِ جَرمِ الشَّمسِ

افطار کے وقت کی ابتداء، اور وہ سورج کا جرثومہ غائب ہوجانے کے بعد پہلا وقت ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيلِ [البقرة:۱۸۷] (اَلغَايَتُ لَيسَت بِدَاخِلَةٍ تَحتَ المُغَيَّا فَلَا يَجِبُ اِمسَاكُ جُزءٍ مِنَ اللَّيلِ كَمَا فِي فَتحِ البَارِي وَ عُمدَةِ القَارِي وَهٰذَا مِمَّا اتَّفَقُوا عَلَيهِ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر رات تک روزے مکمل کرو (فتح الباری اور عمدۃ القاری میں ہے کہ رات کی غایت دن کے مغیا میں شامل نہیں لہٰذا رات کا کوئی جزء روزے کا حصہ نہ بنے گا۔ اس پر سب کا اتفاق ہے)۔

(1162)۔ اَفطَرَ اَبُو سَعِيدِ الخُدرِي حِينَ غَابَ قُرصُ الشَّمسِ رَوَاهُ البُخَارِي [بخاری

كتاب الصوم ، باب متىٰ يحل فطر الصائم صفحة ٣٨٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ اس وقت روزہ کھول دیتے تھے جب سورج کی ٹکیہ غائب ہوتی تھی۔

(1163)۔ وَعَن عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتْ اَوْ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَالتِّرْمِذِي وَاَبُوْدَاوٗد وَالدَّارِمِي [مسلم حديث رقم :٢٥٥٨ ، بخاري حديث رقم :١٩٥٤ ، ابو داؤد حديث رقم :٢٣٥١ ، ترمذی حديث رقم:٦٩٨ ، سنن الدارمی حديث رقم:١٧٠٦]۔

ترجمہ: حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اُدھر سے رات آجائے اور اُدھر سے دن پیٹھ پھیرے اور سورج غروب ہوجائے یا غائب ہوجائے تو روزے دار کا روزہ کھل گیا۔

(1164)۔ وَعَن عَبْدِ اللّٰهِ بنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَيْتَ ، قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَاراً ، قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ ، ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٢٥٦٠ ، بخاری حديث رقم:١٩٥٦ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٥٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا اور آپ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب سورج غروب ہوگیا تو فرمایا سواری سے اتر اور ہمارے لیے ستو گھول۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ تھوڑا انتظار بہتر ہے۔ فرمایا: اتر کر ستو گھول۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ابھی دن ہے۔ فرمایا: اتر کر ستو گھول۔ وہ اترے اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا جب تم دیکھو کہ اُدھر سے رات آگئی تو روزے دار کا روزہ کھل گیا اور اپنی انگلی مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

(1165)۔ وَعَن سَهْلِ بنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ صَائِماً اَمَرَ رَجُلاً فَاَوْفٰى عَلٰى نَشَزٍ فَاِذَا قَالَ قَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ رَوَاهُ الحَاكِم فِي الْمُسْتَدْرَك [مستدرك حاكم حديث رقم:١٦١٦]۔ صحيح وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب روزہ رکھتے تو ایک آدمی کو حکم دیتے، وہ بلندی پر

چڑھ جاتا۔ جب وہ کہتا کہ ابھی سورج غائب ہوگیا تو آپ ﷺ روزہ کھول دیتے۔

(1166)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ يَتَرَصَّدُ غُرُوْبَ الشَّمْسِ بِتَمْرَةٍ ، فَلَمَّا تَوَارَتْ اَلْقَاهَا فِي فِيْهِ رَوَاهُ الْاِمَامُ الشَّعْرَانِي فِي كَشْفِ الْغُمَّةِ [كشف الغمه صفحة ٢٤١]۔ ذكرته تائيداً للحديث السابق

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں دیکھا۔ آپ ﷺ ہاتھ میں کھجور لے کر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔ جیسے ہی سورج چھپ جاتا آپ ﷺ کھجور منہ میں ڈال لیتے۔

سِرْيَانُ وَقْتِ الْاِفْطَارِ اِلٰى قُبَيْلِ اشْتِبَاكِ النُّجُوْمِ

افطار کا وقت ستارے نکلنے سے پہلے پہلے تک جاری رہتا ہے

(1167)۔ عَن اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَاَبُوْدَاوٗد [ترمذی حديث رقم:٦٩٦ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٥٦ ، مسند احمد حديث رقم:١٢٦٨٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز سے پہلے افطار فرمایا کرتے تھے۔

(1168)۔ وَعَن حُمَيْدِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ عَوْفٍ اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ يَنْظُرَانِ اللَّيْلَ الْاَسْوَدَ قَبْلَ اَنْ يُفْطِرَا ، ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فِي رَمَضَانَ رَوَاهُ مُحَمَّد وَ مَالِك [موطا الامام محمد صفحة ١٨٨، موطا مالك كتاب الصيام باب ما جاء في تعجيل الفطر حديث رقم:٨]۔

ترجمہ: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ عمر ابنِ خطاب اور عثمان ابنِ عفان رضی اللہ عنہما رمضان شریف میں روزہ کھولنے سے پہلے جب کالی رات دیکھ لیتے تو مغرب کی نماز پڑھتے تھے۔ پھر نماز کے بعد افطار کرتے تھے۔

(1169)۔ وَ قَالَ مُحَمَّد عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ هٰذَا كُلُّهٗ وَاسِعٌ فَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ بَعْدَهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ لَا بَأْسَ بِهٖ رَوَاهُ مُحَمَّد [موطا محمد صفحة ١٨٨]۔

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ وقت وسیع ہے، جس کا جی چاہے نماز سے پہلے روزہ کھولے اور جس کا

جی چاہے نماز کے بعد روزہ کھولے، اس سارے وقت میں کوئی خرابی نہیں۔

اِسْتِحْبَابُ تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے

(1170)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْإِفْطَارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [موطا الامام محمد صفحة ١٨٨، موطا مالك كتاب الصيام باب ما جاء في تعجيل الفطر حديث رقم:٦ ، مسلم حديث رقم:٢٥٥٤ ، بخاري حديث رقم:١٩٥٧، ترمذي حديث رقم:٦٩٩ ، ابن ماجة حديث رقم:١٦٩٧، سنن الدارمي حديث رقم:١٧٠٥، مسند احمد حديث رقم:٢٢٩٣٦]۔

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ اس وقت تک بھلائی پہ قائم رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

(1171)۔ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ وَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ أَفْضَلُ مِنْ تَاخِيرِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَالْعَامَّةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا الامام محمد صفحة ١٨٨]۔

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ افطار اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا ان میں تاخیر کرنے سے بہتر ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ اور عام علماء کا قول ہے۔

(1172)۔ وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ ، فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ ؟ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ، وَزَادَ الرَّاوِي وَالْآخَرُ أَبُو مُوسٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٢٥٥٦ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٣٥٤ ، ترمذي حديث رقم:٧٠٢ ، نسائي حديث رقم:٢١٦١، مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوعطیہ فرماتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے۔ مسروق نے ان سے عرض کیا، محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ایسے ہیں جو نیکی میں کمی نہیں کر سکتے جبکہ اُن میں سے ایک نمازِ

مغرب اور افطار میں جلدی کرتا ہے جبکہ دوسرا نمازِ مغرب اور افطار میں تاخیر کرتا ہے۔ فرمایا نمازِ مغرب اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ ہم نے عرض کیا عبداللہ۔ فرمایا نبی کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ حدیث کے راوی فرماتے ہیں کہ دوسرے صحابی کا نام ابوموسیٰ ہے۔

اَلتَّغْلِيظُ عَلٰى مَنْ أَفْطَرَ قَبْلَ غَيْبُوبَتِ الشَّمْسِ كُلِّهَا

اُس شخص پر سختی جس نے پورا سورج غائب ہونے سے پہلے افطار کر دیا

(1173)۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ فَأَتَيَا بِي جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا لِي اِصْعَد ، فَقُلْتُ إِنِّي لَا أُطِيقُهُ ، فَقَالَا إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ ، فَصَعِدْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ ، إِذَا أَنَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ ، فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوا هٰذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِي ، فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِمْ مُشَقَّقَةً أَشْدَاقُهُمْ تَسِيلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا ، قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ [مستدرك حاكم حديث رقم: ١٦٠٠، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٤/٢١٦]۔ صحيح وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت ابواُمامہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل پہاڑ پر لے گئے۔ مجھے کہنے لگے اوپر چڑھیں۔ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے چڑھنا آسان بنا دیں گے۔ میں اوپر چڑھ گیا حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن میں جا پہنچا۔ وہاں شدید آوازیں آ رہی تھیں۔ میں نے کہا یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی چیخ پکار ہے۔ پھر مجھے آگے لے جایا گیا۔ وہاں کچھ لوگ تھے جنہیں ایڑی کے اوپر والے پٹھے سے باندھ کر لٹکایا گیا تھا، ان کی باچھیں چیر دی گئی تھیں، ان کی باچھوں سے خون جاری تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ ایک نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے روزہ افطار کر دیتے ہیں۔

دُعَاءُ الْإِفْطَارِ

افطار کی دعا

(1174)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَكَ

صُمْتُ وَعَلٰى رِزقِكَ اَفطَرتُ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد مُرسَلاً [ابو داؤد حديث رقم:٢٣٥٨]۔

ترجمہ: حضرت معاذ ابن زہرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ
نفلی روزوں کا باب

(1175)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفطِرُ، وَيُفطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِستَكمَلَ صِيَامَ شَهرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيتُهُ فِي شَهرٍ اَكثَرَ مِنهُ صِيَاماً فِي شَعبَانَ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٧٢١، بخاري حديث رقم:١٩٦٩، ابو داؤد حديث رقم:٢٤٣٤، ابن ماجة حديث رقم:١٧١٠، مسند احمد حديث رقم:٢٤٨١١، نسائي حديث رقم:٢٣٥١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نفلی روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کبھی روزے نہیں چھوڑیں گے۔ اور کبھی آپ نفلی روزے چھوڑ دیتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں سوائے رمضان کے۔ اور میں نے کسی مہینے میں آپ کو شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(1176)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفطِرُ اَيَّامَ البِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا فِي سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائي حديث رقم:٢٣٤٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے روزے کبھی نہیں چھوڑتے تھے، نہ حضر میں اور نہ ہی سفر میں۔

(1177)۔ وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ ؓ قَالَ قَلَّمَا رَأَيتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُفطِرُ يَومَ الجُمُعَةِ رَوَاهُ اِبنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرمَذِي [ابن ماجة حديث رقم:١٧٢٥، ترمذي حديث رقم:٧٤٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کا روزہ چھوڑتے ہوئے بہت کم دیکھا ہے۔

(1178)۔ وَعَن اَبِي اَيُّوبَ الاَنصَارِيِّ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَن صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتبَعَهُ سِتّاً مِن شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهرِ رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُودَاوٗد وَالتِّرمَذِي وَابنُ مَاجَةَ [مسلم حديث رقم:٢٧٥٨، ابو داؤد حديث رقم:٢٤٣٣، ترمذي حديث رقم:٧٥٩، ابن ماجة حديث رقم:١٧١٦، سنن الدارمي حديث رقم:١٧٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے فوراً بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے صائم الدھر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے والے)۔

(1179)۔ وَعَن اَبِي قَتَادَةَ ؓ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَن صَومِ الاِثنَينِ، فَقَالَ فِيهِ وُلِدتُ وَفِيهِ اُنزِلَ عَلَيَّ رَوَاهُ مُسلِم [مسلم حديث رقم:٢٧٥٠، مسند احمد حديث رقم:٢٢٦٠٢، ٢٢٦١١]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس دن پیدا ہوا تھا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا تھا۔

(1180)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ المَدِينَةَ فَوَجَدَ اليَهُودَ صِيَاماً يَومَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُم رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا هٰذَا اليَومُ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟ فَقَالُوا هٰذَا يَومٌ عَظِيمٌ اَنجَى اللّٰهُ فِيهِ مُوسٰى وَقَومَهُ وَغَرَّقَ فِرعَونَ وَقَومَهُ فَصَامَهُ مُوسٰى شُكراً فَنَحنُ نَصُومُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَحنُ اَحَقُّ وَاَولٰى بِمُوسٰى مِنكُم، فَصَامَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُودَاوٗد وَابنُ مَاجَةَ [مسلم حديث رقم:٢٦٥٦، ابو داؤد حديث رقم:٢٤٤٤، ابن ماجة حديث رقم:١٧٣٤، سنن الدارمي حديث رقم:١٧٦٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دسویں محرم کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا یہ کیسا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ نے موسیٰ اور اس کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ موسیٰ نے اس دن شکرانے کا روزہ رکھا۔ لہٰذا ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم موسیٰ کے تم سے زیادہ حق دار اور قریبی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(1181)۔ وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَومِ عَاشُورَاءَ، صُومُوهُ وَصُومُوا

قَبْلَهُ اَوْبَعْدَهُ يَوْماً وَلَا تَتَشَبَّهُوا بِالْيَهُوْدِ رَوَاهُ الطَّحَاوِى [شرح معانى الآثار للطحاوى ١/٣٦٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ نبی کریم ﷺ سے دسویں محرم کے روزے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس دن روزہ رکھو اور اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی ایک روزہ ساتھ ملاؤ اور یہودیوں سے مشابہت مت کرو۔

(1182)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ شَىْءٍ زَكوٰةٌ وَزَكوٰةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:١٧٤٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ [القدر: ٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(1183)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِى غَيْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٢٧٨٨ ، ابن ماجة حديث رقم:١٧٦٧، مسند احمد حديث رقم:٢٤٥٨٢، ترمذى حديث رقم:٧٩٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری دس دنوں میں وہ مجاہدہ کرتے تھے جو ان کے علاوہ دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

(1184)۔ وَعَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٢٧٨٧، بخارى حديث رقم:٢٠٢٤ ، نسائى حديث رقم:١٦٣٩، ابن ماجة حديث رقم:١٧٦٨، مسند احمد حديث رقم:٢٤١٨٦ ، ابو داؤد حديث رقم:١٣٧٦]۔

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا تہبند کس لیتے، راتوں کو جاگتے اور گھر والوں کو جگاتے تھے۔

(1185)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ لَيْلَةِ

الْقَدْرِ، فَقَالَ هِىَ فِى كُلِّ رَمَضَانَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:١٣٨٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا۔ میں سن رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

(1186)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الاعتكاف ، باب ما جاء فى ليلة القدر حديث رقم:١٠]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عروہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

(1187)۔ وَعَنْ اَنَسِ بنِ مَالِك ؓ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّى اُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِى رَمَضَانَ حَتّٰى تَلَاحَى الرَّجُلَانِ فَرُفِعَتْ فَالْتَمِسُوْهَا فِى التَّاسِعَةِ وَ السَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الاعتكاف ، باب ما جاء فى ليلة القدر حديث رقم:١٣]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے رمضان کی یہ رات دکھائی گئی حتیٰ کہ دو آدمی آپس میں جھگڑ پڑے تو یہ رات بھلادی گئی۔ اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِى الْمَسَاجِدِ [البقرة:١٨٧] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم مسجد میں معتکف ہو تو عورتوں سے مباشرت نہ کرو۔

(1188)۔ عَنْ عَلِىٍّ ؓ قَالَ لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِى مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ رَوَاهُ ابْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاق [المصنف لابن ابى شيبة ٢/٥٠٣ ، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:٨٠٠٩]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ باجماعت نماز والی مسجد کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔

(1189)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ، ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٢٧٨٤، بخارى

حدیث رقم:۲۰۲۶، ابو داؤد حدیث رقم:۲۴۶۲، ترمذی حدیث رقم:۷۹۰، مسند احمد حدیث رقم:۲۴۶۶۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری دنوں میں اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج نے اعتکاف کیا۔

(1190)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوبَ وَيَجْرِي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۱۷۸۱]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا: وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کی نیکیاں اس طرح جاری رہتی ہیں جیسے تمام نیک اعمال کا کرنے والا ہو۔

(1191)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ اَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَآءَ اُسْتُوَانَةِ التَّوْبَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۱۷۷۴]۔ حسن لطرقه

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ ﷺ کے لیے بچھونا بچھایا جاتا اور آپ ﷺ کا بستر استوانہ توبہ (توبہ کے ستون) کے پیچھے لگایا جاتا تھا۔

(1192)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:۴۹۹۸، ابو داؤد حدیث رقم:۲۴۶۶، ابن ماجة حدیث رقم:۱۷۶۹]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہر سال نبی کریم ﷺ کو ایک مرتبہ قرآن دہروایا جاتا تھا۔ مگر جس سال آپ ﷺ کا وصال ہوا، دو مرتبہ دہروایا گیا۔ آپ ﷺ ہر سال دس دن اعتکاف کرتے تھے مگر جس سال آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(1193)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، اِعْتَكَفَ عِشْرِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَ اَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:۸۰۳، ابو داؤد حدیث رقم:۲۴۶۳، ابن ماجة حدیث رقم:۱۷۷۰ ورواه ابو داؤد وابن ماجة عن أبي بن كعب ؓ]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔ ایک سال

آپ ﷺ نے اعتکاف نہیں فرمایا۔ جب اگلا سال آیا تو بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(1194)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً، وَلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ، وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ، وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:۲۴۷۳]۔ اسناده جيد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: معتکف کے لیے سنت یہ ہے کہ مریض کی عیادت نہ کرے، کسی کا جنازہ نہ پڑھے، بیوی کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے، مسجد سے ضروری حاجت کے بغیر باہر نہ نکلے، روزے کے بغیر کوئی اعتکاف نہیں اور اعتکاف صرف جماعت والی مسجد میں ہوتا ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَ اَهْلِهِ

قرآن اور اہل قرآن کے فضائل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ [يونس:۵۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور سینے کی بیماریوں کی شفا اور ہدایت اور مومنوں کے لیے رحمت آ گئی۔ وَقَالَ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ [البقرة:۲] اور فرمایا: یہ ایسی عالی شان کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں۔ وَقَالَ هُدًى لِّلنَّاسِ [البقرة:۱۸۵] اور فرمایا: تمام لوگوں کے لیے ہدایت۔ وَقَالَ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ [المزمل:۴] اور فرمایا: قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔

(1195)۔ عَنْ عُثْمَانَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالتِّرْمِذِي وَاَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي [بخاری حديث رقم:۵۰۲۷، ابو داؤد حديث رقم:۱۴۵۲، ترمذی حديث رقم:۲۹۰۹، ابن ماجة حديث رقم:۲۱۱، ۲۱۲، سنن الدارمی حديث رقم:۳۳۳۹، مسند احمد حديث رقم:۴۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عثمان غنی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر وہ ہیں جو قرآن کو سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

(1196)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَاماً وَ يَضَعُ بِهٖ آخَرِينَ رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [مسلم حديث رقم:١٨٩٧، ابن ماجة حديث رقم:٢١٨ ، سنن الدارمی حديث رقم:٣٣٦٦]۔

ترجمہ: حضرت عمر ابنِ خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے قوموں کو ترقی دیتا ہے اور دوسرے (جو اسے چھوڑ دیتے ہیں) انہیں گرا دیتا ہے۔

(1197)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَءْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا ، فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوٗد وَالتِّرْمَذِی [مسند احمد حديث رقم: ٦٨١٠ ، ابو داؤد حديث رقم: ١٤٦٤، ترمذی حديث رقم:٢٩١٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا پڑھ اور اوپر چڑھ اور ایسی ترتیل سے پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ جب تو آخری آیت پڑھے گا تو وہاں تیری منزل ہے۔

(1198)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الَّذِیْ لَيْسَ فِی جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَالدَّارِمِی [ترمذی حديث رقم:٢٩١٣، سنن الدارمی حديث رقم:٣٣٠٧ ، مسند احمد حديث رقم:١٩٥٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ آدمی جس کے سینے میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہیں ہے وہ اجڑے ہوئے مکان کی طرح ہے۔

(1199)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِيدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِی وَمَسْئَلَتِی اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِينَ ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰی سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَالدَّارِمِی [ترمذی حديث رقم:٢٩٢٦، سنن الدارمی حديث رقم:٣٣٥٧]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو قرآن

میں معروفیت کی وجہ سے میرا ذکر نہ کر سکا اور دعا نہ مانگ سکا میں اسے مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ اور اللہ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی تمام مخلوق پر۔

(1200)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ ، اَلِفٌ حَرْفٌ ، وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَالدَّارِمِی [ترمذی حديث رقم: ٢٩١٠ ، سنن الدارمی حديث رقم:٣٣٠٩]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے میں دس نیکیاں ملیں گی۔ میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ حرف ہے بلکہ الف حرف ہے اور لام حرف ہے اور میم حرف ہے۔

(1201)۔ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ الدَّارِمِی وَالْبَيْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِيمَانِ [دارمی حديث رقم:٣٣٧١ ، شعب الايمان للبيهقی حديث رقم: ٢٣٧٠]۔ الحديث صحيح مع ارساله

ترجمہ: حضرت عبدالملک بن عمیر مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی سورۃ فاتحہ میں ہر مرض کی شفا ہے۔

(1202)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ ، اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِی يُقْرَءُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٨٢٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرۃ پڑھی جاتی ہو۔

(1203)۔ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ وَكَّلَنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِی آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنِّی مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِيَالٌ وَلِی حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالاً فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ

سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا آوَيْتَ إِلَىٰ فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ (اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ (اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ٢٣١١]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ (یعنی صدقہ فطر) کی حفاظت کرنے کے لیے وکیل بنایا، پس میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس غلے میں لپ بھر کر جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: اللہ کی قسم میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کروں گا۔ اس نے کہا: میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر بال بچوں کی ذمہ داری ہے اور مجھے سخت ضرورت ہے تو میں نے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے بہت سخت ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا، سو مجھے رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ پھر آئے گا تو میں اسکی گھات میں بیٹھ گیا اور وہ پھر آ کر غلے کا لپ بھر کر جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور میں نے کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا، بس نے کہا: مجھے چھوڑ دیجیے کیونکہ میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بوجھ ہے میں پھر نہیں آؤں گا،

سو مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ اس نے مجھ سے بہت سخت ضرورت کی اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ نے فرمایا: لیکن اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا، پس میں تیسری مرتبہ اسکی گھات میں بیٹھ گیا، سو وہ آیا اور غلے سے لپ بھر کر جانے لگا، میں نے اس کو پکڑ لایا، پس کہا: میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا اور یہ تین بار میں سے آخری بار ہے، تو ہر مرتبہ کہتا ہے کہ میں پھر نہیں آؤں گا اور تو پھر آ جاتا ہے، اس نے کہا: آپ مجھے چھوڑ دیں! میں آپ کو چند ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع دے گا، میں نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ اس نے کہا: جب آپ بستر پر جائیں تو یہ آیۃ الکرسی پڑھیں اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (البقر: ٢٥٥) حتیٰ کہ پوری آیت پڑھی تو پھر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کی حفاظت کرتا رہے گا، اور شیطان آپ کے قریب نہیں آئے گا حتیٰ کہ صبح ہو جائے، پھر میں نے اسکا راستہ چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ شب تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہ! اس نے کہا: میں تمہیں چند ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے اللہ تمہیں نفع دے گا تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ میں نے بتایا: اس نے مجھ سے کہا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھو حتیٰ کہ تم اس کو ختم کر لو: اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ اور اس نے مجھ سے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح ہونے تک شیطان تمہارے قریب نہیں آ سکے گا اور صحابہ نیکی پر سب سے زیادہ حریص تھے، تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہر حال ہے تو وہ جھوٹا لیکن یہ بات اس نے سچ کہی ہے، کیا تم جانتے ہو اے ابو ہریرۃ کہ ان تین راتوں میں کون تم سے باتیں کرتا رہا؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

(1204) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اِقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ، الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اِقْرَؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ رواه مسلم [مسلم حديث رقم: ١٨٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باہلی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن پڑھا کرو،

قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو کھلے ہوئے پھولوں کی تلاوت کیا کرو۔ سورۃ البقرہ اور سورۃ آلِ عمران۔ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن آئیں گی جیسے وہ دو بادل ہوں، یا جیسے وہ دونوں سائبان ہوں، یا وہ اڑتے ہوئے پرندوں کی دو صفیں ہوں، وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے وکالت کریں گی، سورۃ بقرہ کو پڑھا کرو، ان کا پڑھنا برکت ہے اور اس کا ترک کرنا حسرت ہے، جادوگر اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(1205)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ شَئٍ قَلباً ، وَقَلْبُ الْقُرآنِ يٰس وَمَنْ قَرَءَ يٰس كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِقِرَاْتِهَا قِرَأَةَ الْقُرآنِ عَشرَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ التِّرمَذِى وَالدَّارِمى [ترمذی حدیث رقم:٢٨٨٧ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٣٤١٧]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے۔ اور جس نے سورۃ یٰسین پڑھی اللہ تعالیٰ دس مرتبہ قرآن پڑھنے کے برابر ثواب لکھ دے گا۔

(1206)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِكُلِّ شَئٍ عُرُوساً وَعُرُوسُ الْقُرآنِ الرَّحْمٰنُ رَوَاهُ البَيهَقِى فِى شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٢٤٩٤]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر چیز کی ایک دلہن ہوتی ہے۔ قرآن کی دلہن سورۃ الرحمٰن ہے۔

(1207)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ سُورَةً فِى الْقُرآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً ، شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّىٰ غُفِرَ لَهٗ ، وَهِىَ تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوٗد وَالتِّرمَذِى وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:١٤٠٠، ترمذی حدیث رقم:٢٨٩١ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٧٨٦ ، مسند احمد حدیث رقم:٧٩٩٤]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورۃ ہے۔ اس نے ایک آدمی کی شفاعت کی حتیٰ کہ وہ بخشا گیا۔ وہ سورۃ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ ہے۔

(1208)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ ، سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلىٰ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:٧٤٥]۔ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلىٰ فِى السُّجُودِ

ترجمہ: حضرت علی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلیٰ سے محبت رکھتے تھے۔ (اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کو داخل فرمایا)

(1209)۔ عَنْ أَبِى مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤمِنِ الَّذِى يَقْرَأُ الْقُرآنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤمِنِ الَّذِى لَا يَقْرَأُ الْقُرآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِى يَقْرَأُ الْقُرآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِى لَا يَقْرَأُ الْقُرآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٥٤٢٧، مسلم حدیث رقم: ١٨٦٠ ، الترمذی حدیث رقم: ٢٨٦٥، ابن ماجة حدیث رقم: ٢١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال نارنگی سی ہے جس کی خوشبو اچھی اور مزہ بھی اچھا ہے اور مومن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور سی ہے جس کی خوشبو نہیں اور مزہ اچھا ہے اور منافق جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ کے پھول سی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور مزہ کڑوا ہے اور منافق جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال تمہ سی ہے جس کی خوشبو نہیں ہے اور اس کا مزہ کڑوا ہے۔

(1210)۔ عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِاُبَيٍّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِى أَنْ أَقْرَأَ عَلَيكَ الْقُرآنَ قَالَ أُبَىٌّ اللّٰهُ سَمَّانِى لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِى فَجَعَلَ أُبَىٌّ يَبْكِى قَالَ قَتَادَةُ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهٗ قَرَأَ عَلَيهِ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٤٩٦٠ ، مسلم حدیث رقم: ١٨٦٤]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ابی بن کعب سے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، ابی بن کعب نے عرض کیا: کیا اللہ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: اللہ نے تمہارا نام لے کر مجھے حکم دیا ہے، ابی بن کعب رونے لگے، حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے سامنے لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ پڑھی۔

(1211)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِى يَقْرَأُ الْقُرآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهٗ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَمَثَلُ الَّذِى يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهٗ وَهُوَ عَلَيهِ شَدِيدٌ فَلَهٗ أَجْرَانِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ٤٩٣٧ ، مسلم حدیث رقم: ١٨٦٢]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآن

پڑھتا ہے حالانکہ وہ اس کا حافظ ہے، سفرہ کرام یعنی مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کو یاد کرتا ہے حالانکہ اس پر اس کا یاد کرنا دشوار ہے اس کو دو ثواب ہیں، ایک ثواب مشقت کا دوسرا قرأت کا۔

(1212)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ لِی النَّبِیُّ ﷺ اقْرَأْ عَلَیَّ قُلْتُ اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ فَاِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَیْرِی فَقَرَأْتُ عَلَیْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰی بَلَغْتُ: فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا قَالَ اَمْسِكْ فَاِذَا عَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ

رواه البخاری[البخاری حدیث رقم: ٤٥٨٢ ، مسلم حدیث رقم : ١٨٦٧، الترمذی حدیث رقم : ٣٠٢٤]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ ؓ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے قرآن پڑھ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں آپ کے سامنے پڑھوں جب کہ آپ پر نازل ہوا ہے؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی سے سنوں۔ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پڑھی، حتیٰ کہ میں فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ شَهِیْدًا تک پہنچ گیا، آپ نے فرمایا: رک جا! اس وقت آپ کی آنکھیں رو رہی تھیں۔

(1213)۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ یَقْرَءَ فِی لَیْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالُوْا وَكَیْفَ یَقْرَءُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ ؟ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ ؓ [مسلم حدیث رقم:١٨٨٦، بخاری حدیث رقم:٥٠١٥ ، ابو داؤد حدیث رقم:١٤٦١، ترمذی حدیث رقم:٢٨٩٦ ، نسائی حدیث رقم:٩٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے لیے کیا مشکل ہے کہ ہر رات قرآن کا تہائی حصہ تلاوت کرے؟ صحابہ نے پوچھا قرآن کا تہائی حصہ کوئی کیسے تلاوت کرے؟ فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد قرآن کے تہائی حصہ کے برابر ہے۔

(1214)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهٖ نَفَثَ عَلَیْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَیْهِ وَاَمْسَحُهُ بِیَدِ نَفْسِهٖ لِاَنَّهَا كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ یَدِیْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٥٧١٦، بخاری حدیث رقم:٥٠١٦ ، ابو داؤد حدیث رقم:٣٩٠٢ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٥٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے جو کوئی بیمار پڑتا تو آپ ﷺ اس پر معوذات پڑھ کر دم فرماتے۔ جب آپ ﷺ کو وہ تکلیف ہوئی جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا، میں

آپ ﷺ پر دم کرتی تھی اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آپ ﷺ کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی اس لیے کہ آپ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔

(1215)۔عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ بُعِثَ اِلَیَّ ، قَالَ اِنَّمَا دَعَوْنَاكَ اَنَّا اَرَدْنَا اَنْ نَخْتِمَ الْقُرْآنَ ، وَاَنَّهٗ بَلَغَنَا اَنَّ الدُّعَاءَ یُسْتَجَابُ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ ، قَالَ فَدَعَوْا بِدَعَوَاتٍ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [دارمی حدیث رقم:٣٤٨٣]۔

ترجمہ: حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے بلوا بھیجا۔ میں گیا تو کہنے لگا ہم ختم قرآن کروانا چاہتے ہیں اور ہم تک حدیث پہنچی ہے کہ ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر انہوں نے بہت سی دعائیں مانگی۔

(1216)۔ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ اَنَسٌ اِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ وَلَدَهٗ وَ اَهْلَ بَیْتِهٖ فَدَعَا لَهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [سنن الدارمی حدیث رقم:٣٤٧٥]۔

ترجمہ: حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت انس ؓ جب ختم قرآن کرتے تو اپنے بچوں اور گھر والوں کو جمع کر لیتے اور ان کے لیے دعا فرماتے تھے۔

(1217)۔ وَعَنْ اَبِی قِلَابَةَ رَفَعَهٗ قَالَ مَنْ شَهِدَ الْقُرْآنَ حِیْنَ یُفْتَتَحُ فَكَاَنَّمَا شَهِدَ فَتْحاً فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَمَنْ شَهِدَ خَتْمَهٗ حِیْنَ یُخْتَمُ فَكَاَنَّمَا شَهِدَ الْغَنَائِمَ حِیْنَ تُقْسَمُ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [سنن الدارمی حدیث رقم:٣٤٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قرآن کے افتتاح کے وقت حاضر ہوا وہ ایسے ہے جیسے جہاد کا افتتاح کیا اور جو ختم قرآن کے وقت حاضر ہوا وہ ایسے ہے جیسے غنیمت تقسیم ہوتے وقت حاضر ہوا۔

(1218)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ [ابو داؤد حدیث رقم:١٤٦٨، نسائی حدیث رقم:١٠١٥، ابن ماجة حدیث رقم:١٣٤٢، سنن الدارمی حدیث رقم:٣٤٨٣]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے سجاؤ۔

(1219)۔ وَعَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلاً قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ اَیُّ النَّاسِ اَحْسَنُ صَوْتاً لِلْقُرْآنِ وَاَحْسَنُ قِرَاءَةً ؟ قَالَ مَنْ اِذَا سَمِعْتَهٗ یَقْرَأُ اُرِیْتَ اَنَّهٗ یَخْشَی اللّٰهَ ، قَالَ طَاوُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ [سنن الدارمی حدیث رقم:٣٤٩٠]۔ الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے آدمی کی آواز اور قرأت قرآن کے

لیے اچھی ہے؟ فرمایا: وہ آدمی جسے تو قرآن پڑھتا ہوا سنے تو دیکھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔ طاؤس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ایسے ہی قرآن پڑھتے تھے۔

(1220)۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَؤُا الْقُرآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُونَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُونَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْئُ بَعْدِی قَوْمٌ يُرَجِّعُونَ بِالْقُرآنِ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهِقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٢٦٤٩]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کو عربوں کے لہجے اور آواز میں پڑھو۔ اہلِ عشق کے لہجے اور اہلِ کتاب کے لہجے سے بچ کے رہو۔ میرے بعد ایسی قوم آئے گی جو قرآن کو گانے کی طرز پر اور نوحہ کی طرز پر پڑھے گی۔ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ انکے دل فتنے والے ہیں اور ان لوگوں کے دل بھی فتنہ زدہ ہیں جنہیں ان کے ترنم اچھے لگتے ہوں گے۔

(1221)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عَمْرٍو ﷛ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فِی اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَاَبُوْدَاوٗد وَالدَّارِمِی [ابو داؤد حدیث رقم:١٣٩٤، ترمذی حدیث رقم:٢٩٤٩، ابن ماجة حدیث رقم:١٣٤٧، سنن الدارمی حدیث رقم:١٥٠٠، مسند احمد حدیث رقم:٦٥٤٣]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کرلیا اس نے کچھ نہ سمجھا۔

زَعْمُ الرَّوَافِضِ فِی الْقُرآن

روافض کا قرآن کے بارے میں عقیدہ

عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اَخْرَجَهٗ عَلِیٌّ اِلَی النَّاسِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهٗ، فَقَالَ لَهُمْ هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَمَا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ وَقَدْ جَمَعْتُهٗ مِنَ اللَّوْحَيْنِ، فَقَالُوا هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيْهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا تَرَوْنَهٗ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اَبَدًا، اِنَّمَا كَانَ عَلَیَّ اَنْ اُخْبِرَكُمْ حِيْنَ جَمَعْتُهٗ لِتَقْرَءُوْهُ رَوَاهُ الْكُلِيْنِی فِی اُصُوْلِ الْكَافِی [اصول کافی ٤/٤٥٢، ٤٥٣ حدیث رقم:٣٥٧٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی ﷛ جب قرآن سے اور اس کو لکھنے سے فارغ ہوئے تو وہ اسے لوگوں کے پاس لے کر آئے، اور ان سے فرمایا: یہ اللہ عزوجل کی کتاب ہے جیسا کہ اسے اللہ نے محمد ﷺ پر اتارا ہے، میں نے اسے دو لوحوں سے جمع کیا ہے، لوگوں نے کہا ہمارے پاس یہ جامع صحیفہ موجود ہے جس میں قرآن ہے۔ ہمیں آپ والے قرآن کی کوئی حاجت نہیں، آپ نے فرمایا: تو پھر اللہ کی قسم تم اسے آج کے بعد ابد تک نہیں دیکھو گے، میری ذمہ داری یہی تھی کہ جب میں اسے جمع کرلیتا تو تم لوگوں کو بتا دیتا تا کہ تم اسے پڑھتے۔

وَعَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ الْقُرْآنَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السلام اِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ سَبْعَةَ عَشَرَ اَلْفَ آيَةٍ رَوَاهُ كُلِيْنِی فِی اُصُوْلِ الْكَافِی [اصول کافی ٤/٤٥٦ حدیث رقم:٣٥٨٤]۔ وَقَالَ النُّوْرِی الطِّبْرِسِی فِی فَصْلِ الْخِطَابِ فِی تَحْرِيْفِ كِتَابِ رَبِّ الْاَرْبَابِ اِنَّ الْاَصْحَابَ قَدْ اَطْبَقُوْا عَلٰی صِحَّةِ الْاَخْبَارِ الْمُسْتَفِيْضَةِ بَلِ الْمُتَوَاتِرَةِ الدَّالَّةِ لِصَرِيْحِهَا عَلٰی وُقُوْعِ التَّحْرِيْفِ فِی الْقُرْآنِ [تحریف کتاب رب الارباب صفحة ٣١]۔

ترجمہ: حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جسے جبریل علیہ السلام محمد ﷺ کی طرف لیکر آئے تھے، سترہ ہزار آیتوں کا تھا۔ نوری طبرسی نے اپنی کتاب فَصْلُ الْخِطَابِ فِی تَحْرِيْفِ كِتَابِ رَبِّ الْاَرْبَابِ میں لکھا ہے کہ: شیعہ علماء کا ان متواتر اخبار اور دلائل کی صحت پر اتفاق ہے جو صاف صاف دلالت کرتی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے۔

كِتَابُ الْحَجّ

حج کی کتاب

بَابُ فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کے فضائل کا باب

(1222)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی وَالتِّرْمَذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [مسلم حدیث رقم:٣٢٩١، ٣٢٩٢، ٣٢٩٣، بخاری حدیث رقم:١٥٢١، ترمذی حدیث رقم:٨١١، نسائی حدیث رقم:٢٦٢٧، سنن الدارمی حدیث رقم:١٨٠٢، ابن ماجة حدیث رقم:٢٨٨٩، مسند احمد حدیث رقم:١٠٤٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور بدزبانی اور گناہ نہیں کیا وہ اس دن کی طرح لوٹا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

(1223)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ، اَلْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَلَهُمْ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۲۸۹۲]۔ ضعيف

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں۔ اگر اس سے دعا کرتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہے اور اگر اس سے استغفار کرتے ہیں تو وہ انہیں بخش دیتا ہے۔

(1224)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ۵۳۷۰]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حاجی سے ملو تو اسے سلام کہو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے درخواست کرو کہ تمہارے لیے دعا کرے۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو۔ بے شک وہ بخشا ہوا ہے۔

(1225)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:۳۰۳۸ ، بخارى حديث رقم :۱۷۸۲، نسائى حديث رقم: ۲۱۱۰ ، ابن ماجة حديث رقم:۲۹۹۴ ، سنن الدارمى حديث رقم:۱۸۶۵، مسند احمد حديث رقم: ۲۰۳۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

(1226)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِي رواه البخارى [البخارى حديث رقم : ۱۸۶۳، مسلم حديث رقم : ۳۰۳۹]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ اپنے حج سے واپس آئے تو آپ نے حضرت ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تمہیں حج پر جانے سے کیا چیز مانع تھی؟ انہوں نے عرض کیا: ابوفلاں، انکی مراد تھی ان کا شوہر، اسکے پاس پانی لاد کر لانے والے دو اونٹ تھے، ایک اونٹ پر بیٹھ کر وہ حج پر چلا گیا اور دوسرے اونٹ کے ذریعہ ہم اپنی زمین کو

پانی سے سیراب کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بے شک رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

بَابُ مَنْ فُرِضَ عَلَيْهِ الْحَجُّ

باب: حج کس پر فرض ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا [آل عمران :۹۷] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی خاطر بیت اللہ کا حج لوگوں پر فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں۔

(1226)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم:۸۱۳ ، ابن ماجة حديث رقم:۲۸۹۶]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ کونسی چیز حج فرض کر دیتی ہے؟ فرمایا: راستے کا خرچ اور سواری۔

(1227)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَراً يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِداً إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُوْمَحْرَمٍ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم : ۳۲۷۰ ، ترمذى حديث رقم :۱۱۶۹، ابن ماجة حديث رقم:۲۸۹۸ ، ابو داؤد حديث رقم:۱۷۲۶، شرح معانى الآثار للطحاوى ۱/ ۳۸۵]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسا سفر کرے جو تین دن یا اس سے زیادہ کا ہو سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ اس کا والد ہو یا بیٹا ہو یا شوہر ہو یا اس کا کوئی بھی محرم ہو۔

(1228)۔ وَعَنْ جَابِر ؓ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِرَ فَهُوَ أَفْضَلُ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَالدَّارقُطْنِي [ترمذى حديث رقم :۹۳۱ ، سنن الدار قطنى حديث رقم:۲۶۹۸، السنن الكبرىٰ للبيهقى ۴/ ۳۴۹]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عمرے کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا یہ واجب ہے؟ فرمایا نہیں لیکن اگر کوئی عمرہ کرے تو یہ افضل ہے۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي لَايَجُوزُ اَن يَتَجَاوَزَهَا الْمُسْلِمُ اِلَّا مُحْرِماً

وہ مقامات جہاں سے آگے احرام کے بغیر گزرنا مسلمان کے لیے جائز نہیں

(1229)۔ عَن ابنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَقَّتَ لِاَهلِ المَدِينَةِ ذَا الحُلَيفَةَ، وَلِاَهلِ الشَّامِ الجُحفَةَ، وَلِاَهلِ نَجدٍ قَرنَ المَنَازِلِ وَلِاَهلِ اليَمَنِ يَلَملَمَ، هُنَّ لِاَهلِهِنَّ وَلِمَن اَتیٰ عَلَيهِنَّ مِن غَيرِهِنَّ مِمَّن اَرَادَ الحَجَّ اَوِ العُمرَةَ، وَمَن كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِن حَيثُ اَنشَاَ حَتّیٰ اَهلُ مَكَّةَ مِن مَكَّةَ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی وَاَبُودَاؤد وَالنَّسَائِی [مسلم حديث رقم:٢٨٠٣، بخاری حديث رقم:١٥٢٦، ابو داؤد حديث رقم:١٧٣٨، نسائی حديث رقم:٢٦٥٧، سنن الدارمی حديث رقم:١٧٩٨، مسند احمد حديث رقم:٣٠٦٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا، اور اہل شام کے لیے جحفہ کو، اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل کو، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو۔ یہ سب ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو کسی دوسری جگہ سے آ کر ان مواقیت سے گزریں خواہ ان کا ارادہ حج کا ہو یا عمرے کا اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہوں تو وہ اسی جگہ سے احرام باندھیں جہاں سے اٹھے ہیں، حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے ہی احرام باندھیں۔

(1230)۔ وَعَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ، النَّبِیَّ ﷺ وَقَّتَ لِاَهلِ العِرَاقِ ذَاتَ عِرقٍ رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَالنَّسَائِی [ابو داؤد حديث رقم:١٧٣٩، نسائی حديث رقم:٢٦٥٦]۔ صحيح وعليه العمل

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کو میقات قرار دیا۔

بَابُ الْاِحْرَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

احرام اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَحُرِّمَ عَلَيكُم صَيدُ البَرِّ مَا دُمتُم حُرُمًا [المائدة:٩٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا ہے جب تک تم احرام میں رہو۔

(1231)۔ عَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كُنتُ اُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحرَامِهٖ قَبلَ اَن يُحرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبلَ اَن يَطُوفَ بِالبَيتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسكٌ، كَاَنِّی اَنظُرُ اِلیٰ وَبِيصِ الطِّيبِ فِی مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحرِمٌ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٢٨٢٦، بخاری حديث رقم:١٥٣٩، ابو داؤد حديث رقم:١٧٤٥، ١٧٤٦، ترمذی حديث رقم:٩١٧، نسائی حديث رقم:٢٦٩٣، ابن ماجة حديث رقم:٢٩٢٦، موطا مالك كتاب الحج حديث رقم:١٧، سنن الدارمی حديث رقم:١٨٠٧، ١٨٠٨، ١٨٠٩، مسند احمد حديث رقم:٢٤٧٢٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور احرام کھولتے تو طواف سے پہلے خوشبو لگاتی تھی۔ جس میں مشک شامل ہوتا تھا۔ گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام میں ہیں۔

(1232)۔ وَعَن ابنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّداً، يَقُولُ لَبَّيكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيكَ لَبَّيكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيكَ اِنَّ الحَمدَ وَالنِّعمَةَ لَكَ وَالمُلكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، لَايَزِيدُ عَلیٰ هٰؤُلَاءِ الكَلِمَاتِ رَوَاهُ مُسلِم وَالبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٢٨١٤، بخاری حديث رقم:١٥٤٠-٥٩١٥، ابو داؤد حديث رقم:١٧٤٧، نسائی حديث رقم:٢٧٤٧ الیٰ ٢٧٥٠، ابن ماجة حديث رقم:٣٠٤٧، سنن الدارمی حديث رقم:١٨١٤، مسند احمد حديث رقم:٦١٥١]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کے بال کسی چیز کے ذریعے خوب جمائے ہوئے تھے، آپ ﷺ بلند آواز سے فرما رہے تھے۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، آپ نے ان کلمات سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا۔

(1233)۔ وَعَن خَلَّادِ بنِ السَّائِبِ عَن اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَتَانِی جِبرِيلُ فَاَمَرَنِی اَن آمُرَ اَصحَابِی اَن يَرفَعُوا اَصوَاتَهُم بِالاِهلَالِ اَوِ التَّلبِيَةِ رَوَاهُ مَالِك وَاَبُودَاؤد وَالتِّرمَذِی وَالنَّسَائِی وَابنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [موطا امام مالك كتاب الحج حديث رقم:٣٤، ابو داؤد حديث رقم:١٨١٤، ترمذی حديث رقم:٨٢٩، نسائی حديث رقم:٢٧٥٣، ابن ماجة حديث رقم:٢٩٢٢، سنن

الدارمی حدیث رقم:١٨١٥، مسند احمد حدیث رقم:١٦٥٦٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے اور مجھے حکم سنایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ اللہ کی توحید پکارتے وقت یا تلبیہ کے وقت اپنی آوازیں بلند کریں۔

(1234)۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ قَالَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ التَّلْبِيَةِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم :٢٤٨٥ ، السنن الکبریٰ للبیهقی ٤٦/٥ ، زجاجه ١١٦/٢]۔

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تلبیہ کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا آدمی کے لیے مستحب ہے۔

(1235)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعاً ، يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجّاً لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجّاً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم :٣٠٢٨، ابو داؤد حدیث رقم:١٧٩٥، سنن النسائی حدیث رقم:٢٧٢٩ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٩٦٨]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج اور عمرہ دونوں کیلئے تلبیہ کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ فرمارہے تھے میں حاضر ہوں عمرہ کیلئے اور حج کیلئے، میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے اور حج کے لیے۔

(1236)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ ﷺ قَالَ لِمُطَرِّفٍ اُحَدِّثُكَ حَدِيثاً عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَنْفَعَكَ بِهٖ ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَ عُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهٗ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٢٩٧٤ ، سنن النسائی حدیث رقم:٢٧٢٦ ، ٢٧٢٧]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ نے حضرت مطرف سے فرمایا، میں تمہیں حدیث سناتا ہوں امید ہے اللہ تمہیں اس کے ذریعے فائدہ پہنچائے گا۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر اس عمل سے منع بھی نہیں فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا وصال ہوگیا اور اس کو حرام کرنے کے لیے قرآن نازل نہیں ہوا۔

(1237)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلاً سَئَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ؟ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَ لْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ

الثِّيَابِ شَيْئاً مَسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم :٢٧٩١ ، بخاری حدیث رقم:١٥٤٢، ابو داؤد حدیث رقم:١٨٢٤، نسائی حدیث رقم:٢٦٧٣ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٩٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ احرام والا آدمی (محرم) کون کون سے کپڑے پہن سکتا ہے فرمایا: قمیض مت پہنو، نہ ہی عمامے، نہ شلواریں، نہ ٹوپیاں، نہ موزے سوائے اس آدمی کے جسے جوتا نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اسے چاہیے کہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے، نہ ہی ایسے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا ہو جس پر زعفران یا رنگ لگا ہو۔

(1238)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ ﷺ اَنَّ عَدُوّاً يَغْزُوهُ ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِهٖ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَاَبَوْا اَنْ يُعِينُونِي فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِينَا اَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ اُرَفِّعُ فَرَسِي شَاْوًا وَاَسِيرُ شَاْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَرَكْتُهٗ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا اَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ١٨٢١، ١٨٢٢، مسلم حدیث رقم : ٢٨٥٤، ابن ماجة حدیث رقم: ٣٠٩٢]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال گئے تھے ان کے اصحاب نے احرام باندھا ہوا تھا انہوں نے احرام نہیں باندھا تھا اور نبی کریم ﷺ کو یہ بتایا گیا تھا کہ ایک دشمن آپ سے جنگ کرے گا، پس نبی کریم ﷺ روانہ ہوئے پھر (حضرت ابوقتادہ بیان فرماتے ہیں کہ) جس وقت میں آپ کے اصحاب کے ساتھ تھا تو وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، پس میں نے دیکھا تو میرے سامنے جنگلی گدھا تھا، میں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو نیزہ مارا، میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد طلب کی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا (اس لیے کہ وہ احرام میں تھے)، پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور ہمیں یہ خوف ہوا کہ کہیں ہم رسول اللہ ﷺ سے جدا نہ ہو جائیں، پس میں نبی کریم ﷺ کو ڈھونڈنے نکلا۔ کبھی میں گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا، پھر مجھے آدھی رات

کو بنو غفار کا ایک شخص ملا، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے نبی ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو تعہن پر چھوڑا ہے اور آپ کا ارادہ تھا کہ آپ السقیا میں دوپہر کو آرام کریں گے میں نے وہاں پہنچ کر کہا: یارسول اللہ! آپ کے اہل (یعنی صحابہ) آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور ان کو یہ خطرہ ہے کہ کہیں وہ آپ سے بچھڑ نہ جائیں، آپ ان کا انتظار کریں، میں نے بتایا: یارسول اللہ! میں نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا ہے اور میرے پاس اس کا بچا ہوا گوشت ہے، آپ نے لوگوں سے فرمایا: کھاؤ، اور وہ سب احرام میں تھے۔

(1239)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ، اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَ بْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٢٨٦٢ ، بخاری حدیث رقم:٣٣١٤، نسائی حدیث رقم:٢٨٨١_٢٨٨٢، ترمذی حدیث رقم:٨٣٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٠٨٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ پانچ جانور فاسق ہیں۔ انہیں حرم اور غیر حرم میں قتل کر دیا جائے، سانپ، ڈبا کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَصِفَةِ الْحَجِّ

مکہ مکرمہ میں داخلہ اور حج کے طریقہ کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ [الحج : ٢٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چاہیے کہ پرانے گھر کا طواف کریں۔ وَ قَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى [البقرة : ١٢٥] اور فرمایا: مقام ابراہیم پر نماز پڑھو۔ وَ قَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا [البقرة : ١٥٨] اور فرمایا: بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بھی حج کرے یا عمرہ کرے اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان دوڑے۔ وَ قَالَ ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ [البقرة : ١٩٩] اور فرمایا: پھر تم بھی لوٹ آؤ جہاں سے لوگ واپس آئیں۔ وَ قَالَ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ [البقرة : ١٩٨] اور فرمایا: جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ وَ قَالَ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ [البقرة : ٢٠٣] اور فرمایا:

جس نے دو دنوں میں جلدی کی اس پر کوئی گناہ نہیں۔ وَ قَالَ لَا تُحِلُّوا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ [المائده : ٢] اور فرمایا: اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی مت کرو اور نہ ادب والے مہینے کی اور نہ ہی حرم میں قربان کیے گئے جانوروں کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی جو کعبہ کی طرف ہانکے گئے ہوں۔ وَ قَالَ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ [الحج : ٣٦] اور فرمایا: قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیاں بنایا ہے۔ وَ قَالَ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ [الفتح : ٢٧] اور فرمایا: انشاء اللہ تم لوگ ضرور بر ضرور مسجد حرام میں امن کے ساتھ حلق کراتے ہوئے اور بال ہلکے کراتے ہوئے داخل ہو گے۔

(1240)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٠٤٢، بخاری حدیث رقم:١٥٧٧، ابو داؤد حدیث رقم:١٨٦٩، ترمذی حدیث رقم:٨٥٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ شریف تشریف لائے تو اس کی بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور زیریں طرف سے باہر نکلے۔

(1241)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهُ تَوَضَّاَ ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٠٠١ ، بخاری حدیث رقم:١٦١٤، ١٦١٥]۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حج ادا فرمایا اور مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ آپ ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے جس چیز سے ابتداء فرمائی وہ یہ تھی کہ وضو فرمایا۔ پھر بیت اللہ کا طواف فرمایا۔

(1242)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ ﷺ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَصْنَعُ ؟ قَالَ

اغْتَسِلِى وَاسْتَثْفِرِى بِثَوْبٍ وَ اَحْرِمِى ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَآءِ ، نَظَرْتُ اِلٰى مَدِّ بَصَرِى بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ ، وَعَنْ يَمِيْنِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَعَنْ يَسَارِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَمِنْ خَلْفِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا ، وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاوِيْلَهٗ ، وَمَا عَمِلَ بِهٖ مِنْ شَىْءٍ عَمِلْنَا بِهٖ ، فَاَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ، وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِىْ يُهِلُّوْنَ بِهٖ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَلْبِيَتَهٗ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِى اِلَّا الْحَجَّ ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ ، اِسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ، ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ اَبِى يَقُوْلُ (وَلَا اَعْلَمُهٗ ذَكَرَهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ) كَانَ يَقْرَاُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ، اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ ، فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِىَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِى بَطْنِ الْوَادِى ، سَعٰى ، حَتّٰى اِذَا صَعِدَ ، مَشٰى ، حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى ، فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ ، فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ ، فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ ، اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِى فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ : اِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ

يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِى شَهْرِكُمْ هٰذَا ، فِى بَلَدِكُمْ هٰذَا ، اَلَا كُلُّ شَىْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَىَّ مَوْضُوْعٌ ، وَدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ ، وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآئِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ (كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِى بَنِى سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَيْلٌ) ، وَ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَ اَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِى النِّسَآءِ ، فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَالَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ ، كِتَابَ اللّٰهِ ، وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّى ، فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ ؟ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ ، فَقَالَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ، (وَفِى رِوَايَةِ اَبِى بَكْرَةَ قَالَ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِى ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ) ثُمَّ اَذَّنَ ، ثُمَّ اَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهٗ ، وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَآءِ الزِّمَامَ ، حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهٖ ، وَيَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اَيُّهَا النَّاسُ ! اَلسَّكِيْنَةَ ، اَلسَّكِيْنَةَ ، كُلَّمَا اَتٰى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ ، اَرْخٰى لَهَا قَلِيْلًا ، حَتّٰى تَصْعَدَ ، حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ، ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَ اِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهٗ وَهَلَّلَهٗ وَ وَحَّدَهٗ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا ، فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِى تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِى عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ

حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ ، رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ ، فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ ، ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَ اَشْرَكَهٗ فِي هَدْيِهٖ ، ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ ، فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَ شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ، ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ، فَاَتٰى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ ، فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ ، فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِي وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اُمُّ الْمَنَاسِكِ[مسلم حديث رقم: ۲۹۵۰، ابو داؤد حديث رقم: ۱۹۰۵، ابن ماجة حديث رقم: ۳۰۷۴، سنن الدارمي حديث رقم: ۱۸۵۶]۔

غير مبرح : اى غير الشديد الشاق۔ المراد بذلك ان لا يستخلين بالرجال ولم يرد زناها لان ذلك يوجب حدها

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نو سال تک مدینہ رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کو جانے والے ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور وہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنا چاہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج پر جانا چاہتے تھے تاکہ حج کے افعال میں آپ کی اقتداء کریں۔ ہم سب لوگ آپ کے ساتھ گئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرایا اب میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب اونٹنی مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہو گئی تو میں نے منتہائے نظر تک اپنے آگے دیکھا تو مجھے سوار اور پیادے نظر آ رہے تھے۔ اور دائیں اور بائیں جانب اور میرے پیچھے لوگوں کا ہجوم تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور اس کی مراد کو آپ ہی خوب جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جو عمل کرتے تھے ہم بھی وہی عمل کرتے تھے، آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ تلبیہ پڑھا لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ لوگوں نے بھی اسی طرح تلبیہ کے کلمات ادا کیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس تلبیہ پر کچھ زیادتی نہیں کی اور یہی تلبیہ پڑھتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صرف حج کی نیت کرتے تھے، ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے، جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ ﷺ نے رکن کی تعظیم کی، پھر آپ نے طواف کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں معمول کے مطابق طواف کیا۔ پھر مقامِ ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى اور مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ کی قرأت کی۔ پھر آپ نے رکن کے پاس جا کر اس کی تعظیم کی، پھر صفا کے قریب جو (بیت اللہ کا) دروازہ ہے اس سے نکل کر کوہ صفا پر گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں وہاں سے ابتداء کروں گا جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے، پھر آپ ﷺ نے صفا سے ابتداء کی اور صفا پر چڑھے۔ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی بزرگی بیان کی، اور فرمایا: اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ ایک ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی، اس نے تنہا تمام لشکروں کو شکست دی، اس کے بعد آپ نے دعا کی اور یہ کلمات تین مرتبہ کہے، پھر آپ مروہ کی طرف اترے اور جب آپ کے قدم مبارک وادی میں پہنچ گئے تو پھر آپ نے سعی کی (یعنی دوڑے) حتیٰ کہ جب ہم چڑھ گئے تو پھر آپ آہستہ چلنے لگے۔ حتیٰ کہ مروہ پر پہنچے اور مروہ پر بھی وہی کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا۔ جب آٹھ ذوالحج ہوئی تو ان لوگوں نے منیٰ جا کر احرام باندھا، رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ نے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمہ کو مقام نمرہ میں نصب کرنے کا حکم دیا، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے۔ قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر حرام میں ٹھہریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزر کر عرفات میں پہنچے وہاں آپ نے مقام نمرہ میں اپنا خیمہ نصب کیا ہوا پایا، آپ اس خیمہ میں ٹھہرے حتیٰ کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے بطن وادی میں آ کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس شہر اور اس مہینہ میں آج کے دن کی حرمت ہے۔ سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے ان قدموں کے نیچے پامال ہے۔ زمانہ جاہلیت کے ایک دوسرے پر خون پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے، وہ بنو سعد میں دودھ پیتا بچہ تھا جس کو ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ اسی طرح زمانہ جاہلیت کے تمام سود پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سود کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہوں اور وہ حضرت ابن عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے ان کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے، تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کر لیا ہے، تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جو بہت شدید نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ

حق ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس فراہم کرو، میں تمہارے پاس ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے، تم لوگوں سے قیامت کے دن میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ سب نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور حق رسالت ادا کر دیا اور آپ نے امت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے انگشت شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ ہو جا۔ پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت ہوئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی اور نماز نہیں پڑھی، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر موقف گئے اور آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی جانب کر دیا اور ایک ڈنڈی کو اپنے سامنے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، تھوڑی تھوڑی زردی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا غائب ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور واپس لوٹے اور قصواء اونٹنی کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصہ سے لگ رہا تھا، نبی کریم ﷺ اشارے سے لوگوں کو آہستہ چلنے کی تلقین کرتے، جب راستے میں کوئی پہاڑی آ جاتی تو آپ اونٹنی کی مہار ڈھیلی کر دیتے تا کہ اونٹنی (آسانی سے) چڑھ سکے۔ حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچے وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں فرضوں کے درمیان نفل بالکل نہیں پڑھے، پھر رسول اللہ ﷺ لیٹ گئے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو گئی، جب صبح کی روشنی پھیل گئی تو آپ نے صبح کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی پھر آپ قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام پہنچے، قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، اللہ اکبر اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کہا، اور روشنی اچھی طرح پھیلنے تک وہیں ٹھہرے رہے اور طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے لوٹ گئے حضرت فضل ابن عباس کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچ گئے، آپ نے اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور جمرۂ کبریٰ جانے والی درمیانی راہ اختیار کی اور درخت کے قریب جو جمرہ ہے اس کے پاس پہنچے اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، یہ وہ کنکریاں تھیں جن کو چٹکی سے پکڑ کر پھینکا جاتا ہے، آپ نے وادی کے درمیان سے کنکریاں ماریں، پھر آپ منیٰ گئے اور وہاں تریسٹھ اونٹوں کو اپنے ہاتھوں سے نحر (قربان) کیا، پھر باقی اونٹ حضرت علی ﷺ کو نحر کے لیے دیے، آپ نے حضرت علی کو اپنی ہدی میں شریک کر لیا تھا۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ ہر قربانی سے گوشت کا ایک ٹکڑا لے کر ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے۔ پھر آپ اور حضرت علی دونوں نے اس گوشت کو کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ اس کے بعد آپ سوار ہوئے اور طواف افاضہ فرمایا۔ آپ نے ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی اور آپ بنو عبد المطلب کے پاس گئے وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے بنو عبد

المطلب! پانی بھرو، اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمہاری پانی کی خدمت پر غالب آ جائیں گے (یعنی تم سے یہ منصب چھین لیں گے) تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی بھرتا، انہوں نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپ نے اس سے پانی پیا۔

(1243)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۸۵]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور میں نے جو کچھ کہا ہے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے اس میں سب سے بہتر یہ ہے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔

(1244)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۳۲۸۸، نسائی حدیث رقم: ۳۰۰۳، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۰۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ بندوں کو آگ سے نجات دیتا ہو۔ وہ قریب ہوتا ہے اور پھر ان پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے ان سب نے کیا ارادہ کیا ہے؟

(1245)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى صَلَاةً بِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۶۸۲، مسلم حدیث رقم: ۳۱۱۶، ابوداؤد حدیث رقم: ۱۹۳۴]۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے دو نمازوں کے سوا کوئی اور نماز ان کے علاوہ کسی وقت میں پڑھی ہو، آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو مزدلفہ میں جمع کیا اور فجر کی نماز اس کے عام وقت سے پہلے منہ اندھیرے پڑھی۔

(1246)۔ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ، فَاُجِيْبَ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمِ، فَاِنِّيْ آخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ، قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ

اَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ ، فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ ، فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ اِلٰى مَا سَئَلَ ، قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا ، فَمَا الَّذِي اَضْحَكَكَ ، اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ ؟ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِاُمَّتِي اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلٰى رَأْسِهٖ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَاَضْحَكَنِي مَا رَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٠١٣ ، مسند احمد حديث رقم:١٦٢١٣]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت عباس بن مرداس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں رات کو اپنی امت کے لیے بخشش کی دعا فرمائی۔ جواب دیا گیا کہ میں نے انہیں معاف کر دیا سوائے ظالم کے۔ میں ظالم سے مظلوم کا حق وصول کروں گا۔ آپ نے عرض کیا اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم کو بخش دے۔ آپ کو اس رات جواب نہیں دیا گیا۔ صبح کو جب مزدلفہ تشریف لے گئے تو اسی دعا کو دہرایا۔ تو آپ نے جو دعا مانگی تھی قبول کر لی گئی۔ راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یہ ایسی گھڑی ہے کہ آپ اس میں ہنسا نہیں کرتے تھے۔ آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ اللہ آپ کے دانت مبارک ہنستے رکھے۔ فرمایا کہ اللہ کے دشمن ابلیس نے جب جانا کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی اور میری امت کو بخش دیا تو اس نے مٹی لی اور اپنے سر میں ڈالنے لگ گیا اور تباہی تباہی پکارنے لگا۔ مجھے اس کی آہ و فغاں نے ہنسا دیا۔

(1247) عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ مَعَهٗ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَدَنَاتٍ بِيَدِهٖ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ١٥٥١، مسلم حدیث رقم: ١٥٨٢، ابو داؤد حدیث رقم: ١٢٠٢، الترمذی حدیث رقم: ٥٤٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھائی اور عصر کی ذو الحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ نے وہیں رات گزاری حتیٰ کہ صبح ہو گئی، پھر آپ سوار ہو گئے حتیٰ کہ جب

مقام البیداء پر آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی تو "الحمد للہ" پڑھا اور "سبحان اللہ" پڑھا اور "اللہ اکبر" پڑھا، پھر آپ نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ احرام باندھا، پھر جب ہم (مکہ میں) آئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا حتیٰ کہ جب یوم الترویہ (آٹھ ذو الحجہ) آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھ لیا، حضرت انس نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر کئی اونٹنیوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں سرمئی رنگ کے دو مینڈھے ذبح کیے۔

(1248)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي اَمَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ اَمَرَهٗ اَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ ، اَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم :٣٢٨٧ ، بخاری حدیث رقم:٣٦٩ ، ابو داؤد حدیث رقم:١٩٤٦ ، نسائی حدیث رقم:٢٩٥٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے جس حج میں حضرت ابو بکر صدیق کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ اس میں حضرت ابو بکر ﷺ نے مجھے قربانی کے دن لوگوں میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

(1249)۔ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ قَالَ قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ زُحِمْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ١٦١١، الترمذی حدیث رقم :٨٦١]۔

ترجمہ: حضرت زبیر بن عربی ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کی تعظیم کے متعلق سوال کیا، انہوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کی تعظیم کرتے تھے اور اسکو بوسہ دیتے تھے، اس نے کہا: یہ بتائیں کہ اگر میں لوگوں کے ہجوم میں ہوں یا اگر میں چومنے سے عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا تم اپنی "اگر مگر" کو یمن میں رکھو، میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کی تعظیم کرتے تھے اور اسکو بوسہ دیتے تھے۔

(1250)۔ عَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهٗ فَقَالَ اِنِّي اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم:

۱۵۹۷ ، مسلم حدیث رقم : ۳۰۷۰ ، الترمذی حدیث رقم : ۸۶۰]۔

ترجمہ: حضرت عمر ﷺ حجر اسود کے پاس آئے، پس اسکو بوسادیا، پھر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اور اگر میں نے یہ نہ دیکھا ہوتا کہ نبی ﷺ تجھے بوسادیتے تھے تو میں تجھے بوسانہ دیتا۔

(1251)۔عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ الزُّبَیْرِ کَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَیْكَ كَثِيرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يَخْرُجُونَ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ۱۲۶ ، مسلم حدیث رقم : ۳۲۴۲]۔

ترجمہ: حضرت اسود ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن الزبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تم کو بہت راز کی باتیں بتاتی تھیں تو کعبہ کے بارے میں انہوں نے تم کو کیا بتایا ہے؟ حضرت عائشہ نے یہ بتایا کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم دورِ کفر کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو منہدم کر کے از سرِ نو تعمیر کرتا اور اس کے دو دروازے بنا دیتا، ایک دروازے سے لوگ کعبہ میں داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے باہر نکلتے، پھر حضرت ابن الزبیر نے کعبہ کو اسی طرح بنا دیا۔

(1252)۔عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا ﷺ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ۱۷۷۸ ، مسلم حدیث رقم : ۳۰۳۳]۔

ترجمہ: حضرت قتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ﷺ سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے چار عمرے کیے تھے: (۱) حدیبیہ کا عمرہ جب آپ کو مشرکین نے روک لیا تھا، یہ ذی القعدہ میں تھا (۲) اس کے دوسرے سال ذی القعدہ میں عمرہ، جب مشرکین سے صلح ہو چکی تھی (۳) جعرانہ کا عمرہ، جب آپ نے حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ نے کتنے حج کیے تھے؟ انہوں نے کہا: ایک (اور چوتھا عمرہ اسی حج میں شامل ہے)۔

بَابُ وُجُوبِ زِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَفَضْلِ الْمَدِينَةِ

نبی کریم ﷺ کی زیارت کے وجوب اور مدینہ منورہ کی فضیلت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْٓا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الآیہ [النساء: ٦٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کاش یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے تو آپ کے پاس آتے۔ وَ قَالَ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا [النساء: ۹۷] اور فرمایا: کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی تاکہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

(1253)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي رَوَاهُ ابْنُ عَدِي [ابن عدی ۱۴/۷]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ سے بے وفائی کی۔

(1254)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعاً مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَ الْبَيْهَقِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۲۶۶۷، السنن الکبریٰ للبیهقی ۲۴۶/۵]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(1255)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي رَوَاهُ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ وَ ابْنُ الْجَوزِي فِي الْوَفَا [الشفاء ۶۸/۲، الوفا ۸۰۰/۲]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(1256)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَ عَيَاض فِي الشِّفَاءِ وَابْنُ الْجَوزِي فِي الْوَفَا [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ۲۶۶۹، الشفاء ۶۸/۲، الوفا ۸۰۰/۲ ورواه البزار ۵۷/۲ عن موسیٰ بن هلال وقال ابن عدی ارجو انه لا بأس به]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(1257)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِی بِالْمَدِیْنَةِ مُحْتَسِباً كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعاً وَشَهِيْداً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ عِيَاضٌ فِی الشِّفَآءِ وَ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا [الشفاء ۲/۶۸ ، الوفا ۲/۸۰۱]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ میں اپنا احتساب کرتے ہوئے میری قبر کی زیارت کی میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔

(1258)۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِی فُدَيْكٍ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ اَدْرَكْتُ يَقُوْلُ بَلَغَنَا اَنَّهٗ مَنْ وَقَفَ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَقُوْلُهَا سَبْعِيْنَ مَرَّةً نَادَاهُ مَلَكٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ لَمْ تَسْقُطْ لَكَ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِی فِی الْوَفَا ، وَ قَالَ بَعْضُ زُوَّارِ قَبْرِهٖ ﷺ

اَتَيْتُكَ رَاجِلاً وَوَدِدْتُ اَنِّی — مَلَكْتُ سَوَادَ عَيْنِی اَمْتَطِيْهِ

وَمَالِی لَا اَسِيْرُ عَلَى الْمَآقِی — اِلٰى قَبْرٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْهِ

رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِیُّ فِی الْوَفَا

[الوفا ۲/۸۰۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن ابی فدیک فرماتے ہیں کہ میں نے جن لوگوں کا دیدار کیا ہے ان میں سے ایک (یعنی صحابی) سے سنا فرمایا: ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی قبر انور کے پاس کھڑا ہوا اور اس نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ اس کے بعد ستر بار کہا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ۔ اسے ایک فرشتہ آواز دے گا۔ اے فلاں تجھ پر اللہ کا درود ہو، تیری کوئی حاجت ساقط نہ ہوئی۔

آپ ﷺ کی زیارت کو آنے والے کسی عاشق نے عرض کیا: میں آپ کے پاس پیدل چل کر حاضر ہوا ہوں کاش میری آنکھوں کی دھیری میرا کہنا مانتی اور میں اس پر سوار ہو جاتا۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں پلکوں پر سوار نہیں ہو سکتا۔ اس قبر کی طرف آنے کے لیے جس میں اللہ کے رسول موجود ہیں۔

(1259)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَراً اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَآءَ

قَبْرَ النَّبِیِّ ﷺ وَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ [موطا امام محمد صفحة ۳۹۶]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب سفر کا ارادہ فرماتے یا سفر سے تشریف لاتے تو سیدھے نبی کریم ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوتے اور پھر اگلے کام کرتے تھے۔

(1260)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَأْتِیَ قَبْرَ النَّبِیِّ ﷺ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَ تَجْعَلَ ظَهْرَكَ اِلَى الْقِبْلَةِ وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُوْلَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم حديث رقم: ۱۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ تو نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر قبلہ کی طرف سے حاضر ہو اور اپنی پشت قبلہ کی طرف کر لے اور قبر انور کی طرف منہ کر لے۔ پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔

(1261)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِی وَمِنْبَرِی رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِی عَلٰى حَوْضِی رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ۳۳۷۰ ، بخاری حديث رقم: ۱۱۹۶، ۱۸۸۸، ۶۵۸۸، ۷۳۳۵]۔ قال اكثر العلماء المراد منبره بعينه الذى كان فى الدنيا ، او له منبر فى الجنة علىٰ حوضه ، او معناه ان قصد منبره و الحضور عنده لملازمة الاعمال الصالحة يورد صاحبه الحوضة و يقتضى شربه منه ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ اور میرا منبر میرے حوض کے اوپر ہے۔

(1262)۔ وَعَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةٌ فِی مَسْجِدِی اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلٰوةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةٍ فِی مَسْجِدِی هٰذَا بِمِائَةِ صَلٰوةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ۱۶۱۲۳، بلوغ المرام صفحة ۱۶۳]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری مسجد میں نماز اس کے علاوہ جگہوں میں نماز سے ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں نماز میری مسجد میں نماز سے سو گنا افضل ہے۔

(1263)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِی اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعاً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث

رقم:٣٣٤٧ ، موطا امام مالك كتاب الحامع باب ما جاء فى سكنى المدينة والخروج منها حديث رقم:٣، مسند احمد حديث رقم:٧٨٨٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری امت کا جو شخص مدینہ کی مشکلات اور شدت پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(1264)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا ، فَاِنِّى اَشْفَعُ لِمَن يَمُوتُ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرمَذِى [مسند احمد حديث رقم:٥٤٣٦ ، ترمذى حديث رقم:٣٩١٧، ابن ماجة حديث رقم:٣١١٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس کے پاس استطاعت ہو کہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ مرے۔ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(1265)۔ وَعَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ سَمّٰى الْمَدِينَةَ طَابَةَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٣٥٧ ، مسند احمد حديث رقم:٢١١٠٢]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا بے شک اللہ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔

(1266)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعفِى مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٣٣٢٦ ، بخارى حديث رقم:١٨٨٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اے اللہ! مدینہ میں برکت کا میرا حصہ رکھ دے۔ جیسا کہ تو نے مکہ میں برکت رکھی ہے۔

(1267)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ اَبُو بَكرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخبَرْتُهُ ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَينَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِى صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حِمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٣٣٤٢ ، بخارى حديث رقم:١٨٨٩، موطا امام مالك كتاب الحامع حديث رقم:١٤، مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٤٢]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں قدم رنجہ فرمایا تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہو گیا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہمیں مدینہ محبوب بنا دے جیسا کہ ہمیں مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ اور اس کی آب و ہوا کو صحت مند بنا دے۔ یہاں کے صاع اور مدّ میں ہمارے لیے برکتیں پیدا فرما اور اس کا بخار یہاں سے منتقل فرما دے اور اسے جحفہ میں لے جا۔

(1268)۔عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّى مِنَ الضُّحىٰ اِلَّا فِى يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَاِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِى مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَاِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّىَ فِيهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ١١٩١، ١١٩٣، ١١٩٤، مسلم حديث رقم: ٣٣٨٩]۔

ترجمہ: حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما چاشت کی نماز صرف دو دنوں میں پڑھتے تھے۔ جس دن وہ مکہ آتے تھے کیونکہ وہ مکہ میں چاشت کے وقت آتے تھے، پس وہ بیت اللہ کا طواف کرتے، پھر وہ مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے۔ اور جس دن وہ مسجد قباء میں آتے تھے اور وہ ہر ہفتہ کے دن مسجد قباء میں آتے تھے، پس جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو وہ نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنے کا ناپسند کرتے۔ اور حضرت ابن عمر یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر اور پیدل مسجد قباء کی زیارت کرتے تھے۔

(1269)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَطَهَّرَ فِى بَيْتِهٖ ثُمَّ اَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهٗ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ رواه ابن ماجة[ابن ماجة حديث رقم: ١٤١٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر مسجد قبا میں آیا، پھر اس مسجد میں نماز پڑھی، تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

کِتَابُ النِّکَاحِ

(وَھُوَ سُنَّةٌ مُؤَکَّدَةٌ عَلَی الْعُمُوْمِ)

نکاح کی کتاب

(یہ عام حالات میں سنتِ مؤکدہ ہے)

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ [النساء: ۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو، تین تین، چار چار۔

(1270)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَآءَةَ فَلْیَتَزَوَّجْ، فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْهِ بِالصَّوْمِ، فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوٰی مِثْلَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ آخَرَ [مسلم حدیث رقم: ۳۴۰۰، بخاری حدیث رقم: ۵۰۶۶، ترمذی حدیث رقم: ۱۰۸۱، نسائی حدیث رقم: ۳۲۰۹، ۳۲۱۰، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۱۶۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۰۴۶، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۸۴۵، مسند احمد حدیث رقم: ۴۱۱۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو عورت رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نکاح کرے۔ کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خصی کرنے کے مترادف ہے۔

(1271)۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ وُّلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰی اَبِیْهِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۸۶۶۶]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا بچہ پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ لیکن اگر وہ بالغ ہو گیا اور اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہے۔

(1272)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلَ النِّکَاحِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ۱۸۴۷]۔ الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تم نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسا مناسب حل نہیں دیکھا ہو گا۔

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

حرام رشتوں کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَآؤُکُمْ الخ [النساء: ۲۲] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادوں نے نکاح کیا۔ وَقَالَ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ وَبَنٰتُکُمْ الاٰیة [النساء: ۲۳] اور فرمایا: تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں، بیٹیاں۔ وَقَالَ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ [الممتحنة: ۱۰] اور فرمایا: جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس مت لوٹاؤ۔ یہ ان کے لیے حلال نہیں اور وہ ان کے لیے حلال نہیں۔

(1273)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ نَکَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا یَحِلُّ لَهٗ نِکَاحُ ابْنَتِهَا، وَاِنْ لَّمْ یَدْخُلْ بِهَا فَلْیَنْکِحْ اِبْنَتَهَا وَاَیُّمَا رَجُلٍ نَکَحَ امْرَاَةً فَلَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّنْکِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ یَدْخُلْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم: ۱۱۱۷]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس بھی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول کیا تو اب اس عورت کی بیٹی کے ساتھ اس کا نکاح حلال نہیں اور اگر دخول نہیں کیا تو وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اور جس بھی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس عورت کی ماں سے نکاح کرے خواہ دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

(1274)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ۳۴۳۶، بخاری حدیث رقم: ۵۱۰۹، ابو داؤد حدیث رقم: ۲۰۶۶، نسائی حدیث رقم: ۳۲۸۸، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، مالك فی الموطا

حدیث رقم: ٢٠ من كتاب النكاح]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی عورت اور اس کی خالہ کو۔

(1275)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي اَبُو بُرْدَةَ وَمَعَهُ لِوَآءٌ، فَقُلْتُ اَيْنَ تَذْهَبُ؟ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَاَةَ اَبِيهِ آتِيهِ بِرَأْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ١٣٦٢، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٤٥٦، ٤٤٥٧، نسائی حدیث رقم: ٣٣٣١، ٣٣٣٢، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٦٠٧، مسند احمد حدیث رقم: ١٨٦٠٥]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے میرے ماموں حضرت ابو بردہ گزرے اور آپ کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے کہا کہاں جا رہے ہیں؟ تو فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے کہ میں اس کا سر کاٹ کر لاؤں۔

(1276)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٣٥٦٨، بخاری حدیث رقم: ٥٠٩٩، سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٢٥١، نسائی حدیث رقم: ٣٣١٣، موطا امام مالك حدیث رقم: ١ من كتاب الرضاع، السنن الكبریٰ للبیهقی ١٥١/٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دودھ پینا وہ سب کچھ حرام کر دیتا ہے جو کچھ ولادت حرام کر دیتی ہے۔

(1277)۔ وَعَنْ شُرَيْحٍ اَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُولَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حدیث رقم: ٣٣١١، سنن الدار قطنی حدیث رقم: ٤٣١٠، السنن الكبریٰ للبیهقی ٤٥٨/٧]۔ الحدیث حسن لطرقه

ترجمہ: حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے تھے دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(1278)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا رِضَاعَ اِلَّا مَا

كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم: ٤٣١٨، السنن الكبریٰ للبیهقی ٤٦٢/٧]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: رضاعت صرف دو سال کے اندر اندر ثابت ہوتی ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْعَوْرَاتِ

پردے کے بیان کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ [الاحزاب: ٥٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی! اپنی ازواج سے فرما دو اور اپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہ اپنے اوپر گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔ وَقَالَ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ [النور: ٣١] اور فرمایا عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔

(1279)۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُونَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ٥٦٧٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خبردار کوئی مرد کسی جوان عورت کے پاس رات نہ گزارے سوائے اس کے کہ اس نے اس سے نکاح کیا ہو یا محرم ہو۔

(1280)۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَآءِ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ٥٦٧٤، بخاری حدیث رقم: ٥٢٣٢، ترمذی حدیث رقم: ١١٧١، مسند احمد حدیث رقم: ١٧٣٥٨]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورتوں کے سامنے جانے سے بچ کر رہو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا دیور موت ہے۔

(1281)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ

، فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلیٰ وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِی وَالدَّارِمِی [مسند احمد حدیث رقم:۲۳۰۵۵، ابو داؤد حدیث رقم:۲۱٤۹، ترمذی حدیث رقم:۲۷۷۷، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۷۱۱]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! ایک نظر کے پیچھے دوسری نظر مت اٹھانا۔ تیرے لیے صرف پہلی نظر جائز ہے اور تیرے لیے دوسری نظر جائز نہیں ہے۔

بَابُ لَایَنْبَغِی النِّکَاحُ اِلَّا بِوَلِیٍّ

باب: ولی کے بغیر نکاح زیب نہیں دیتا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْ مَا فَعَلْنَ فِیْ اَنْفُسِهِنَّ [البقرۃ:۲۳٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہے اس بارے میں جو یہ عورتیں اپنے بارے میں فیصلہ کریں۔

(1282)۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَۃَ [ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۸۵، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۱، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۸۸۱، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۸٦، مسند احمد حدیث رقم:۱۹۵۳۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں۔

(1283)۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَهَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِی [ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۸۳، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۲، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۸۷۹، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۸۸، مسند احمد حدیث رقم:۲۵۳۸۰]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کر لیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

(1284)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ، اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:۳٤۷٦، ابو داؤد حدیث رقم:۲۰۹۸، ترمذی حدیث رقم:۱۱۰۸، نسائی حدیث رقم:۳۲٦۰، ابن ماجۃ حدیث رقم:۱۸۷۰، سنن

الدارمی حدیث رقم:۲۱۹۲، مسند احمد حدیث رقم:۱۸۹۳، موطا امام مالک حدیث رقم:٤ من کتاب النکاح]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دوسری شادی کرنے والی عورت اپنے فیصلے کی خود زیادہ حقدار ہے اور کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں صرف اجازت لی جائے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

بَابُ صِفَۃِ النِّکَاحِ

نکاح کے طریقے کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ اُحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَآءَ ذٰلِکُمْ [النسآء:۲٤] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ان کے علاوہ جو بھی ہیں وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔ وَ قَالَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْ اَزْوَاجِهِمْ [الاحزاب:۵۰] اور فرماتا ہے: ہم جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں کے بارے میں فرض کیا ہے۔

(1285)۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ ؓ مَرْفُوْعاً قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَشَاهِدَیْنِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِی [مجمع الزوائد ٤/۲۸۷ حدیث رقم:۷۵۲۵، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٤۲۱۸ عن ابن عباس ؓ، ۵۵٦٤، ۵۵٦۵ عن رواۃ، ٦۳٦٦، ٦۹۲۷، ۹۲۹۱]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(1286)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا مَهْرَ دُوْنَ عَشَرَۃِ دَرَاهِمَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:۳۵۵۹]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: دس درہموں سے کم کوئی مہر نہیں۔

(1287)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خُطْبَۃَ الْحَاجَۃِ ، نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّهْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا هَادِیَ لَہٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَیَقْرَاُ ثَلَاثَ اٰیَاتٍ: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [ابو داؤد حديث رقم: ٢١١٨، ترمذى حديث رقم: ١١٠٥، نسائى حديث رقم: ٣٢٧٧، ابن ماجة حديث رقم: ١٨٩٢، سنن الدارمى حديث رقم: ٢٢٠٦، مسند احمد حديث رقم: ٣٧١٩]۔ قال الترمذى حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نکاح کا خطبہ سکھایا۔ ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے استغفار کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارت سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تین آیات کی تلاوت کرے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور ہرگز مت مرنا سوائے مسلمانی کی حالت کے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری کا حیاء کرو۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو وہ تمہارے اعمال کو درست کردے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمادے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

اِعْلَانُ النِّكَاحِ وَحُرْمَةُ الْمُتْعَةِ

نکاح کا اعلان اور متعہ کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ [النساء: ٢٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عصمت وکردار کی حفاظت کرتے ہوئے نکاح کرو محض مستی پوری کرنے کے لیے نہیں۔

(1288)۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَعْلِنُوا النِّكَاحَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ حَاكِمٌ [مسند احمد حديث رقم: ١٦١٣٦، مستدرك حاكم حديث رقم: ٢٧٩٧]۔ وافقه الذهبى

ترجمہ: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نکاح کا اعلان کیا کرو۔

(1289)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَفِيهِ اَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ، ثُمَّ اَعْلَنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ حِينَ عَلِمَ النَّاسَ يَفْعَلُونَهُ كَمَا فِي مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِيِّ وَالنَّسَائِيِّ، ثُمَّ اَعْلَنَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ حِيْنَ عَلِمَ النَّاسَ يَفْعَلُونَهُ كَمَا فِي مُسْلِمٍ [مسلم حديث رقم: ٣٤١٦، ٣٤١٧، ٣٤٢٤، ٣٤٢٥، ٣٤٢٧، ٣٤٢٨، ٣٤٣١ ثم اعلنه سيدنا على المرتضىٰ ؓ حين راى عباس يلين فيه مسلم: ٣٤٣٤، بخارى حديث رقم: ٤٢١٦، ٥١١٥، ٥٥٢٣، ٦٩٦١، ترمذى حديث رقم: ١١٢١، ١٧٩٤، نسائى حديث رقم: ٣٣٦٥، ٣٣٦٦، ٣٣٦٧، ابن ماجة حديث رقم: ١٩٦١]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے متعہ سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس موضوع پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اس کا اعلان فرمایا جب آپ کو علم ہوا کہ لوگ ابھی تک متعہ کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب ؓ نے بھی اس کا اعلان فرمایا جب آپ کو بھی پتہ چلا کہ لوگ ابھی تک یہ کام کرتے ہیں۔

اَلتَّائِيدُ مِنَ الرَّوَافِضِ: عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَنِكَاحَ الْمُتْعَةِ رَوَاهُ فِي الْاِسْتِبْصَارِ وَتَهْذِيبِ الْاَحْكَامِ [الاستبصار ١٤٢/٣، تهذيب الاحكام ٢٠١/٧]۔

روافض کی طرف سے تائید: حضرت زید بن علی اپنے آباؤ اجداد سے اور وہ حضرت علی علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا اور نکاح متعہ کرنا حرام قرار دیا۔

بَابُ الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کا باب

(1290)۔ عَنْ اَنَسٍ ؓ مَا اَوْلَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ، اَوْلَمَ بِشَاةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٣٥٠٣، بخارى حديث رقم: ٥١٦٨، ابو داؤد

حدیث رقم:۳۷۴۳ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۹۰۸ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۳۳۸۳]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے لیے ولیمہ فرمایا جیسا کہ حضرت زینب کے لیے ولیمہ فرمایا تھا۔ایک بکری سے ولیمہ فرمایا۔

(1291)۔ وَعَنهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّةَ بِسَوِیقٍ وَتَمرٍ رَوَاهُ اَحمَدُ وَاَبُودَاوٗد وَالتِّرمَذِی وَابنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم:۱۲۰۸۵ ، ابو داؤد حدیث رقم:۳۷۴٤ ، ترمذی حدیث رقم:۱۰۹۵ ، ابن ماجة حدیث رقم:۱۹۰۹]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے ستو اور کھجوروں کا ولیمہ دیا۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْعَزْلِ وَقَطْعِ النَّسْلِ

عزل اور خاندانی منصوبہ بندی کی کراہت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ [بنی اسرائیل:۳۱] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنی اولادوں کو غربت کے خوف سے قتل مت کرو۔ وَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ الْآيَة [النور:۱۹] اور فرمایا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ فحاشی پھیلے۔

(1292)۔ عَنْ اَبِی سَعِیدٍ ؓ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ ، فَقَالَ مَا مِن كُلِّ الْمَآءِ يَكُونُ الْوَلَدُ ، وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَیْءٍ لَم يَمْنَعْهُ شَیْءٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِيهِ اَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ فِی مُوَطَّا مُحَمَّد وَ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَ الطَّحَاوِی وَغَيرِهَا [مسلم حدیث رقم:۳۵۵٤ ، بخاری حدیث رقم:۷٤۰۹ ، شرح معانی الآثار للطحاوی ۱۹/۲ ، مؤطا امام محمد صفحة ۲۵۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو فرمایا سارے پانی سے بچہ نہیں بنتا اور جب اللہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کی کتاب

(1293)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ الطَّلَاقُ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:۲۱۷۸ ، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۱۸]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

(1294)۔ وَعَن ثَوبَانَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوجَهَا طَلَاقًا فِی غَيرِ مَا بَاْسٍ ، فَحَرَامٌ عَلَيهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحمَدُ وَاَبُودَاوٗد وَالتِّرمَذِی وَابنُ مَاجَة وَالدَّارِمِی [مسند احمد حدیث رقم:۲۲٤٤۲ ، ابو داؤد حدیث رقم:۲۲۲٦ ، ترمذی حدیث رقم:۱۱۸٦ ، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۵۵ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۲۷٤]۔ اسناده جید

ترجمہ: حضرت ثوبان ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے شوہر سے بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کیا جنت کی خوشبو اس پر حرام ہے۔

(1295)۔ وَعَن اَبِی هُرَيرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ ، اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ وَ اَبُو دَاوٗد وَالتِّرمَذِی [مسند امام اعظم صفحة ۱٤۱ حدیث رقم:۵ ، ابو داؤد حدیث رقم:۲۱۹٤ ، ترمذی حدیث رقم:۱۱۸٤ ، ابن ماجة حدیث رقم:۲۰۳۹ ، سنن الدار قطنی حدیث رقم:۳۸۹۵]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدہ ہے اور ان کا مذاق بھی سنجیدہ ہے۔ نکاح، طلاق اور رجوع۔

(1296)۔ وَعَن سَعِيدِ بنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيمٰنَ بنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سُئِلَا عَن طَلَاقِ السُّكرَانِ ، فَقَالَا اِذَا طَلَّقَ السُّكرَانُ جَازَ طَلَاقُهُ رَوَاهُ مَالِك [موطا امام مالك حدیث رقم:۸۲ من

كتاب الطلاق]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن میسب اور حضرت سلیمان بن یسار سے نشے والے کی طلاق کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو دونوں نے فرمایا جب نشے والا آدمی طلاق دے تو اس کی طلاق ہو گئی۔

(1297)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِسَوْدَةَ حِيْنَ طَلَّقَهَا اعْتَدِّيْ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْاَعْظَمُ فِيْ مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ١٤١ حديث رقم:٤٣٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت سودہ کو طلاق دینا چاہی تو فرمایا عدت پوری کر۔

(1298)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيْقَةً بَائِنَةً رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيْ [سنن الدار قطني حديث رقم:٣٩٨٠]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خلع کو بائن طلاق قرار دیا۔

(1299)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَئَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [موطا امام محمد صفحة ٢٥٤ ، مسلم حديث رقم:٣٦٥٢ ، بخاري حديث رقم:٥٢٥١ ، ابو داؤد حديث رقم:٢١٧٩ ، نسائي حديث رقم:٣٣٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق دی جب کہ وہ حیض سے تھیں۔ حضرت عمر ؓ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: اسے کہو اسے واپس لے آئے۔ پھر اسے روکے رکھے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے پھر پاک ہو، پھر اس کے بعد اگر وہ چاہے تو اسے روکے رکھے اور اگر چاہے تو اسے چھونے سے پہلے اسے طلاق دے دے۔ یہ وہ مدت ہے جس کے لیے اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا مَعًا عَصَى اللّٰهَ وَبَانَتِ امْرَاَتُهٗ

باب: جس نے اکٹھی تین طلاقیں دیں اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو گئی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ [البقرة:٢٢٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاقیں دو ہی ہیں۔ وَقَالَ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ [البقرة:٢٣٠] اور فرمایا: اگر اس نے اسے تیسری طلاق دی تو پھر وہ اسکے بعد اس کے لیے حلال نہیں حتیٰ کہ اسکے علاوہ کسی شوہر سے صحبت کرے۔

(1300)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْفَذَ وَهٰذَا مَعْنَى الْحَدِيْثِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَ اَبُوْدَاؤُدَ [موطا مالك حديث رقم:٣٤ من كتاب الطلاق ، مسلم حديث رقم:٣٧٤٣، بخاري حديث رقم:٥٢٥٩ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٢٤٥ ، نسائي حديث رقم:٣٤٠٢ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٠٦٦]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ حضرت عویمر عجلانی نے اپنی بیوی کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے تین طلاقیں دیں۔ آپ ﷺ نے انہیں نافذ کر دیا۔

(1301)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ لَوْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا ، قَالَ اِذًا قَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَاَتُكَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَالدَّارَقُطْنِيْ [المصنف لابن ابی شيبة ١١/٤، سنن الدار قطني حديث رقم:٣٩٢٢]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں عورتوں کو تینوں طلاقیں دے دوں۔ فرمایا: پھر تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو گئی۔

(1302)۔ وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا ، فَقَامَ غَضْبَانًا ، ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ ؟ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهٗ ؟ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [نسائي حديث رقم:٣٤٠١]۔ رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے بارے میں خبر دی گئی جس نے اپنی بیوی کو

تین طلاقیں اکٹھی دے دی تھیں۔ آپ ﷺ جلال میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا: کیا اللہ عزوجل کی کتاب سے کھیلا جائے گا جبکہ میں تم میں موجود ہوں؟ حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟

(1303)۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً ، قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَادُّهَا إِلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحَمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَلَا أَجِدُ لَكَ مَخْرَجاً ، عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ رَوَاهُ أَبُودَاوُد بِسَنَدٍ صَحِيحٍ [ابو داؤد حديث رقم:٢١٩٧]۔

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ آپ اس کی بیوی اسے واپس کر دیں گے۔ پھر فرمایا: تم میں سے جس کی مرضی ہو چل پڑتا ہے اور اونٹنی پر سوار ہو جاتا ہے۔ پھر آ کر کہتا ہے اے ابن عباس، اے ابنِ عباس۔ حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ تم اللہ سے نہیں ڈرے ہو، میں تمہارے لیے کوئی راستہ نہیں پاتا۔ تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو چکی ہے۔

(1303)۔ وَ قَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُونَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُواً رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب الطلاق حديث رقم:١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: ایک آدمی نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ کا میرے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا تیری طرف سے اسے تین طلاقیں ہو گئیں اور ستانوے مرتبہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

(1304)۔ وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَةً ، فَقَالَ إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰهَ فَأَثِمَ وَأَطَاعَ الشَّيْطٰنَ ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً رَوَاهُ الطَّحَاوِي ، قَالَ الطَّحَاوِي قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَعَانِي فَجَعَلَهَا أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِ عَلٰى خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِي لَمَّا رَأَوْا فِيهِ مِمَّا قَدْ

خَفِيَ عَلٰى بَعْضِهِمْ فَكَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً نَاسِخاً لِمَا تَقَدَّمَهُ (كَابْنِ عُمَرَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثاً) [شرح معانی الآثار للطحاوی ٢/٣٤]۔

مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثاً ، فَقَالَ الشَّافِعِي وَ مَالِكٌ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَ أَحْمَدُ وَجَمَاهِيرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ يَقَعُ الثَّلَاثُ كَذَا فِي شَرْحِ النَّوَوِي وَقَالَتِ الرَّوَافِضُ وَالظَّاهِرِيَّةُ يَقَعُ الْوَاحِدُ

ترجمہ: حضرت مالک بن حارث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دی ہیں۔ فرمایا تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور گناہ گار ہوا ہے اور شیطان کی اطاعت کی ہے۔ اللہ نے اس کے لیے کوئی راستہ نہیں رکھا۔ امام طحاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بعض کام ایسے دیکھے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی خاص مفہوم میں ہوا کرتے تھے پھر آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب دیکھا کہ بعض لوگوں پر بات واضح نہیں ہو سکی تو انہوں نے اسے کسی دوسرے مفہوم میں استعمال کرنا شروع کر دیا۔ یہ چیز پہلے حکم کے لیے نسخ کی دلیل بن گئی۔ (جیسا کہ حضرت ابن عمر نے رفع یدین میں کیا اور حضرت ابنِ عباس نے تین طلاقوں میں کیا)

جس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تمہیں تین طلاقیں ہیں تو امام شافعی، امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام احمد اور سلف و خلف میں سے جمہور علماء فرماتے ہیں کہ تینوں طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ جبکہ روافض اور غیر مقلد کہتے ہیں کہ ایک ہوتی ہے۔

بَابُ النِّكَاحِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلٰثِ

تین طلاقوں کے بعد نکاح کے طریقے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ [البقرة: ٢٣٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر اس نے اسے تیسری طلاق دے دی تو وہ اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شوہر کے ساتھ صحبت نہ کرے۔

(1305)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي ، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

ابنِ الزُّبَيرِ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوبِ فَقَالَ اَتُرِيدِينَ اَنْ تَرجِعِي اِلىٰ رِفَاعَةَ ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ لَا حَتّىٰ تَذُوقِي عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوقُ عُسَيْلَتَكِ رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٥٢٦ ، بخاری حديث رقم :٢٦٣٩ ، ترمذی حديث رقم :١١١٨، نسائی حديث رقم :٣٤٠٨ ، ابن ماجة حديث رقم:١٩٣٢، سنن الدارمی حديث رقم:٢٢٧١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا میں رفاعہ کے پاس تھی تو اس نے مجھے طلاق دے دی اور تینوں اکٹھی دے دیں۔ میں نے اس کے بعد عبد الرحمٰن بن زبیر سے نکاح کرلیا۔ اس کے پاس کپڑے کے ایک ٹکڑے کے سواء کچھ نہیں۔ فرمایا کیا تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ عرض کیا جی حضور۔ فرمایا: نہیں۔ جب تک تو اس کی مٹھاس نہ چکھے اور وہ تیری مٹھاس نہ چکھے۔

(1306)۔ وَعَنِ ابنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِي وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَن عَلِيٍ وَابنِ عَبَّاس وَعُقْبَةَ بنِ عَامِرٍ ﷺ [ترمذی حديث رقم:١١٢٠، نسائی حديث رقم:٣٤١٦ ، ابن ماجة حديث رقم :١٩٣٤، سنن الدارمی حديث رقم :٢٢٦٢ ، مسند احمد حديث رقم:٤٢٨٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (منصوبے سے) حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

بَابُ الْعِدَّةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

عدت اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا [البقرة:٢٣٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ تم میں سے وفات دے دیے جائیں اور وہ بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن روکے رکھیں۔ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ [البقرة:٢٢٨] اور فرمایا: طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ وَالّٰٓـئِىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـئِىْ لَمْ يَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ

يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ [الطلاق:٤] اور فرماتا ہے: تمہاری بیویوں میں سے وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور ان عورتوں کی بھی جنہیں ابھی تک حیض نہیں آیا۔ اور حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وضع حمل کریں۔

(1307)۔ عَن عُمَرَ بنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا ، اَلنَّفَقَةُ وَالسُّكنٰى رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَرَوَى الدَّارقُطْنِي مِثْلَهٗ عَنْ جَابِرٍ ﷺ [شرح معانی الآثار للطحاوی ٢/ ٤٠، ٤١ ، سنن الدار قطنی حديث رقم:٣٩٠٤]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: طلاق یافتہ عورت کے لیے نفقہ اور رہائش ہے تین حیض تک۔

(1308)۔ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ اِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا حَلَّتْ رَوَاهُ مُحَمَّد وَرُوِيَ مِثْلَهٗ عَن عُمَرَ [موطا محمد صفحة ٢٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے جنم دے دیا جو کچھ اس کے شکم میں تھا تو حلال ہوگئی۔

(1309)۔ وَعَن اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الْمُعْتَدَّةَ عَنِ الْكُحلِ وَالدُّهْنِ وَالْخِضَابِ وَالْحِنَاءِ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حديث رقم:٣٥٣٦، ٣٥٣٧]۔

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عدت والی عورت کو سرمہ، تیل، خضاب اور مہندی لگانے سے منع فرمایا۔

(1310)۔ وَقَالَت لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَابُدَّ مِنهُ رَوَاهُ النَّسَائِي [نسائی حديث رقم:١١٩٤]۔

ترجمہ: اور فرماتی ہیں کہ عدت والی عورت مجبوری کے علاوہ سرمہ نہ لگائے۔

(1311)۔ وَعَن اُمِّ حَبِيبَةَ وَزَينَبَ بِنتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَومِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلىٰ مَيِّتٍ فَوقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلىٰ زَوجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا رَوَاهُ مُسلِم وَالْبُخَارِي وَمَرَّ الْحَدِيثُ [مسلم حديث رقم:٣٧٢٩ ، بخاری حديث رقم :٥٣٣٤ ، ابو داؤد حديث رقم:٢٢٩٩ ، ترمذی حديث رقم:١١٩٦، سنن الدارمی حديث رقم:٢٢٨٨ ، نسائی حديث رقم:٣٥٠٠ ، موطا امام مالك كتاب الطلاق حديث رقم:١٠١]۔

ترجمہ: حضرت اُم حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ فرمایا: جو

عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے چار مہینے اور دس دن۔

(1312)۔ وَعَنْ عُمَرَ ؓ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُودِ تَرَبَّصُ اَرْبَعَ سِنِينَ ، ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك حديث رقم: ٥٢ من كتاب الطلاق]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ؓ نے گم شدہ آدمی کی بیوی کے بارے میں فرمایا کہ چار سال انتظار ہے پھر اس کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

كِتَابُ الْمَعِيشَةِ

معاشیات کی کتاب

وَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ [ال عمران :٢٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہو اے اللہ ملک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے ملک عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے۔

اَلْحَقُّ الْاَسَاسِيُّ

بنیادی حقوق

(1313)۔ عَنْ عُثْمَانَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم: ٢٣٤١ ، مسند احمد حديث رقم: ٤٤٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عثمان ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے کا کوئی حق نہیں سوائے ان چیزوں کے: گھر جس میں وہ رہے، کپڑا جس سے وہ اپنا ستر چھپائے، روٹی کا ٹکڑا اور پانی۔

(1314)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ ، فِي الْمَاءِ ، وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٣٤٧٧ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٤٧٢ ، مسند احمد حديث رقم: ٢٣١٤٦]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی میں، گھاس میں اور آگ میں۔

بَابُ طَلَبِ رِزْقِ الْحَلَالِ

رزقِ حلال طلب کرنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا [مومنون :٥١] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھی چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔

(1315)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ ، فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ٢٣٤٦ ، ترمذی حديث رقم: ٢٩٨٩ ، سنن الدارمی حديث رقم: ٢٧١٩ ، مسند احمد حديث رقم: ٨٣٦٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے اور صرف پاک چیز کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔ فرمایا: اے رسولو! پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو ان پاک چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آدمی کا تذکرہ فرمایا جو لمبا سفر کرتا ہے۔ بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والا اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بڑھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور وہ حرام سے پلا ہے پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

(1316)۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيهِ ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ

حِمىً ، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ ، اَلَا وَاِنَّ فِى الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ ، اَلَا وَهِىَ الْقَلْبُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٤٠٩٤، بخارى حديث رقم:٥٢ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٣٢٩ ، ترمذى حديث رقم:١٢٠٥، نسائى حديث رقم:٤٤٥٣، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٨٤ ، سنن الدارمى حديث رقم:٢٥٣٤ ، مسند احمد حديث رقم:١٨٣٧٧]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ اوران دونوں کے درمیان مشکوک چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو مشکوک چیزوں میں پڑا وہ حرام میں پھنس گیا۔ جیسے چرواہا چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو خطرہ ہوتا ہے کہ (جانور) اس میں سے چر لے۔ خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کے حرام کردہ امور ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے۔ جب وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔

(1317)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طَمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِى وَالنَّسَائِى [ترمذى حديث رقم:٢٥١٨، نسائى حديث رقم:٥٧١١ ، سنن الدارمى حديث رقم:٢٥٣٥ ، مسند احمد حديث رقم:١٧٢٨]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی ہے کہ جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اسکی خاطر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ بے شک سچ اطمینان بخشتا ہے اور بے شک جھوٹ بے یقینی پیدا کرتا ہے۔

(1318)۔ وَعَنْ اَبِى سَعِيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ رَوَاهُ التِّرْمَذِى وَالدَّارِمِى وَالدَّارْقُطْنِى [ترمذى حديث رقم:١٢٠٩، سنن الدارمى حديث رقم:٢٥٤٢، سنن الدار قطنى حديث رقم:٢٧٨٩]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سچ بولنے والا تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

(1319)۔ وَعَنْ اَبِى ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ لِىَ النَّبِىُّ ﷺ قُلِ الْحَقَّ وَلَوْ كَانَ مُرًّا رَوَاهُ ابْنُ حَبَّانَ

وَصَحَّحَهُ [صحيح ابن حبان حديث رقم:٣٦١ ، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:٤٩٤٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔

حُرْمَةُ الرِّشْوَتِ

رشوت کا حرام ہونا

(1320)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرِو بْنِ العَاص رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِىَ وَ الْمُرْتَشِىَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَالتِّرْمَذِى وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم:١٣٣٧، ابو داؤد حديث رقم:٣٥٨٠ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٣١٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

اَخْذُ الْاَرْضِ ظُلْماً

ظلم کر کے زمین چھین لینا

(1321)۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَخَذَ شِبْراً مِنَ الْاَرْضِ ظُلْماً فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٤١٣٤ ، بخارى حديث رقم:٣١٩٨ ، ترمذى حديث رقم:١٤١٨، سنن الدارمى حديث رقم:٢٦٠٩ ، مسند احمد حديث رقم:١٦٣٨]۔

ترجمہ: حضرت سعید بن زید ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے ظلم کر کے ایک بالشت زمین بھی حاصل کی وہ ساتوں زمینوں میں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔

(1322)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَ لَا جَنَبَ وَ لَا شِغَارَ فِى الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمَذِى [ترمذى حديث رقم:١١٢٣، ابو داؤد حديث رقم:٢٥٨١ ، نسائى حديث رقم:٣٣٣٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٣٧ ، سنن الدار قطنى حديث رقم:٤٧٨٥]۔ الحديث صحيح ، الجلب ان يذهب للشراء من البعيد و الجنب ان يجىء بالمبيع من البعيد

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام میں (بیچنے کی چیز) نہ دور سے لانا جائز ہے، نہ دور لے جانا جائز ہے اور نہ ہی ادلے بدلے کا نکاح جائز ہے، اور جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

بَيَانُ اللُّقْطَةِ

گری ہوئی چیز کا بیان

(1323)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ ، فَقَالَ لَا یَحِلُّ اللُّقْطَةُ ، مَنِ الْتَقَطَ شَیْئاً فَلْیُعَرِّفْهُ سَنَةً ، فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهٗ فَلْیَرُدَّهٗ اِلَیْهِ ، وَاِنْ لَمْ یَأْتِ فَلْیَتَصَدَّقْ بِهٖ ، فَاِنْ جَآءَ فَلْیُخَیِّرْهُ بَیْنَ الْاَجْرِ وَبَیْنَ الَّذِیْ لَهٗ رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِی [سنن الدار قطنی حدیث رقم:٤٣٤٣]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گری ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: گری ہوئی چیز حلال نہیں ہے۔ جسے گری ہوئی چیز ملے وہ ایک سال تک اسکا اعلان کرے۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اسے واپس کردے اور اگر وہ نہ آئے تو اسے خیرات کردے۔ اب اگر وہ آجائے تو اسے اختیار دے (اس صدقہ کو برقرار رکھ کر) اجر پانے کا یا اپنا حق وصول کرنے کا۔

(1324)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ یَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ یَنْتَفِعُ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:١٧١٧]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی تھی کہ عصا، لاٹھی، رسی اور اس طرح کی چیزیں اگر کسی آدمی کو ملیں تو ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

اَلْكَسْبُ بِالْیَدِ

ہاتھ سے کمانا

(1325)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ ، وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ١٣٥٨، ابو داؤد حدیث رقم:٣٥٢٨ ، نسائی حدیث رقم:٤٤٤٩ ، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٢٩٠]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی چیز جو تم کھاتے ہو وہ تمہارے ہاتھ کی کمائی ہے۔ اور تمہاری اولادیں تمہاری کمائی ہیں۔

(1326)۔ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَمَّرَ اَرْضاً لَیْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ رَوَاهُ الْبُخَارِی

[بخاری حدیث رقم:٢٣٣٥، مسند احمد حدیث رقم:٢٤٩٣٦]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ تھی تو وہی اس کا حق دار ہے۔

(1327)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیّاً اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ ، فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَاَنْتَ ؟ فَقَالَ نَعَمْ ، كُنْتُ اَرْعیٰ عَلیٰ قَرَارِیْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ البخاری [بخاری حدیث رقم:٢٢٦٢، ابن ماجة حدیث رقم:٢١٤٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ آپ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا آپ ﷺ نے بھی؟ فرمایا ہاں۔ میں مکہ کے قراریط پر جا کر بکریاں چراتا تھا۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ

سوالی کا بھی حق ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ [الضحیٰ:١٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوالی کو انکار مت کر۔

(1328)۔ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَآءَ عَلیٰ فَرَسٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:١٦٦٥، موطا مالك حدیث رقم:٣ من كتاب الصدقة ، مسند احمد حدیث رقم:١٧٣٥]۔ مرسل حسن

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوالی کا حق ہے خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

بَیَانُ الدَّیْنِ

قرض کا بیان

(1329)۔ عَنْ اَبِی قَتَادَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِراً اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٤٠٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے تنگ دست کو

مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا، اللہ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے گا۔

(1330)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٨٨٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے سوائے قرض کے۔

حُرْمَةُ الرِّبٰوا

سود کی حرمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا [البقرة:٢٧٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ نے خرید فروخت حلال فرمائی ہے اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے۔ وَقَالَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ [البقرة:٢٧٩] اور فرمایا: اگر تم ایمان والے ہو تو باقی ماندہ سود بھی معاف کر دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو۔

(1331)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبٰو وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ هُمْ سَوَآءٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ [مسلم حديث رقم:٤٠٩٣، ترمذى حديث رقم:١٢٠٦، ابو داؤد حديث رقم:٣٣٣٣، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧٧]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہ سب برابر ہیں۔

(1332)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلَ الرِّبٰو، فَاِنْ لَّمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣٣٣١، نسائى حديث رقم:٤٤٥٥، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ سود کھائے بغیر کوئی بھی نہیں بچے گا۔ اگر سود نہ کھایا تو اس کے اثرات اس تک ضرور پہنچ جائیں گے۔ اور وہ اس کے غبار سے سیراب ہو گا۔

(1333)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرِّبٰو سَبْعُوْنَ جُزْاً، اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧٤]۔ الحديث صحيح وله شواهد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سود کے ستر گناہ ہیں۔ ان میں سے سب سے چھوٹا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے۔

(1334)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى، اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَآءٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٠٦٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہے، ہاتھوں ہاتھ ہے۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے۔ لینے والا دینے والا اس میں برابر ہیں۔

(1335)۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا رِبٰو اِلَّا فِي الدَّيْنِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِيِّ، اَلرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ [مسلم حديث رقم:٤٠٨٨، بخارى حديث رقم:٢١٧٩، نسائى حديث رقم:٤٥٨٠، طحاوى ٢/٢١٤، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٥٧، سنن الدارمى حديث رقم:٢٥٨٣، مسند احمد حديث رقم:٢١٨٠٨]۔

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کوئی سود نہیں ہے سوائے قرض پر۔ مسلم بخاری کی روایت میں ہے کہ سود قرض پر ہوا کرتا ہے۔

(1336)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا بَاْسَ بِالْحَيَوَانِ وَاحِدًا بِاثْنَيْنِ يَدًا بِيَدٍ، وَكَرِهَ نَسِيْئَةً رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٧١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک کے بدلے دو جانور ہاتھوں ہاتھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ اور آپ ﷺ نے ادھار پر ایسا سودا ناپسند فرمایا۔

بَابُ اَحْكَامِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ

خرید و فروخت کے احکام کا باب

(1337)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷛ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِى الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٣٩١٢، ٣٩١٣، بخاری حديث رقم: ٢٣٨١، ٢١٩٦، ترمذی حديث رقم: ١٣١٣، ابو داؤد حديث رقم: ٣٤٠٤، ابن ماجة حديث رقم: ٢٢٦٦، مسند احمد حديث رقم: ١٤٣٧٠]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ، معاومہ اور ثنیا سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت فرمائی۔ (محاقلہ یہ ہے کہ کھیت کی کھڑی فصل کو اسی جنس کے خشک اناج کے معین پیمانوں کے عوض بیچ دیا جائے، مزابنہ یہ ہے کہ تازہ کھجوروں کی چھوہاروں کے عوض بیع کی جائے، مخابرہ یہ ہے کہ زمین مزارعت پر دی جائے اس طرح کہ فصل کا تہائی یا چوتھائی حصہ لینا ہو، معاومہ یہ ہے کہ درخت کے پھلوں کو چند سالوں کے عوض فروخت کر دیا جائے، ثنیا یہ ہے کہ بیچے جانے والے پھلوں میں سے ایک غیر معلوم حصہ مستثنٰی کر لیا جائے، عرایا یہ ہے کہ درخت پر لگی کھجوروں کا اندازہ کر لیا جائے اور ان کھجوروں کو درخت پر ہی خشک ہونے دیا جائے اور انہیں ان کی مقدار کے برابر چھوہاروں کے بدلے میں بیچ دیا جائے، گویا یہ دراصل مزابنہ میں سے استثنٰی ہے)

(1338)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷛ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم: ٣٨١٥، بخاری حديث رقم: ٢١٥٠، ابو داؤد حديث رقم: ٣٤٤٣، ابن ماجة حديث رقم: ٢١٧٥، نسائی حديث رقم: ٤٤٩٦، موطا مالك حديث رقم: ٩٦ من كتاب البيوع]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خریدنے کے لیے قافلے کو آگے جا کر مت ملو اور کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور ملاوٹ نہ کیا کرو اور شہری آدمی دیہاتی کے لیے نہ بیچے۔

(1339)۔ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ﷛ قَالَ نَهَانِى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِى رَوَاهُ التِّرْمِذِى [ترمذی حديث رقم: ١٢٣٣، ابو داؤد حديث رقم: ٣٥٠٣، نسائی حديث رقم: ٤٦١٣،

ابن ماجة حديث رقم: ٢١٨٧، مسند احمد حديث رقم: ١٥٣١٩]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وہ چیز بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔

(1340)۔ وَعَنْ عُمَرَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِى [ابن ماجة حديث رقم: ٢١٥٣، سنن الدارمی حديث رقم: ٢٥٤٧]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مال عام کرنے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت ہے۔

(1341)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷛ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّى لَاَرْجُو اَنْ اَلْقٰى رَبِّى وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِى بِمَظْلَمَةٍ دَمٍ وَلَا مَالٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمِذِى وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِى [ابو داؤد حديث رقم: ٣٤٥١، ترمذی حديث رقم: ١٣١٤، ابن ماجة حديث رقم: ٢٢٠٠، سنن الدارمی حديث رقم: ٢٥٤٨، مسند احمد حديث رقم: ١٢٥٩٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قیمتیں چڑھ گئیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے قیمت مقرر فرما دیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مقرر کرنے والا اللہ ہے جو بند کرتا ہے، کھولتا ہے اور رزاق ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ تم میں سے کوئی بھی مجھ پر خون یا مال کے ظلم کا مطالبہ نہ رکھتا ہو۔

بَيَانُ بَيْعِ الْحَرَامِ

حرام کی خرید و فروخت کا بیان

(1342)۔ عَنْ جَابِرٍ ﷛ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَ يُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ، فَقَالَ لَا، هُوَ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِىُّ [مسلم حديث رقم: ٤٠٤٨، بخاری حديث رقم: ٢٢٣٦، ابو داؤد حديث رقم: ٣٤٨٦، ترمذی حديث رقم: ١٢٩٧، نسائی حديث رقم: ٤٢٥٦، ابن ماجة حديث رقم: ٢١٦٧]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ وہ مکہ میں تھے: بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مُردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ مردار کی چربی کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ اس سے کشتیاں چکائی جاتی ہیں، چمڑوں کی مالش کی جاتی ہے اور لوگ چہروں پر اس کی کریم لگاتے ہیں۔ فرمایا نہیں، یہ حرام ہے۔

بَيَانُ الْخِيَارِ

سودے کی واپسی کا اختیار

(1343)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٣٨٥٣، بخارى حديث رقم:٢١٠٧، ابو داؤد حديث رقم:٣٤٥٤، ترمذى حديث رقم:١٢٤٥، نسائى حديث رقم:٤٤٦٥، ابن ماجة حديث رقم:٢١٨١، موطا امام مالك حديث رقم:٧٩ من كتاب البيوع، مسند احمد حديث رقم:٥١٢٩، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٥/٢٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خرید وفروخت کرنے والے دونوں آدمیوں کو سودے کی واپسی کا اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع الخیار کے۔

(1344)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ رَوَاهُ التِّرْمَذِى [ترمذى حديث رقم:١٢٤٩، ابن ماجة حديث رقم:٢١٨٤]۔ حسن

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو چیز بیچنے کے بعد واپس کرنے کا اختیار دیا۔

(1345)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِذَا رَآهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِى وَالْبَيْهَقِىُّ [سنن الدار قطنى حديث رقم:٢٧٧٩، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٥/٢٦٨]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے کوئی چیز خریدی جسے اس نے دیکھا نہیں تھا تو دیکھنے کے بعد اسے اختیار ہے۔

بَيَانُ الْاِقَالَةِ

سودا واپس کرنا

(1346)۔ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَ اللّٰهُ عَثْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣٤٦٠، ابن ماجة حديث رقم:٢١٩٩، مسند احمد حديث رقم:٧٤٤٩]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے مسلمان کا سودا واپس کر لیا قیامت کے دن اللہ اس کی خطائیں واپس کر دے گا۔

بَيَانُ السَّلَفِ

سلف کا بیان

(1347)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِى الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ، فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِى شَىْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِى كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٤١١٨، بخارى حديث رقم:٢٢٣٩، ابو داؤد حديث رقم:٣٤٦٣، ترمذى حديث رقم:١٣١١، نسائى حديث رقم:٤٦١٦، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٨٠، سنن الدارمى حديث رقم:٢٥٨٦، مسند احمد حديث رقم:١٨٧٣]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو وہ لوگ ایک سال یا دو سال کے ادھار پر پھلوں کی بیع کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیع سلم کرے وہ صرف معین ماپ اور معین وزن اور مدتِ معینہ میں بیع کرے۔

(1348)۔ وَعَنْ اَبِى سَعِيدِ الْخُدْرِى ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَسْلَفَ فِى شَىْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهٗ رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم:٣٤٦٨، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٨٣]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو شخص کسی چیز کی بیع سلم کرے، وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے کسی کو نہ بیچے۔

بَيَانُ الرَّهْنِ

رہن کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ [البقرة:٢٨٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رہن ہے قبضہ شدہ۔

(1349)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَاماً مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهٗ دِرْعاً لَهٗ مِنْ حَدِيْدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤١١٥، بخارى حديث رقم: ٢٠٦٨، نسائى حديث رقم: ٤٦٠٩، ابن ماجة حديث رقم: ٢٤٣٦، مسند احمد حديث رقم: ٢٥٣٢٨]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے وقت مقررہ تک کے لیے کھانا خریدا اور اپنی ایک لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

(1350)۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانى الآثار للطحاوى ٢/٢٣١]۔

ترجمہ: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ گروی رکھی ہوئی چیز سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

اَلْوَدِيْعَةُ

ودیعت

(1351)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اُوْدِعَ وَدِيْعَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٢٤٠١]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی چیز ودیعت کی گئی (ضائع ہونے کی صورت میں) اس کے ذمے کوئی تاوان نہیں ہے۔

(1352)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ الْعَارِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الْوَدِيْعَةِ لَا ضَمَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ يَتَعَدّٰى رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ١٤٧٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ادھاری چیز، ودیعت کے قائم مقام ہے۔ اس میں کوئی ضمان نہیں ہے سوا اس کے کہ اس نے زیادتی کی ہو۔

بَيَانُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

(1353)۔ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ لِلْجِوَارِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ [شرح معانى الآثار للطحاوى ٢/٢٤٤، المصنف لابن ابى شيبة ٥/٣٢٥]۔

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کے مقدمے کا فیصلہ پڑوسی کے حق میں فرمایا۔

(1354)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذى حديث رقم: ١٣٧١، شرح معانى الآثار للطحاوى ٢/٢٤٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: شراکت کرنے والا شفعہ کر سکتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے (حیوان کا استثناء آگے آتا ہے)۔

(1355)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا شُفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانى الآثار للطحاوى ٢/٢٤٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: حیوان میں کوئی شفعہ نہیں۔

بَابُ كِرَاءِ الْاَرْضِ

زمین بٹائی پر دینا

(1356)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ [شرح معانى الآثار للطحاوى ٢/٢٣٨، بخارى حديث رقم: ٢٢٨٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں کے ساتھ کھیت کی پیداوار سے حصہ لینا طے فرمایا۔

(1357)۔ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلاً، وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِيْ اَرْضَهٗ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِيْ وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمْ

النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٣٩٥١ ، بخاری حديث رقم:٢٣٣٢ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٣٩٢ ، نسائی حديث رقم:٣٩٠٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٥٨]۔

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ میں سے ہم سب سے زیادہ کھیتوں کے مالک تھے۔ہم میں سے کوئی آدمی اپنی زمین بٹائی پر دیتا تھا تو یوں کہتا تھا کہ یہ ٹکڑا میرا ہے اور یہ ٹکڑا تیرا ہے۔اب کبھی یہ ٹکڑا پیداوار دیتا تھا اور وہ نہیں دیتا تھا۔انہیں نبی کریم ﷺ نے منع فرمادیا۔

بَابُ الْعُمْرٰی

کسی کوزندگی بھر کے لیے ھبہ کرنے کا باب

(1358)۔ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ، اَلْعُمْرٰی جَائِزَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٤٢٠٢ ، بخاری حديث رقم:٢٦٢٦ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٥٤٨ ، نسائی حديث رقم:٣٧٢٩ ، مسند احمد حديث رقم:٨٥٨٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: زندگی بھر کے لیے ھبہ کرنا جائز ہے۔

(1359)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷛ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰی مِيرَاثٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٢٠١]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: زندگی بھر کے لیے دی گئی چیز اس کے قابض کی میراث ہے۔

بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْمُضَارَبَةِ

شرکت اور مضاربت کا باب

(1360)۔ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِی الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهٗ ، اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِیَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:٢٥٠١]۔

ترجمہ: حضرت زہرہ بن معبد فرماتے ہیں کہ میرے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام مجھے ساتھ لے کر بازار تشریف لے جاتے اور کھانے کی چیزیں خریدتے تھے۔انہیں حضرت ابنِ عمر اور حضرت ابنِ زبیر رضی اللہ عنہما ملتے تو کہتے تھے کہ ہمیں بھی اپنے کاروبار میں شریک کریں۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔وہ انہیں شریک کر لیتے تھے تو کبھی کبھی جانور پر لادا ہوا سارا سامان ہی خرید لیتے تھے اور اسے گھر بھیج دیتے تھے۔

(1361)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ ، فَاِذَا خَانَهٗ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابو داؤد حديث رقم:٣٣٨٣]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں دو شریکوں میں تیسرا ہوتا ہوں جب تک ان میں سے کوئی اپنے ساتھی سے خیانت نہیں کرتا۔جب کوئی خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

(1362)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالتِّرْمَذِی وَالدَّارِمِی [ابو داؤد حديث رقم:٣٥٣٥ ، ترمذی حديث رقم:١٢٦٤ ، سنن الدارمی حديث رقم:٢٦٠٠]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: جس نے تیرے پاس امانت رکھی ، اسے واپس ادا کر، اور جس نے تجھ سے خیانت کی اس کے ساتھ خیانت مت کر۔

(1363)۔ وَعَنْ صُهَيْبٍ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ فِيهِنَّ بَرَكَةٌ ، اَلْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ ، وَالْمُقَارَضَةُ ، وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٢٢٨٩]۔

ترجمہ: حضرت صہیب ﷛ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں برکت ہے۔وقت مقررہ تک سودا، ایک دوسرے کو قرض دینا، گندم میں جَو ملانا گھر کے لیے نہ کہ بیچنے کے لیے۔

(1364)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِیِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِیَ لَهٗ شَاةً ، فَاشْتَرٰی لَهٗ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی بَيْعِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرٰی تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:٣٦٤٢ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٣٨٤ ، ترمذی حديث رقم:١٢٥٨ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٤٠٢ ، مسند احمد حديث رقم:١٩٣٧٦]۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن ابی جعد بارقی ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا تا کہ وہ آپ ﷺ کے لیے بکری خریدیں۔انہوں نے آپ ﷺ کے لیے دو بکریاں خریدیں۔ان میں سے ایک بکری ایک دینار

میں فروخت کردی اور آپ ﷺ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے کر حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے کاروبار میں برکت کی دعا فرمائی۔ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تھے تو انہیں اس میں نفع ہوتا تھا۔

حُقُوقُ الْاَجِیْرِ

مزدور کے حقوق

(1365)۔ عَنْ اَبِی ذَرٍّ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِخْوَانُکُمْ خَوَلُکُمْ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ، فَمَنْ کَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ یَدِهٖ فَلْیُطْعِمْهُ مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیُلْبِسْهُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا تُکَلِّفُوْهُمْ مَا یَغْلِبُهُمْ فَاِنْ کَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِیْنُوْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُ [مسلم حدیث رقم:٤٣١٣، بخاری حدیث رقم:٣٠-٢٥٤٥، ابو داؤد حدیث رقم:٥١٥٧-٥١٥٨، ترمذی حدیث رقم:١٩٤٥، ابن ماجة حدیث رقم:٣٦٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ماتحت تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارا دست نگر بنایا ہے۔ جسکے ماتحت اس کا بھائی ہو تو جو کچھ خود کھاتا ہے اس میں سے اسے کھلائے اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس میں سے اسے پہنائے۔ اور ان سے انکی برداشت سے زیادہ کام مت لو۔ اور اگر زیادہ کام لو تو انکی مدد کرو۔

(1366)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:٢٤٤٣]۔ صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری ادا کرو اس سے پہلے کہ اس کا پسینہ خشک ہو۔

کِتَابُ الْاَحْکَامِ السُّلْطَانِیَّةِ

احکامِ سلطانیہ (سیاسیات کی کتاب)

بَابُ ضَرُوْرَةِ الْاِمَامِ وَ اَوْصَافِهٖ وَطَاعَتِهٖ وَعَزْلِهٖ

امام کی ضرورت، اس کے اوصاف، اس کی اطاعت اور ان کو ہٹانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ [النساء:٥٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہیں

حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہلوں کی طرف لوٹاؤ۔ اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔ وَقَالَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ [النساء:٥٩] اور فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکمران ہوں۔

(1367)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ یَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِیَ اللّٰهَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِیْ عُنُقِهٖ بَیْعَةٌ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٤٧٩٣، مسند احمد حدیث رقم:٦٤٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اللہ سے اس طرح ملے گا کہ اس کے پاس جان چھڑانے کا کوئی بہانہ نہ ہوگا۔ اور جو مر گیا اور اس کی گردن میں بیعت کا پٹہ نہیں تھا تو وہ جہالت کی موت مرا۔

(1368)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِیُّ ﷺ فِیْ مَجْلِسٍ یُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهٗ اَعْرَابِیٌّ، فَقَالَ مَتَی السَّاعَةُ فَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَکَرِهَ مَا قَالَ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ لَمْ یَسْمَعْ، حَتّٰی اِذَا قَضٰی حَدِیْثَهٗ قَالَ اَیْنَ اُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ هَا اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، فَقَالَ کَیْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمَرَّ الْحَدِیْثُ [بخاری حدیث رقم:٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں تشریف فرما ہو کر گفتگو فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آ گیا۔ اس نے کہا قیامت کب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے گفتگو جاری رکھی۔ کسی نے سوچا کہ آپ ﷺ نے اس کی بات سنی ہے مگر اسے پسند نہیں فرمایا۔ کسی نے سوچا آپ ﷺ نے سنا ہی نہیں۔ حتیٰ کہ جب آپ ﷺ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو فرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے بھلا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ میں یہ ہوں۔ فرمایا: جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔ اس نے کہا اس کے ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب حکومت نا اہلوں کو سونپ دی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

(1369)۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ وَ قَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ اِنَّا وَ اللّٰهِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَیْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث

رقم:٤٧١٧ ، بخاری حدیث رقم:٧١٤٩ ، ابو داؤد حدیث رقم:٣٥٧٩ ، مسند احمد حدیث رقم:١٩٦٨٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں تھا اور میرے چچا کی اولاد میں سے ایک آدمی تھا۔ حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جو کچھ اللہ نے آپ کو حکومت بخشی ہے اس میں سے ہمیں بھی کسی جگہ کا گورنر بنا دیں۔ دوسرے نے بھی اسی طرح کہا۔ فرمایا: اللہ کی قسم ہم اس کام پر کسی ایسے آدمی کو مقرر نہیں کرتے جو اسے طلب کرے اور نہ ہی اسے جو اس کا لالچ رکھے۔

(1370)۔ وَعَنْ اَبِی بَکْرَةَ ؓ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى ، قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمَذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ [بخاری حدیث رقم:٤٤٢٥ ، ٧٠٩٩ ، ترمذی حدیث رقم:٢٢٦٢ ، نسائی حدیث رقم:٥٣٨٨ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٤٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو اپنی حکومت عورت کو سونپ دے۔

(1371)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَتْ اُمَرَاۗءُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاۗءُكُمْ سُمَحَاۗءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَاۗءُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاۗءُكُمْ بُخَلَاۗءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَاۗئِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:٢٢٦٦]۔ الحدیث صحیح وقال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تمہارے حکمران تم میں سے اچھے لوگ ہوں اور تمہارے امیر لوگ فراخ دل ہوں اور تمہارے حکومتی معاملات مشورے سے طے ہوتے ہوں تو تمہارے لیے زمین کے پیٹ کی نسبت زمین کی پیٹھ بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حکمران تم میں سے شریر لوگ ہوں اور تمہارے امیر لوگ کنجوس ہوں اور تمہاری حکمرانی عورتوں کے سپرد ہو تو زمین کی پیٹھ کی نسبت زمین کا پیٹ تمہارے لیے بہتر ہے۔

(1372)۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِیْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٣٦٣ ، بخاری حدیث رقم:٧١٥١ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٧٩٨ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٣١٤]۔

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو بھی

مسلمانوں کی حکمرانی سونپی گئی اور وہ ان سے خیانت کرتا ہوا مر گیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔

(1373)۔ وَعَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٤٧٦٢ ، ترمذی حدیث رقم:١٧٠٦ ، نسائی حدیث رقم:٤١٩٢ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٨٦١ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٧٣٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم پر ناک کٹا غلام بھی حکمران بنا دیا جائے جو اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارے فیصلے کرے تو اس کی بات سنو اور اس کا کہنا مانو۔

(1374)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٤٧٦٣ ، بخاری حدیث رقم:٢٩٥٥ ، ٧١٤٤ ، ابو داؤد حدیث رقم:٢٦٢٦ ، ترمذی حدیث رقم:١٧٠٧ ، نسائی حدیث رقم:٤٢٠٦ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٨٦٤ ، مسند احمد حدیث رقم:٤٦٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سننا اور ماننا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے پسند اور ناپسند میں۔ جب تک اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ جب گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سنا جائے نہ مانا جائے۔

وَقَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ فِی الْخُرُوْجِ عَلَى الْاِمَامِ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ لَا يُصْلِحُ بِوَاحِدٍ مَا اَطَاقَتْهُ الْاَنْبِيَاۗءُ حَتّٰى عُقِدَتْ عَلَيْهِ مِنَ السَّمَاۗءِ كَذَا فِیْ اَحْكَامِ الْقُرْاٰنِ لِلْجَصَّاصِ [احکام القرآن ٣٣/٢]۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے ظالم حکمران کے خلاف بغاوت کے بارے میں فرمایا کہ یہ کام ایسا ہے جو اکیلے آدمی کے بس میں نہیں۔ اسے انبیاء نے بھی اس وقت تک ہاتھ نہیں ڈالا جب تک انہیں آسمان سے اس پر مقرر نہیں کیا گیا۔

بَابُ الْقَانُوْنِ وَالْمُشَاوَرَةِ وَالْوُزَرَاۗءِ

قانون، مشاورت اور وزراء کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ [النساء ٥٩:] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تمہارا کسی چیز میں تنازع ہو جائے تو اسے اللہ اور اسکے رسول کی طرف لوٹاؤ۔ وَقَالَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ [الشوری ٣٨:] اور فرمایا: ان کے معاملات آپس میں مشورے سے طے

ہوتے ہیں۔ وَ قَالَ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ [آل عمران:۱۵۹] اور فرمایا: فیصلوں میں ان سے مشورہ لو۔

(1375)۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك حديث رقم:٣ من كتاب القدر]۔ مرسل صحيح

ترجمہ: حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان تک رسول اللہ ﷺ کا فرمان پہنچا ہے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک تم ان دونوں کو پکڑے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

(1376)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ اقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ رَوَاهُ النَّسَائِي وَشَدَّ النَّسَائِي بَابًا، اَلْحُكْمُ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ [نسائی حديث رقم:٥٣٩٨]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں نے جو فیصلے دیے ہیں ان کے مطابق فیصلہ کرو۔ امام نسائی علیہ الرحمہ نے پورا باب باندھا ہے جس کا نام ہے: فیصلہ اہل علم کے اتفاق سے ہو گا۔

(1377)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهٗ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ، وَاِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سَوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم:٢٩٣٢، نسائی حديث رقم:٤٢٠٤]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ امیر کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے مخلص وزیر عطا فرما دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو یہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر وہ یاد رکھے تو یہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ کوئی دوسرا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے کوئی برا وزیر مقرر کر دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو یہ اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ یاد رکھے تو یہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

(1378)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالتِّرْمَذِي [بخاری حديث رقم:٧١٥٥، ترمذی حديث رقم:٣٨٥٠]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد، نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس طرح تھے جس طرح امیر کے ساتھ حفاظتی دستے کا سربراہ ہوتا ہے۔

(1379)۔ وَعَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ اِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيْرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيْفًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ ﷺ مَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا [ابو داؤد حديث رقم:٢٩٣٣، موطا محمد صفحة ١٤٤]۔ اسناده ضعيف

يَقُوْلُ الْمُؤَلِّفُ: اِنَّ الْاَصْلَ اِبَاحَةٌ فَفِي الْاُمُوْرِ السِّيَاسِيَّةِ اِبَاحَةٌ مَا لَمْ يُوْجَدِ النَّهْيُ

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدیکرب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھوں پر (ہاتھ مبارک) مارا پھر فرمایا: اے قدیم! تو فلاح پا گیا، اگر تو مر گیا اور تو نہ امیر تھا، نہ کاتب تھا اور نہ مشہور تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے مومن اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

مؤلف عرض کرتا ہے کہ اصل اباحت ہے۔ لہٰذا سیاسی معاملات میں بھی اباحت ہی ہے جب تک ممانعت نہ پائی جائے۔

بَابُ الْعَدْلِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

عدل اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ [المائدة:٤٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔ وَ قَالَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ [النساء:٥٩] اور فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے حکمران ہوں ان کی اطاعت کرو۔ وَ قَالَ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ الْآية [النساء:٥٨] اور فرمایا: جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔

(1380)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:٧١٦٤، ابو داؤد حديث رقم:٣٥٧٢، ترمذی حديث رقم:١٣٢٥، ابن ماجة حديث رقم:٢٣٠٨]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو لوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا۔

(1381)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ وُكِلَ اِلٰى

نَفْسِهٖ ، وَمَنْ اُکْرِهَ عَلَیْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ مَلَکاً یُسَدِّدُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۷۸ ، ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۴، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۰۹]۔ حسن

ترجمہ: حضرت انس ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے قاضی بننا چاہا اور اس کا مطالبہ کیا اسے اسکے نفس کے حوالے کر دیا گیا۔ اور جو اس کیلئے مجبور کیا گیا اللہ اس کی خاطر فرشتے بھیجے گا جو اسکی راہنمائی کریں گے۔

(1382)۔ وَعَنْ بُرَیْدَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ ، وَاحِدٌ فِی الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ ، فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِهٖ ، وَ رَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُکْمِ فَهُوَ فِی النَّارِ ، وَ رَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَهْلٍ فَهُوَ فِی النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۷۳ ، ترمذی حدیث رقم:۱۳۲۲، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۱۵]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں۔ ایک جنت میں ہے اور دو جہنم میں ہیں۔ وہ جو جنت میں ہے وہ ایسا آدمی ہے جس نے حق کو پہچانا اور اس کے ساتھ فیصلہ کیا۔ اور وہ آدمی جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ دینے میں ظلم کیا وہ جہنم میں ہے اور وہ آدمی جس نے لوگوں کے درمیان جہالت کی بنا پر فیصلہ دیا وہ بھی جہنم میں ہے۔

(1383)۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا یَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم :۴۴۹۰ ، بخاری حدیث رقم:۷۱۵۸، ترمذی حدیث رقم :۱۳۳۴، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۸۹ ، نسائی حدیث رقم:۵۴۲۱ ، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۱۶ ، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۴۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی قاضی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جب کہ وہ غصے میں ہو۔

(1384)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَهُوَ یَعْلَمُهٗ لَمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰی حَتّٰی یَنْزِعَ ، وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَا لَیْسَ فِیْهِ ، اَسْکَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤد [مسند احمد حدیث رقم :۵۳۸۴، ابو داؤد

حدیث رقم:۳۵۹۷ ، ابن ماجة حدیث رقم:۲۳۲۰]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہو گئی اس نے اللہ کا مقابلہ کیا اور جس شخص نے باطل کی خاطر جھگڑا کیا حالانکہ وہ جانتا تھا تو وہ باز آنے تک اللہ کی ناراضگی کا شکار رہا اور جس نے مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی اللہ اسے ہلاکت کے کیچڑ میں کھڑا کر دے گا جب تک وہ اس سے نکل نہیں جاتا۔

(1385)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اَنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْهِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْهِ الْحَدَّ وَایْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۴۴۱۰ ، بخاری حدیث رقم:۳۴۷۵ ، ابو داؤد حدیث رقم:۴۳۷۳ ، ترمذی حدیث رقم:۱۴۳۰، ابن ماجة حدیث رقم:۲۵۴۷]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسلیے ہلاک کیے گئے کہ جب ان میں سے کوئی اثر رسوخ والا آدمی چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب ان میں سے کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد قائم کرتے تھے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اسکا ہاتھ کاٹ دوں۔

(1386)۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰی لَهٗ هَدِیَّةً عَلَیْهَا فَقَبِلَهَا ، فَقَدْ اَتٰی بَاباً عَظِیْماً مِنْ اَبْوَابِ الرِّبٰو رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۴۱]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے کسی کے لیے سفارش کی اور اس کے لیے ہدیہ بھیجا اور اگلے نے اسے قبول کر لیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے عظیم دروازے سے گزرا۔

(1387)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَقَاضٰی اِلَیْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ کَلَامَ الْاٰخَرِ ، فَاِنَّهٗ اَحْرٰی اَنْ یَتَبَیَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمِذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۳۳۱، ابو داؤد حدیث رقم:۳۵۸۲]۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضی ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب دو آدمی تمہارے پاس مقدمہ لیکر آئیں تو پہلے کی بات پر فیصلہ ہرگز نہ کرنا جب تک دوسرے کو سن نہ لو۔ اسے مکمل حق حاصل ہے کہ تم پر حقائق واضح کرے۔

(1388)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ

الْخَصمَينِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَى الْحَاكِمِ رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابو داؤد حديث رقم:٣٥٨٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا ہے کہ جھگڑنے والے دونوں فریق حاکم کے سامنے بیٹھیں۔

(1389)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخِصَامِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٧٨٠، بخاری حديث رقم: ٢٤٥٧، ترمذی حديث رقم:٢٩٧٦، نسائی حديث رقم:٥٤٢٣، مسند احمد حديث رقم:٢٤٣٣١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

(1390)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُونَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِي لَهُ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْئٍ مِنْ حَقِّ اَخِيهِ فَلَا يَأْخُذَنَّهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٤٤٧٥، بخاری حديث رقم: ٦٩٦٧، ابو داؤد حديث رقم: ٣٥٨٣، ترمذی حديث رقم:١٣٣٩، نسائی حديث رقم: ٥٤٠١، ابن ماجة حديث رقم: ٢٣١٧، مسند احمد حديث رقم: ٢٦٥٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں اور تم لوگ اپنے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی نسبت زبان کا تیز ہو اور میں اس کے حق میں اس سے سنی ہوئی بات کے مطابق فیصلہ کردوں۔ تو میں جسے اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ دے دوں وہ اس حق کو ہرگز وصول نہ کرے۔ میں اسے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کے دے رہا ہوں۔

(1391)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَآءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٤٧٠، بخاری حديث رقم: ٤٥٥٢، ابو داؤد حديث رقم: ٣٦١٩، ترمذی حديث رقم:١٣٤٢، نسائی حديث رقم:٥٤٢٥، ابن ماجة حديث رقم:٢٣٢١]۔ لعل الحديث متواتر

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اگر لوگوں کو انکے دعووں کے مطابق دے دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ لے کر آجائیں گے۔ طریقہ یہ ہے کہ مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے۔

(1392)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرمَذِي [ترمذی حديث رقم:١٣٤١]۔ صحيح وشواهده كثيرة صحيحة قيل متواترة

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدعی کے ذمے گواہی ہے اور مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے۔

(1393)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلٰى اَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٣٦٠٠، ابن ماجة حديث رقم:٢٣٦٦، مسند احمد حديث رقم:٦٧٠٧]۔ اسناده حسن

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خیانت کرنے والے مرد کی گواہی جائز نہیں، نہ ہی خائنہ عورت کی، نہ ہی زانی مرد کی، نہ ہی زانیہ عورت کی، نہ ہی اپنے بھائی سے ذاتی عناد رکھنے والے کی اور آپ ﷺ نے اس گھر کے حق میں ایسے شخص کی گواہی رد فرمادی جو ان کے ٹکڑے کھاتا تھا۔

بَابُ الْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

قصاص، دیات اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ [البقرة:١٧٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر فرض کردیا گیا ہے قتل کا بدلہ قتل۔ وَقَالَ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ [البقرة:١٧٩] اور فرمایا: تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ وَقَالَ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ الْاٰيَة [المائدة:٤٥] اور فرمایا: ہم نے اس میں ان پر فرض کردیا تھا کہ جان کے بدلے جان ہے۔ وَقَالَ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا اَنْ يَّصَّدَّقُوا [النساء:٩٢] اور فرمایا: اسکے وارثوں کو خون بہا ادا کیا جائے سوائے اسکے کہ وہ معاف کردیں۔

(1394)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَمْدُ قَوَدٌ، اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَالدَّارَقُطْنِي [المصنف لابن ابی شيبة ٤٠٣/٦، سنن الدار قطنی حديث رقم:٣١١٢]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جان بوجھ کر قتل کرنے پر قصاص لازم

ہے سوائے اس کے کہ مقتول کا وارث معاف کر دے۔

(1395)۔ وَعَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ فِي رَمْيٍ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَاءٌ ، عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ ، وَمَنْ قُتِلَ عَمَدًا فَهُوَ قَوَدٌ ، وَمَنْ حَالَ دُوْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِي

[ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٣٩ ، ٤٥٤٠ ، نسائی حدیث رقم:٤٧٨٩ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٦٣٥]۔ صحیح

ترجمہ: انہی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: دو دھڑے ایک دوسرے پر پتھر برسا رہے ہوں تو اس دوران جو آدمی اندھے پتھراؤ کی زد میں آ کر قتل ہو گیا، یا کوڑے سے مارا گیا یا لاٹھی کی ضرب سے مر گیا تو وہ قتل خطا ہے۔ اسکی دیت خطا کی دیت ہے اور جو جان بوجھ کر قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہے۔ جو اس کی سزا میں رکاوٹ بنا، اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہے۔ اس کی طرف سے نہ تو جرم سے بڑا فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی جرم کے برابر۔

(1396)۔ وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:٢٦٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ ﷺ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ذریعے لیا جانا چاہیے۔

(1397)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَؤُ دِمَاءُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِي وَرَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا [ابو داؤد حدیث رقم: ٤٥٣٠ ، نسائی حدیث رقم:٤٧٤٥ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٦٦٣ ، مسند احمد حدیث رقم:٩٩٥]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ ان کا قریب رہنے والا آدمی کسی کو امان دینے کا اختیار رکھتا ہے اور دور دراز کا رہنے والا آدمی کسی کو واپس کر سکتا ہے اور وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک مٹھی کی طرح ہیں۔ خبردار! کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی معاہدے والے کو اس کے معاہدے کے دوران۔

(1398)۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ غِيْلَةً وَ قَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَا عَلَيْهِ اَهْلُ الصَّنْعَاءِ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا رَوَاهُ مَالِكٌ

[موطا امام مالک حدیث رقم:١٣ من کتاب العقول]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے ایک آدمی کے بدلے میں پانچ یا شاید سات آدمیوں کے گروہ کو قتل کر دیا جنہوں نے اسے دھوکہ دے کر قتل کر دیا تھا۔ اور حضرت عمر ﷺ نے فرمایا کہ اگر سارے صنعاء والے بھی اس میں ملوث ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

(1399)۔ وَعَنْ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ ، يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ اَمْسَكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حدیث رقم:٣٢٤٣ ، السنن الکبریٰ للبیہقی ٨/٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب ایک آدمی نے آدمی کو پکڑا اور دوسرے نے اسے قتل کیا تو جس نے قتل کیا اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے پکڑا تھا اسے قید کیا جائے گا۔

(1400)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٦٨٩٥ ، ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٥٨ ، ترمذی حدیث رقم:١٣٩٢ ، نسائی حدیث رقم:٤٨٤٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٦٥٢ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٣٧٤]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں۔ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا۔

(1401)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ ، وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ ، اَلثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ [ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٥٩ ، ابن ماجة حدیث رقم:٢٦٥٠ ، بخاری حدیث رقم:٦٨٩٥ ، ترمذی حدیث رقم:١٣٩٢]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انگلیاں برابر ہیں، دانت برابر ہیں، سامنے کے دانت اور داڑھ برابر ہیں۔

(1402)۔ وَعَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِي [ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٦١ ، ترمذی حدیث رقم:١٣٩١]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

(1403)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْاَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ

شَيْئاً رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم: ٤٥٦٤ ، نسائی حديث رقم: ٤٨٠١، ابن ماجة حديث رقم: ٢٦٤٧]۔ سنده حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان میراث ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ وارثوں میں تقسیم کی جائے اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

(1404)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدَ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي شِبْهِ الْعَمَدِ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ جَذْعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ لَبُوْنٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ بَنَاتِ مَخَاضٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٥٥٣]۔

ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے شبہ عمد کی دیت پچیس چار سالہ اونٹنیاں، پچیس تین سالہ اونٹنیاں، پچیس دو سالہ اونٹنیاں اور پچیس ایک سالہ اونٹنیاں بتائی ہیں۔

(1405)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمَدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حديث رقم: ٤٥٦٥ ، مسند احمد حديث رقم: ٧١٠٧]۔ سنده حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ شبہ عمد کی دیت مغلظ ہے جیسے قتل عمد کی لیکن اس میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(1406)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ دِيَةِ الْخَطَأِ عِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنُ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذْعَةٌ وَعِشْرِيْنَ حِقَّةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَقِيْلَ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَى بْنِ مَسْعُوْدٍ [ترمذی حديث رقم: ١٣٨٦، ابو داؤد حديث رقم: ٤٥٤٥ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٦٣١]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا کی دیت بیس ایک سالہ اونٹنیاں، بیس ایک سالہ اونٹ (نر)، بیس دو سالہ اونٹنیاں، بیس تین سالہ اونٹنیاں اور بیس چار سالہ اونٹنیاں قرار دی ہیں۔

(1407)۔ وَعَنْ مُحَمَّد بِنِ الْحَسَنِ قَالَ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ ﷺ اَنَّهٗ فَرَضَ عَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ فِي الدِّيَةِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَمِنَ الْوَرِقِ عَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَم رَوَاهُ الْبَيْهقِي مِنْ طَرِيْقِ الشَّافِعِي [السنن

الكبرىٰ للبيهقى ٨/ ٨٠]۔

ترجمہ: امام محمد بن حسن فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمر ﷺ سے روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے سونا رکھنے والوں پر ہزار دینار اور چاندی میں سے دس ہزار درہم کی فرضیت جاری کی۔

(1408)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ؟ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ ، قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ ؟ قَالَ قَاتِلْهُ ، قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ ؟ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ، قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ ؟ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٣٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آئے اور میرا مال چھیننا چاہے؟ فرمایا: اسے اپنا مال مت دے۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھ سے جنگ کرے تو پھر؟ فرمایا: تم بھی اس سے جنگ کرو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے تو پھر؟ فرمایا: تم شہید ہو۔ اس نے عرض کیا اگر میں اسے قتل کر دوں تو پھر؟ فرمایا وہ جہنم میں گیا۔

(1409)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٦٦٥٥ ، بخارى حديث رقم: ٢٥٥٩ ، ابو داؤد حديث رقم: ٤٤٩٣]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی سے لڑے تو چہرے سے بچے۔ بے شک اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

دِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ وَ لَا خِلَافَ فِيْهِ بَيْنَ الْجَمِيْعِ

عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ پوری اُمت میں اس پر کوئی اختلاف نہیں

(1410)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ الْبَيْهقِي وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَ رُوِيَ ذَالِكَ مِنْ وَجهٍ آخَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَسِيٍ وَ فِيْهِ ضُعْفٌ [السنن الكبرىٰ للبيهقى ٨/ ٩٥]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1411)۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الدِّيَاتِ

فَذَكَرَ فِي الْكِتَابِ : وَ كَانَتْ دِيَةُ الْمُسْلِمِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَلْفَ دِيْنَارٍ اَوِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَ كَانَتْ دِيَةُ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمْسِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصرِ الْمَرْوَزِيُّ فِي السُّنَّةِ [السنة للمروزي حديث رقم:٢٣٩]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: محمد بن عمرو بن علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دیات کے بارے میں ایک حکم نامہ لکھا جس میں انہوں نے اس بات کا ذکر فرمایا کہ مسلمان مرد کی دیت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سو اونٹ تھی۔ حضرت عمر ؓ نے اپنے عہد خلافت میں ان کی قیمت لگا کر شہریوں پر ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ اور مسلمان آزاد عورت کی دیت عہد رسالت مآب ﷺ میں پچاس اونٹ تھی۔ حضرت عمر ؓ نے ان کی قیمت لگا کر پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم مقرر فرمائے۔

(1412)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ [نسائی حدیث رقم:٤٨٠٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کی طرح ہے حتیٰ کہ عورت کی دیت کے تیسرے حصے تک پہنچ جائے۔

(1413)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ دِيَتِهَا وَ ذٰلِكَ فِي الْمَنْقُوْلَةِ فَمَا زَادَ عَلَى الْمَنْقُوْلَةِ نِصْفُ عَقْلِ الرَّجُلِ مَا كَانَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:١٧٧٥٦]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر رہتی ہے حتیٰ کہ عورت کی دیت مرد کے تہائی حصہ تک پہنچ جائے۔ یہ حکم منقولہ (جس میں ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے) کے بارے میں ہے۔ جب منقولہ سے بڑھ جائے تو پھر مرد کی دیت کا نصف ہے وہ جتنی بھی ہو۔

(1414)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ عَقْلُ الْمَرءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيْمَا دُوْنَهَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ [السنن الكبرىٰ للبيهقي ٩٦/٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے، جان میں اور اس سے کم میں۔

(1415)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا عَقْلُ الْمَرْاَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيْمَا دُوْنَهَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ بِهٖ قَوَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ؓ فِيْ عَهْدِهٖ [السنن الكبرىٰ للبيهقي ٩٦/٨]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ جان میں بھی اور اس سے کم میں بھی اور حضرت عمر بن خطاب ؓ نے اپنے زمانے میں اسی کے مطابق فیصلے کیے۔

(1416)۔ وَعَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ؓ اَنَّهٗ قَالَ عَقْلُ الْمَرْاَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيْمَا دُوْنَهَا رواه محمد فی كتاب الحجة [كتاب الحجة ٢٧٨/٤]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ جان میں بھی اور اس سے کم میں بھی۔

(1417)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ هُمَا سَوَاءٌ اِلٰى خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ ، وَقَالَ عَلِيٌّ ، اَلنِّصْفُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:١٧٧٦١]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ دونوں دیتیں پانچ اونٹوں تک برابر ہیں، حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ہر چیز میں نصف ہے۔

(1418)۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي الْمَرْءَةِ اَنَّهَا تُعَاقِلُ الرَّجُلَ اِلٰى ثُلُثِ دِيَةِ الرَّجُلِ فَاِذَا بَلَغَتْ ثُلُثَ دِيَةِ الرَّجُلِ ، كَانَتْ اِلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك باب ٦ عقل المرأة من كتاب العقول]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب ؓ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ مرد کی دیت کے تہائی حصہ تک برابر جاتی ہے۔ پھر جب مرد کی دیت کے تہائی حصہ تک پہنچ گئی تو اس کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1419)۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ دِيَةُ الرَّجُلِ وَالْمَرْءَةِ سَوَآءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ الدِّيَةِ وَ ذٰلِكَ فِي الْجَائِفَةِ ، فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَدِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي

الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:١٧٧٤٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کی دیت تہائی حصہ تک برابر ہے اور یہ معدے تک گہرے زخموں کے بارے میں ہے۔ جب اس سے آگے بڑھ جائے تو عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1420)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ دِيَةُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ دِيَةِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ، فَاِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ كَانَ دِيَتُهَا مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ دِيَتُهَا فِى الْجَائِفَةِ وَ الْمَامُوْمَةِ مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِى الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم:١٧٧٥٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عروہ سے مروی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہے حتیٰ کہ تہائی حصہ کو پہنچ جائے۔ جب تہائی حصہ کو پہنچ جائے تو اس کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ اس کی دیت معدے تک گہرے زخموں اور مغز تک گہرے زخموں میں مرد کی دیت کا نصف ہے۔

بَابُ قَتْلِ الْمُرْتَدِّ

مرتد کے قتل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ [التوبة:١١٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ دستور نہیں ہے کہ وہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کرے حتیٰ کہ بیان کر دے ان کے لیے وہ چیزیں جن سے انہیں بچنا چاہیے۔ وَ قَالَ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِى الدُّنْيَا [المائدة:٣٣] اور فرمایا: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کر دیے جائیں یا پھانسی دے دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں یا زمین سے انہیں نفی کر دیا جائے۔ یہ ان کی دنیا میں رسوائی ہے۔

(1422)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم:٣٠١٧، ابو داؤد حديث رقم:٤٣٥١، ترمذى حديث رقم:١٤٥٨، نسائى حديث رقم:٤٠٥٩، ابن ماجة حديث رقم:٢٥٣٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس مسلمان نے اپنا دین بدلا اسے قتل کر دو۔

(1423)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ فِى رَجُلٍ اَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَضَآءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٤٧١٨، بخارى حديث رقم:٦٩٢٣، ابو داؤد حديث رقم:٤٣٥٤]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ؓ نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو مسلمان ہوا تھا پھر یہودی ہو گیا تھا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو جائے۔ یہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ ہے۔ آپ نے حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

(1424)۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمَذِى [ترمذى حديث رقم:١٤٦٠، مستدرك حاكم حديث رقم:٨٢٤٠]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت جندب ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے۔

مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ يُقْتَلُ وَلَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ وَيَجُوْزُ قَتْلُهٗ وَرَآءَ الدِّيْوَانِ

جس نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی اسے قتل کیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے اور اسے ورائے عدالت قتل کرنا جائز ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا [الاحزاب:٥٧] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے، اور ان کے لیے اس نے توہین والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ وَ قَالَ مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَ قُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا [الاحزاب:٦٠]۔ اور فرماتا ہے: یہ لوگ ملعون ہیں، جہاں بھی پائے جائیں پکڑ لیے جائیں اور خوب قتل کیے جائیں۔ وَ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا الْاٰيَة [البقرة:١٠٤] اور فرماتا ہے: راعنا مت کہو۔ وَ مَرَّتْ اٰيَةُ الْمُحَارَبَةِ

(1425)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ؟ فَاِنَّهٗ يُؤْذِى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، فَقَتَلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخارى حديث رقم:٢٥١٠، ٣٠٣١، ٣٠٣٢، ٤٠٣٧، مسلم حديث رقم:٤٦٦٤، ابو داؤد:٢٧٦٨]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ یہ شخص اللہ اور اسکے رسول کو ایذاء دیتا ہے۔ صحابہ نے اسے قتل کر دیا۔

(1426)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى أَبِى رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِى حِصْنٍ لَهٗ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّى مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّى أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتّٰى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهٖ كَأَنَّهٗ يَقْضِى حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّى أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْاَغَالِيقَ عَلٰى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْاَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهٗ وَكَانَ فِى عَلَالِىَّ لَهٗ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهٖ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَىَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِى لَمْ يَخْلُصُوا إِلَىَّ حَتّٰى أَقْتُلَهٗ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِى بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهٖ لَا أَدْرِى أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِى الْبَيْتِ ضَرَبَنِى قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهٗ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِى بَطْنِهٖ حَتّٰى أَخَذَ فِى ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ أَنِّى قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى دَرَجَةٍ لَهٗ فَوَضَعْتُ رِجْلِى وَأَنَا أُرٰى أَنِّى قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْاَرْضِ فَوَقَعْتُ فِى لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِى فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهٗ فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِى عَلَى السُّورِ فَقَالَ أَنْعَى أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِى فَقُلْتُ النَّجَاءَ فَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِىِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِى فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [بخاری حدیث رقم: ۳۰۲۲، ۳۰۲۳، ۴۰۳۸، ۴۰۳۹، ۴۰۴۰]۔

ترجمہ: حضرت براء ﷺ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے چند آدمیوں کو ابورافع کی طرف بھیجا، اور عبداللہ بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرمایا، اور ابورافع رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور آپ کے مخالفین کی مدد کرتا تھا، وہ حجاز میں اپنے محل کے اندر موجود تھا، جب وہ لوگ اس کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا، اور لوگ اپنے ٹھکانوں کو جا رہے تھے، حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اپنی جگہ پر بیٹھے رہو، میں جاتا ہوں، اور دربان سے پیار محبت کی باتیں کرتا ہوں، شاید میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جاؤں، آپ ﷺ چلے گئے حتیٰ کہ دروازے کے پاس پہنچ گئے، پھر اپنا کپڑا اس طرح اوڑھ لیا جیسے وہ قضائے حاجت میں مصروف ہوں، اور لوگ اندر داخل ہو چکے تھے، دربان اُن سے مخاطب ہوا کہ اے عبداللہ اگر اندر آنا چاہتے ہو تو جلدی آؤ، میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں، میں داخل ہو گیا اور چھپ گیا، جب سارے لوگ اندر چلے گئے تو اس نے دروازہ بند کر دیا، پھر اس نے تالے کھونٹی پر لٹکا دیے، فرماتے ہیں کہ میں رسیوں کی طرف بڑھا اور انہیں پکڑ لیا، میں نے دروازہ کھولا، ابورافع کے پاس باتیں ہو رہی تھیں، وہ اپنی مختلف بیویوں سے پیدا ہونے والی اولاد میں بیٹھا تھا، جب اُس کے پاس سے باتیں کرنے والے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کی طرف بڑھا، میں جس دروازے کو بھی کھولتا اندر کی طرف سے اسے بند کر دیتا تھا، میں نے سوچا اگر لوگ مجھ سے باخبر ہو جائیں تو میری طرف کوئی نہ آ سکے جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں، میں اس تک پہنچ گیا، وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے گھر والوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، مجھے سمجھ نہیں لگ رہی تھی وہ گھر کے کس طرف بیٹھا ہے، میں نے کہا: اے ابورافع، اُس نے کہا یہ کون ہے؟ میں اُس کی آواز کی جانب بڑھا، میں نے اسے تلوار سے ضرب لگائی اور میں ڈرا ہوا تھا، میرا مقصد حاصل نہ ہوا اور وہ چیخ پڑا، میں گھر سے بھاگ پڑا، تھوڑا دور گیا تو پھر دوبارہ داخل ہو گیا، میں نے کہا: اے ابورافع یہ آواز کیسی آئی تھی؟ تو اس نے کہا تیری ماں کا برا ہو کسی آدمی نے گھر کے اندر سے مجھے تلوار کے ساتھ ابھی ابھی مارا ہے، فرمایا: میں نے اسے ضرب لگائی جس نے اسے شدید زخمی کر دیا مگر میں اسے قتل نہ کر سکا، پھر میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ دی حتیٰ کہ وہ اس کی پشت میں سے نکل گئی، میں سمجھ گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، میں ایک ایک کر کے دروازے کھولنے لگا، حتیٰ کہ اس کی سیڑھی تک پہنچ گیا، میں نے اپنا پاؤں رکھا، مجھے لگ رہا تھا کہ میں زمین پر پہنچ گیا ہوں، میں چاندی رات میں گر گیا، میری پنڈلی ٹوٹ گئی اور میں نے اسے عمامہ کے ساتھ باندھ دیا، پھر میں چلا گیا اور دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گیا، میں نے کہا میں آج رات باہر نہیں نکلوں گا جب تک مجھے یقین نہیں ہو جاتا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، پھر جب مرغ نے اذان دی تو اعلان کرنے والے نے سور میں اعلان کیا، اس نے کہا: اہلِ حجاز کا تاجر ابورافع مر گیا، میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا، میں

نے کہا جان چھوڑ گیا، اللہ نے ابورافع کو مار دیا، میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور بات بتائی، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ٹانگ آگے کر، میں نے اپنی ٹانگ آگے کی، آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا، وہ ایسے ہوگئی جیسے کبھی خراب نہ تھی۔

(1427)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَ عَلٰی رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ اقْتُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم: ١٨٤٦، ٣٠٤٤، ٤٢٨٦، مسلم حدیث رقم: ٣٣٠٨، ابو داؤد حدیث رقم: ٢٦٨٥، ترمذی حدیث رقم: ١٦٩٣، نسائی حدیث رقم: ٢٨٦٧، مسند احمد حدیث رقم: ١٢٠٧٤، ١٢٦٨٧، ١٢٩٣٧، ١٣٤١٨، ١٣٤٤٢، ١٣٥٢٤]۔ قال العلماء انما قتله لانه كان قد ارتد عن الاسلام، و قتل مسلماً كان يخدمه، و كان يهجو النبی ﷺ و يسبه، و كانت له قينتان تغنيان بهجاء النبی ﷺ و المسلمين [شرح النووی ١/٤٣٩]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آ کر عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے غلاف کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، فرمایا اسے قتل کر دو۔

(1428)۔ وَعَنْ سَعْدٍ ﷺ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ، اَمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَ امْرَاَتَيْنِ، وَ سَمَّاهُمْ، وَ قَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ، وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ، وَ مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ، وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ، فَاَمَّا ابْنُ خَطَلٍ وَ ابْنُ صُبَابَةَ فَقُتِلَا، وَ اَمَّا عِكْرِمَةُ، فَرَكِبَ الْبَحْرَ، فَاَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ، فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا، فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هَا هُنَا، فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِيْ مِنَ الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ لَا يُنَجِّيْنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهٗ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا اِنْ اَنْتَ عَافَيْتَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ اَنْ اٰتِيَ مُحَمَّدًا ﷺ، حَتّٰى اَضَعَ يَدِيْ فِيْ يَدِهٖ، فَلَا جِدَنَّهٗ عَفُوًّا كَرِيْمًا، فَجَاءَ، فَاَسْلَمَ، وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ، فَاِنَّهُ اخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ، حَتّٰى اَوْقَفَهٗ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ، قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَالِكَ يَاْبٰى، فَبَايَعَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ، يَقُوْمُ اِلٰى

هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلُهٗ؟ فَقَالُوْا وَمَا يُدْرِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ؟ هَلَّا اَوْ مَاتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ اَعْيُنٍ [ابوداؤد: ٢٦٨٣، ٤٣٥٩، نسائی: ٤٠٦٧، السنن الكبرىٰ للبيهقی ٧/٤٠، مستدرك حاكم: ٤٤١٥]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سعد ﷺ فرماتے ہیں کہ: جب فتح مکہ کا دن ہوا، رسول اللہ ﷺ نے سب لوگوں کو پناہ دی سوائے چار آدمیوں کے اور دو عورتوں کے، اور انہیں نامزد فرمایا، اور فرمایا کہ انہیں قتل کر دو خواہ انہیں کعبہ کے غلاف کے ساتھ چمٹے ہوئے پاؤ۔ عکرمہ بن ابوجہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ ابن خطل اور ابن صبابہ تو قتل کر دیے گئے۔ عکرمہ سمندر میں سوار ہو گیا، ان لوگوں کو طوفان نے آ لیا، کشتی والوں نے کہا دفع ہو جاؤ، تمہارے بت یہاں تمہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتے، عکرمہ نے کہا اگر مجھے سمندر میں اخلاص کے سواء کوئی چیز نہیں بچا سکتی تو پھر خشکی میں بھی اسکے سواء کوئی شے نہیں بچا سکتی۔ اے میرے اللہ میں تیرے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے اس مشکل سے بچا لیا تو میں محمد ﷺ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا، حتی کہ اپنا ہاتھ اور انکے ہاتھ میں رکھ دوں گا، میں انہیں ضرور معاف کرنے والا کریم پاؤں گا، وہ بچ کر آ گیا اور مسلمان ہو گیا۔ وہ جو عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھا، وہ حضرت عثمان بن عفان ﷺ کے پاس جا کر چھپا، جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو وہ اسے ساتھ لائے حتی کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا کر دیا، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ کو بیعت فرمایئے، راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا، اور تین مرتبہ اس کی طرف دیکھا، ہر نظر نے انکار کیا، تیسری بار کے بعد آپ نے اسے بیعت فرما لیا۔ پھر آپ اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں کوئی سمجھنے والا آدمی نہیں تھا، جب مجھے دیکھا کہ میں نے اسے بیعت کرنے سے اپنے ہاتھ روک لیے ہیں تو اسے قتل کر دیتا؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں کیا خبر آپکے دل میں کیا تھا؟ آپ اپنی آنکھ مبارک سے ہمیں اشارہ فرما دیتے؟ فرمایا: ایک نبی کو زیب نہیں دیتا کہ آنکھوں سے اشارے کرے۔

(1429)۔ وَفِيْ حَدِيْثٍ آخَرَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّهٗ ﷺ، فَقَالَ مَنْ يَكْفِيْنِيْ عَدُوِّيْ؟ فَقَالَ خَالِدٌ اَنَا، فَبَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَتَلَهٗ رَوَاهُ الْعِيَاضُ فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ٢/١٩٥، عمدة القاری ٣٤/٤١٢ وقال: قال ابن حزم و هو حديث صحيح مسند كما فی المكتبة الشاملة]۔

ترجمہ: ایک آدمی آپ ﷺ کو گالیاں بکتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت خالد ﷺ نے یہ ذمہ داری قبول کی۔ نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق حضرت خالد ﷺ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1430)۔ وَ كَذٰلِکَ اَمَرَ بِقَتْلِ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ كَانَ يُؤْذِيهِ مِنَ الْكُفَّارِ وَيَسُبُّهٗ كَالنَّضْرِ بنِ الْحَارِثِ وَعُقْبَةَ بنِ اَبِی مُعَيْطٍ وَعَهِدَ بِقَتْلِ جَمَاعَةٍ مِنْهُمْ قَبْلَ الفَتْحِ وَبَعْدَهٗ فَقُتِلُوا اِلَّا مَنْ بَادَرَ بِاِسْلَامِهٖ قَبْلَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهِ رَوَاهُ العَيَاضُ فِی الشِّفَآء [الشفاء ۲/۱۹۵]۔

ترجمہ: فتح سے پہلے اور بعد نبی کریم ﷺ نے نضر بن حارث، عقبہ بن ابی معیط جیسے کئی گستاخوں کے قتل کا حکم دیا۔ پورے گروہ کو قتل کر دیا گیا۔ صرف وہ بچ گئے جو قابو میں آنے سے پہلے پہلے مسلمان ہو گئے۔

(1431)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ اَبِی مَعَيْطٍ نَادٰی يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ مَالِی اُقْتَلُ مِنْ بَيْنِكُمْ صَبْراً ؟ فَقَالَ لَهٗ النَّبِیُّ ﷺ بِكُفْرِكَ وَافْتِرَائِكَ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ العَيَاضُ فِی الشِّفَآء [الشفاء ۲/۱۹۵، مجمع الزوائد ۶/۹۲]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا جانے لگا تو اس نے آواز لگائی۔ اے قریش! مجھے بے بس کر کے کیوں قتل کر رہے ہو؟ نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تیرے کفر کی وجہ سے اور اللہ کے رسول پر بہتان باندھنے کی وجہ سے۔

(1432)۔ وَعَنْ عِكْرَمَةَ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَبَّهٗ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ يَكْفِينِی عَدُوِّی ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ، فَبَارَزَهٗ فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالعَيَاضُ فِی الشِّفَآء [المصنف لعبد الرزاق: ۹۴۷۷، ۹۷۰۴، ۹۷۰۵، حلية الاولياء لابی نعيم ۸/۴۵، الشفاء ۲/۱۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت زبیر ؓ نے عرض کیا میں۔ حضرت زبیر ؓ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1433)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسُبُّهٗ ﷺ ، فَقَالَ مَنْ يَكْفِينِی عَدُوَّتِی ؟ فَخَرَجَ اِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الوَلِيْدِ فَقَتَلَهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالعَيَاضُ فِی الشِّفَآء [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ۹۷۰۵ ، الشفاء ۲/۱۹۵]۔

ترجمہ: حضرت عروہ بن محمد ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ: ایک عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت خالد بن ولید ؓ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1434)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَجَتِ امْرَاَةٌ مِنْ خَطْمَةَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ مَنْ لِی بِهَا ؟ فَقَالَ رَجُلٌ

مِنْ قَوْمِهَا اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَنَهَضَ فَقَتَلَهَا فَاَخْبَرَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَا يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ رَوَاهُ العَيَاضُ فِی الشِّفَآء [الشفاء ۲/۱۹۵، الكامل لابن عدی ۶/۲۱۵۶، تاريخ بغداد للخطيب ۱۳/۹۹]۔ الحديث حسن

ترجمہ: ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ شعر پڑھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کون قتل کرے گا؟ اسی عورت کی قوم کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور جا کر اسے قتل کر دیا۔ اس نے واپس آ کر نبی کریم ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے قتل کے افسوس میں دو بکرے بھی آپس میں ٹکر نہیں ماریں گے (یعنی کوئی افسوس نہ فرمایا)۔

(1435)۔ عَنْ عَلِیٍّ ؓ اَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِیَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰی مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِیُّ ﷺ دَمَهَا رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ۴۳۶۲ ، السنن الكبرىٰ للبيهقی ۹/۲۰۰]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی اور بے ادبی کرتی تھی ایک آدمی نے اسکا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا خون رائیگاں جانے دیا قاتل کو سزا نہیں دی۔

(1436)۔ وَرَوٰی ابنُ قَانِعٍ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبِی يَقُولُ فِيكَ قَوْلاً قَبِيحاً فَقَتَلْتُهٗ فَلَمْ يَشُقَّ ذٰلِكَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ رَوَاهُ العَيَاضُ فِی الشِّفَآء [معرفة الصحابه حديث: ۵۴۵۲، الشفاء صفحة ۲/۱۹۵]۔

ترجمہ: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرا والد آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا میں نے اسے قتل کر دیا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کے قتل کا کوئی دکھ نہ ہوا۔

(1437)۔ وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰی كَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ تَسُبُّ النَّبِیَّ ﷺ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ ، فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِی النَّبِیِّ ﷺ وَتَشْتُمُهٗ فَقَتَلَهَا وَاَعْلَمَ النَّبِیَّ ﷺ بِذٰلِكَ فَاَهْدَرَ دَمَهَا رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِیُّ [الشفاء ۲/۱۹۶، ابو داؤد حديث رقم: ۴۳۶۱ ، نسائی حديث رقم: ۴۰۷۰ ، مستدرك حاكم حديث رقم: ۸۲۱۰ ، السنن الكبرىٰ للبيهقی ۷/۶۰]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: ایک نابینا آدمی کی لونڈی نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی۔ وہ اسے منع کرتا تھا مگر وہ باز نہیں آتی تھی۔ ایک رات وہ یہی حرکت کر رہی تھی۔ اس نے اسے قتل کر کے نبی کریم ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے اسکا خون رائیگاں جانے دیا۔ اور قاتل کو کوئی سزا نہیں دی۔

(1438)۔ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ

سَبَّ نَبِيًّا فَاقْتُلُوهُ، وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَاضْرِبُوهُ رَوَاهُ العَيَاضُ فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ٢/ ١٩٤، المعجم الصغير للطبرانی ١/ ٢٣٦، كنز العمال : ٣٢٤٧٥]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: سیدنا حسین بن علی اپنے والد ماجد سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی نبی کو گالی دے اسے قتل کر دو اور جو میرے صحابہ کو گالی دے اسے کوڑے مارو۔

(1439)۔ وَبَلَغَ الْمُهَاجِرَ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ اَمِيرَ الْيَمَنِ لِاَبِي بَكْرٍ ﷺ اَنَّ اِمْرَأَةً هُنَاكَ فِي الرِّدَّةِ غَنَّتْ بِسَبِّ النَّبِيِّ ﷺ فَقَطَعَ يَدَهَا وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهَا فَبَلَغَ اَبَابَكْرٍ ﷺ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ لَوْ لَا مَا فَعَلْتَ لَاَمَرْتُكَ بِقَتْلِهَا لِاَنَّ حَدَّ الْاَنْبِيَاءِ لَيْسَ يُشْبِهُ الْحُدُوْدَ رَوَاهُ العَيَاضُ فِي الشِّفَاءِ [الشفاء صفحة ٢/ ١٩٥، جامع الاحاديث للسيوطی حديث رقم: ٢٧٤١٦، كنز العمال حديث رقم: ١٣٩٨٨]۔

ترجمہ: ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا گانا گایا۔ حضرت مہاجر بن امیہ نے اسکے ہاتھ کاٹ دیے اور دانت نکال دیے۔ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کو اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے یہ سزا نہ دی گئی ہوتی تو میں حکم دیتا کہ اسے قتل کر دو اس لیے کہ انبیاء کی گستاخی کی سزا عام سزاؤں کی طرح نہیں ہے۔

(1440)۔ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ اَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَقَدْ اَغْلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ دَعْنِي اَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ اجْلِسْ فَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ [مسند احمد حديث رقم: ٥٥، ابو داؤد حديث رقم: ٤٣٦٣، سنن النسائی حديث رقم: ٤٠٧١ الیٰ ٤٠٧٧ باب الحكم فيمن سَبَّ النبی ﷺ، الشفاء ٢/ ١٩٦، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٢١١، ٨٢١٢]۔ الحديث صحيح، قَالَ الْقَاضِيُ اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ نَصْرٍ وَلَمْ يُخَالِفْ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَاسْتَدَلَّ الْاَئِمَّةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى قَتْلِ مَنْ اَغْضَبَ النَّبِيَّ ﷺ بِكُلِّ مَا اَغْضَبَهُ اَوْ اٰذَاهُ اَوْ سَبَّهُ رَوَاهُ العَيَاضُ فِي الشِّفَاءِ [الشفاء ٢/ ١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو برزہ اسلمی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ ﷺ ایک مسلمان آدمی پر کسی وجہ سے ناراض ہوئے اور اسے ڈانٹا۔ اس آدمی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے عرض کیا۔ اے خلیفہ رسول مجھے اجازت دیجیے میں اسے قتل کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھے رہو۔ قتل کی سزا صرف گستاخِ رسول کے لیے ہے۔ قاضی ابو محمد بن نصر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسکی مخالفت کسی عالم نے نہیں کی۔ ائمہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو غضب دلایا یا اذیت دی یا گالی دی وہ واجب القتل ہے۔

(1441)۔ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَامِلِهِ بِالْكُوْفَةِ وَقَدِ اسْتَشَارَهُ فِي قَتْلِ رَجُلٍ

سَبَّ عُمَرَ ﷺ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنَّهُ لَا يَحِلُّ قَتْلُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِسَبِّ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ اِلَّا رَجُلًا سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ سَبَّهُ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ، وَسَأَلَ الرَّشِيْدُ مَالِكًا فِي رَجُلٍ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ لَهُ اَنَّ فُقَهَاءَ الْعِرَاقِ اَفْتَوْهُ بِجَلْدِهٖ فَغَضِبَ مَالِكٌ وَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا بَقَاءُ الْاُمَّةِ بَعْدَ شَتْمِ نَبِيِّهَا ؟ مَنْ شَتَمَ الْاَنْبِيَاءَ قُتِلَ وَمَنْ شَتَمَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ جُلِدَ، كَذَا فِي الشِّفَا لِلْعَيَاضِ [الشفاء صفحة ٢/ ١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ کے عامل نے کوفہ سے خط لکھ کر ان سے مسئلہ پوچھا کہ ایک آدمی آپ کو گالیاں دیتا ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟ حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کے سواء لوگوں میں سے کسی بھی آدمی کو گالی دینے والے کا قتل جائز نہیں۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی اسکا خون جائز ہے۔ رشید نے امام مالک علیہ الرحمۃ سے گستاخِ رسول کے بارے میں مسئلہ پوچھا اور بتایا کہ عراق کے فقہاء نے اسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا ہے۔ اس پر امام مالک علیہ الرحمۃ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اے امیر المومنین! وہ امت کیسے باقی رہ سکتی ہے جسکے نبی کو گالیاں دی جائیں؟ انبیاء کے گستاخ کی سزا قتل ہے اور اصحاب نبی علیہم الرضوان کے گستاخ کی سزا کوڑے ہے۔

بَابُ الْحُدُوْدِ

شرعی حدود کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ [النور: ٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زنا کرنے والی عورت یا زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔ وَقَالَ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً [النور: ٤] اور فرمایا: جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر وہ چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے مارو۔

(1442)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ، اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمَذِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤٣٧٥، بخاری حديث رقم: ٦٨٧٨، ترمذی حديث رقم: ١٤٠٢، سنن النسائی حديث رقم: ٤٠١٦، ابن ماجة حديث رقم: ٢٥٣٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی ایسے آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو لا الہ الا اللہ کی اور میرے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو۔ سوائے تین آدمیوں کے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو ترک کرنے والا جماعت کو چھوڑنے والا۔

حَدُّ الْقَذْفِ

الزام تراشی کی حد

(1443)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْاَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [ابوداود حديث رقم: ٤٤٧٤، ترمذی حديث رقم: ٣١٨١، ابن ماجة حديث رقم: ٢٥٦٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری بے گناہی نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوگئے اور اس کو بیان فرمایا۔ جب منبر سے اترے تو دو آدمیوں اور ایک عورت کے لیے حکم فرمایا تو انہیں ان کی حد لگائی گئی۔

حَدُّ الزَّانِي الْمُتَزَوِّجِ وَ تَعْزِيْرُ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ

شادی شدہ زانی کی حد اور لواطت کی تعزیر

(1444)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِيْ اَعْرَضَ قِبَلَهُ، فَقَالَ اِنِّيْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا شَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ؟ قَالَ لَا فَقَالَ اَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حديث رقم: ٤٤٢٠، بخاری حديث رقم: ٦٨٢٥]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جب کہ آپ مسجد میں تھے۔ اس نے آپ کو آواز دی یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے رخ انور پھیر لیا۔ وہ آدمی اٹھ کر اس طرف سے آ گیا جدھر آپ نے چہرہ اقدس پھیرا تھا۔ کہنے لگا میں نے زنا کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے رخ انور پھیر لیا۔ جب وہ چار مرتبہ گواہی دے چکا تو نبی کریم ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا: اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کر دو اور نبی

کریم ﷺ نے اس پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

(1445)۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ؓ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَرَاَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حديث رقم: ١٤٥٣، ابن ماجة حديث رقم: ٢٥٩٨]۔ صحيح له طرق وعليه العمل

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک عورت پر زبردستی کی گئی۔ آپ ﷺ نے اس سے حد ٹال دی اور اس شخص پر حد لگائی جس نے اس پر زیادتی کی تھی۔

(1446)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٤٤٦٢، ترمذی حديث رقم: ١٤٥٦، ابن ماجة حديث رقم: ٢٥٦١، مسند احمد حديث رقم: ٢٧٣٥، مستدرك حاكم حديث رقم: ٨٢١٣]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قوم لوط والا عمل کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

حَدُّ السَّارِقِ

چور کی حد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا [المائدة: ٣٧]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چوری کرنیوالا مرد اور چوری کرنیوالی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو دونوں کی سزا کے طور پر۔

(1447)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا قَطْعَ اِلَّا فِيْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم: ٧١٤٢، سنن الدار قطنی حديث رقم: ٣٣٩٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: کم از کم دس درہم کی چوری پر ہاتھ کٹتے ہیں۔

(1448)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ؓ قَالَ اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى، فَاِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضُمِنَ السِّجْنَ حَتّٰى يُحْدِثَ خَيْرًا، اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ

اَدَعَهٗ لَيْسَ لَهٗ يَدٌ يَّاْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِي عَلَيْهَا رَوَاهُ مُحَمَّد فِي كِتَابِ الْآثَارِ [كتاب الآثار حديث رقم: ٦٢٨ ، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢٧٥/٨ ، المصنف لابن ابي شيبة ٤٨٥/٦ ، المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ١٨٧٦٤، ١٨٧٦٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چور چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے۔ اگر دوبارہ چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے۔ اگر پھر بھی چوری کرے تو اُسے قید میں پابند کیا جائے حتیٰ کہ سدھر جائے۔ مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اسے اس حال میں چھوڑ دوں کہ اس کا کوئی ہاتھ نہ ہو جس سے کھائے اور استنجا کرے اور پاؤں نہ ہو جس پر وہ چلے۔

(1449)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْسَ عَلَى النَّبَّاشِ قَطْعٌ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ [المصنف لابن ابي شيبة ٥٣١/٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

حَدُّ شَارِبِ الْخَمْرِ

شرابی کی حد

(1450)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْراً وَاَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ رَوَاهُ الطَّحَاوِي [شرح معانی الآثار للطحاوی ٢٩٧/٢]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بعض انگوروں سے شراب بنتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

(1451)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهٗ ، فَقَلِيلُهٗ حَرَامٌ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٣٦٨١ ، ترمذی حديث رقم: ١٨٦٥، ابن ماجة حديث رقم: ٣٣٩٣]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ دے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔

(1452)۔ وَعَنْ ثَورِ بْنِ زَيْدِ الدِّيْلِمِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ ، فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ اَرٰى اَنْ نَجْلِدَهٗ ثَمَانِينَ جَلْدَةً ، فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى وَاِذَا

هَذٰى افْتَرٰى ، فَجَلَدَ عُمَرُ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ رَوَاهُ مَالِك وَوَصَلَهُ الدَّارَقُطْنِي وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَلَيْهِ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ [موطا امام مالك حديث رقم :٢ من كتاب الاشربة ، سنن الدار قطنی حديث رقم: ٣٢٩٠ ، المستدرك للحاكم حديث رقم: ٨٢٩٩]۔

ترجمہ: حضرت ثور بن زید دیلمی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں مشورہ لیا جسے آدمی نے پیا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ میرے خیال میں ہم اسے اسی کوڑے ماریں۔ اس لیے کہ جب وہ پیئے گا تو نشے میں آئے گا۔ جب نشے میں ہوگا تو ہذیان بولے گا۔ جب ہذیان بولے گا تو بہتان لگائے گا (اور بہتان کی سزا اسی کوڑے ہے)۔ بس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے پر اسی کوڑے مارے۔ اس پر تمام صحابہ کا اجماع ہے۔

دَرْءُ الْحُدُودِ بِالشُّبُهَاتِ

شبہات کے ذریعے حدود کو ٹالنا

(1453)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَينَكُمْ ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم: ٤٣٧٦ ، نسائی حديث رقم: ٤٨٨٦]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپس میں حدود کو معاف کر کرا لیا کرو۔ حد کا مقدمہ جب مجھ تک پہنچ گیا تو حد واجب ہوگئی۔

(1454)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَدْرِءُ وا الْحُدُودَ بِالشُّبُهَاتِ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ١٥٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود کو شبہات کے ذریعے ٹالو۔

(1455)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَدْرِءُ وا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهٗ ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَفِيهِ اَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ وَهِيَ فِي التِّرْمِذِي وَكِتَابِ الْآثَارِ وَغَيْرِهَا [ترمذی حديث رقم: ١٤٢٤، كتاب الآثار حديث رقم: ٦١٨ ، السنن الكبرىٰ للبيهقي ٢٣٨/٨]۔ الحديث صحيح وله طرق وشواهد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تمہارا بس چلے مسلمانوں سے حدود ٹالنے کی کوشش کرو۔ اگر اسکے بچ نکلنے کا راستہ موجود ہو تو اسکے راستے سے ہٹ جاؤ۔ اگر حکمران معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ سزا دینے میں غلطی کر جائے۔ اس پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔

ما لا يُدعىٰ عَلَى الْمَحْدُودِ اَوْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ

جسے حد لگے یا جس کے دل میں نبی کریم ﷺ کی محبت ہو اسے کیا نہیں کہنا چاہیے

(1456)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ اَنَّ رَجُلاً اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَاراً كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهِ يَوماً، فَاَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا اَكْثَرَ مَا يُؤْتىٰ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَلْعَنُوهُ فَوَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٦٧٨٠]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جس کا نام عبداللہ تھا اور اسے لوگ حمار کہتے تھے، وہ نبی کریم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ اسے نبی کریم ﷺ نے شراب نوشی کی سزا کے طور پر کوڑے لگوائے تھے۔ ایک دن پھر اسے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے کوڑے مارے گئے۔ حاضرین میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا اے اللہ اس پر لعنت بھیج یہ بار بار یہی کام کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت مت بھیجو۔ اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

(1457)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ، فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ، قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم: ٦٧٧٧، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٤٧٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو۔ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مار رہا تھا، کوئی اپنے جوتے سے مار رہا تھا اور کوئی اپنے کپڑے سے مار رہا تھا۔ جب وہ واپس پلٹا تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کہو۔ اسکے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

بَابُ التَّعْزِيرَاتِ

تعزیرات کا باب

(1458)۔ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِم [بخاری حدیث رقم: ٦٨٤٨، ٦٨٤٩، ٦٨٥٠، مسلم حدیث رقم: ٤٤٦٠، ابو داؤد حدیث رقم: ٤٤٩١، ٤٤٩٢، ترمذی حدیث رقم: ١٤٦٣، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٦٠١]۔

ترجمہ: حضرت ابی بردہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سواء۔

(1459)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِي غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِينَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي سُنَنِهِ [السنن الکبریٰ للبیہقی ٨/٣٢٧]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو حاکم حد والے جرم کے علاوہ کسی مجرم کو حد کے برابر سزا سنائے وہ حد سے گزرنے والوں میں سے ہے۔

(1460)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ، وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ، وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ١٤٦٢، ابن ماجة حدیث رقم: ٢٥٦٨]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب کسی آدمی نے کسی کو کہا اے یہودی! تو اسے بیس کوڑے مارو۔ اگر اس نے کہا اے مخنث! تو اسے بیس کوڑے مارو اور جو محرم سے زنا کرے اسے قتل کر دو۔

(1461)۔ وَعَنْ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاَحْرِقُوا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوهُ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد وَالتِّرْمِذِي [ابو داؤد حدیث رقم: ٢٧١٣، ترمذی حدیث رقم: ١٤٦١]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تم کسی آدمی کو دیکھو جس نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے تو اس کا سامان جلا دو اور اسے کوڑے مارو۔

(1462)۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ ﷺ رَبِيعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ فِى الشَّرَابِ اِلٰى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ ، فَقَالَ عُمَرُ لَا اُغَرِّبُ بَعْدَهٗ مُسْلِماً رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِى الْمُصَنَّفِ [المصنف لعبد الرزاق حديث رقم: ١٧٠٤٠]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسیب ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے ربیعہ بن امیہ بن خلف کو شراب نوشی کے جرم میں ملک بدر کر دیا تو وہ ہرقل کے ساتھ جا کر مل گیا اور عیسائی ہو گیا۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: میں اس کے بعد کسی مسلمان کو ملک بدر نہیں کروں گا۔

بَابُ الْاِتِّحَادِ بَيْنَ الْمَمَالِكِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَالْحِكْمَةِ الْخَارِجِيَّةِ

اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد اور خارجہ پالیسی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ [الحجرات: ١٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وَ قَالَ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ [الانفال :٦١] اور فرمایا: اگر وہ لوگ صلح پر آمادہ ہو جائیں تو آپ بھی اس کے لیے آمادہ ہو جائیں اور اللہ پر بھروسہ کریں۔ وَ قَالَ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ [المائدة :٢] اور فرمایا: نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں تعاون کرو اور گناہ اور سرکشی کے معاملے میں تعاون مت کرو۔ وَ قَالَ اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ [المائدة :١] اور فرمایا: وعدے پورے کرو۔ وَ قَالَ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ [الانفال :٥٨] اور فرمایا: اگر کسی قوم کی طرف سے آپ کو خیانت کا ڈر ہو تو معاہدہ سیدھا ان کی طرف پھینک دو۔ وَ قَالَ اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا [الحجرات :٦] اور فرمایا: اگر تمہارے پاس کوئی کچا آدمی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لو۔ وَ قَالَ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ [التوبة :٤٧] اور فرمایا: تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں۔ وَ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً [انبياء :٩٢] اور فرمایا: یہ تمہاری امت، امت واحدہ ہے۔ وَ قَالَ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ [ال عمران :٢٨] اور فرمایا: مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔

(1463)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بنِ بَشِيرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ ، وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِم [مسند احمد حديث رقم:١٨٤٦٣ ، مسلم حديث رقم:٦٥٨٩ ، بخاری حديث رقم:٦٥٨٩]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آدمی کی طرح ہیں۔ اگر اس کی آنکھ بیمار ہو تو وہ سارا بیمار پڑ جاتا ہے۔ اگر اس کا سر بیمار ہو جائے تو وہ سارا بیمار پڑ جاتا ہے۔

(1464)۔ وَعَنْ اَبِى مُوسىٰ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضاً ، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٦٥٨٥ ، بخاری حديث رقم:٤٨١ ، ٢٤٤٦ ، ٦٠٢٦ ، ترمذی حديث رقم:١٩٢٨ ، نسائی حديث رقم:٢٥٦٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن، مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے۔ جس کی اینٹیں ایک دوسری کو مضبوط کرتی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیں۔

(1465)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوماً فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِماً ؟ قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٦٥٨٢ ، بخاری حديث رقم:٢٤٤٣ ، ٢٤٤٤ ، ٦٩٥٢ ، ترمذی حديث رقم:٢٢٥٥ ، مسند احمد حديث رقم:١١٩٥٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کی مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کروں لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کروں؟ فرمایا: اسے ظلم سے منع کر۔ یہ تیری طرف سے اس کی مدد ہے۔

(1466)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِى حَاجَةِ اَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِى حَاجَتِهٖ ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم:٦٥٧٨ ، بخاری حديث رقم:٢٤٤٢، ترمذی حديث رقم:١٤٢٦، ابو داؤد حديث رقم:٤٨٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے دشمن کے حوالے کرتا ہے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہا اللہ اس کی حاجت پوری کرنے میں رہا۔ جس نے کسی مسلمان کی مشکل کشائی کی۔ اللہ قیامت کے دن کی مشکلات میں اس کی مشکل کشائی کرے گا اور جس نے مسلمان کا عیب چھپایا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔

(1467)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ، اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا صُلْحاً حَرَّمَ حَلَالاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطاً حَرَّمَ حَلَالاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:١٣٥٢، ابن ماجة حدیث رقم:٢٣٥٣، ابو داؤد حدیث رقم:٣٥٩٤]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عوف مزنی نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔ سوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام کردے یا حرام کو حلال کر دے۔ مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں گے سوائے ایسی شرط کے جو حلال کو حرام کردے یا حرام کو حلال کر دے۔

(1468)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ قُرَیْشاً صَالَحُوا النَّبِیَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوْا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَآءَ نَا مِنْکُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَیْکُمْ ، وَمَنْ جَآءَ کُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَیْنَا ، فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَکْتُبُ هٰذَا ؟ قَالَ نَعَمْ ، اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَیْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ جَآءَ نَا مِنْهُمْ سَیَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجاً وَمَخْرَجاً رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٤٦٣٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ قریش نے نبی کریم ﷺ سے صلح کی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہ شرط ٹھہرائی کہ جو آپ میں سے ہمارے پاس آئے گا ہم اسے آپ کو واپس نہیں کریں گے اور جو ہم میں سے آپ کے پاس آئے گا آپ اسے ہمارے حوالے کر دیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم یہ لکھ لیں؟ فرمایا: ہاں۔ ہم میں سے جو بھی ان کے پاس جائے گا اسے اللہ ہی نے دور کیا ہوگا اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے گا اللہ جلد ہی اس کے لیے آسانی اور نکلنے کا راستہ فراہم فرمائے گا۔

(1469)۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوْا عَلٰی وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِیْنَ یَاْمَنُ فِیْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰی اَنَّ بَیْنَنَا عَیْبَةً مَکْفُوْفَةً وَاَنَّهُ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:٢٧٦٦]۔ صحیح وله شواهد فی البخاری وغیره

ترجمہ: حضرت مسور اور مروان سے روایت ہے کہ انہوں نے دس سال تک جنگ نہ لڑنے پر صلح کی تھی۔ لوگ اس عرصے میں امن سے رہیں گے۔ ہمارے سینے صاف ہوں گے، نہ تلوار سونتی جائے گی اور نہ زرہ پہنی جائے گی۔

(1470)۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَآءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً اَوِ انْتَقَصَهُ اَوْ کَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئاً

بِغَیْرِ طِیْبِ نَفْسٍ ، فَاَنَا حَجِیْجُهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:٣٠٥٢]۔ اسناده جید

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے متعدد بیٹوں سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے آباء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! جس نے معاہدے والے آدمی پر ظلم کیا یا اس کا نقصان کیا یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا یا اس کی دلی خوشی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی، میں قیامت کے دن اس کے مقابلے پر کھڑا ہوں گا۔

(1471)۔ وَعَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ کَانَ بَیْنَ مُعَاوِیَةَ وَبَیْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَکَانَ یَسِیْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰی اِذَا انْقَضَی الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَیْهِمْ فَجَآءَ رَجُلٌ عَلٰی فَرَسٍ اَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ یَقُوْلُ ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَفَآءٌ لَا غَدْراً ، فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ ، فَسَاَلَهُ مُعَاوِیَةُ عَنْ ذٰلِکَ ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا یَحُلَّنَّ عَهْداً وَلَا یَشُدَّنَّهُ حَتّٰی یَمْضِیَ اَمَدُهُ اَوْ یَنْبِذَ اِلَیْهِمْ عَلٰی سَوَآءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِیَةُ بِالنَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمِذِیُّ [ابو داؤد حدیث رقم:٢٧٥٩ ، ترمذی حدیث رقم:١٥٨٠]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سلیم بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ وہ ان کی سرحدوں کے آس پاس منڈلاتے تھے تاکہ معاہدے کی مدت ختم ہو تو ان پر حملہ کریں۔ ایک آدمی عام گھوڑے یا شاید ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور کہہ رہا تھا اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ وفا کا سوال ہے غدر کا نہیں۔ انہوں نے غور سے دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ ؓ تھے۔ حضرت معاویہ ؓ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو اس معاہدے کو نہ توڑے اور نہ ہی نیا معاہدہ کرے جب تک اس کی مدت نہ گزر جائے یا صاف صاف ان کی طرف پھینک نہ دے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ لوگوں کو لے کر واپس چلے گئے۔

(1472)۔ وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ ؓ قَالَ بَعَثَنِیْ قُرَیْشٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِیَ الْاِسْلَامُ ، فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْهِمْ اَبَداً ، قَالَ اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰکِنِ ارْجِعْ ، فَاِنْ کَانَ فِیْ نَفْسِکَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِکَ الْآنَ فَارْجِعْ ، قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَاَسْلَمْتُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم:٢٧٥٨]۔ سنده صحیح

ترجمہ: حضرت رافع ؓ فرماتے ہیں کہ قریش نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا۔ جب میں نے رسول اللہ ﷺ

کے رخِ زیبا کی زیارت کی تو میرے دل میں اسلام داخل ہوگیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی قسم میں ان کی طرف کبھی بھی واپس نہیں جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور حقائق کو نہیں چھپاتا۔ بلکہ تم لوٹ جاؤ۔ اگر تمہارے دل میں وہی رہا جو تمہارے دل میں اب ہے تو واپس آ جانا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلا گیا۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور مسلمان ہوگیا۔

(1473)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ أُعْطِيَ لِوَآءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حديث رقم:٢٧١٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٦٨٨ ، مسند احمد حديث رقم:٢٢٠٠٥ ، ٢٢٠٠٧]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی آدمی سے امن مانگا اور اس نے اسے قتل کر دیا اسے قیامت کے دن غداری کا جھنڈا دیا جائے گا۔

بَابُ رَدِّ الْجَمْهُوْرِيَّةِ الْمَغْرِبِيَّةِ

مغربی جمہوریت کا رد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ [الزمر:٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ برابر ہوتے ہیں۔

مَرَّ حَدِيْثُ طَلَبِ الْإِمَارَةِ اس سے پہلے امارت طلب کرنے والی حدیث گزر چکی ہے۔

(1474)۔ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ ؟ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد [ابو داؤد حديث رقم:٥١١٩ ، ابن ماجة حديث رقم :٣٩٤٩]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عصبیت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔

(1475)۔ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ مَا لَمْ يَأْثَمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد [ابو داؤد حديث رقم: ٥١٢٠]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: تم میں سے

بہتر وہ ہے جو اپنے کنبے کی طرف سے دفاع اس وقت تک کرے جب تک گناہ نہ ہو۔

(1476)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّانِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً ، وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِيْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حديث رقم:٣٤٩٣ ، ٣٤٩٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: لوگوں کو تم طرح طرح کا پاؤ گے۔ ان میں سے جو جاہلیت میں سب سے بہتر تھے وہ جب سمجھ جائیں گے تو اسلام میں بھی سب سے بہتر ہوں گے اور تم دیکھو گے کہ لوگوں میں سب سے اچھا آدمی حکمرانی کو سب سے زیادہ ناپسند کرے گا اور تم سب سے زیادہ شرارتی آدمی کو دو رُخا دیکھو گے جو ان کے پاس ایک چہرے سے ساتھ آئے گا اور اُن کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ جائے گا۔

بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدَعْوَةِ الْإِسْلَامِ

کفار کو خط لکھنا اور اسلام کی دعوت دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا [الاعراف:١٥٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فرما دو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

(1477)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ فَاِذَا فِيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ، وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم :٤٦٠٧ ،

بخاری حدیث رقم: ۲۹٤۱، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۱۷، ابو داؤد حدیث رقم: ٥١٣٦]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قیصر کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے خط لکھا اور اس کا خط دے کر حضرت دحیہ کلبی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ یہ خط بصریٰ کے حاکم کو دینا تا کہ وہ اسے قیصر تک پہنچا دے۔ اس میں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل بادشاہِ روم کی طرف۔

سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا۔ اس کے بعد، میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ سلامت رہو گے۔ اسلام لے آؤ گے تو اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا۔ اگر منہ پھیرو گے تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے ذمے ہوگا اور اے اہلِ کتاب! اس کلمے کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہی کسی کو اس کا شریک بنائیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا رب بنائے۔ پھر اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو کہو کہ ہمارے مسلمان ہونے پر گواہ رہو۔

(1478)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَتَبَ اِلٰی کِسْرٰی وَاِلٰی قَیْصَرَ وَاِلَی النَّجَاشِیِّ وَاِلٰی کُلِّ جَبَّارٍ، یَدْعُوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ٤٦٠٩، ترمذی حدیث رقم: ٢٧١٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر کی طرف خط لکھا جس میں اسے اللہ کی طرف دعوت دی۔ یہ وہ نجاشی نہیں ہے جس کی نماز جنازہ نبی کریم ﷺ نے پڑھی تھی۔

(1479)۔ وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ ؓ قَالَ کَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلٰی اَهْلِ فَارِسٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اِلٰی رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِیْ مَلَاٍ فَارِسٍ، سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْکُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْیَةَ عَنْ یَدٍ وَاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ، فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَاِنَّ مَعِیَ قَوْمًا یُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَا یُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ، وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم: ۲٦٦٨]۔ رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت ابو وائل ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید نے ایرانیوں کی طرف یہ خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران کی طرف فارس کے شہروں میں۔ سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا، اس کے بعد: ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر انکار کر دو تو اپنے ہاتھ سے جزیہ دے کر ماتحت ہو کر رہو۔ اگر تم انکار کرو تو میرے پاس ایسی فوج ہے جو اللہ کی راہ میں موت سے اتنی محبت کرتی ہے جتنی محبت فارس والے شراب سے کرتے ہیں۔ سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا۔

بَابُ الْجِهَادِ وَهُوَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ

جہاد کا باب اور یہ فرض کفایہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ [البقرة: ۲۱٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر جنگ فرض کر دی گئی ہے۔ وَقَالَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی [النساء: ۹۵] اور فرمایا: اللہ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں پر درجہ میں فضیلت دی ہے۔ اور ان سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ وَقَالَ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا [التوبة: ٤١] اور فرمایا: نکل جاؤ ہلکے پھلکے یا لدے ہوئے۔ وَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ [التوبه: ۷۳] اور فرمایا: اے نبی کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔

(1480)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَرَآئِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم: ٤٧٧٢، بخاری حدیث رقم: ٢٩٥٧، نسائی حدیث رقم: ٤١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام صرف ڈھال ہوتا ہے اس کی آڑ میں جنگ لڑی جاتی ہے اور اس کے پیچھے چھپا جاتا ہے۔

(1481)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ [ابوداؤد حدیث رقم: ٢٥٠٤، نسائی حدیث رقم: ٣٠٩٦، سنن الدارمی حدیث رقم: ٢٤٣٥، مسند احمد حدیث رقم: ١٢٢٥٤]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مشرکوں کے خلاف اپنے مال اور اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو۔

(1482)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّی وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِی سَبِيلِ اللّٰهِ وَ الَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ ، ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلَ ، ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلَ ، ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٤٨٥٩ ، بخاری حديث رقم: ٢٧٩٧ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٧٥٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اہل ایمان مجھ سے پیچھے رہ جانا پسند نہ کریں گے اور میرے پاس اتنی سواریاں ہیں نہیں کہ میں سب کو ان پر سوار کر سکوں تو جو تم اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہو میں کسی دستے سے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری یہ خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

(1483)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَغَدْوَةٌ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٤٨٧٣ ، بخاری حديث رقم: ٢٧٩٢ ، مسند احمد حديث رقم: ٢٢٩٣٤]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک دن یا رات (کا جہاد) دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔

(1484)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَلْقَتْلُ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٨٨٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہر گناہ کو چھپا دیتا ہے سوائے قرض کے۔

(1485)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِی سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِی اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٤٩٠٢ ،

بخاری حديث رقم: ٢٨٤٣ ، ابو داؤد حديث رقم: ٢٥٠٩ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٧٥٩ ، نسائی حديث رقم: ٣١٨٠ ، مسند احمد حديث رقم: ١٧٠٤١]۔

ترجمہ: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد پر جانے والے کی تیاری کرائی اس نے جہاد کیا اور جو مجاہد گھر والوں کے پاس نگرانی کے لیے ٹھہرا اس نے بھی جہاد کیا۔

اِعْدَادُ السِّلَاحِ لِلْجِهَادِ

جہاد کے لیے ہتھیاروں کی تیاری

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ [الانفال: ٦٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس قدر ہو سکے دشمنوں کے مقابلے پر اپنی طاقت تیار رکھو۔

(1486)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ يَقُولُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٩٤٦ ، ابو داؤد حديث رقم: ٢٥١٤ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٨١٣]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ فرمایا: خبردار! طاقت تیر ہیں، خبردار! طاقت تیر ہیں، خبردار! طاقت تیر ہیں۔

(1487)۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابو داؤد حديث رقم: ٢٥٩٢ ، ترمذی حديث رقم: ١٦٧٩ ، ابن ماجة حديث رقم: ٢٨١٧ ، نسائی حديث رقم: ٢٨٦٦]۔ الحديث صحيح غريب

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کا جھنڈا سفید تھا۔

فِی مَيْدَانِ الْحَرْبِ

جنگ کے میدان میں

(1488)۔ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِی الْجَنَّةِ فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ فِی يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٤٩١٣ ، بخاری حديث رقم: ٤٠٤٦ ، نسائی حديث رقم: ٣١٥٤]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ اُحد کے دن ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ فرمایا: جنت میں۔ اس نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں رکھ دیں، پھر جنگ لڑی حتیٰ کہ شہید کر دیا گیا۔

(1489)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٤٥٣٩، بخاری حديث رقم: ٣٠٣٠، ابو داؤد حديث رقم: ٢٦٣٦، ترمذی حديث رقم: ١٦٧٤، مسند احمد حديث رقم: ١٤٣١٨]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگ دھوکا ہے۔

(1490)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ اِذَا غَزَا يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٦٨٢، ابو داؤد حديث رقم: ٢٥٣١، ترمذی حديث رقم: ١٥٧٥]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد فرماتے تو آپ کے ساتھ حضرت اُم سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتی تھیں۔ وہ پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کو دوا دیتی تھیں۔

(1491)۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٤٦٩٠، ابن ماجة حديث رقم: ٢٨٥٦]۔

ترجمہ: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات جنگیں لڑیں۔ میں پیچھے انکی سواریوں کے پاس رہ جاتی تھی اور ان کیلئے کھانا تیار کرتی تھی اور زخمیوں کو دوا دیتی تھی اور مریضوں کی نگرانی کرتی تھی۔

(1492)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا، وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا، وَلَا امْرَاَةً، وَلَا تَغُلُّوا، وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ، وَاَصْلِحُوا وَاَحْسِنُوا، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٢٦١٤]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ، اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی سنگت میں اور رسول اللہ کی ملت پر، کسی قریب المرگ بوڑھے کو قتل نہ کرنا، نہ ہی چھوٹے بچے کو، نہ ہی عورت کو، خیانت نہ کرنا اور اپنی غنیمتیں جمع کرنا اور اصلاح کرنا اور احسان کرنا، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(1493)۔ وَعَنْ اَبِي اُسَيْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتّٰى يَغْشَوْكُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد [ابو داؤد حديث رقم: ٢٦٦٤]۔ صحيح وشاهده فی البخاری رقم: ٣٩٨٤۔

ترجمہ: حضرت ابو اسید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو ان پر تیر چلانا۔ تلواریں اس وقت تک نہ سونتنا جب تک وہ تم پر چھا نہ جائیں۔

مَقَرُّ مَنْ اَنْكَرَ الْجِهَادَ

منکرین جہاد کا ٹھکانہ

(1494)۔ عَنْ اَنَسٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ الْجِهَادُ حُلْوًا خَضِرًا مَا اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ وَاَنْبَتَتِ الْاَرْضُ وَسَيُنْشَاُ نَشْوٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقُولُونَ لَا جِهَادَ وَلَا رِبَاطَ اُولٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ وَرِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ اَلْفِ رَقَبَةٍ وَمِنْ صَدَقَةِ اَهْلِ الْاَرْضِ جَمِيعًا رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَضَعَّفَ كَمَا فِي كَنْزِ الْعُمَّالِ [كنز العمال ٤/٣٢٨ حديث رقم: ١٠٧٣٨]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاد اس وقت تک میٹھا اور سرسبز رہے گا جب تک آسمان پانی برساتا رہے گا اور زمین سبزہ اگاتی رہے گی۔ جلد ہی مشرق کی طرف سے ایک گروہ اٹھے گا جو کہیں گے نہ کوئی جہاد کی ضرورت ہے نہ جنگی رابطے کی۔ وہ لوگ جہنم کا ایندھن ہیں۔ حالانکہ اللہ کی راہ میں ایک دن کا جہاد ہزار غلام آزاد کرنے اور پورے اہل زمین کا صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

كِتَابُ التَّصَوُّفِ

تصوف کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُزَكِّيهِمْ [البقرة: ١٢٩] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا نبی انہیں پاک کرتا ہے۔ وَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى [الاعلى: ١٤] اور فرمایا: اس نے فلاح پائی جس نے تزکیہ اختیار کیا۔ وَ قَالَ اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا [العنكبوت: ٦٩] اور فرمایا: جن لوگوں نے ہمارے اندر مجاہدہ کیا ہم ان پر اپنے راستے ضرور کھول دیں گے۔

(1495)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ

كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٩٣ ، بخاری حديث رقم: ٥٠ ، ابن ماجة حديث رقم: ٦٤]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

بَابُ الْاِخْلَاصِ

اخلاص کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ [البينة : ٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اسی کے دین کے لیے مخلص اور مستقیم ہو کر صرف اللہ ہی کی عبادت کریں۔ وَقَالَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [الانعام:١٦٢] اور فرمایا: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت خالص اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ وَقَالَ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْكُمْ [الحج :٣٧] اور فرمایا: اللہ تک نہ ہی ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ہی ان کے خون، بلکہ اس تک تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔

(1496)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِاِمْرِئٍ مَّا نَوٰی ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٤٩٢٧، بخاری حديث رقم:١، ٥٤ ، ابو داؤد حديث رقم : ٢٢٠١، ترمذی حديث رقم:١٦٤٧، نسائی حديث رقم:٧٥ ، مسند احمد حديث حديث رقم:١٦٩]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ کسی آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہوئی تاکہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی خاطر ہوئی تاکہ اس سے نکاح کرے، تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔

(1497)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٥٤٣، ابن ماجة حديث رقم:٤١٤٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہاری شکلوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

(1498)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰی يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا ، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا ، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِیٌٔ فَقَدْ قِيْلَ ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ ، وَ رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ ، فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا ، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٩٢٣، نسائی حديث رقم:٣١٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تمام لوگوں سے پہلے جس شخص کے بارے میں فیصلہ دیا جائے گا وہ ایک شہید ہونے والا آدمی ہوگا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید کر دیا گیا۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تم اس لیے لڑے تھے کہ تمہیں بہادر کہا جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا۔ حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک آدمی جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا۔ اسے لایا جائے گا اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری خاطر قرآن پڑھا۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تم نے علم اس لیے حاصل کیا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور تم نے قرآن پڑھا تاکہ تمہیں قاری کہا

جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور ایک آدمی جسے اللہ نے وسعت دی تھی اور اسے ہر طرح کی دولت سے نوازا تھا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔ وہ اعتراف کرے گا۔ فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں نے کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنا تجھے پسند ہو اور میں نے اس میں تیری خاطر خرچ نہ کیا ہو۔ فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا۔ بلکہ تم نے اس لیے خرچ کیا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے اور وہ کہا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(1499)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بنِ اَوسٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ١٧١٤٥]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھاوا کرتے ہوئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوا کرتے ہوئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوا کرتے ہوئے خیرات کی اس نے شرک کیا۔

(1500)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عَقَبَةٍ أَوْ قَالَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ٦٤٠٩، مسلم حديث رقم: ٦٨٦٢، ابو داؤد حديث رقم: ١٥٢٦، الترمذي حديث رقم: ٣٤٦١، ابن ماجة حديث رقم: ٣٨٢٤]۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک گھاٹی میں اترے، پھر جب اوپر چڑھے تو ایک ساتھی نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، پھر فرمایا: اے ابو موسیٰ! میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں سے خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا: وہ کلمہ یہ ہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ یعنی کوئی توفیق اور قوت نہیں سوائے اللہ کی مدد کے۔

(1501)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ، وَصَلَّى فِي السِّرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذَا عَبْدِي حَقًّا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ٤٢٠٠]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ سرِ عام عبادت کرے تو اچھی طرح عبادت کرے اور چھپ کر عبادت کرے تو اچھی طرح کرے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ ہے جس طرح بندہ ہونے کا حق ہے۔

(1502)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ؓ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا هٰذَا الشِّرْكَ فَإِنَّهُ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ فَقَالَ لَهُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَكَيْفَ نَتَّقِيهِ وَهُوَ أَخْفَى مِنْ دَبِيبِ النَّمْلِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُولُوا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ رواه احمد [مسند احمد حديث رقم: ١٩٦٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن خطاب فرمایا، آپ نے فرمایا: اے لوگو! اس شرک سے بچو، پس بلاشبہ یہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی پوشیدہ طریقے سے موجود رہتا ہے، تو جس شخص سے بھی سوال کروانا اللہ کو منظور تھا اس نے سوال کر دیا کہ یا رسول اللہ ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں جب کہ یہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ خفی ہے؟ فرمایا، یوں کہا کرو: اے اللہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم کسی کو تیرا شریک بنائیں جسے ہم جانتے ہوں، اور ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں اس کے بارے میں جسے ہم نہیں جانتے۔

بَابُ ضَرُورَةِ الشَّيْخِ وَالْبَيْعَةِ عَلٰى يَدِهٖ

مرشد کی ضرورت اور اس کے ہاتھ پر بیعت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ [الكهف: ٦٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک خاص بندے کو پا لیا۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ [الفتح: ١٠] اور فرمایا: بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ وَ قَالَ فَبَايِعْهُنَّ [الممتحنه: ١٢] اور فرمایا: اے محبوب! عورتوں کو بیعت کرو۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُوْنُوْا مَعَ

الصّٰدِقِيْنَ [التوبة:١١٩] اور فرمایا: سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ وَ قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ [الفاتحة:٦] اور فرمایا: ہمیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا۔

(1503)۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ اَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَ اِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ ، فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:٤٤٦١، ٤٤٦٣، بخاری حدیث رقم:١٨، ترمذی حدیث رقم:١٤٣٩، سنن النسائی حدیث رقم:٤١٦١، ٤١٦٢]۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کہ آپ کے اردگرد صحابہ کرام کی ایک جماعت موجود تھی: مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے۔ چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گے، اپنے پاس سے گھر کے کسی فرد پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے وعدہ وفا کیا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو ان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور دنیا میں ہی سزا دیا گیا تو یہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو ان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے سپرد ہے، اگر چاہے تو اس سے درگزر کرے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی۔

(1504)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَلَسْنَا اِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ يَوْمًا فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَقَالَ طُوْبٰى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَاَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ لَوَدِدْنَا اَنَّا رَاَيْنَا مَا رَاَيْتَ وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ، فَاسْتُغْضِبَ فَجَعَلْتُ اَعْجَبُ مَا قَالَ اِلَّا خَيْرًا ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا يَحْمِلُ الرَّجُلُ عَلٰى اَنْ يَّتَمَنّٰى مَحْضَرًا غَيَّبَهُ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَدْرِيْ لَوْ شَهِدَهٗ كَيْفَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْوَامٌ اَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِيْ جَهَنَّمَ لَمْ يُجِيْبُوْهُ

وَلَمْ يُصَدِّقُوْهُ اَوَلَا تَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ اِذْ اَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُوْنَ اِلَّا رَبَّكُمْ مُصَدِّقِيْنَ لِمَا جَاءَ بِهٖ نَبِيُّكُمْ قَدْ كُفِيْتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ [مسند احمد: ٢٣٨٧٢]۔

ترجمہ: حضرت جبیر بن نفیر تابعی فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی پاس سے گزرا اور کہنے لگا: خوش نصیب ہیں آپ کی دونوں آنکھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا۔ اللہ کی قسم ہماری آرزو ہے کہ کاش ہم نے وہ منظر دیکھا ہوتا جسے آپ نے دیکھا ہے۔ اور ہم نے بھی وہ مشاہدہ کیا ہوتا جو مشاہدہ آپ نے کیا ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اس آدمی پر غضبناک ہو گئے۔ میں حیران ہو گیا کہ اس شخص نے تو نہایت خوبصورت بات کہی تھی۔ حضرت مقداد اس آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ اس حاضری کی تمنا کیوں کرتے ہو جس سے اللہ نے تمہیں غائب رکھا، تمہیں کیا معلوم کہ اگر تم ان حالات کا مشاہدہ کرتے تو تم کس کھاتے میں ہوتے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کو ان لوگوں نے بھی دیکھا ہے جنہیں اللہ نے ناک کے بل جہنم میں پھینکا ہے اس لیے کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کی بات نہیں مانی اور آپ کی تصدیق نہیں کی۔ کیا تم لوگ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ اس نے تمہیں پیدا ہی ایسے ماحول میں فرمایا ہے کہ تم اپنے اللہ کے سوا کسی کو خدا نہیں مانتے اور اپنے نبی ﷺ کی تعلیمات کی تصدیق کرتے ہو، تمہاری جگہ پر دوسروں کو آزمایا گیا۔

بَابُ اِصْلَاحِ النَّفْسِ

نفس کی اصلاح کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ [الیوسف:٥٣] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک نفس برائی کا ہی حکم دیتا ہے۔ وَ قَالَ لَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ [النور:١٩] اور فرمایا: میں ملامت کرنے والے نفس کی ضرور قسم کھاتا ہوں۔ وَ قَالَ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ [الفجر:٢٧-٣٠] اور فرمایا: اے مطمئن نفس! اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی، پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ وَ قَالَ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [الحشر:٩، التغابن:١٦] اور فرمایا: جو اپنے نفس کی سرکشی سے بچا لیا گیا وہی لوگ فلاح پانے

والے ہیں۔ وَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا [الشمس:٩-١٠] اور فرمایا: جس نے اسے صاف کیا وہ فلاح پا گیا اور جس نے اسے میلا کر دیا وہ خسارے میں رہا۔

(1505)۔ عَنْ فَضَالَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:١١١٢٣]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت فضالہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑا مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کی اطاعت کے لیے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔

(1506)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَ تَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٢٤٥٩، ابن ماجة حدیث رقم:٤٢٦٠]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمجھدار وہ ہے جس نے اپنے نفس کو جھکایا اور موت کے بعد کیلئے عمل کیا اور نادان وہ ہے جس نے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی اور اللہ سے امید رکھی۔

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ وَالْمُجَالَسَةِ مَعَ الْفُقَرَآءِ

اللہ کی خاطر محبت اور فقراء میں بیٹھنے کا باب

وَ قَالَ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ [الكهف:٢٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس روکو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ وہ اسکی رضا کے طالب ہیں اور ان سے اپنی نگاہیں مت ہٹاؤ۔

(1507)۔ عَنْ اَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ؟ قَالَ قَائِلٌ الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ ، وَ قَالَ قَائِلٌ اَلْجِهَادُ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:٢١٣٦١، ابو داؤد حدیث رقم:٤٥٩٩]۔ سنده ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا ہے۔ کسی نے کہا نماز اور زکوٰۃ، کسی نے کہا جہاد۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے

پیارا عمل اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر دشمنی ہے۔

(1508)۔ وَعَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَآءَ وَلَا الشُّهَدَآءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وَالشُّهَدَآءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوهَهُمْ لَنُورٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُورٍ لَا يَخَافُونَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُونَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ ، وَقَرَءَ هٰذِهِ الْآيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ [ابوداؤد حدیث رقم:٣٥٢٧]۔ وروى البغوى فى شرح السنة مثله عن ابى مالك الاشعرى (حديث رقم:٣٤٦٤) والترمذى عن معاذ بن جبل (حديث رقم:٣٣٩٠) الحديث صحيح ثابت

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کے بندوں میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ نہ تو وہ انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں۔ قیامت کے دن اللہ کی طرف سے انکا مرتبہ دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں بتانا پسند فرمائیں گے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ایسی قوم ہے جو اللہ کی خاطر روحانی محبت رکھتے ہوں گے، نہ کوئی رشتہ داری ہوگی اور نہ مالی لین دین ہوگا۔ اللہ کی قسم انکے چہرے نور ہوں گے اور وہ نور کے اوپر ہوں گے۔ وہ نہیں ڈریں گے جبکہ لوگ ڈر رہے ہوں گے اور غمگین نہیں ہوں گے جبکہ لوگ غمگین ہوں گے اور آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ خبردار بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ کوئی غم ہوگا۔

(1509)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مُحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا مالك كتاب الشعر باب ما جاء فى المتحابين فى الله:١٦، مسند احمد حديث رقم:٢٢١٩٢]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہوگئی میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر، میری خاطر مل بیٹھنے والوں پر، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر۔

(1510)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ ؓ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٢٣٩٥، ابوداؤد حدیث رقم:٤٨٣٢، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٠٦١، مسند احمد حدیث رقم:١١٣٤٣]۔ الحدیث صحیح

رواه الحاكم ايضاً وقال صحيح ووافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مومن کے سواء کسی کی صحبت میں مت بیٹھ اور تیرا کھانا کوئی نہ کھائے سوائے تقوے والے کے۔

(1511)۔ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧٥٠٦ ، ابوداؤد حديث رقم:٤٨٠٤]۔

ترجمہ: حضرت مقداد بن اسودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب منہ پر تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی پھینک دو۔

(1512)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَ آخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتَ تُحِبُّهٗ فِيَّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَان [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٩٠٢٢]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دو بندے آپس میں اللہ عزوجل کی خاطر محبت کرتے ہوں، ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں ہو تو اللہ انہیں قیامت کے دن اکٹھا کر دے گا اور فرمائے گا یہ ہے وہ بندہ جس سے تو میری خاطر محبت کرتا تھا۔

(1513)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ فِيْ مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا، قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ، قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٥٤٩]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی زیارت کے لیے دوسرے گاؤں میں گیا۔ اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ اس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ کہا اس گاؤں میں اپنے بھائی کی زیارت کرنے جا رہا ہوں۔ پوچھا کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے، جس کا بدلہ لینے جا رہے ہو؟ کہا نہیں سوائے اس کے کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں یہ پیغام لایا ہوں کہ اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے جیسا کہ تو نے اس سے اس کی خاطر محبت کی ہے۔

(1514)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ رَوَاهُ

اَبُوْدَاؤد وَالتِّرْمَذِي [ابو داؤد حديث رقم:٤٨٣٣، ترمذى حديث رقم:٢٣٧٨]۔ قال الترمذى حسن

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تم میں سے ہر ایک کو غور کر لینا چاہیے کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا کس کے ساتھ ہے۔

(1515)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذى حديث رقم:٢٣٤٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا اور دوسرا تجارت کرتا تھا۔ تاجر نے نبی کریم ﷺ سے اپنے بھائی کے خلاف (کام چوری کی) شکایت کی۔ آپ نے فرمایا شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

(1516)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ، قَالَ فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ، قَالَ فَيُبْغِضُهٗ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ اَنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ، قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهٗ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِي الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٧٠٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم سب اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کے لیے مقبولیت پھیلا دی جاتی ہے اور جب اللہ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں۔ تم بھی اس سے بغض رکھو۔ جبریل اس سے بغض کرنے لگتے ہیں پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم سب اس سے بغض رکھو۔ وہ اس سے بغض رکھنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کے لیے بغض پھیلا دیا جاتا ہے۔

(1517)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الذَّاکِرِیْنَ اِنَّهُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقیٰ بِهِمْ جَلِیْسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِی رِوَایَةِ الْبُخَارِی قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا یَشْقیٰ جَلِیْسُهُمْ[مسلم حدیث رقم:٦٨٣٩، بخاری حدیث رقم:٦٤٠٨]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذاکرین کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایسی قوم ہے جن کے پاس بیٹھنے والا ابد بخت نہیں رہتا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ایسے جلیس ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا ابد بخت نہیں رہتا۔

(1518)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْکَلِمَةُ الْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْحَکِیْمِ فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَ ابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ٢٦٨٧، ابن ماجة حدیث رقم:٤١٦٩]۔ الحدیث حسن روی بسندین کما فی تنقیح الرواة

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دانائی کی بات دانا آدمی کی کھوئی ہوئی میراث ہے۔ وہ اسے جہاں بھی پاتا ہے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ (فقراء پر لازم ہے کہ طریقت کے نکتوں کی حفاظت کریں)۔

(1519)۔ وَکَانَ اَنَسٌ ؓ فِی قَصْرِهٖ اَحْیَانًا یُجَمِّعُ وَاَحْیَانًا لَا یُجَمِّعُ، وَهُوَ بِالزَّاوِیَةِ عَلٰی فَرْسَخَیْنِ [البخاری قبل حدیث رقم: ٩٠٢ ترجمة الباب]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ اپنے محل میں کبھی جمعہ کی نماز پڑھاتے اور کبھی نہ پڑھاتے اور ان کا محل زاویہ کے مقام پر دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔ (آستانے کو عربی میں زاویہ کہتے ہیں)۔

بَابُ بَرَکَاتِ صُوَرِ اَحِبَّآءِ اللّٰهِ تعالیٰ

اللہ کے پیاروں کی صورتوں کی برکات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَوْلَا اَنْ رَّاٰی بُرْهَانَ رَبِّهٖ [الیوسف: ٢٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر وہ اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لیتا۔ وَ قَالَ وَتَرٰهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ [الاعراف: ١٩٨] اور فرمایا: تو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف غور سے دیکھ رہے ہیں مگر وہ پہچان نہیں رہے۔ وَقَالَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ [الکهف: ٢٨] اور فرمایا: وہ اللہ کی رضا کے متلاشی ہیں۔

(1520)۔ عَنْ جَابِرٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِی اَوْ رَاٰی مَنْ رَآنِی

رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٣٨٥٨]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت جابر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اس مسلمان کو آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔

(1521)۔ وَعَنْ اَسْمَآءِ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ ؟ قَالُوا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوا ذُکِرَ اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم: ٤١١٩، مسند احمد حدیث رقم: ٢٧٦٧٠]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں بتاؤں تم میں بہترین کون ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے۔

بَابُ الْمُرَاقَبَةِ

مراقبے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُنْظُرْ مَاذَا تَرٰی [الصفت: ١٠٢] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دیکھ تجھے کیا نظر آتا ہے۔ وَ قَالَ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ [حم سجدة: ٥٣] اور فرمایا: ہم انہیں جلد ہی آفاق میں اور ان کی جانوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے۔

(1522)۔ عَنْ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ؓ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا فِی اَهْلِ بَیْتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٣٧١٣]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے مروی ہے کہ فرمایا: محمد کے اہل بیت میں مراقبہ کر کے محمد ﷺ کو دیکھا کرو۔

(1523)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِی، فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ، وَعُدَّ نَفْسَکَ فِی اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَمَرَّ حَدِیْثُ الْاِحْسَانِ [ترمذی حدیث رقم: ٢٣٣٣، ابن ماجة حدیث رقم: ٤١١٤، مسند احمد حدیث رقم: ٤٧٦٣، انظر المستند حدیث رقم:١]۔ الحدیث صحیح ورواه البخاری الی عابر سبیل حدیث رقم:٦٤١٦۔

ترجمہ: حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے جسم کو پکڑا اور فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم بے وطن ہو یا مسافر ہو۔ اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو۔ اس سے پہلے حدیثِ احسان گزر چکی ہے۔

عِلْمُ الْاَسْرَارِ وَ الْمُحَافَظَةُ عَلَى السِّرِّ

علم الاسرار اور راز کی حفاظت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ [البقرة :١٢٩، الجمعة :٢] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا محبوب ان لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ وَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا [الكهف :٦٧] اور فرماتا ہے: آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔

(1524)۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ فَاَمَّا الْاَوَّلُ فَبَثَثْتُهٗ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ [بخاری حدیث رقم: ١٢٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں ایک وہ ہے جسے میں بیان کرتا ہوں اور دوسرا وہ ہے کہ اگر میں اسے بیان کروں تو یہ رگِ گردن کاٹ دی جائے۔

(1525)۔ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِىِّ قَالَ: مَا فَضَلَكُمْ اَبُوْبَكْرٍ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَلٰكِنْ بِالسِّرِّ الَّذِىْ وُقِّرَ فِىْ قَلْبِهٖ [اخرجه الترمذى الحكيم فى النوادر ٣/٥٥ من قول بكر ابن عبدالله المزنى]۔صحيح، و قال كثير من العلماء انه حديث مرفوع [احياء العلوم صفحة ٣٥، رسائل ابن العربى صفحة ٣٠، اليواقيت والجواهر صفحة ٤٣٧، سبع سنابل صفحة ٦٢]۔

ترجمہ: حضرت بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں کہ: ابوبکر زیادہ نمازوں اور روزوں کی وجہ سے تم لوگوں سے آگے نہیں نکلے بلکہ اس راز کی وجہ سے آگے نکل گئے ہیں جو ان کے سینے میں سجادیا گیا ہے۔

(1526)۔ عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :قَالَ الْخَضِرُ لِمُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ ، وَ اَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦١٦٣]۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت خضر نے حضرت موسیٰ (علیہا السلام) سے فرمایا: آپ کے پاس اللہ کے علم میں سے ایسا علم ہے جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اسے میں نہیں جانتا، اور

میرے پاس اللہ کے علم میں سے ایسا علم ہے جو اس نے مجھے سکھایا ہے اسے آپ نہیں جانتے۔

(1527)۔ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ اَتٰى عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِىْ فِىْ حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلٰى اُمِّىْ ، فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ ؟ فَقُلْتُ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهٗ ؟ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَدًا ، قَالَ اَنَسٌ وَ اللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ بِهٖ يَا ثَابِتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٣٧٨]۔

ترجمہ: حضرت ثابت ؓ نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہم سب کو سلام فرمایا۔ مجھے کسی کام کیلئے بھیجا۔ میں اپنی ماں کے پاس دیر سے پہنچا۔ جب میں گھر گیا تو امی نے پوچھا کہاں رہے ہو؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کیلئے بھیجا تھا۔ والدہ نے کہا ان کا کیا کام تھا؟ میں نے کہا وہ راز ہے۔ والدہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کا راز کسی کو مت بتانا۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا: اے ثابت! اللہ کی قسم اگر میں نے کسی ایک کو بھی وہ راز بتانا ہوتا تو تجھے بتاتا۔

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَعَلَامَاتِهِمْ

فقراء کی فضیلت اور ان کی علامات کا باب

(1528)۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ ، اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِىْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهٗ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ [البخارى حديث رقم: ٤٤٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحابِ صفہ میں سے ستر افراد کو دیکھا ہے، ان میں سے کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں تھا جس کے ساتھ مکمل لباس ہو، یا صرف تہبند ہوتا تھا یا صرف اوڑھنی ہوتی تھی جسے انہوں نے اپنی گردن کے ساتھ گرہ دی ہوئی تھی، ان میں سے کچھ چادریں آدھی پنڈلی تک ہوتی تھیں اور ان میں سے کچھ چادریں ٹخنوں تک ہوتی تھیں۔ پھر وہ انہیں اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر رکھتے تھے تا کہ کھل نہ جائیں اور بے پردگی نہ ہو۔

(1529)۔ عَنْ سَعْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِىَّ الْغَنِىَّ

الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۷۴۳۲]۔

ترجمہ: حضرت سعد ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ متقی، غنی اور پوشیدہ بندے سے محبت فرماتا ہے۔

(1530)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ وَاَبِی خَلَّادٍ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِی الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوهُ فَاِنَّهُ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِی [شعب الايمان للبيهقی حديث رقم:۴۹۸۵، ابن ماجة حديث رقم:۴۱۰۱]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوخلا رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی بندے کو دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی عطا ہوئی ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ اسے حکمت دی گئی ہے۔

(1531)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:۷۱۹۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی بکھرے اور غبار آلودہ بالوں والے ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں دروازوں پر سے دھکے دیے جاتے ہیں اور اگر وہ کسی کام کے لیے اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم پوری کردے۔

(1532)۔ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ اِلَّا بِضُعَفَآءِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:۲۸۹۶، نسائی حديث رقم:۳۱۷۸، مسند احمد حديث رقم:۱۴۹۷]۔

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعد ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں مدد اور رزق محض تمہارے کمزوروں کی برکت سے ملا کرتا ہے۔

بَابُ اللَّطَائِفِ

لطائف کا باب

(1533)۔ وَعَنْ اَبِی مَحْذُورَةَ ﷺ قَالَ خَرَجْتُ فِی نَفَرٍ، فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ

مُتَنَكِّبُونَ، فَصَرَخْنَا نَحْكِيهِ نَهْزَاُ بِهِ، فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا قَوْمًا فَاَقْعَدُونَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ اَيُّكُمُ الَّذِی سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ فَاَشَارَ اِلَیَّ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَصَدَّقُوا، فَاَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِی وَ قَالَ لِی قُمْ فَاَذِّنْ، فَقُمْتُ وَلَا شَیْءٌ اَكْرَهُ اِلَیَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مِمَّا يَاْمُرُنِی بِهِ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَلْقٰى عَلَیَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّاْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لِی اَرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ دَعَانِی حِينَ قَضَيْتُ التَّاْذِينَ فَاَعْطَانِی صُرَّةً فِيهَا شَیْءٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى نَاصِيَةِ اَبِی مَحْذُورَةَ، ثُمَّ اَمَرَّهَا عَلٰى وَجْهِهِ مِنْ بَيْنِ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ عَلٰى كَبِدِهِ، ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سُرَّةَ اَبِی مَحْذُورَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَمَرْتَنِی بِالتَّاْذِينِ بِمَكَّةَ، قَالَ نَعَمْ قَدْ اَمَرْتُكَ، فَذَهَبَ كُلُّ شَیْءٍ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرَاهِيَةٍ، وَعَادَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مَحَبَّةً لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدِمْتُ عَلٰى عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ، فَاَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلٰوةِ عَنْ اَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:۷۰۸]۔

ترجمہ: حضرت ابومحذورہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ایک گروپ کے ساتھ باہر نکلا۔ ہم کسی راستے پر تھے کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے اذان دی۔ ہم نے مؤذن کی آواز سنی اور ہم اس سے کوفت کھا رہے تھے۔ ہم نے اس کا مذاق اڑانے کے لیے چیخ چیخ کر اس کی نقل اتارنا شروع کردی۔ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ انہوں نے ہماری طرف آدمی بھیجے۔ انہوں نے ہمیں آپ ﷺ کے سامنے بٹھادیا۔ فرمایا: تم میں سے کون ہے جس کی میں نے آواز بلند ہوتے سنی ہے۔ سب لڑکوں نے میری طرف اشارہ کیا اور اس بات کی تصدیق کی۔ آپ ﷺ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا۔ اور مجھے فرمایا: کھڑا ہو جا اور اذان پڑھ۔ میں کھڑا ہو گیا مگر مجھے نہ تو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسند تھی اور نہ اس سے جس کا وہ مجھے حکم دے رہے تھے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے پہلے خود مجھے اذان سنائی۔ فرمایا: کہو اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پھر مجھے فرمایا کہ اونچی آواز سے کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کے لیے آؤ، نماز کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر میں جب اذان مکمل کر چکا تو مجھے بلایا اور مجھے ایک تھیلی دی جس میں چاندی کی کوئی چیز تھی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ابومحذورہ کے ماتھے پر رکھا۔ پھر اسے اس کے چہرے پر پھیرا، پستانوں کے درمیان، پھر اس کے شکم پر، پھر رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک ابومحذورہ کی ناف تک چلا گیا۔ پھر فرمایا: اللہ تجھے برکت دے اور تیرے اوپر برکت نازل کرے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے مکہ میں اذان پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں میں نے تجھے اجازت دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے خلاف جتنی مخالفت تھی سب زائل ہوگئی۔ وہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں تبدیل ہوگیا۔ پھر میں عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا جو مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے نمائندہ تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق ان کے ساتھ اذان پڑھنی شروع کردی۔

اَلتَّوَجُّهُ بِالْيَدِ

ہاتھ سے توجہ کرنا

(1534)۔عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي ، فَقَرَأَ قِرَاْءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَاْءَةً سِوٰى قِرَاْءَةِ صَاحِبِهٖ ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيْعاً عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاْءَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاْءَةِ صَاحِبِهٖ ، فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَءَا فَحَسَّنَ شَاْنَهُمَا ، فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي ، ضَرَبَ فِي صَدْرِي ، فَفِضْتُ عَرَقًا ، وَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ فَرَقًا ، فَقَالَ لِي يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ

اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي ، فَرُدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي فَرُدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْاَلُنِيْهَا ، فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم: ١٩٠٤]۔

ترجمہ: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں موجود تھا۔ ایک آدمی نماز کے لیے داخل ہوا۔ وہ قرآن اس انداز سے پڑھ رہا تھا کہ میں نے اس پر اعتراض کر دیا۔ پھر دوسرا آدمی داخل ہوا اور اس نے اپنے ساتھی کی قرأۃ کے علاوہ دوسرے انداز سے قرآن پڑھا۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو ہم سب نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا اس آدمی نے ایسی قرأت کی کہ میں نے اس کا انکار کیا۔ اور دوسرا آیا تو اس نے اپنے ساتھی والی قرأۃ کے علاوہ قرأت کی۔ ان دونوں کو نبی کریم ﷺ نے قرآن سنانے کا حکم دیا۔ اور نتیجے میں دونوں کو درست قرار دیا۔ میرے دل میں تکذیب کا وسوسہ آیا حالانکہ میں اس وقت زمانۂ جاہلیت میں نہیں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے دل پر چھا جانے والی چیز کو دیکھا تو میرے سینے پر مارا۔ میں پسینے میں ڈوب گیا۔ مجھے ایسے لگا کہ میں ہر چیز سے کٹ کر اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اُبی مجھ پر حکم نازل ہوا کہ قرآن کو ایک لہجے میں پڑھ۔ میں نے واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ دوبارہ مجھے حکم بھیجا گیا کہ اسے دو لہجوں میں پڑھو۔ میں نے پھر واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ پھر تیسری بار مجھے حکم دیا گیا کہ اسے سات لہجوں میں پڑھو اور تیرے لیے ہر بار واپس عرض کر بھیجنے کے بدلے ایک دعا کی اجازت ہے مجھ سے مانگ لو۔ میں نے عرض کیا اے میرے اللہ میری امت کو بخش دے، اے اللہ میری امت کو بخش دے۔ تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لیے بچا کر رکھ لیا ہے جب تمام مخلوق میری طرف راغب ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

بَابُ الْقَبْضِ وَالْبَسْطِ

قبض اور بسط کا باب

(1535)۔عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاُسَيْدِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْراً ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ

عِنْدِی وَفِی الذِّکْرِ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی فُرُشِکُمْ وَ فِی طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَسَاعَۃً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٩٦٦]۔

ترجمہ: حضرت حنظلہ بن ربیع اسیدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں دوزخ اور جنت یاد دلاتے ہیں جیسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ جب ہم آپ ﷺ کے ہاں سے نکلتے ہیں تو بیویوں، اولاد اور مہمانوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ہر وقت اسی حال میں رہو جس حال میں میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر بھی تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے راستوں پر بھی۔ لیکن اے حنظلہ! آہستہ آہستہ، تین بار فرمایا۔

بَابُ الْفَنَآءِ

فنائیت کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی [الانفال:١٧] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب آپ نے کنکریاں پھینکیں تو وہ آپ نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں۔ وَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ [الفتح:١٠] اور فرمایا: بے شک جو لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔

(1536)۔ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ مَنْ عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِی بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ، فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِی یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِی یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِی یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِی یَمْشِی بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِی لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِی لَاُعِیْذَنَّہٗ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِی عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مُسَاءَ تَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٦٥٠٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میری طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ میرا بندہ میرے قریب سب سے زیادہ اس چیز کے ذریعے ہوتا ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب آتا رہتا ہے حتیٰ کہ

میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں وہ اس سے سنتا ہے، اس کی بصارت بن جاتا ہوں وہ اس سے دیکھتا ہے، اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ اس سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں وہ اس سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔ مجھے کبھی کسی کام کے کرنے میں تردد نہیں ہوتا سوائے مومن کی جان نکالنے کے۔ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا اور اس کے بغیر چارہ بھی نہیں ہوتا۔

(1537)۔ وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا شَاعِرٌ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ رَوَاہُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٥٨٨٩، بخاری حدیث رقم:٦١٤٧، ترمذی حدیث رقم:٢٨٤٩، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٧٥٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کی ہے وہ لبید کا کلام ہے کہ۔ خبردار! اللہ کے سواء ہر چیز باطل ہے۔

بَابُ الصَّبْرِ

صبر کا باب

(1538)۔ عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَھْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ رَوَاہُ التِّرْمَذِیُّ [الترمذی حدیث رقم:٢٤٠٢]۔ حسن

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سکھی لوگ قیامت کے دن جب دکھیوں کو ثواب ملتا ہوا دیکھیں گے تو یہ خواہش کریں گے کہ کاش ان کے جسم دنیا میں قینچیوں کے ساتھ چیرے گئے ہوتے۔

(1539)۔ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مَھْدِیِّ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ وَکَانَتْ لَہٗ صُحْبَۃٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃٌ لَمْ یَبْلُغْھَا بِعَمَلِہٖ ابْتَلَاہُ اللّٰہُ فِی جَسَدِہٖ اَوْ فِی مَالِہٖ اَوْ فِی وَلَدِہٖ ثُمَّ صَبَّرَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ حَتّٰی یُبْلِغَہُ الْمَنْزِلَۃَ الَّتِی سَبَقَتْ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی رواہ احمد و ابو داؤد [مسند احمد حدیث رقم:٢٢٤٠١، ابو داؤد حدیث رقم:٣٠٩٠]۔

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن مہدی سلمی اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک جب اللہ کی طرف سے کسی بندے کے لیے ایک منزل مقرر ہو جاتی ہے جس تک وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ اسے جسمانی یا مالی یا اولاد کے امتحان میں مبتلا کر دیتا ہے، پھر اسے اس پر صبر بھی عطا فرماتا ہے حتیٰ کہ اسے اس منزل تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہو چکی ہوتی ہے۔

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالرِّضَاءِ

توکل اور رضا کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ [الطلاق: ٣] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لیے کافی ہے۔

(1540)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، فَقَالَ يَا غُلَامُ، اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم: ٢٥١٦، مسند احمد حدیث رقم: ٢٦٧٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے یاد رکھے گا۔ اللہ کو یاد رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر، جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر تمام لوگ تمہیں فائدہ پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور تحریریں خشک ہو چکی ہیں۔

(1541)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ

حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ رواه البخاري [البخاري حديث رقم: ٦٤٧٢، مسلم حديث رقم: ٥٢٧، الترمذي حديث رقم: ٢٤٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، وہ ایسے لوگ ہوں گے جو دم نہیں کرواتے ہوں گے، بدشگونیاں نہیں کرتے ہوں گے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔

(1542)۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّيْ لَاَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا لَكَفَتْهُمْ، قَالُوْا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيَّةُ اٰيَةٍ؟ قَالَ: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [ابن ماجة حديث رقم: ٤٢٢٠، سنن الدارمي حديث رقم: ٢٧٢٧]۔ في الزوائد هذا الحديث رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں کہ اگر سب لوگ اسی کو پکڑ لیں تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی آیت ہے؟ فرمایا (یہ آیت): جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے راستہ بنا دیتا ہے (سورۃ الطلاق: ۲)۔

(1543)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةً فَمَنِ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهٗ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ التَّشَعُّبَ رواه ابن ماجة [ابن ماجة حديث رقم: ٤١٦٦]۔ في الزوائد إسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک آدم کے بیٹے کے دل میں ہر وادی کی ایک گھاٹی موجود ہوتی ہے، جس کا نفس ان تمام گھاٹیوں کے پیچھے چلتا رہے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں خواہ کسی بھی وادی میں اسے ہلاک کر دے، اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ تمام گھاٹیوں کے معاملے میں اسکی کفایت فرماتا ہے۔

(1544)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا، وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ رواه البخاري [بخاري حديث رقم: ٦٦٠٩، مسلم حديث رقم: ٤٢٤١ واللفظ لهٗ]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: منت مت مانا کرو، بلاشبہ منت تقدیر سے نہیں بچا سکتی، اور البتہ اس کے ذریعے بخیل کا مال ضرور نکلوا لیا جاتا ہے۔

(1545)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ

رواه مسلم [مسلم حديث رقم: ٤٢٥٣، ابو داؤد:٣٣٢٣، الترمذى:١٥٢٨]۔

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ: منت کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے (یعنی دس غریبوں کا کھانا یا تین روزے)۔

(1546)۔عَنْ أَنَسٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ أَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ١٨٦٥، مسلم حديث رقم: ٤٢٤٧، ابو داؤد حديث رقم: ٣٣٠١، الترمذى حديث رقم: ١٥٣٧]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص اپنے دو بیٹوں کے کندھوں پر بوجھ ڈال کر چل رہا تھا، آپ نے پوچھا: اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی، آپ نے فرمایا: یہ جو اپنے آپ کو عذاب دے رہا ہے، اللہ اس سے بے نیاز ہے اور آپ نے اس کو سوار ہونے کا حکم دیا۔

بَابُ الْاِسْتِقَامَةِ

استقامت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الآية [حم سجدة:٣٠] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کی۔ وَقَالَ فَاسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ [هود:١١٢] اور فرماتا ہے: آپ کو جو حکم ملتا ہے اس پر استقامت اختیار کریں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ [الانبياء:٦٩] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے فرمایا اے آگ، ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جا۔

(1547)۔وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ ؓ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ، قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٥٩، ترمذی حديث رقم: ٢٤١٠، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٧٢]۔

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات فرمائیں کہ پھر مجھے آپ کے بعد کسی سے پوچھنی نہ پڑے۔ فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ڈٹ جا۔

(1548)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٦٤٦٤، مسلم حديث رقم: ٧١٢٢، ٧١٢٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیدھے رہو، اور قرب حاصل کرو، اور جان لو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، اور جان لو کہ اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ تھوڑا ہو۔

بَابُ الشِّعْرِ وَالسِّمَاعِ

شعروں اور سماع کا باب

(1549)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الشِّعْرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي [سنن الدار قطنی حديث رقم: ٤٢٦١، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٢٣٩/١]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شعروں کا ذکر کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک کلام ہے، جو اچھا کلام ہے وہ اچھا ہے اور جو برا ہے وہ برا ہے۔

(1550)۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حديث رقم:٣٤٠٨، السنن الكبرىٰ للبيهقى ٢٣٩/١٠، مسند احمد حديث رقم:١٥٧٩١]۔ سنده صحيح

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعروں میں بھی عجب تاثیر رکھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی۔

(1551)۔وَعَنِ الْبَرَاءِ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ، اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ أَجِبْ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ

بِرُوحِ الْقُدُسِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٦٣٨٤، ٦٣٨٦، ٦٣٨٧، بخاری حدیث رقم:٤٥٣، ٣٢١٢، ٣٢١٣، ٤١٢٤، نسائی حدیث رقم:٧١٦]۔

ترجمہ: حضرت براء ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قریظہ کے دن حضرت حسان بن ثابت ؓ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو۔ بے شک جبریل تیرے ساتھ ہے اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسان سے فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ روح القدس کے ذریعے اس کی مدد فرما۔

(1552)۔وَ قَالَ سَیِّدُنَا حَسَّانُ ؓ

هَجَوْتَ مُحَمَّداً فَاَجَبْتُ عَنْهُ — وَ عِنْدَ اللّٰهِ فِی ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّداً بَرًّا تَقِیًّا — رَسُوْلَ اللّٰهِ شِیْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَتِیْ وعِرْضِیْ — لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
لَنَا فِی كُلِّ یَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ — سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ
وَجِبْرِیْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْنَا — وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَیْسَ لَهُ كِفَاءُ

رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٣٩٥]۔

ترجمہ: حضرت سیدنا حسان ؓ فرماتے ہیں۔

(۱)۔تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے۔ میں انکی طرف سے جواب دیتا ہوں۔ اس کام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ملتا ہے۔
(۲)۔تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے جو پارسا اور متقی ہیں۔ وہ اللہ کے رسول ہیں اور انکی عادت لجپالی ہے۔
(۳)۔بیشک میرا باپ، میری ماں اور میری عزت محمد ﷺ کی عزت پر قربان ہیں۔
(۴)۔ہمیں ہر روز دشمنوں کی طرف سے یا تو گالیاں سننا پڑتی ہیں، یا جنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا ہجو سننا پڑتی ہے۔
(۵)۔ہمیں نعت سکھانے کیلئے ہم میں اللہ کے رسول فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام موجود ہیں جنکا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا۔

(1553)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاسْتَشْفٰی رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٦٣٩٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان سے فرماتے ہوئے

سنا: بے شک روح القدس تیری اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے دفاع کرتے رہتے ہو اور فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسان نے کافروں کی ہجو بیان کی ہے، مسلمانوں کو شفا دی ہے اور کافروں کو بیمار کر دیا ہے۔

(1554)۔وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَراً فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْهِ قَائِماً یُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَوْ یُنَافِحُ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ [ابوداود حدیث رقم:٥٠١٥، ترمذی حدیث رقم:٢٨٤٦، مسند احمد حدیث رقم:٢٤٤٩١]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان ؓ کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے تھے، وہ اس پر سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بڑھ چڑھ کر بولتے تھے یا دفاع کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حسان کی مدد جبریل کے ذریعے فرماتا رہتا ہے جب تک یہ رسول اللہ کی طرف سے دفاع کرتا رہتا ہے یا شان بیان کرتا رہتا ہے۔

(1555)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ حَادٍ یُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ رُوَیْدَكَ یَا اَنْجَشَةُ لَا تُكَسِّرِ الْقَوَارِیرَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٦٠٤٠، بخاری حدیث رقم:٦٢١١، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٧٠٣]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک حدی خوان ہوا کرتا تھا۔ جسے انجشہ کہا جاتا تھا۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: انجشہ کچھ سناؤ، نازک شیشے نہ توڑ دینا۔

(1556)۔وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ كَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَمَرَّ حَدِیْثُ اِیَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٥١٠٠]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گانا دل میں منافقت کو پروان چڑھاتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔ اس سے پہلے وہ حدیث گزر چکی ہے جس میں عشقیہ طرز سے بچنے کا حکم ہے۔

(1557)۔وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ الْقَوْمُ یَاْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند

احمد حدیث رقم:۱۶۰۲]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ایک قوم نکلے گی جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائیں گے جیسے گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

(1558)۔وعن ابی عامر او ابی مالک الاشعری انہ سمع النبی ﷺ یقول: لیکونن من امتی اقوام، یستحلون الحر والحریر، والخمر والمعازف، ولینزلن اقوام الی جنب علم، یروح علیہم بسارحۃ لہم، یاتیہم، یعنی: الفقیر، لحاجۃ فیقولون: ارجع الینا غدا، فیبیتہم اللہ، ویضع العلم، ویمسخ آخرین قردۃ وخنازیر الی یوم القیامۃ رواہ البخاری و ابو داود [بخاری حدیث رقم:۵۵۹۰، ابو داؤد حدیث رقم:۴۰۳۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو عامر یا حضرت ابو مالک اشعری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں کچھ ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کے آلات کو حلال قرار دیں گے اور کچھ ایسے لوگ پہاڑ کے دامن میں رہیں گے کہ شام کو وہ اپنے جانوروں کا ریوڑ لیکر واپس آئیں گے اور انکے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت لے کر آئے گا تو وہ کہیں گے کل آنا، اللہ تعالیٰ رات کو ان پر پہاڑ گرا کر انہیں ہلاک کردے گا اور دوسرے لوگوں (شراب اور موسیقی کو حلال کہنے والوں) کو مسخ کر کے قیامت تک کے لیے انہیں بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

باب تعبیر الرؤیا

خوابوں کی تعبیر کا باب

قال اللہ تعالیٰ لہم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ [یونس: ٦٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

(1559)۔عن ابی ہریرۃ ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات؟ قال الرؤیا الصالحۃ رواہ البخاری [بخاری حدیث رقم:۶۹۹۰، ابو داؤد حدیث رقم:۵۰۱۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت میں سے مبشرات کے سواء کچھ نہیں بچا۔ صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا سچے خواب۔

(1560)۔وعن ابی سعید ؓ عن النبی ﷺ قال، اصدق الرؤیا بالاسحار رواہ

الترمذی والدارمی [ترمذی حدیث رقم:۲۲۷۴، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱۵۰، مسند احمد حدیث رقم:۱۱۲٤٦]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو سعید ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: سب سے سچا خواب سحر کے وقت آتا ہے۔

(1461)۔و قال محمد بن سیرین وانا اقول الرؤیا ثلاث، حدیث النفس وتخویف الشیطان وبشریٰ من اللہ، فمن رای شیئا یکرہہ فلا یقصہ علیٰ احد ولیقم فلیصل، فکان یکرہ الغل فی النوم ویعجبہ القید، ویقال القید ثبات فی الدین رواہ مسلم والبخاری [مسلم حدیث رقم:۵۹۰۵، بخاری حدیث رقم:۷۰۱۷، ابو داؤد حدیث رقم:۵۰۱۹، ترمذی حدیث رقم:۲۲۸۰، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۹۰۶، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۱٤، مسند احمد حدیث رقم:۷٦٦۰]۔

ترجمہ: امام محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ذاتی خیالات، شیطان کا ڈرا دینا اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔ تو جو شخص کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے کسی کو نہ بتائے اور اٹھ جائے اور نماز پڑھے۔ آپ خواب میں زنجیروں میں جکڑنا اچھا نہیں جانتے تھے اور قید کو اچھا بتاتے تھے۔ کہا گیا ہے کہ قید سے مراد دین پر ثابت قدمی ہے۔

(1562)۔وعن جابر ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا رای احدکم الرؤیا یکرہہا فلیبصق عن یسارہ ثلاثا، ولیستعذ باللہ من الشیطن ثلاثا، ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ رواہ مسلم [مسلم حدیث رقم:۵۹۰٤، ابو داؤد حدیث رقم:۵۰۲۲، ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۹۰۸]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر پہلے تھا اس سے بدل جائے۔

(1563)۔وعن سمرۃ بن جندب ؓ قال کان رسول اللہ ﷺ مما یکثر ان یقول لاصحابہ ہل رای احد منکم من رؤیا فیقص علیہ من شاء اللہ ان یقص رواہ البخاری [بخاری حدیث رقم:۷۰٤۷، مسند احمد حدیث رقم:۲۰۱۱۷]۔

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ وہ آپ کو خواب سناتے تھے جو اللہ کو منظور ہوتا تھا کہ آپ کو سنائیں۔

(1564)۔ وَعَنْ اَبِی قَتَادَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٥٩٢١ ، بخاری حديث رقم:٦٩٩٦ ، سنن الدارمی حديث رقم:٢١٤٤ ، مسند احمد حديث رقم:٢٢٦٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔

(1565)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِی فِی الْیَقْظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِی رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٥٩٢٠ ، بخاری حديث رقم:٦٩٩٣ ، ابوداؤد حديث رقم:٥٠٢٣ ، مسند احمد حديث رقم:٢٢٦٧٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا جلد ہی مجھے بیداری میں دیکھے گا۔ اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

(1566)۔ وَعَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَطْعَ الرَّأْسِ بِلَعْبِ الشَّیْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث حديث رقم:٥٩٢٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٩١٣]۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے سر کے کٹ جانے کی تعبیر شیطانی کھیل سے کی ہے۔

(1567)۔ وَثِیَابَ بِیضٍ بَعْدَ الْمَوْتِ بِالْمَغْفِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حديث رقم:٢٢٨٨]۔

ترجمہ: موت کے بعد سفید کپڑوں کی تعبیر مغفرت سے فرمائی ہے۔

(1568)۔ وَعَیناً جَارِیَةً بِاَعْمَالٍ جَارِیَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:١٢٤٣، ٢٦٨٧، ٣٩٢٩، ٧٠٠٣، ٧٠٠٤، ٧٠١٨]۔

ترجمہ: اور جاری چشمے کی تعبیر جاری اعمال سے فرمائی ہے۔

(1569)۔ وَلَبَناً بِعِلْمٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:٨٢، ٣٦٨١، ٧٠٠٦، ٧٠٠٧، ٧٠٢٧، ٧٠٣٢ ، مسلم حديث رقم:٦١٩٠ ، ٦١٩١ ، ترمذی حديث رقم:٢٢٨٤ ، ٣٦٨٧]۔

ترجمہ: اور دودھ کی تعبیر علم سے فرمائی ہے۔

(1570)۔ وَالْقَمِیصَ بِالدِّیْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:٢٣، ٣٦٩١، ٧٠٠٨، ٧٠٠٩، مسلم حديث رقم:٦١٨٩ ، ترمذی حديث رقم:٢٢٨٥ ، ٢٢٨٦ ، نسائی حديث رقم:٥٠٢٦]۔

ترجمہ: اور قمیض کی تعبیر دین سے فرمائی ہے۔

ذِكْرُ الْاَبْدَالِ

ابدالوں کا ذکر

(1571)۔ عَنْ عَلِیٍّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ ، اَلْاَبْدَالُ یَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُونَ رَجُلاً ، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلاً یُسْقٰى بِهِمُ الْغَیْثُ وَیُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَآءِ وَیُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:٨٩٩]۔ منقطع صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس مرد ہوں گے۔ جب بھی ایک مرد فوت ہوگا تو اللہ اسکی جگہ دوسرا مرد بدل دے گا۔ انکی برکت سے بارشیں ہوں گی اور انکی برکت سے دشمنوں کے خلاف مدد حاصل کی جائے گی اور انکی برکت سے اہل شام پر سے عذاب ٹلا رہے گا۔

(1572)۔ عَنْ الْمُسَیَّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ ﷺ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ كُلَّ نَبِیٍّ اُعْطِیَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ اَوْ قَالَ نُقَبَاءَ ، وَاُعْطِیتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ ، قُلْنَا مَنْ هُمْ ؟ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَاَبُو ذَرٍّ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [الترمذی حديث رقم: ٣٧٨٥ ، مسند احمد حديث رقم:٦٦٨، ١٢٠٩، ١٢٦٦، ١٢٧٧]۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب رفیق دیے گئے یا شاید فرمایا نقیب دیے گئے ، جبکہ مجھے چودہ دیے گئے۔ ہم نے کہا وہ کون کون ہیں؟ فرمایا: میں اور میرے دو بیٹے ، اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور مقداد اور ابوذر اور عمار اور عبداللہ بن مسعود۔

اَلتَّصَوُّفُ كُلُّهٗ اَدَبٌ وَ اَخْلَاقٌ

تصوف محض ادب اور اخلاق کا نام ہے

(1573)۔عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِی جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیهِ قَالَ آخَی النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَاٰی اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ اَخُوكَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهٗ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَاِنِّي صَائِمٌ، قَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَاْكُلَ قَالَ فَاَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهٗ سَلْمَانُ اِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ سَلْمَانُ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۹۶۸، الترمذی حدیث رقم: ۲٤۱۳]۔

ترجمہ: حضرت عون بن ابی جحیفہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ بنایا۔حضرت سلمان جب حضرت ابودرداء سے ملاقات کو گئے تو ان کی والدہ کو پھٹے پرانے لباس میں دیکھا۔کہنے لگے آپ کو کیا ہوا ہے؟انہوں نے کہا ابودرداء کو دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں،اتنے میں حضرت ابو درداء پہنچ گئے۔انہوں نے حضرت سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور کہا آپ کھانا کھالیں میرا روزہ ہے۔انہوں نے کہا میں نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہ کھائیں۔انہوں نے کھانا کھایا۔پھر جب رات ہوئی تو حضرت ابودرداء نفل پڑھنے کے لیے چل پڑے۔حضرت سلمان نے کہا سوجاؤ،وہ سوگئے،تھوڑی دیر بعد پھر نفل پڑھنے چلے،حضرت سلمان نے کہا سوجاؤ،پھر جب رات کا پچھلا پہر ہوا تو حضرت سلمان نے کہا اب اٹھ جاؤ۔اب ان دونوں نے نوافل پڑھے۔حضرت سلمان نے ان سے کہا: تیرے رب کا بھی تجھ پر حق ہے،تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے،تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے،ہر حق دار کو اس کا حق ادا کرو،پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ سے یہ ساری بات عرض کی۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سلمان نے سچ کہا۔

کِتَابُ التَّقَرُّبِ اِلَی اللّٰهِ بِالْاَذْکَارِ وَالدَّعْوَاتِ

اذکار اور دعاؤں کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کتاب

بَابُ ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ کے ذکر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا [الاحزاب: ٤١] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرو، کثرت سے ذکر۔ وَ قَالَ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ [البقرة: ١٥٢] اور فرمایا: تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ وَ قَالَ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ [النساء: ١٠٣] اور فرمایا: اللہ کو یاد کرو کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل۔ وَ قَالَ وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا [المزمل: ٨] اور فرمایا: اپنے رب کے نام کا ذکر کر اور سب سے کٹ کر اسی کا ہو جا۔ وَ قَالَ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا [الاعراف: ١٨٠] اور فرمایا: اللہ کے خوبصورت نام ہیں اسے انہی سے پکارو۔

(1574)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۷۵، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۷۹۳]۔ صحیح غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ، اسلام کے احکام مجھے کثرت سے نظر آتے ہیں۔ مجھے کوئی ایسی بات فرمائیں جس پر عمل کروں۔ فرمایا: تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

(1575)۔وَعَنْ اَبِي مُوسٰى ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۱۸۲۳، بخاری حدیث رقم: ٦٤٠٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی جو ذکر نہیں کرتا، ایسے ہے جیسے زندہ ہو اور مردہ ہو۔

(1576)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ

فِيْمَنْ عِنْدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:٦٨٥٥ ، ترمذی حدیث رقم:٣٣٧٨ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٧٩١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ مل کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور ان پر سکون نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے)۔

(1573)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْماً يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ ، قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا ، قَالَ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِی؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ ، قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِی؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَ اللّٰهِ مَا رَاَوْكَ ، قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِی؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْداً وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحاً ، قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْاَلُوْنَ ؟ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَاَوْهَا ؟ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا ، قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصاً وَاَشَدَّ لَهَا طَلَباً وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً ، قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ ، قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا ، قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَاراً وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً ، قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّی قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ، قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ ، قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی[مسلم حدیث رقم:٦٨٣٩ ، بخاری حدیث رقم:٦٤٠٨ ، مسند احمد حدیث رقم:٨٩٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکرِ الٰہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں تو وہ ندا کرتے ہیں آؤ تمہاری مراد پوری ہوگئی، ذکر کرنے والے مل گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتے ان ذاکرین کو آسمان تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر رب کریم فرشتوں سے ان کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں؟ حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح وتحمید، تکبیر

اور تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر رب تعالیٰ فرشتوں سے معلوم کرتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں تیری ذات پاک کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تب ان سے رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں۔ رب کریم اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ عبادت کرتے، تیری تسبیح زیادہ کرتے اور تیری عظمت زیادہ بیان کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رب کریم فرشتوں سے فرماتا ہے کہ وہ رب سے کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کے سوالی ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں کہ تیری ذاتِ اقدس کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس کی طلب میں اور زیادہ حریص ہوتے اور اس کی طلب میں زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ رغبت کا اظہار کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسکے علاوہ بندے کیا کر رہے ہیں۔ فرشتے عرض کریں گے کہ وہ پناہ مانگ رہے ہیں۔ رب کریم دریافت فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ تو فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے۔ رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ فرار حاصل کرتے اور اس سے بہت ڈرتے۔ تب رب تعالیٰ فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انکی مغفرت فرما دی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا ہے جو ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں وہ انکے پاس کسی کام سے آیا تھا اور بیٹھ گیا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں ہے۔

(1578)۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكٰهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِی دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ ؟ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم:٣٣٧٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٧٩٠ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٧٥٩٣]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابودرداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں سب سے پاکیزہ، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا، تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے زیادہ بہتر اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے جنگ کرو،

وہ تمہاری گردنیں ماریں اور تم ان کی گردنیں مارو؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا اللہ کا ذکر۔

(1579)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ یَذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور اپنے نبی پر درود نہیں پڑھتی تو یہ چیز ان کے لیے حسرت کا سبب ہے۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں معاف کر دے۔

(1580)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَكَرَنِیْ وَتَحَرَّكَتْ بِیْ شَفَتَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیْ [بخاری باب قول اللّٰہ تعالیٰ: لا تحرک به لسانک، صفحة ۱۵۱۹، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۷۹۲]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذریعے سے حرکت کرتے ہیں۔

(1581)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۳، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۸۰۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

(1582)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَ مَرَّ الْحَدِیْثُ [مسلم حدیث رقم: ۳۷۶]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت ایسے ایک شخص پر کبھی قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہہ رہا ہو۔ یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔

(1583)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ اَحْیَانِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیْ [مسلم حدیث رقم: ۸۲۶، بخاری کتاب الأذان باب: هل یتبع المؤذن فاه ههنا وههنا؟ وهل یلتفت فی الأذان؟ صفحة ۱۳۷، ابوداؤد حدیث رقم: ۱۸، ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۴، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۰۲]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر لحظہ اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

(1584)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیْ [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۱۰]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو چر لیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا: ذکر کے حلقے۔

(1585)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَسِیْرُ فِیْ طَرِیْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰی جَبَلٍ یُقَالُ لَهٗ جُمْدَانُ، فَقَالَ سِیْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ، قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَالذَّاكِرَاتِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۶۸۰۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے میں سفر فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جسے جمدان کہا جاتا تھا۔ فرمایا: اس جمدان کی سیر کرو۔ مفرد لوگ آگے نکل گئے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مفرد لوگ کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور عورتیں۔

(1586)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِیْ، فَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِیْ [مسلم حدیث رقم: ۶۸۰۵، بخاری حدیث رقم: ۷۴۰۵، ترمذی حدیث رقم: ۲۳۸۸]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اسے اکیلا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کرتا ہوں۔

(1587)۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم: ۱۱۶۵۹]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو حتیٰ کہ لوگ کہیں مجنوں ہے۔

(1588)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ

لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦٨٤٧ ، ترمذی حدیث رقم:٣٥٩٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا ہو۔

(1589)۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٦٨٤٦، بخاری حدیث رقم:٦٦٨٢ ، ترمذی حدیث رقم:٣٤٦٧ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٨٠٦]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، وزن میں بھاری ہیں، رحمٰن جل شانہ کو پیارے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

(1590)۔ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ ؓ اَنَّ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اشْتَکَتْ مَا تَلْقٰی مِنَ الرَّحٰی مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اُتِیَ بِسَبْیٍ فَاَتَتْہُ تَسْأَلُہٗ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْہُ فَذَکَرَتْ لِعَائِشَۃَ فَجَاءَ النَّبِیُّ ﷺ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ عَائِشَۃُ لَہٗ فَاَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ عَلٰی مَکَانِکُمَا حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَیْہِ عَلٰی صَدْرِیْ فَقَالَ اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ مِمَّا سَاَلْتُمَاہُ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَکُمَا فَکَبِّرَا اللّٰہَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَکُمَا مِمَّا سَاَلْتُمَاہُ رواہ البخاری و مسلم [البخاری حدیث رقم:٣١١٣ ، مسلم حدیث رقم:٦٩١٥ ، ابو داؤد حدیث رقم:٥٠٦٢]۔

ترجمہ: حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ ان کو چکی میں (جو یا گندم پیسنے سے) مشقت ہوتی ہے، پھر حضرت فاطمہ کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو حضرت فاطمہ آپ کے پاس کسی خادم کا سوال کرنے کے لیے گئیں، پس آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا، پس جب رسول اللہ ﷺ گھر آئے تو حضرت عائشہ نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے جبکہ ہم اپنے بستروں میں داخل ہو گئے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اپنی جگہ پر رہو، حتیٰ کہ میں نے آپ کے پیروں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی، آپ نے فرمایا: کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز

نہ بتاؤں جس کا تم نے سوال کیا ہے؟ جب تم دونوں اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس مرتبہ "اللہ اکبر" کہو اور تینتیس مرتبہ "الحمد للہ" کہو اور تینتیس مرتبہ "سبحان اللہ" کہو تو تم دونوں نے جس چیز کا سوال کیا ہے، یہ تسبیح اس سے زیادہ بہتر ہے۔

(1591)۔ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ؓ اَنَّ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ تَسْأَلُہٗ خَادِمًا فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکِ مَا هُوَ خَیْرٌ لَکِ مِنْہُ تُسَبِّحِیْنَ اللّٰہَ عِنْدَ مَنَامِکِ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَتَحْمَدِیْنَ اللّٰہَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَتُکَبِّرِیْنَ اللّٰہَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِیْنَ فَمَا تَرَکْتُهَا بَعْدُ قِیْلَ وَلَا لَیْلَۃَ صِفِّیْنَ قَالَ وَلَا لَیْلَۃَ صِفِّیْنَ رواہ البخاری [البخاری حدیث رقم: ٥٣٦٢ ، مسلم حدیث رقم: ٦٩١٧]۔

ترجمہ: حضرت علی ابن ابی طالب ؓ فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تا کہ آپ ﷺ سے خادم مانگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہے؟ سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرو، تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ میں نے اس کے بعد یہ وظیفہ نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا کہ جنگ صفین کی رات بھی آپ نے نہیں چھوڑا فرمایا: صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

بَابُ الدُّعَآءِ

دعا کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ [المؤمن: ٦٠] وَ قَالَ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ [البقرۃ: ١٨٦] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھ سے دعا مانگو میں تمہیں جواب دوں گا۔ اور فرمایا: میں دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔

فَصْلٌ فِیْ اَهَمِّیَّۃِ الدُّعَآءِ

دعا کی اہمیت کی فصل

(1592)۔ عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ [ترمذی حدیث رقم:٣٣٧١]۔ وَقَالَ غَرِیْبٌ وَالدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَۃُ صَحِیْحٌ (ترمذی حدیث رقم:٣٣٧٢)۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔

(1593)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ

الدُّعَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۷۰، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۸۲۹، مسند احمد حدیث رقم: ۸۷۶۹]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ کوئی چیز معزز نہیں۔

(1594)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۲۱۳۹]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تقدیر کو دعا کے سواء کوئی چیز واپس نہیں کر سکتی اور نیکی کے سواء عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(1595)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْکُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰہُ شَیْئًا یَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یُّسْئَلَ الْعَافِیَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۴۸]۔ ذا ضعیف ومفهومه ثابت بشواهده

ترجمہ: حضرت عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے لیے دعا کے دروازے کھول دیے گئے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے اور اللہ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جو اسے سب سے پسند ہو سوائے اس کے کہ اس سے معافی مانگی جائے۔

(1596)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ اَنْ یَّرُدَّهُمَا صِفْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِی [ابوداؤد حدیث رقم: ۱۴۸۸، ترمذی حدیث رقم: ۳۵۵۶، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۸۶۵]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت سلمان ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیاء والا مہربان ہے۔ اس کا بندہ جب ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے حیاء آتی ہے کہ انہیں خالی واپس کرے۔

فَصْلٌ فِیْ آدَابِ الدُّعَاءِ

دعا کے آداب کی فصل

(1597)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِهٖ، فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ

اَنْ یُّسْئَلَ، وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۷۱]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کھلنے کا انتظار ہے۔

(1598)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۳۸۲]۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ مشکلات میں اللہ اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ آسانی میں کثرت سے دعا مانگا کرے۔

(1599)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَعَا اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِیَعْزِمْ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَتَعَاظَمُهٗ شَیْءٌ اَعْطَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۸۱۲]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ بلکہ ڈٹ کے مانگے اور پوری رغبت سے مانگے، اللہ کو عطا کرتے ہوئے کوئی چیز بڑی نہیں لگتی۔

(1600)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ یَسْتَعْجِلْ، قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یُسْتَجَابُ لِیْ فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِکَ وَیَدَعُ الدُّعَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۹۳۶]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے کی دعا قبول کی جاتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ کی دعا نہ مانگے، جب تک جلد بازی نہ کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا: وہ کہے کہ میں نے دعا مانگی ہے اور پھر دعا مانگی ہے مگر مجھے قبولیت نظر نہیں آئی۔ ایسے میں وہ مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کو چھوڑ دیتا ہے۔

(1601)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۴۷۹]۔ غریب ورواته ثقات

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس طرح دعا مانگو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل اور لاپرواہ دل کے ساتھ مانگی جائے۔

(1602)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ، اَلصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ

الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ ، يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَو بَعْدَ حِينٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:٣٥٩٨ ، ابن ماجة حديث رقم:١٧٥٢]۔ حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جنکی دعا رد نہیں کی جاتی۔ روزہ دار جب وہ روزہ کھولے، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا۔ اللہ اسے بادلوں کے اوپر اٹھالیتا ہے اور اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رب فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری مدد ضرور کروں گا خواہ تھوڑی دیر بعد سہی۔

(1603)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَآءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُودَاوٗد [ابوداؤد حديث رقم:١٤٨٢]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں سے جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے۔ اور اس کے علاوہ چھوڑ دیتے تھے۔

(1604)۔ وَعَنْ اُبَيِّ بنِ كَعبٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ اَحَداً فَدَعَا لَهٗ بَدَأَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:٣٣٨٥ ، ابوداؤد حديث رقم:٣٩٨٤]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو نصیحت فرماتے تو اس کے لیے دعا فرماتے، پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔

(1605)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ ، عِنْدَ رَأْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيهِ بِخَيرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٩٢٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٨٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی کی دعا اس کے بھائی کی غیر موجودگی میں قبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب کبھی وہ اپنے بھائی کے لیے اچھائی کی دعا کرتا ہے تو وہ مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لیے بھی ایسی ہی عطا ہو۔

فَصْلٌ فِي الْاَدْعِيَةِ الْجَامِعَةِ

جامع دعاؤں کی فصل

(1606)۔ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَآءِ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي فِي اَمْرِي وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي جِدِّي وَهَزْلِي

وَخَطَئِي وَعَمَدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٩٠١ ، بخاری حديث رقم:٦٣٩٨، ٦٣٩٩ ، مسند احمد حديث رقم:١٩٧٦١]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میری خطاؤں اور جہل اور بے اعتدالی کو معاف فرما اور وہ جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ میری سنجیدگی، مذاق، خطا اور عمد کو معاف فرما۔ یہ سب کچھ میرے پاس موجود ہے۔ اے اللہ جو کچھ میں نے مقدم کیا اور جو کچھ مؤخر کیا۔ اور جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے اعلانیہ کیا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ سب بخش دے۔ تو ہی مقدم و مؤخر کرنیوالا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(1607)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ، اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٨٤٠ ، بخاری حديث رقم:٦٣٨٩ ، ابوداؤد حديث رقم:١٥١٩ ، ترمذی حديث رقم:٣٤٨٧ ، مسند احمد ١٣١٦٨]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی: اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(1608)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ، اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْماً ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:٣٥٩٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٨٣٣]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے سکھایا ہے مجھے اس سے فائدہ پہنچا اور مجھے وہ علم سکھا جو مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ کا شکر ہے اور میں اہل دوزخ کے حال سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(1609)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوٗدَ يَقُولُ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمَالِي وَاَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:٣٤٩٠]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابو درداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد کی دعا میں یہ الفاظ ہوتے تھے۔ فرماتے تھے: اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ تو اپنی محبت مجھے میری جان، مال اور اہل وعیال کی نسبت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر پیاری کردے۔

(1610)۔ وَعَنْ اَبِی بَکْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَعْوَاتُ مَكْرُوبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٥٠٩٠]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دکھی آدمی کی دعا یہ ہے: اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام معاملات سدھار دے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(1611)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ، مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وابو داؤد وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ٦٥٦٩، ابو داؤد حديث رقم: ١٥٤٨، ابن ماجة حديث رقم: ٣٨٣٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ میں چار چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جو نہ ڈرے، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

(1612)۔ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللّٰهَ، قَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُو دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ [مسلم حديث رقم: ٦٨٩٥، ابو داؤد حديث رقم: ١٥٥٠، نسائی حديث رقم: ١٣٠٧، ابن ماجة حديث رقم: ٣٨٣٩]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت فروہ بن نوفل اشجعی فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: رسول اللہ ﷺ اللہ سے کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ فرماتے تھے: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے جو میں نے کیا اور اس کے شر سے جو میں نے نہیں کیا۔

فَصْلٌ فِی الْاَدْعِيَةِ الْمُسْتَحَبَّةِ فِی الْاَوْقَاتِ الْمَخْصُوصَةِ

مخصوص اوقات میں پڑھنے کی مستحب دعائیں

(1613)۔ عَنْ حُذَيْفَةَ ﷺ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ، ثُمَّ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيٰی، وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُورُ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَرَوَاهُ مُسْلِم عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ وَرَوَاهُ اَحْمَد عَنْ اَبِی ذَرٍّ ﷺ [بخاری حديث رقم: ٧٣٩٤، مسلم حديث رقم: ٦٨٨٧، ابو داؤد حديث رقم: ٥٠٤٩، ابن ماجة حديث رقم: ٣٨٨٠، مسند احمد حديث رقم: ٢١٤٢٤]۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو سونے لگتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيٰی یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں۔ اور جب جاگتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُورُ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(1614)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم: ٦٩٢٠، بخاری حديث رقم: ٣٣٠٣، ابو داؤد حديث رقم: ٥١٠٢، ترمذی حديث رقم: ٢٤٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مرغ کی آواز سنو تو پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں، مرغ نے فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے۔ اور جب گدھے کی آواز سنو تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ پڑھا کرو، اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

(1615)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِيرِهٖ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِی سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی

السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِی الْاَهْلِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ ، وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٣٢٧٥، ابوداؤد حديث رقم:٢٥٩٩ ، ترمذی حديث رقم:٣٤٤٧]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب شتر پر سوار ہوجاتے تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر فرماتے سُبْحٰنَ الَّذِی سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِينَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِی سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی ، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِی الْاَهْلِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر فرمایا اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ ہم اپنے اِس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اُس عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ ہمارے اِس سفر کو ہمارے لیے آسان بنا دے اور اِس کی دوریاں ہمارے لیے سمیٹ دے۔ اے اللہ سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ میں سفر کی صعوبتوں سے اور برے مناظر سے اور مال اور اہل میں بُری واپسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور جب واپس تشریف لاتے تو یہی الفاظ فرماتے اور ان الفاظ کا اضافہ بھی فرماتے آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ یعنی ہم توبہ کرتے ہوئے، اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اور اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے واپس آتے ہیں۔

(1616)۔ وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ، فَقَالَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ يَضُرَّهٗ شَیْءٌ حَتّٰی يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٨٧٨، ترمذی حديث رقم:٣٤٣٧ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٥٤٧]۔

ترجمہ: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص منزلِ مقصود پر پہنچنے کے بعد یہ پڑھے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز سے جو اس نے پیدا کی ہے، تو اسے وہاں سے رخصت ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(1617)۔ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَی الْهِلَالَ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّی وَرَبُّكَ اللّٰهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حديث

رقم:٣٤٥١ ، مسند احمد حديث رقم:١٤٠١]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّی وَرَبُّكَ اللّٰهُ یعنی اے اللہ اِس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اے چاند! تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔

(1618)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰی مُبْتَلًی فَقَالَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِی عَلٰی كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا ، اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حديث رقم:٣٤٣١]۔ وقال غريب

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: جب کوئی آدمی کسی بیمار کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو وہ بیماری اسے نہیں لگے گی خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِی عَلٰی كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اُس مرض سے بچایا جس میں تجھے اُس نے مبتلا کیا اور اپنی اکثر مخلوقات پر مجھے خوب فضیلت سے نوازا۔

(1619)۔ وَعَنْ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِی وَيُمِيتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيرٌ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰی لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حديث رقم:٣٤٢٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٢٣٥]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِی وَيُمِيتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيرٌ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد لاشریک ہے۔ اُسی کا ملک ہے اور اُسی کی تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، وہ خود زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی، اُسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے"۔ اللہ تعالیٰ اسکے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا، دس لاکھ گناہ معاف

کردے گا، دس لاکھ درجات بلند کردے گا اور اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

(1620)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً فَكَثُرَ فِیْهِ لَغَطُهٗ، فَقَالَ قَبلَ اَنْ یَقُومَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَیْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِی مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۴۳۳]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور کثرت سے باتیں کیں، پھر کھڑا ہونے سے پہلے اس نے یہ دعا پڑھ لی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَیْكَ یعنی "اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔ تو اللہ تعالیٰ اس مجلس میں ہونے والی اس کی ہر غلطی معاف فرمادے گا۔

(1621)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَسْتَوْدِعَ الْجَیْشَ قَالَ، اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِیمَ اَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم:۲۶۰۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ خطمی فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر الوداع کرنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: میں تمہارا دین اور امانتیں اور تمہارے اعمال کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(1622)۔ وَعَنْ اَبِی مُوْسٰی ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْماً قَالَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِی نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد [مسند احمد حدیث رقم:۱۹۷۴۲، ابوداؤد حدیث رقم:۱۵۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ ؓ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو کسی قوم سے خطرہ ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِی نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ یعنی اے اللہ ہم تجھے انکی کوششوں کے مقابلے پر درمیان میں لاتے ہیں اور انکے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

(1623)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَاْتِیَ اَهْلَهٗ، قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ یُّقَدَّرْ بَیْنَهُمَا وَلَدٌ فِی ذٰلِكَ لَمْ یَضُرَّهٗ شَیْطَانٌ اَبَداً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۳۵۳۳، بخاری

حدیث رقم:۵۱۶۵، ترمذی حدیث رقم:۱۰۹۲، ابن ماجة حدیث رقم:۱۹۱۹، ابوداؤد حدیث رقم:۲۱۶۱]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی "اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں اولاد دے اُسے شیطان سے دور رکھ"۔ اگر انکے نصیب میں اولاد ہے تو اسے شیطان کبھی نہیں چھو سکے گا۔

(1624)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ یَقُوْلُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۳۵۲۴]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ یعنی اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

(1625)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی ؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِی وَدُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَاماً اِذَا قُلْتَهٗ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ وَقَضٰی عَنْكَ دَیْنَكَ، قَالَ قُلْتُ بَلٰی، قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ، قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّی وَقَضٰی عَنِّی دَیْنِی رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم:۱۵۵۵]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے غموں نے اور قرض نے آن گھیرا ہے، فرمایا: میں تمہیں ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ جب تم اسے پڑھو تو اللہ تمہارا غم دور کردے اور قرض ادا کردے، اس نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ، فرمایا: صبح شام پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ غم و حزن سے، عجز اور کاہلی سے۔ بخل اور بزدلی سے، قرض کی زیادتی اور لوگوں کے قہر و غلبہ سے۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میرا غم دور کردیا اور مجھ سے قرض ہٹادیا۔

(1626)۔ وَعَنْ عَلِیٍّ ؓ اَنَّهٗ جَاءَهٗ مُكَاتِبٌ، فَقَالَ اِنِّی عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِی فَاَعِنِّی، قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَیْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِیْرٍ دَیْناً اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ، قُلْ، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِی بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِی بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ رَوَاهُ

اَلتِّرْمَذِی[ترمذی حدیث رقم:٣٥٦٣]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: سیدنا علی المرتضی ؓ کے پاس ایک مقروض آدمی نے قرض کی شکایت کی۔ آپ ؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے ہیں۔ اگر بڑے پہاڑ کے برابر بھی تجھ پر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کردے گا۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِی بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی اے اللہ مجھے حرام سے بچا کر اپنے حلال کے ذریعے میری کفایت فرما اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سواء ہر کسی سے بے نیاز کردے۔

(1627)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا اَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِی[بخاری حدیث رقم:٢٩٩٣، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٦٧٦، مسند احمد حدیث رقم:١٤٥٨٠]۔

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ہم جب بلندی پر چڑھتے تھے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے تھے اور جب نیچے اترتے تھے تو سُبْحَانَ اللّٰہ کہتے تھے۔

(1628)۔ وَعَنْ اَبِی اُسَیْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:١٦٥٢، ابوداؤد حدیث رقم:٤٦٥، ابن ماجۃ حدیث رقم:٧٧٢، نسائی حدیث رقم:٧٢٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو اسید ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب باہر نکلے تو کہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(1629)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ یَقُولُ، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٨٣١، بخاری حدیث رقم:١٤٢، ابوداؤد حدیث رقم:٤، ترمذی حدیث رقم:٥، ابن ماجۃ حدیث رقم:٢٩٨، نسائی حدیث رقم:١٩، سنن الدارمی حدیث رقم:٦٧٣، مسند احمد حدیث رقم:١١٩٥٣]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ میں خباثت اور خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(1630)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، غُفْرَانَكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِی [ترمذی حدیث رقم:٧، ابوداؤد حدیث رقم:٣٠، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٠٠، سنن الدارمی حدیث رقم:٦٨٤، مسند احمد حدیث رقم:٢٥٢٧٤]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: غُفْرَانَكَ یعنی اے اللہ مجھے (کچھ دیر مصروف رہنے پر) معاف کردے۔

(1631)۔ وَعَنْ اَبِی اَیُّوبَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَی الطَّعَامِ حِینَ اَكَلْنَا رَوَاهُ شَرْحُ السُّنَّةِ [شرح السنۃ حدیث رقم:٢٨٢٤، مسند احمد حدیث رقم:٢٣٥٨٣ والترمذی فی الشمائل حدیث رقم:١٦٠]۔ الحدیث صحیح ولہ طرق

ترجمہ: حضرت ابو ایوب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم جب کھانا کھاتے ہیں تو اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں۔

(1632)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰی طَعَامِهٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَالتِّرْمَذِی [ابوداؤد حدیث رقم:٣٧٦٧، ترمذی حدیث رقم:١٨٥٨]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ یعنی اللہ کے نام سے، اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔

(1633)۔ وَعَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِی ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِینَ رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حدیث رقم:٣٨٥٠، ترمذی حدیث رقم:٣٤٥٧، ابن ماجۃ حدیث رقم:٣٢٨٣، مسند احمد حدیث رقم:١١٢٨٢]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوجاتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِینَ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔

(1634)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِیرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوا مَثْنٰی وَثُلَاثَ وَسَمُّوا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:١٨٨٥]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں پانی مت پیا کرو بلکہ دو تین سانسوں میں پیا کرو۔ پانی پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی ”اللہ کے نام سے شروع جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے“ پڑھا کرو۔ اور منہ ہٹا لو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھا کرو۔

(1635)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَاماً فَلْيَقُلْ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْراً مِنْهُ وَاِذَا سَقٰى لَبَناً فَلْيَقُلْ ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ، فَاِنَّهُ لَيْسَ شَئٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٣٤٥٥ ، ابو داؤد حدیث رقم:٣٧٣٠ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٣٢٢ ، مسند احمد حدیث رقم:١٩٨٣]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْراً مِنْهُ یعنی اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھلا۔ اور جب دودھ پیے تو کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ یعنی اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت ڈال اور ہمارے لیے اس میں اضافہ فرما۔ بے شک کھانے اور پانی دونوں کی غذائیت دودھ کے سواء کسی چیز میں نہیں۔

(1636)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْصَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ، فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٦٢٢٤ ، ترمذی حدیث رقم:٢٧٤١ ، ابوداؤد حدیث رقم:٥٠٣٣ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٧١٥ ، مسند احمد حدیث رقم:٨٦٥٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنا چاہیے اور اس کا ساتھی جب یہ سنے تو کہے يَرْحَمُكَ اللّٰهُ یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر چھینکنے والا یہ کہے يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی اللہ آپ کو ہدایت پر رکھے اور آپ کے معاملات درست فرمادے۔

(1637)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ ، اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَايُغَادِرُ سَقَماً رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد ، وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [ابوداؤد حدیث رقم:٣٨٨٣ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٥٣٠]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی بیمار کے پاس تشریف لے جاتے تو سیدھا ہاتھ مبارک اس کے جسم پر پھیرتے اور فرماتے: اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا

شِفَاءُكَ شِفَاءً لَايُغَادِرُ سَقَماً یعنی اے لوگوں کے رب بیماری کو ہٹا دے اور شفا عطا فرما دے، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سواء کوئی شفا نہیں، وہ ایسی شفا ہے جو مرض کا نشان تک نہیں رہنے دیتی، اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(1638)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْباً فَقَالَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِی هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابو داؤد حدیث رقم:٤٠٢٣]۔

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جس نے کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِی هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری ہمت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کر دیا۔ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔

(1639)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ ، قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٣٥٠٩]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو کچھ چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ چرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا پڑھا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ پاک ہے اور اللہ کے لیے ساری حمد ہے اور اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے۔

(1640)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غَفَرَلَهُمَا رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:٣٧٠٣ ، ابو داؤد حدیث رقم:٥٢١١ ، ترمذی حدیث رقم:٢٧٢٧ ، مسند احمد حدیث رقم:١٨٥٧٤]۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یعنی ”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں“۔ پڑھتے ہیں تو اللہ ان دونوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔

(1641)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ (حِيْنَ

نَظَرَ فِي الْمِرَاةِ) اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي رَوَاهُ اَحْمَدُ[مسند احمد حديث رقم:٢٥٢٧٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي یعنی اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنایا، میرے اخلاق کو بھی اچھا بنادے۔

(1642)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعِقِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِي فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ [بخارى فى الادب المفرد حديث رقم :٧٤٢ ، ترمذى حديث رقم : ٣٤٥٠، مسند احمد حديث رقم:٥٧٦٥]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کڑک اور بجلی کی آواز سنتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعِقِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ یعنی اے اللہ ہمیں اپنی بجلیوں کے ذریعے قتل نہ کراور ہمیں اپنے عذاب کے ذریعے ہلاک نہ فرما اور ان باتوں سے پہلے ہمیں معاف کردے۔

(1643)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﵁ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْغَيْثِ فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا وَ دَعَا لِدَفْعِهِ ، فَقَالَ ، اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِي [مسلم حديث رقم :٢٠٧٨، بخارى حديث رقم:١٠١٤، نسائى حديث رقم:١٥١٨]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﵁ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش کے لیے یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا یعنی اے اللہ ہمیں بارش دے، اے اللہ ہمیں بارش دے، اے اللہ ہمیں بارش دے۔اور بارش روکنے کے لیے یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ یعنی اے اللہ اسے ہمارے اردگرد لے جا، ہمارے اوپر نہ رہنے دے، اے اللہ اسے چٹانوں پر، کھردرے پتھروں پر، وادیوں کے پیٹ میں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر برسا۔

(1644)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ ،اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حديث رقم:٢٠٨٥]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب تند ہوا چلتی تو دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهِ یعنی اے اللہ میں تجھ سے اِسکی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور جو کچھ اِس کے اندر ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اِس کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔اور میں اِسکے شر سے، اور جو کچھ اِسکے اندر ہے اُسکے شر سے اور جو کچھ اِس کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اُس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

استغفار کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ [ال عمران : ١٣٥] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ لوگ کہ اگر وہ کوئی فحش عمل کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ وَ قَالَ حِكَايَةً عَنْ سَيِّدِنَا آدَمَ وَ حَوَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ [الاعراف : ٢٣] اور حضرت آدم و حوا علیہما السلام سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔اور اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں فرمائے گا تو ہم ضرور خسارے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ وَ قَالَ حِكَايَةً عَنْ سَيِّدِنَا يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ [الانبياء : ٨٧] اور حضرت یونس علیہ السلام سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے تھا۔

(1645)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجاً وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم:٢٢٣٨، ابوداؤد حديث رقم:١٥١٨، ابن ماجة حديث رقم:٣٨١٩]۔ ضعيف

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اسے ہر تنگی سے نکال دے گا اور اسے ہر غم سے آزاد کردے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ

بھی نہیں سکتا۔

(1646)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طُوبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيرًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم :٣٨١٨ ، السنن الكبرىٰ للنسائي حديث رقم:١٠٢٨٩]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہو اسے جس نے اپنے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا۔

(1647)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم :٤٢٥٠ ، شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٧٠٤٠]۔ الحديث حسن لغيره

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(1648)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ [ترمذي حديث رقم:٢٤٩٩ ، ابن ماجة حديث رقم:٤٢٥١ ، مسند احمد حديث رقم:١٣٠٥٤ ، سنن الدارمي حديث رقم:٢٧٢٩]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم کے تمام بیٹے خطا کرتے ہیں۔ خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کریں۔

(1649)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ فَاِنِّي اَتُوبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٨٥٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو۔ میں اس کی طرف ہر روز سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(1650)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ حِينَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ رَاحِلَتُهٗ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهٗ وَشَرَابُهٗ فَاَيِسَ

مِنْهَا ، فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِي وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ اِلٰى قَائِمَةً عِنْدَهٗ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ [مسلم حديث رقم:٦٩٦٠ ، بخاري حديث رقم:٦٣٠٨]۔

ترجمہ: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ سے اللہ اس شخص کی نسبت بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی سواری کسی ویران علاقے میں تھی اور وہ اس سے گم ہوگئی۔ اسی پر اس کا کھانا اور پینا تھا اور وہ اسے تلاش کر کر کے مایوس ہوگیا۔ آخر کار وہ ایک درخت کے نیچے آیا تو اپنی سواری سے مایوس ہو کر اس درخت کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اسی حال میں تھا کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی اور اس نے اسے نکیل سے پکڑ لیا پھر اس نے خوشی کی شدت میں آ کر کہہ دیا: اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ خوشی کی شدت کی وجہ سے اس کے منہ سے غلط بات نکل گئی۔

(1651)۔وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ ؓ اَنَّهٗ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ لَا اَنْ تُذْنِبُوا لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٩٦٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ایوبؓ سے مروی ہے کہ آپؓ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا: میں تم لوگوں سے ایک بات چھپائے رکھتا تھا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اگر تم لوگوں سے گناہ سرزد نہ ہوں تو اللہ ایک ایسی قوم کو پیدا کر دے گا جو گناہ کرے اور اللہ انہیں معاف کرے۔

(1652)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ وَيَسْتَغْفِرُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٩٦٥]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں لے جائے اور ایسی قوم کو لے آئے جو گناہ کریں اور استغفار کریں اور وہ انہیں معاف فرمائے۔

(1653)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ ؓ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ ، فَقَالَ اِنَّهٗ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا ، فَهَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهٗ فَكَمَّلَ بِهٖ مِائَةً ، ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ

أَهْلِ الْأَرْضِ فَدَلَّ عَلٰى رَجُلٍ ، فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ ؟ فَقَالَ نَعَمْ ، وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ ، اِنْطَلِقْ إِلٰى أَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاعْبُدِ اللّٰهَ تَعَالٰى مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلٰى أَرْضِكَ فَإِنَّهَا أَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى إِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ أَتَاهُ الْمَوْتُ ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ إِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ ، فَأَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ ، فَقَالَ قِيسُوا مَابَيْنَ الْأَرْضَيْنِ فَإِلٰى أَيَّتِهِمَا كَانَ أَدْنٰى فَهُوَ لَهُ ، فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ أَدْنٰى إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي أَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي وَفِي رِوَايَةٍ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَإِلٰى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٧٠٠٨، ٧٠١٠، بخاري حديث رقم: ٣٤٧٠]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے افراد کو قتل کیا تھا۔ اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ اسے ایک راہب کا پتا بتایا گیا تو وہ اسکے پاس گیا۔ کہنے لگا میں نے ننانوے افراد کو قتل کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اس طرح سو پورے کر لیے۔ پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ اسے ایک آدمی کا پتا بتایا گیا۔ اس سے جا کر کہنے لگا میں نے سو آدمی قتل کیے ہیں۔ کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اللہ اور توبہ کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے۔ تم فلاں فلاں علاقے میں چلے جاؤ۔ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ تم بھی انکے ساتھ ہو کر اللہ کی عبادت کرو اور اپنے علاقے میں کبھی نہ آنا کہ یہ برائی کا علاقہ ہے۔ وہ چلا گیا حتیٰ کہ جب آدھا راستہ گزر گیا تو اسے موت آ گئی۔ اب رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اسکے بارے میں جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف اپنے دل کو جھکاتے ہوئے آیا ہے اور عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے ہرگز کوئی نیکی نہیں کی۔ انکے پاس آدمی کی صورت میں ایک فرشتہ آیا۔ انہوں نے اسے ثالث مان لیا۔ اس نے کہا دونوں طرف کی زمین ناپو۔ یہ جس علاقے کے قریب ہوگا، اسی علاقے کا ہوگا۔ انہوں نے زمین کو ناپا تو وہ جدھر جا رہا تھا اس زمین کے قریب پایا گیا۔ اسے رحمت والے فرشتوں نے قبضے میں لے لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے اِدھر والی زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اُدھر والی زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جا۔

(1654)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْلِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاري حديث رقم: ٦٣٠٦، ترمذي حديث رقم: ٣٣٩٣، نسائي حديث رقم: ٥٥٢٢]۔

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: استغفاروں کا بادشاہ یہ ہے کہ بندہ کہے۔ اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور دعوے پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہوسکتا ہے میں ان کاموں سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو میں نے کیے ہیں۔ میں اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا سوائے تیرے۔

(1655)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِائَةَ مَرَّةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حديث رقم: ١٥١٦، ترمذي حديث رقم: ٣٤٣٤، ابن ماجة حديث رقم: ٣٨١٤، مسند احمد حديث رقم: ٤٧٢٥]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم محفل میں گنتے رہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سو مرتبہ پڑھا۔ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(1656)۔ وَعَنْ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذي حديث رقم: ٣٥٧٧، ابوداؤد حديث رقم: ١٥١٧]۔ قال الترمذي غريب لكن الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت زید جو نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سواء کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھتا ہے اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اس کی بخشش ہوگئی خواہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضَائِلِهَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا [الاحزاب: ۵۶] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی نبی پر درود بھیجو اور پورا پورا سلام بھیجو۔

(1657)۔عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثَنَاءُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِى [بخاری كتاب التفسير سورة احزاب باب ۱۰/۱۰ صفحة ۹۹۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوالعالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ اللہ کے درود بھیجنے سے مراد فرشتوں کے سامنے آپ ﷺ کی ثناخوانی ہے۔

(1658)۔وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم: ۹۱۲، ابوداؤد حديث رقم: ۱۵۳۰، ترمذى حديث رقم: ۴۸۵، نسائى حديث رقم: ۱۲۹۶، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ۱۵۵۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔

(1659)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَوَاهُ النَّسَائِىُّ [نسائى حديث رقم: ۱۲۹۷، مسند احمد حديث رقم: ۱۲۰۰۴، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ۱۵۵۴]۔ اسناده صحيح

ترجمہ: حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔ اسکی دس خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور اسکے دس درجات بلند کر دیے جائیں گے۔

(1660)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْلَى النَّاسِ بِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ [ترمذى حديث رقم: ۴۸۴، شعب الايمان للبيهقى حديث

رقم: ۱۵۶۳]۔ الحديث حسن لكن صححه ابن حبان

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔

(1661)۔وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِىْ حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَاَحْمَدُ [ابوداؤد حديث رقم: ۲۰۴۱، مسند احمد حديث رقم: ۱۰۸۲۳، شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ۱۵۸۱]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ میری روح کو اسکی طرف متوجہ کر دیتا ہے حتیٰ کہ میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(1662)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ [ترمذى حديث رقم: ۳۵۴۵، مسند احمد حديث رقم: ۷۴۶۹]۔ اخرج الحاكم الفقرة الاولىٰ واخرج مسلم الفقرة الاخيرة، والحديث صحيح له شواهد كثيرة عن جماعة الصحابة خرجها الحافظ المنذرى فى الترغيب

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس پر رمضان داخل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہیں کیا۔

(1663)۔وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِىْ؟ فَقَالَ مَا شِئْتَ، قُلْتُ الرُّبُعَ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِىْ كُلَّهَا، قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِىُّ [ترمذى حديث رقم: ۲۴۵۷]۔ الحديث صحيح صححه الحاكم ووافقه الذهبى

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھوں گا۔ فرمایئے اپنی طرف سے کتنا درود پڑھوں؟ فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا چوتھا حصہ، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف، فرمایا: جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں سارا وقت آپ پر درود پڑھنے میں ہی لگاؤں گا۔ فرمایا: پھر یہ تیرے تمام اہم کاموں کے لیے کافی ہے اور تیرے گناہوں کو معاف کرا دے گا۔

(1664)۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِيْ مَلَكاً اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِيْ بِاِسْمِهٖ وَ اِسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ رَوَاهُ الْبَزَّارُ [جلاء الافهام حديث رقم: ٨٧، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٧٢٩١، ١٧٢٩٢، بزار حديث رقم: ١٤٢٥، اللئالى المصنوعه ١/ ٢٥٩ وقال صحيح، قال البانى فى سلسلة الاحاديث الصحيحة حسن حديث رقم: ١٥٣٠]۔

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میری قبر کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جسے تمام مخلوق کو سن سکنے کی طاقت بخشی ہے۔ قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا وہ مجھ تک اسکے نام اور اسکے باپ کے نام سے پہنچا دے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر درود پڑھا ہے۔

(1665)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِياً اُبْلِغْتُهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقى حديث رقم: ١٥٨٣]۔ الحديث ضعيف و رواه ابو الشيخ بسند جيد كما فى القول البديع و فتح البارى والمرقاة

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اسے سنوں گا اور جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا وہ مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

(1666)۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْراً وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْداً وَ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ [ابو داؤد حديث رقم: ٢٠٤٢]۔ الحديث جيد۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ اور میری قبر کو عید مت بناؤ۔ اور مجھ پر درود پڑھو۔ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو۔

(1667)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْراً، وَلَا تَتَّخِذُوْا بَيْتِيْ عِيْداً، صَلُّوْا عَلَيَّ وَسَلِّمُوْا، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ وَسَلَامَكُمْ يَبْلُغُنِيْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى [مسند ابو يعلى حديث رقم: ٦٧٥٥، جلاء الافهام حديث رقم: ٦٧، ٦٨، ٦٩، مجمع الزوائد حديث رقم: ٣٤٩٧]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت حسن المجتبیٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ، اور میرے گھر کو عید مت بناؤ، مجھ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجو، بے شک تمہارا صلوٰۃ اور سلام مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

(1668)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ فَاِنَّهَا زَكٰوةٌ وَ قَالَ لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْراً حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ [ابن حبان حديث رقم: ٩٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس بھی مسلمان آدمی کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یوں کہا کرے: اے اللہ محمد پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور مومن مردوں اور عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر درود بھیج، یہ زکوٰۃ ہے۔ اور فرمایا کہ مومن نیکیاں کرتے کرتے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کی انتہا جنت پر ہوتی ہے۔

(1669)۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَاِنَّ اَحَداً لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى مِثْلَهٗ عَنْ اَوْسٍ ؓ وَ مَرَّ الْحَدِيْثُ [ابن ماجة حديث رقم: ١٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو درداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ اس پر حاضری ہوتی ہے، فرشتے اس پر حاضر ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا وفات کے بعد

بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔ اس طرح کی ایک حدیث اور بھی موجود ہے اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(1670)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ، قَالَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَأْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي لَهٗ طُرُقٌ كَثِيْرَةٌ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ [جلاء الافهام حديث رقم: ١١٠، المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم: ١٦٤٢ بلفظ صلاته، اسناده حسن: قال الحافظ الهيثمي: فيه راوٍ لم اعرفه، وبقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٧٢٩٧]۔ وللحديث شواهد يتقوىٰ بها انظر القول البديع صفحة ١٥٢، ١٥٣۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسم کو کھائے اس حدیث کی کئی سندیں ہیں اور الفاظ مختلف ہیں۔

(1671)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي، وَالنَّبِيُّ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَآءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهٗ سَلْ تُعْطَهٗ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم: ٥٩٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم ﷺ تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ جب میں بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ کی ثناء سے شروع کیا، پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا، پھر اپنے لیے دعا مانگی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مانگ لے تجھے ملے گا، مانگ لے تجھے ملے گا۔

(1672)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم: ٣٥٤٦، مسند احمد حديث رقم: ١٧٤١، شعب الايمان للبيهقی حديث رقم: ١٥٦٦]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(1673)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم: ٤٨٦]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ پڑھو۔

(1674)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابوداؤد حديث رقم: ٩٨٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اسے پیمانہ بھر بھر کر اجر ملے تو وہ جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو یوں کہے: اے اللہ درود بھیج محمد نبی امی پر، ان کی ازواج، امہات المومنین پر، ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیت پر جیسا کہ تو نے ابراہیم پر درود بھیجا۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(1675)۔ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِي رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم: ١٦٩٩٣]۔ حسن

ترجمہ: حضرت رویفع ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے محمد پر درود پڑھا اور کہا اے اللہ! انہیں قیامت کے دن اپنے قریب ترین ٹھکانے پر مقام دے، میری شفاعت اس کے لیے واجب ہو گئی۔

(1676)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: لَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ مِنْ اَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي [المعجم الكبير للطبرانی حديث رقم: ١١٦٤٨، مجمع الزوائد حديث رقم: ١٧٣٢٠ وقال رجاله رجال الصحيح]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ: کسی آدمی کی طرف سے کسی آدمی پر صلوٰۃ بھیجنا مناسب نہیں سوائے نبی پر۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ

اللہ کے خوف کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ [فاطر:٢٨] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو علماء ہیں۔ وَ قَالَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ [الرحمن:٤٦] اور فرمایا: جو اپنے رب کے سامنے جوابدہی سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

(1677)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧٤١٧ ، ترمذى حديث رقم:٢٣٢٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٤١١٣ ، مسند احمد حديث رقم:٨٣٠٩]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کا پنجرا ہے اور کافر کی جنت ہے۔

(1678)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی وَمَرَّ الْحَدِيْثُ [مسلم حديث رقم:٧١٣٠ ، بخارى حديث رقم:٦٤٨٧ ، ترمذى حديث رقم:٢٥٥٩ ، سنن الدارمى حديث رقم:٢٨٤٣ ، مسند احمد حديث رقم:٨٩٦٦]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ کو شہوات کے پیچھے چھپا دیا گیا ہے اور جنت کو مشکلات کے پیچھے چھپا دیا گیا ہے۔

(1679)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ كَفَافاً رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حديث رقم:٢٤٢٧، ٧٤٤١، ٧٤٤٢ ، بخارى حديث رقم:٦٤٦٠ ، ترمذى حديث رقم:٢٣٦١ ، ابن ماجة حديث رقم:٤١٣٩ ، مسند احمد حديث رقم:٩٧٦٧]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ محمد کی آل کو رزق گزارا عطا فرما۔

(1880)۔وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ فَقَالَ: كُلُّ تَقِيٍّ، وَتَلَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَوْلِيَآءُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ [الانفال:٣٤] رَوَاهُ الطَّبْرَانِی فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ [المعجم الصغير للطبرانى حديث رقم:٣٣٣٢ ، المعجم الصغير للطبرانى ١/١١٥]۔ الحديث ضعيف ، وقال رسول الله ﷺ: حليفنا منا ، و ابن اختنا منا ، و مولانا منا ، ان اوليائى منكم المتقون رواه الحاكم فى المستدرك حديث رقم:٣٣١٦ وقال صحيح الاسناد و وافقه الذهبى ، وقال ﷺ: ان اولى الناس بى المتقون من كانوا و حيث كانوا انظر مسند احمد حديث رقم:٢٢١١٣۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: آل محمد کون ہیں؟ تو فرمایا: ہر متقی، اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اس کے ولی صرف متقی ہوتے ہیں۔

(1681)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ الْاَوْدِيِّ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهٗ، اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ فِی شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْحَاكِم عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [شرح السنة حديث رقم:٤٠٢٠ ، مستدرك حاكم حديث رقم:٨٠١٠]۔ضَعِيْفٌ جِداً

ترجمہ: حضرت عمرو بن میمون اودی مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو غربت سے پہلے، اپنی فراغت کو مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

(1682)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَو مُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم:٢٣٢٢ ، ابن ماجة حديث رقم:٤١١٢]۔ قال الترمذى حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار دنیا پر لعنت ہے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر لعنت ہے، سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس چیز کے جو اس سے تعلق رکھے اور عالم اور طالب علم کے۔

(1683)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقٰى كَافِراً مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ وَالتِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذى حديث رقم:٢٣٢٠ ، ابن ماجة حديث رقم:٤١١٠]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی وقعت اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس میں سے کسی کافر کو پانی تک نہ پلاتا۔

(1684)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَو تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيراً وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حديث رقم:٦٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو کثرت سے روو اور کم ہنسو۔

(1685)۔عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٦٤٤٩، مسلم حديث رقم: ٦٩٣٨، الترمذی حديث رقم: ٢٦٠٢]۔

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں اکثریت فقراء کی دیکھی، اور میں جہنم پر مطلع ہوا تو اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔

(1686)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ إِلَی مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلیٰ مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٦٤٩٠، مسلم حديث رقم: ٧٤٢٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اس آدمی کو دیکھے جو مالی طور پر اور شکل وصورت میں اس پر فضیلت دیا گیا ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھے۔

(1687)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ رواه البخاری [البخاری حديث رقم: ٦٦٠٧، مسلم حديث رقم: ٣٠٦]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے مگر وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے، اور جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے مگر وہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے، اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

كِتَابُ الْاَخْلَاقِ وَالْآدَابِ

اخلاق اور آداب کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ إِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِيْمٍ [القلم: ٤] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب! تم عظیم اخلاق کے مالک ہو۔ وَقَالَ اُولٰئِکَ الَّذِيْنَ هَدَی اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ [الانعام: ٩٠] اَیْ بِاَخْلَاقِهِمْ وَ اَوْصَافِهِمْ اور فرمایا: ان لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی بس ان ہی کے اخلاق واوصاف کو اختیار کر۔

(1688)۔عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ سَاَلْتُ اَبِی عَنْ سِيْرَةِ النَّبِیِّ ﷺ فِی جُلَسَائِهِ، فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَائِمَ الْبِشْرِ، سَهْلَ الْخُلُقِ، لَيِّنَ الْجَانِبِ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُشَاحٍ، يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِی وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ رَاجِيَهُ، وَلَا يُجِيبُ فِيهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، اَلرِّيَاءِ وَالْاِكْثَارِ وَمَا لَا يَعْنِيهِ، وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ، كَانَ لَا يَذُمُّ اَحَداً وَلَا يَعِيبُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ، وَإِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَاءُهُ كَاَنَّمَا عَلیٰ رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ، فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا لَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ، وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ اَنْصَتُوا لَهُ حَتّیٰ يَفْرُغَ حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ اَوَّلِهِمْ، يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ، وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ، وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَی الْجَفْوَةِ فِی مَنْطِقِهِ وَمَسْئَلَتِهِ حَتّیٰ إِنْ كَانَ اَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُونَهُمْ وَيَقُولُ إِذَا رَاَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَاَرْفِدُوهُ، وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ، وَلَا يَقْطَعُ عَلیٰ اَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتّیٰ يَتَجَوَّزَهُ فَيَقْطَعَهُ بِانْتِهَاءٍ اَوْ قِيَامٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِی فِی الشَّمَائِلِ وَكَذَا فِی الشِّفَاءِ [شمائل الترمذی مع المواهب اللدنيه علی الشمائل المحمدية صفحة ٢٥٧، الشفاء ٩٤/١، ٩٥]۔ رواته ثقات

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حسین نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد سے نبی کریم ﷺ کے اپنے ہم مجلس لوگوں میں اخلاق واطوار کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ خوش رو، نرم خو اور نرم مزاج رہتے تھے۔ آپ نہ ہی بدخلق تھے نہ درشت مزاج، نہ ہی شور مچانے والے تھے نہ بدگو، نہ ہی عیب جو تھے نہ بخیل۔ جس چیز سے آپ کو خواہش نہ ہوتی اس سے اعراض فرماتے اور دوسروں کو اس سے مایوس نہ کرتے، تین

چیزوں کو آپ نے ترک کر دیا تھا، جھگڑا، تکبر اور بے مقصد کام، لوگوں کے معاملات میں بھی تین چیزوں کو ترک کر دیا تھا، نہ ہی کسی کی مذمت کرتے تھے نہ اس کو عیب لگاتے تھے، کسی کا عیب تلاش نہیں کرتے تھے، جس چیز میں ثواب کی امید ہو اس کے ماسواء میں بات نہیں کرتے تھے، جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو آپ ﷺ کے اصحاب اس طرح سر جھکا کر بیٹھ جاتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، جب آپ ﷺ خاموش ہو جاتے تو پھر وہ بات شروع کرتے تھے، آپ ﷺ کے سامنے وہ کسی بات پر بحث نہیں کرتے تھے، جو شخص آپ ﷺ سے بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے حتیٰ کہ وہ شخص اپنی بات سے فارغ ہو جاتا، جس بات پر لوگ ہنستے آپ ﷺ بھی ہنستے تھے اور جس پر لوگ تعجب کرتے آپ ﷺ بھی تعجب کرتے تھے، کسی اجنبی شخص کی بات اور سوال میں سختی ہوتی تو اس پر صبر فرماتے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے اصحاب (سوال کے لیے) اجنبیوں کو لے آتے، آپ ﷺ فرماتے جب تم کسی ضرورت مند کو سوال کرتے دیکھو تو اس کی حاجت پوری کرو، آپ ﷺ صرف اسی شخص کی تعریف قبول کرتے جو کسی احسان کے بعد تعریف کرتا، کسی شخص کی بات نہیں کاٹتے تھے۔ سوائے اس کے کہ وہ حد سے بڑھ جائے پھر اس کو منع فرماتے یا اٹھ کر چلے جاتے۔

(1689)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْداً بِعَفْوٍ اِلَّا عِزّاً ، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦٥٩٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: صدقہ مال میں سے نقصان نہیں کرتا، اور معاف کرنے سے اللہ کسی بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے، اور جو کوئی اللہ کی خاطر عاجزی کرتا ہے اللہ اسے بلند ہی کرتا ہے۔

(1690)۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ ؟ قَالُوْا : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ : ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ ، قِيْلَ : اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ : اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ ، فَقَدْ بَهَتَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم:٦٥٩٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: تیرے بھائی کا ایسا ذکر جسے وہ ناپسند کرے۔ عرض کیا گیا حضور کیا فرماتے ہیں کہ جو کچھ میں کہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو تو پھر؟ فرمایا: تم نے جو کہا اگر وہ اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

(1691)۔ وَعَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ

مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ ؟ قَالَ : مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٨٣٢٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب، تیرے ہاں تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: جو قدرت کے باوجود معاف کر دے۔

(1692)۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ ، وَ اِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:١٩٥٦]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا تیرے بھائی کے سامنے مسکرانا تیرے لیے صدقہ ہے، تیرا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، اجنبی علاقے میں تیرا کسی بھائی کو راستہ دکھانا تیرے لیے صدقہ ہے، کمزور نظر والے آدمی کی خاطر دیکھنا تیرے لیے صدقہ ہے، راستے سے تیرا پتھر، کانٹا، اور ہڈی ہٹا دینا تیرے لیے صدقہ ہے، اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں انڈیل دینا تیرے لیے صدقہ ہے۔

(1693)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ شَتَمْتُهٗ اَوْ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلَاةً وَرَحْمَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الدَّارِمِیُّ [مسلم حدیث رقم:٦٦١٩ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٧٦٧]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں بشر ہوں۔ میں جس مسلمان پر بھی لعنت بھیجوں یا سخت سست کہوں یا مار پٹائی کروں تو اسے اس کے لیے کرم، رحمت اور قربت بنا دے جس کے ذریعے تو اسے قیامت کے دن اپنے قریب کرے۔

(1694)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقاً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٦٠٣٣ ، بخاری حدیث رقم:٣٥٥٩ ، ترمذی حدیث رقم:١٩٧٥ ، مسند احمد حدیث حدیث رقم:٦٨٢٩]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

(1695)۔ وَعَنْ مَالِكٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ رَوَاهُ مَالِكٌ [موطا امام مالك حديث رقم:٨ من كتاب حسن الخلق]۔ صحيح

ترجمہ: امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان تک حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حسین اخلاق کو مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

(1696)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ اِيمَاناً اَحْسَنَهُمْ خُلُقاً وَاَلْطَفَهُمْ بِاَهْلِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حديث رقم :٢٦١٢، مسند احمد حديث رقم:٢٤٢٥٩]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے سب سے زیادہ نرم دل ہے۔

(1697)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَوْصِنِي، قَالَ لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَاراً، قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَ رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو [بخاری حديث رقم:٦١١٦، ترمذی حديث رقم:٢٠٢٠، موطا امام مالك، باب ما جاء في الغضب حديث رقم:١١، مسند احمد حديث رقم:٦٦٤٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: غصہ نہ کر۔ اس نے کئی بار یہی سوال کیا آپ نے فرمایا غصہ نہ کر۔

(1698)۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٢٦٦، ٢٦٧، ابوداؤد حديث رقم:٤٠٩١، ترمذی حديث رقم:١٩٩٨، مسند احمد حديث رقم:٣٧٨٨، ابن ماجة حديث رقم:٥٩]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(1699)۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٥٧٧، بخاری حديث رقم:٢٤٤٧، سنن الدارمی حديث رقم:٢٥١٩، ترمذی حديث رقم:٢٠٣٠، مسند احمد حديث رقم:٦٢١٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن ظلمات ہوگا۔

(1700)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ [ابوداؤد حديث رقم:٤٩٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔

(1701)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَاتَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَاناً رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٦٥٣٦، بخاری حديث رقم:٦٠٦٦، ابوداؤد حديث رقم:٤٩١٧، موطا امام مالك كتاب حسن الخلق باب ما جاء في المهاجرة حديث رقم:١٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو، بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ ایک دوسرے پر کان نہ دھرو، ایک دوسرے پر تجسس نہ کرو، ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی نہ دو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے بے وفائی نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(1702)۔ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ ؓ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ، قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حديث رقم:٦٧٢١، ابن ماجة حديث رقم:٤٢٢٥، مسند احمد حديث رقم:٢١٤٣٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو اچھائی میں سے کوئی عمل کرتا ہے اور لوگ اس پر اسکی تعریف کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ مومن کے لیے پہلی خوشخبری ہے۔

(1703)۔ عَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ؓ يَقُولُ اشْتَكَى ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَاَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَاَتْ امْرَاَتُهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّاَتْ شَيْئاً وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَاَتْ نَفْسُهُ وَاَرْجُو اَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ اَبُو طَلْحَةَ اَنَّهَا

صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم: ۱۳۰۱]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ ؓ کا بیٹا بیمار ہوگیا، پس وہ فوت ہوگیا اور حضرت ابوطلحہ گھر سے نکلے ہوئے تھے، جب ان کی بیوی نے یہ دیکھا کہ بچہ فوت ہوگیا ہے تو انہوں نے اس کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور اس کو گھر کے ایک کونے میں رکھ دیا، جب حضرت ابوطلحہ آئے اور پوچھا: بچہ کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا: وہ پر سکون ہے اور مجھے امید ہے وہ راحت پاچکا ہے، اور حضرت ابوطلحہ نے گمان کیا کہ وہ سچی ہیں، حضرت انس نے کہا: انہوں نے رات گزاری، جب صبح ہوئی تو غسل کیا، جب وہ گھر سے باہر نکلنے لگے تو ان کی بیوی نے انہیں بتایا کہ بچہ فوت ہو چکا ہے، پس انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر انہوں نے نبی ﷺ کو بتایا کہ ان دونوں کے ساتھ رات کو کیا ہوا ہے، تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے رات کے معاملے میں برکت دے گا، سفیان نے کہا: پس انصار کے ایک شخص نے کہا: میں نے دیکھا کہ ان کے نو بیٹے ہوئے اور وہ سب قرآن مجید کے قاری تھے۔

كِتَابُ الْمُعَاشَرَةِ

معاشرت کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ الآية [النساء: ۳] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو۔ وَ قَالَ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ الآية [النساء: ۳۴] اور فرمایا: مرد عورتوں پر سردار ہیں۔ وَ قَالَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا [البقرة: ۸۳] اور فرمایا: ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔ وَ قَالَ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا [الحجرات: ۱۳] اور فرمایا: ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم پہچانے جاؤ۔ وَ قَالَ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ [الحجرات: ۱۱] اور فرمایا: کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے۔ وَ قَالَ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ [بنی اسرائیل: ۷۰] اور فرمایا: ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

(1704)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۰۸۹]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نکاح کا اعلان کیا کرو اور اسے مسجدوں میں منعقد کیا کرو اور اس پر اعلان کے لیے دف بجایا کرو۔

(1705)۔وَعَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ ؓ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ، قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حدیث رقم: ۲۱۴۲، ابن ماجة حدیث رقم: ۱۸۵۰، مسند احمد حدیث رقم: ۲۰۰۳۵]۔

ترجمہ: حضرت معاویہ قشیری ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی کی زوجہ کا اس پر کیا حق ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو جب خود کھائے تو اسے بھی کھلائے، جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے، اس کے منہ پر نہ مارے، گالی نہ دے اور اس سے علیحدہ نہ ہو سوائے گھر کے اندر کے۔

(1706)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۳۶۴۸، مسند احمد حدیث رقم: ۸۳۸۴]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مرد مومن عورت سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اگر اس کی کوئی بات اسے ناپسند ہو تو دوسری پسند بھی ہوگی۔

(1707)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۱۵۹]۔ وقال حسن

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرو تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(1708)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۱۶۱، ابن ماجة حدیث

رقم:۱۸۵۴]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت مرگئی اور اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ جنت میں گئی۔

(1709)۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهٗ وَاَدَبَهٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ ، فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى اَبِيْهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیہقی حدیث رقم:۸۶۶۶]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرے۔ اگر وہ بالغ ہو گیا اور اس نے اس کی شادی نہ کی پھر اس نے گناہ کرلیا تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہوگا۔

(1710)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۲۸۳۹]۔ صحیح ولہ شواھد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ برے ناموں کو بدل دیتے تھے۔

(1711)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [ابوداؤد حدیث رقم:۴۹۵ ، ترمذی حدیث رقم:۴۰۷]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو اور انہیں الگ الگ بستروں پر سلاؤ۔

(1712)۔ وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۹۵۲ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۶۷۱۵]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باپ کا اپنے بیٹے کے لیے بہترین تحفہ حسن ادب ہے۔

(1713)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ اُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ اُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ اُمُّكَ ، قَالَ ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ اَبُوْكَ ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:۶۵۰۰ ، بخاری حدیث رقم:۵۹۷۱ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۷۰۶]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے اچھے سلوک کا حقدار کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس کے بعد عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ، پھر تیرا اس سے اگلا قریبی پھر اگلا قریبی۔

(1714)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمَذِیُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۸۹۹]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

(1715)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ اُجَاهِدُ ، قَالَ لَكَ اَبَوَانِ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ [بخاری حدیث رقم:۵۹۷۲]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تیرے والدین موجود ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بس ان میں جہاد کر۔

(1716)۔ وَعَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ جِئْتُ اُرِيْدُ الْجِهَادَ مَعَكَ اَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَقَدْ اَتَيْتُ وَاِنَّ وَالِدَیَّ يَبْكِيَانِ قَالَ فَارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۲۷۸۲]۔

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی رضا کے لیے اور آخرت سنوارنے کے لیے آپ کے ہمراہ جہاد کا ارادہ لے کر آیا ہوں۔ میں آ تو گیا ہوں مگر میں نے والدین کو روتا ہوا چھوڑا ہے۔ فرمایا: واپس چلا جا، انہیں جا کر ہنسا جس طرح انہیں رلایا ہے۔

(1717)۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجۃ حدیث رقم:۳۶۶۲]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ماں باپ کا حق اپنے بیٹے پر کیا ہے؟

فرمایا: وہی تیری جنت ہیں اور وہی تیری دوزخ ہیں۔

(1718)۔وَعَن رَبِيعَةَ السَّاعِدِي ﷺ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا، قَالَ نَعَمْ، الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا رَوَاهُ أَبُودَاؤُد وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حديث رقم:٥١٤٢، ابن ماجة حديث رقم:٣٦٦٤]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ربیعہ ساعدی ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ ﷺ کے پاس بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا۔ عرض کرنے لگا یارسول اللہ میرے ماں باپ کی موت کے بعد نیکی کا کوئی طریقہ رہ گیا ہے جو میں ان کے ساتھ کر سکوں؟ فرمایا: ہاں۔ ان پر نمازِ جنازہ، ان کے لیے استغفار، ان کے بعد ان کے کیے ہوئے وعدوں کی وفا، رشتہ داروں کے وہ تعلقات جو ان کی وجہ سے قائم تھے اور ان کے دوست کا احترام۔

(1719)۔وَعَن سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ [شعب الايمان للبيهقي حديث رقم:٧٩٢٩]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت سعد بن عاص ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھائیوں میں سے بڑوں کا حق ان کے چھوٹوں پر ایسے ہے جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر۔

(1720)۔وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٦٨٥، ابوداؤد حديث رقم:٥١٥١، ترمذى حديث رقم:١٩٤٢، ابن ماجة حديث رقم:٣٦٧٣]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جبریل مجھے پڑوس کے بارے میں وصیت سناتے ہی رہے حتیٰ کہ مجھے شک ہونے لگا کہ یہ اسے وارث بنا دیں گے۔

(1721)۔وَعَن أَبِي ذَرٍّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٦٦٨٨، سنن الدارمى حديث رقم:٢٠٨٣، ترمذى حديث رقم:١٨٣٣، ابن ماجة حديث رقم:٣٣٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! جب تم ہانڈی پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوس کے ہاں بھی بھیجو۔

(1722)۔ وَعَن أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:١٧٣، بخارى حديث رقم:٦٠١٨، ترمذى حديث رقم:٢٥٠٠، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٧١، مسند احمد حديث رقم:٧٦٤٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔

(1723)۔وَعَن أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِي، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ أَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ، قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهُ؟ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيهِ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٤٥١٤]۔

ترجمہ: حضرت ابوشریح خزاعی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے اور تکلف ایک دن اور ایک رات ہوتا ہے۔ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے ہاں اتنا ٹھہرے کہ اسے گناہگار کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وہ اسے گناہگار کیسے کرے گا؟ فرمایا وہ اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو جس سے وہ اس کی تواضع کرے۔

(1724)۔وَعَن ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ رَوَاهُ إِبْنُ مَاجَةَ [مسلم حديث رقم:٢٢١، بخارى حديث رقم:٤٨، نسائى حديث رقم:٤١٠٥، ترمذى حديث رقم:١٩٨٣، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٣٩، مسند احمد حديث رقم:٣٦٤٦]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(1725)۔وَعَن عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ مَا أَطْيَبَكِ وَأَطْيَبَ رِيحَكِ، مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَالَّذِي

نَـفْـسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِنْكَ مَالُهٗ وَدَمُهٗ وَاِنْ نَظُنَّ بِهٖ اِلَّا خَيْراً رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٩٣٢]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے، تو کتنا ہی پاکیزہ ہے اور تیری ہوا کیسی پاکیزہ ہے، تو کتنا ہی عظمت والا ہے اور تیری کتنی ہی عظیم شان ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اللہ کے ہاں ایک مومن کی شان تیری شان سے بڑھ کر ہے، اس کا مال بھی اور اس کا خون بھی۔ اور یہ کہ ہم اس کے بارے میں حسنِ ظن سے کام لیں۔

(1726)۔عَنْ هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَاِذَا رَأىٰ مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهٖ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ رواه البخاري [البخاری حديث رقم: ٢٠٧٨، مسلم حديث رقم: ٣٩٩٨]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک تاجر تھا جو لوگوں کو قرض دیتا تھا، جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ اس سے درگزر کرو، شاید اللہ ہم سے درگزر فرمائے، اللہ نے اس شخص سے درگزر فرمایا۔

(1727)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرىٰ وَاِذَا اقْتَضىٰ رواه البخاري [البخاری حديث رقم: ٢٠٧٦، ابن ماجة حديث رقم: ٢٢٠٣]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رحم کرے آسانیاں دینے والے آدمی پر، جب وہ بیچے اور جب وہ خریدے اور جب وہ قرض کا تقاضا کرے۔

(1728)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُودُكَ ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَاناً مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهٗ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهٗ ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي ؟ يَا ابْنَ آدَمَ

اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي ، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيكَ ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ، قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٦٥٥٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے میں بیمار تھا، تم نے میری عیادت نہیں کی، وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، تم نے اسکی عیادت نہیں کی، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسکی عیادت کرتے تو مجھے اسکے پاس پاتے۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے یاد نہیں میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو اسکا اجر میرے ہاں پاتے۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تم نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ اگر تم نے اسے پانی پلایا ہوتا تو آج اس کا اجر میرے ہاں پاتے۔

(1729)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمِثْلُهٗ فِي مُسْلِم [مسلم حديث رقم:١٦٢، بخاری حديث رقم:١١، ترمذی حديث رقم:٢٥٠٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس نے مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھا۔

(1730)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا ، قَالَ اِنِّي لَا اَقُولُ اِلَّا حَقّاً رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حديث رقم:١٩٩٠]۔ وقال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم سے مذاق فرما لیتے ہیں۔ فرمایا: میں سچ کے سواء کچھ نہیں کہتا۔

(1731)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّىٰ يُحِبَّ لِاَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ١٧٠، بخاری حديث رقم:١٣، نسائی حديث رقم: ٥٠٣٩، ترمذی حديث رقم: ٢٥١٥، ابن ماجة حديث رقم: ٦٦، سنن الدارمی

حدیث رقم:٢٧٤٢ ، مسند احمد حدیث رقم:١٣٦٣٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(1732)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ﷺ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخىٰ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنِى وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ إِنِّى أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِى وَانْظُرْ أَىَّ زَوْجَتَىَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَةَ لِى فِى ذٰلِكَ ، هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ ، قَالَ سُوقُ قَيْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجْتَ ، قَالَ نَعَمْ ، قَالَ وَمَنْ ، قَالَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ ، قَالَ كَمْ سُقْتَ ؟ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ ﷺ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ٢٠٤٨]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ﷺ فرماتے ہیں کہ: جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت سعد بن ربیع کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا تو حضرت سعد بن ربیع نے کہا: میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں، پس میں اپنا مال تقسیم کر کے آدھا تمہیں دے دیتا ہوں اور تم میری دو بیویوں کو دیکھو، تم ان میں سے جس کو پسند کرو، میں تمہاری خاطر اس سے الگ ہو جاتا ہوں، پھر جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے کہا: مجھے ان میں سے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، یہ بتاؤ یہاں کوئی تجارت کے لیے بازار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں قینقاع کا بازار ہے۔ راوی نے کہا: پھر صبح کو حضرت عبدالرحمٰن اس بازار میں گئے، پھر وہاں سے پنیر اور گھی لے کر آئے، پھر دوسرے دن صبح کو گئے۔ راوی نے کہا: پھر کچھ دن کے بعد حضرت عبدالرحمٰن آئے تو ان کے کپڑوں پر زرد رنگ کے نشان تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے پوچھا: کس سے کی ہے؟ انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت سے، آپ نے پوچھا: کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایک گٹھلی کے برابر سونا یا کہا ایک گٹھلی سونا، آپ نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہی ہو۔

(1733)۔ وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّىٰ تُؤْمِنُوا

وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّىٰ تَحَابُّوا ، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلىٰ شَىْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ١٩٤، ابو داؤد حديث رقم:٥١٩٣، ابن ماجة حديث رقم:٦٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔

(1734)۔وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ ﷺ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِئٌ مِنَ الْكِبْرِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِى فِى شُعَبِ الْإِيْمَانِ [شعب الايمان للبيهقى حديث رقم:٨٧٨٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے فرمایا: سلام میں پہل کرنیوالا تکبر سے بری ہے۔

(1735)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِىَّ ﷺ اَىُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ١٢ ، مسلم حديث رقم: ١٦٠ ، ابن ماجة حديث رقم: ٣٢٥٣]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اسلام کی کون سی خصلت سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو، جن کو تم پہچانتے ہو اور جن کو تم نہیں پہچانتے۔

(1736)۔عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ٦٢٣١ ، الترمذى حديث رقم: ٢٧٠٣]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کہے، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے، تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کہیں۔

(1737)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ٦٢٥٨ ، مسلم حديث رقم: ٥٦٥٢]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم کہا کرو: وَعَلَيْكُمْ۔

(1738)۔عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضَغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَىٰ مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ :اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَ أَدْخُلُ رواه الترمذی [الترمذی حدیث رقم : ۲۷۱۰، ابو داؤد حدیث رقم : ۵۱۷٦]۔ الحدیث حسن۔

ترجمہ: حضرت کلدہ بن حنبل فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت صفوان بن امیہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ، بکری کے بچے اور چارہ دے کر بھیجا۔اس وقت نبی کریم ﷺ مکہ کے بالائی حصہ میں تھے، میں داخل ہوا اور میں نے آپ کو سلام عرض نہیں کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور کہو: السلام علیکم، کیا میں اندر آسکتا ہوں؟

(1739)۔عَنْ أَبِي مُوسَىٰ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ رواه البخاری [البخاری حدیث رقم : ٦٢٤٥، ابو داؤد حدیث رقم : ۵۱۸۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص تین دفعہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے، تو اسے چاہیے کہ واپس چلا جائے۔

(1740)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا رواه ابو داؤد [ابو داؤد حدیث رقم : ۵۲۰۰]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے، اگر چلتے چلتے ان کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے تو پھر دوبارہ جب ملیں تو دوبارہ سلام کہے۔

(1741)۔وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حدیث رقم : ۱۸۵۷٤، ابو داؤد حدیث رقم: ۵۲۱۲ ، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۲۷، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۰۳]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو علیحدہ ہونے سے پہلے پہلے ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

(1742)۔عَنْ أَسْمَاءُ بِنْتِ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رواه ابو

داؤد [ابو داؤد حدیث رقم : ۵۲۰٤]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم عورتوں میں بیٹھی ہوئی تھیں اور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہمیں سلام فرمایا۔

(1743)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم: ۵٦۸٤ ، بخاری حدیث رقم: ٦۲٦۹، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲٦۵۵ ، ترمذی حدیث رقم: ۲۷٤۹، مسند احمد حدیث رقم: ٤٦۵۸]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کو مجلس میں سے اٹھا کر پھر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے بلکہ کھل جاؤ اور جگہ بناؤ۔

(1744)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم : ۵٦۸۹ ، مسند احمد حدیث رقم : ۹۷۸۸ ، ترمذی حدیث رقم: ۲۷۵۱، ابو داؤد حدیث رقم: ٤۸۵۳ ، سنن الدارمی حدیث رقم: ۲٦۵٦ ، ابن ماجۃ حدیث رقم: ۳۷۱۷]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر واپس آیا تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(1745)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُد [ابو داؤد حدیث رقم: ٤۸٤٤]۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھ۔

(1746)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي [ترمذی حدیث رقم: ۱۹۲۱]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کیا اور بڑے کا احترام نہیں کیا اور نیکی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے منع نہیں کیا۔

(1747)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ، اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمَذِي وَمَرَّ الْحَدِيْثُ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ [ابوداؤد حديث رقم: ٤٩٤١ ، ترمذى حديث رقم: ١٩٢٤ ، مسند احمد حديث رقم: ٦٥٠١]۔ قال الترمذى حسن صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم کرتا ہے۔ جو زمین پر ہیں تم ان پر رحم کرو، جو آسمان میں ہے وہ تم پر رحم کرے گا۔

اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق پیش آؤ۔

(1748)۔ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ٦٠١٣ ، ٧٣٧٦ ، مسلم حديث رقم: ٦٠٣٠]۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(1749)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ ، فَاَحَبُّهُمْ اِلَى اللّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى [مسند ابى يعلىٰ حديث رقم: ٣٣١٥]۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مخلوق اللہ کا اہل وعیال ہے، اللہ کو سب سے زیادہ پسندوہ شخص ہے جو اس کے عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

(1750)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم: ٥٠٥٥ ، ابوداؤد حديث رقم: ٢٨١٥ ، ترمذى حديث رقم: ١٤٠٩ ، ابن ماجة حديث رقم: ٣١٧٠ ، نسائى حديث رقم: ٤٤١٣]۔ وَمَرَّ كِتَابُ النِّكَاحِ وَالطَّلَاقِ وَهُمَا دَاخِلَانِ فِي الْمُعَاشَرَةِ اَيْضاً

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو احسان کے طریقے سے قتل کرو، جب تم ذبح کرو تو احسان کے طریقے سے ذبح کرو۔ آدمی کو

چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو آسانی فراہم کرے۔ اس سے پہلے کتاب النکاح اور کتاب الطلاق گزر چکی ہیں۔ وہ بھی معاشرت میں ہی شامل ہیں۔

(1751)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهٗ اَزْوَاجُهٗ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى اَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ اُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا فَلَقِيَهٗ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنَظَرَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ اَجَازَا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ تَعَالَيَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيْتُ اَنْ يُلْقِيَ فِي اَنْفُسِكُمَا شَيْئًا رواه البخارى [البخارى حديث رقم: ٢٠٣٨ ، مسلم حديث رقم: ٥٦٧٩]۔

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں (معتکف) تھے اور آپکے پاس آپکی ازواج بیٹھی ہوئی تھیں، پھر وہ جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی سے فرمایا: تم جلدی نہ کرو حتیٰ کہ میں تمہیں (رخصت کرنے) چلتا ہوں، اور ان کا حجرہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی حویلی میں تھا، پھر نبی کریم ﷺ حضرت صفیہ کیساتھ نکلے، پس آپ سے انصار کے دو آدمی ملے، انہوں نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا، پھر گزر گئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم دونوں اِدھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہیں، ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: بے شک شیطان انسان کے خون کی گردش کی جگہ میں پہنچ جاتا ہے اور مجھے یہ خوف ہوا کہ وہ تمہارے دل میں کوئی چیز ڈال دے گا۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا [الاعراف: ٢٧،٢٦] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کی اولاد یقیناً ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہارے ستر کو ڈھانپتا ہے اور تمہارے لیے زینت کا باعث ہے، اور جو تقویٰ کا لباس ہے وہی بہترین ہے، یہ اللہ کی

نشانیوں میں سے ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو، اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان فتنے میں ہرگز نہ ڈالے، جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا، انکا لباس ان سے اتروادیا تاکہ انہیں انکی شرمگاہیں دکھائے۔ وَ قَالَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ [الاعراف: ۳۱] اور فرماتا ہے: ہر نماز کے وقت اپنا لباس زیب تن کرلیا کرو۔

(1752)۔ عَنْ سَمُرَةَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ۲۰۱۷۵، ترمذی حديث رقم: ۲۸۱۰، نسائی حديث رقم: ۱۸۹٦، ابن ماجة حديث رقم: ۳۵٦۷]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت سمرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو۔ یہ زیادہ پاکیزہ اور طیب ہیں۔ سفید کپڑوں میں ہی اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔

(1753)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم: ۳۵٦۸]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابودرداء ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لباس سفید ہی ہے جس میں تم قبروں میں اور مسجدوں میں اللہ کی زیارت کرتے ہو۔

(1754)۔ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا تَسْمَعُونَ اَلَا تَسْمَعُونَ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيمَانِ رَوَاهُ اَبُودَاوُد [ابوداؤد حديث رقم: ٤١٦١، ابن ماجة حديث رقم: ٤١١٨]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو، کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے، بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

(1755)۔ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُودَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم: ٦٢٥٠، ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٢٩، ابن ماجة حديث رقم: ٣٦٠٦]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دنیا میں شہرت والا نمایاں لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔

(1756)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ

وَاَبُودَاوُد [مسند احمد حديث رقم: ٥١١٤، ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٣١]۔ حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔

(1757)۔ وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٤٤١، بخارى حديث رقم: ٥٨١٣، ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٦٠، ترمذی حديث رقم: ١٧٨٧، نسائی حديث رقم: ٥٣١٥، مسند احمد حديث رقم: ١٢٣٨٦]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ: اَن سلے کپڑوں میں سے نبی کریم ﷺ کا سب سے پسندیدہ کپڑا (سرخ دھاریوں والی) سبز رنگ کی یمنی چادر تھی۔

(1758)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيصُ رَوَاهُ اَبُودَاوُد وَالتِّرْمَذِي [ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٢٥، ترمذی حديث رقم: ١٧٦٢]۔ صحيح صححه الحاكم و وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: سلے ہوئے کپڑوں میں سے نبی کریم ﷺ کا سب سے پسندیدہ کپڑا قمیص تھی۔

(1759)۔ وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ ؓ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيظًا، فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم: ٥٤٤٢، ٥٤٤٣، بخارى حديث رقم: ٥٨١٨، ابوداؤد حديث رقم: ٤٠٣٦، ترمذی حديث رقم: ١٧٣٣، ابن ماجة حديث رقم: ٣٥٥١، مسند احمد حديث رقم: ٢٤٠٩٢]۔

ترجمہ: حضرت ابو بردہ ؓ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لوگوں کو ایک بنی ہوئی چادر اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ ان دو کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہوا۔

(1760)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخارى حديث رقم: ٥٧٨٧، ابن ماجة حديث رقم: ٣٥٧٣، نسائی حديث رقم: ٥٣٣٠، مسند احمد حديث رقم: ٩٩٤٧]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والا تہبند جہنم میں جائے گا۔

(1761)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ، اَلْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئاً خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ [ابوداؤد حديث رقم:٤٠٩٤ اللفظ لهما ، نسائی حدیث رقم:٥٣٣٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٥٧٦]۔ صحيح وهو فی البخاری و مسلم دون الفقرة الاولیٰ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: تہبند، قمیض اور عمامہ میں فخر کا امکان ہے۔ جس نے ان میں سے کسی چیز کو شوخی کے طور پر لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(1762)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٢٨١٩]۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ بندے پر اللہ کی نعمت کے اثرات ظاہر ہوں۔

(1763)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم :٥٤٣٧ ، ابوداؤد حديث رقم:٤٠٤٤ ، ترمذی حدیث رقم:١٧٣٧، نسائی حدیث رقم:٥٢٦٧ ، مسند احمد حدیث رقم:٩٢٧]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے نیم ریشمی اور ریشمی لباس سے، سونے کی انگوٹھی سے اور رکوع میں قرآن شریف پڑھنے سے منع فرمایا۔

(1764)۔وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ ، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي [ترمذی حدیث رقم:١٧٢٠ ، نسائی حدیث رقم:٥١٤٨ ، مسند احمد حدیث رقم:١٩٥٢٢]۔ الحديث صحيح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں سونا اور ریشم اپنی امت کی عورتوں کے لیے حلال کرتا ہوں اور مردوں پر حرام کرتا ہوں۔

(1765)۔وَعَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهٖ

اَلْيُسْرٰى رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٥٤٨٩]۔

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں ہوتی تھی۔

(1766)۔وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِي [بخاری حدیث رقم:٥٨٥٧ ، ابوداؤد حدیث رقم:٤١٣٤ ، ترمذی حدیث رقم:١٧٧٣، نسائی حدیث رقم:٥٣٦٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٦١٥]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے جوتے مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے۔

(1767)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّتَنَعَّلَ الرَّجُلُ قَائِماً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد [ابوداؤد حدیث رقم:٤١٣٥]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے کھڑا ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

(1768)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ ، اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٩٧ ، بخاری حدیث رقم:٥٨٩١ ، ابوداؤد حديث رقم:٤١٩٨ ، ترمذی حدیث رقم:٢٧٥٦ ، نسائی حدیث رقم:٥٢٢٥ ، ابن ماجة حديث رقم:٢٩٢ ، موطا امام مالك كتاب صفة النبی ﷺ باب ما جاء فی السنة فی الفطرة حديث رقم:٣ ، مسند احمد حديث رقم:٩٣٤١]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ ختنے کرنا، ناف سے نیچے بال کاٹنا، مونچھیں کترنا، ناخن اتارنا اور بغلوں کے بال لینا۔

اَلْعِمَامَةُ سُنَّةٌ زَائِدَةٌ

عمامہ سنتِ زائدہ ہے

(1769)۔عَنْ رُكَانَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَائِمٍ وَلَا نَعْرِفُ اَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِي وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ [ترمذی حدیث رقم:١٧٨٤، ابوداؤد حدیث رقم:٤٠٧٨]۔

ترجمہ: حضرت رکانہ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ہم میں اور مشرکین میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قائم نہیں ہے، اور ہم اس کو روایت کرنے والے ابو

الحسن عسقلانی کو نہیں جانتے اور نہ ہی ابن رکانہ کو جانتے ہیں۔

(1770)۔وَعَنْ اَبِی کَبْشَةَ قَالَ کَانَ کِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بُطْحًا رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَ قَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ ، وَ مَرَّ حَدِیْثُ الْبَرَانِسِ فِی کِتَابِ الْحَجِّ ، بَابِ الْاِحْرَامِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهٖ [ترمذی حدیث رقم:۱۷۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوکبشہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ٹوپیاں چپٹی ہوتی تھیں۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔ اس سے پہلے کتاب الحج میں ٹوپیوں والی صحیح حدیث گزر چکی ہے۔

(1771)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ صَلّٰی جَابِرٌ فِی اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِیَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَی الْمِشْجَبِ ، فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّی فِی اِزَارٍ وَاحِدٍ ؟ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِکَ لِیَرَانِی اَحْمَقُ مِثْلُکَ وَاَیُّنَا کَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَ فِی رِوَایَةٍ ، قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ یَرَانِی الْجُهَّالُ مِثْلُکُمْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُصَلِّی کَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۵۲ ، ۳۷۰]۔

ترجمہ: حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ: حضرت جابر ؓ نے ایک مرتبہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھی جب کہ دوسرا کپڑا اسٹینڈ پر موجود تھا۔ کسی نے پوچھا کہ آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ ؓ نے فرمایا: میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تاکہ تیرے جیسا احمق دیکھ لے۔ ہم میں سے کس کے پاس نبی کریم ﷺ کے زمانے میں دو کپڑے ہوتے تھے؟ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں، میں نے نبی کریم ﷺ کو بھی اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(1772)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ الْقَوْمُ یَسْجُدُوْنَ عَلَی الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَیَدَاهُ فِی کُمِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری کتاب الصلوٰۃ باب :۲۳ السجود علی الثوب فی الشدۃ الحر]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان (شدید گرمی کی وجہ سے) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ آستینوں کے اندر ہوتے تھے۔

(1773)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ کَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَلَنْسُوَةٌ شَامِیَّةٌ وَفِی رِوَایَةٍ قَلَنْسُوَةٌ بَیْضَاءُ شَامِیَّةٌ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ۲۰۳]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شامی ٹوپی ہوا کرتی تھی، ایک روایت میں ہے کہ شام کی سفید ٹوپی ہوتی تھی۔

اَلْقُبْضَةُ فِی اللِّحْیَةِ سُنَّةٌ مُؤَکَّدَةٌ دُوْنَ الْاِفْرَاطِ وَالتَّفْرِیْطِ

ایک مٹھی داڑھی رکھنا سنت مؤکدہ ہے، افراط اور تفریط کے برعکس

(1774)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ ، وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰی لِحْیَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم :۵۸۹۲ ، مسلم حدیث رقم :۶۰۲، ابوداؤد حدیث رقم :۴۱۹۹ ، نسائی حدیث رقم:۵۲۲۶ ، مسند احمد حدیث رقم:۵۱۳۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی وافر مقدار میں رکھو اور مونچھوں کو چھوٹا کرو۔ (اس حدیث شریف کے راوی) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ کر فالتو داڑھی کاٹ دیتے تھے۔

(1775)۔وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ وَغَیْرِهٖ ؓ اَنَّهٗ ﷺ کَانَ کَثَّ اللِّحْیَةِ تَمْلَاُ صَدْرَهٗ رَوَاهُ فِی الشِّفَاءِ [الشفاء ۳۸/۱]۔ سیدنا حکیم ابن حزام ؓ هو المولود فی جوف الکعبة بالاتفاق

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام ؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ گھنی داڑھی مبارک والے تھے جو آپ ﷺ کے سینہ اقدس کو بھر دیتی تھی۔

(1776)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَاْخُذُ مِنْ لِحْیَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۷۶۲]۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی مبارک لمبائی اور چوڑائی میں تراشتے تھے۔

(1777)۔ وَعَنْ اَبِی حَنِیْفَةَ عَنِ الْهَیْثَمِ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ اَبَا قُحَافَةَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ وَلِحْیَتُهٗ قَدِ انْتَشَرَتْ ، قَالَ فَقَالَ لَوْ اَخَذْتُمْ وَاَشَارَ اِلٰی نَوَاحِی لِحْیَتِهٖ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِهٖ [مسند امام اعظم صفحة ۲۰۵]۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے حضرت ہیثم سے اور انہوں نے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو قحافہ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھی بکھری ہوئی تھی، وہ آدمی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے

فرمایا: کاش تم اسے کتر لو اور اپنے ہاتھ مبارک سے داڑھی کے اردگرد اشارہ فرمایا۔

(1778)۔ وَعَنْ اَبِی زُرْعَةَ قَالَ كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَقْبِضُ عَلٰى لِحيَتِهٖ ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَةِ رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ١٠٨/٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوزرعہ ؓ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوہریرہ ؓ اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ لیتے تھے اور جو فالتو ہوتی تھی اسے کاٹ ڈالتے تھے۔

(1779)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانُوا يُرَخِّصُونَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْقُبْضَةِ مِنَ اللِّحْيَةِ اَنْ يُؤْخَذَ مِنْهَا رَوَاهُ ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ [المصنف لابن ابی شیبة ١٠٩/٦]۔

ترجمہ:۔ حضرت حسن ؓ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان مٹھی سے زیادہ داڑھی کاٹ ڈالنے کی اجازت دیتے تھے۔

(1780)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَقْبِضُ عَلٰى لِحيَتِهٖ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحتَ الْقُبْضَةِ رَوَاهُ مُحَمَّد فِی كِتَابِ الْآثَارِ وَ قَالَ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَولُ اَبِی حَنِيفَةَ [کتاب الآثار حدیث رقم:٨٩٧ ، المصنف لابن ابی شیبة ١٠٩/٦]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ کر فالتو داڑھی کاٹ ڈالتے تھے۔ امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی امام اعظم ابوحنیفہ ؓ کا فیصلہ ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

بِيَانُ الشَّعْرِ وَالتَّرَجُّلِ

بال رکھنے اور کنگھی کرنے کا بیان

(1781)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:١٧٥٥، ابوداؤد حدیث رقم:٤١٨٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٦٣٥]۔ الحدیث حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کان کی لو سے زائد اور کندھوں سے کم ہوتے تھے۔

(1782)۔ وَعَنْ اَبِی قَتَادَةَ ؓ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِی جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الشعر باب اصلاح الشعر حديث رقم:٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے زلفیں رکھی ہوئی ہیں کیا میں ان میں کنگھی کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اپنی زلفوں کو سجا کے رکھو۔

(1783)۔ وَعَنْ عَطَاءِ بنِ يَسَارٍ ؓ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَسجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَأْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعرِهٖ وَلِحيَتِهٖ ، فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَيسَ هٰذَا خَيراً مِنْ اَنْ يَأْتِیَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَاَنَّهٗ شَيطٰنٌ رَوَاهُ مَالِك [موطا مالك كتاب الشعر باب اصلاح الشعر حديث رقم:٧]۔

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار ؓ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ہاتھ مبارک سے اسکی طرف اشارہ فرمایا: وہ آدمی سمجھ گیا کہ نبی کریم ﷺ مجھے بالوں کو درست کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ وہ چلا گیا اور بال ٹھیک کر کے واپس آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کیا یہ بہتر نہیں ہے بجائے اسکے کہ کسی آدمی کے بال اس طرح بکھرے ہوئے ہوں جیسا کہ وہ شیطان ہے۔

(1784)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ ، قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِیِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِیُّ [مسلم حدیث رقم:٥٥٥٩ ، بخاری حدیث رقم:٥٩٢٠، ٥٩٢١ ، ابوداؤد حدیث رقم:٤١٩٣ الیٰ ٤١٩٥ ، نسائی حدیث رقم:٥٠٤٨ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٦٣٧]۔

ترجمہ: حضرت عمر بن نافع اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے قزع سے منع فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے کہ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ قزع کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: بچے کے سر کا کچھ حصہ منڈا دیا جائے اور کچھ حصہ رہنے دیا جائے۔

(1785)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٥٨٨٥ ، ترمذی حدیث رقم:٢٧٨٤، ابو داؤد حدیث رقم:٤٠٩٧ ، ابن ماجة حدیث رقم:١٩٠٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔

بَيَانُ تَغْيِيرِ الشَّيْبِ

بڑھاپے کو تبدیل کرنے کا بیان

(1786)۔عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثُّغَامَةِ بَيَاضاً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْئٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم :٥٥٠٩، ابوداؤد حدیث رقم:٤٢٠٤]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ کو لایا گیا اور ان کا سر اور داڑھی جنگلی درخت کے پھول کی طرح سفید تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے کسی چیز سے تبدیل کر دو اور کالے رنگ سے بچو۔

(1787)۔وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ رَوَاهُ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ فِي مُسْنَدِهٖ وَالتِّرْمَذِي وَأَبُوْدَاؤد وَالنَّسَائِي [مسند امام اعظم صفحة ٢٠٤، ابوداؤد حدیث رقم: ٤٢٠٥، ترمذی حدیث رقم:١٧٥٣، نسائی حدیث رقم:٥٠٧٧ الیٰ ٥٠٨٢، مسند احمد حدیث رقم:٢١٣٦٥]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم بڑھاپے کو تبدیل کرتے ہو وہ حناء اور وسمہ ہے۔

(1788)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُوْنُ قَوْمٌ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤد وَالنَّسَائِي [ابوداؤد حدیث رقم:٤٢١٢، نسائی حدیث رقم:٥٠٧٥، مسند احمد حدیث رقم:٢٤٧٤]۔ صحیح الاسناد

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہمانے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم ہو گی جو اس کالے رنگ سے خضاب کرے گی جیسے کبوتروں کی گردنیں ہوتی ہیں، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

بَيَانُ الطِّيْبِ وَالدُّهْنِ وَالْكُحْلِ

خوشبو، تیل اور سرمہ کا بیان

(1789)۔عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاؤد[ابوداؤد حدیث رقم:٤١٦٢]۔

ترجمہ: حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شیشی ہوتی تھی جس میں سے آپ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

(1790)۔وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دُهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم:٣١٦٣]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ اپنے سر مبارک میں کثرت سے تیل لگایا کرتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک میں کثرت سے کنگھی کیا کرتے تھے اور بالوں پر اکثر کپڑا رکھتے تھے۔

(1791)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِي هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِي هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:١٧٥٧، ابن ماجة حدیث رقم:٣٤٩٩]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے پاس سرمہ دانی ہوتی تھی جس سے آپ ﷺ ہر رات دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ: قَالَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْمَا عَلَّمَ أَصْحَابَهٗ لَا تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَإِنَّهٗ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيْهُ [١٦٣/١ حدیث رقم:٧٦٧] وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْقَلَنْسُوَةِ السَّوْدَاءِ ، فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِيْهَا فَإِنَّهَا لِبَاسُ أَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيْهُ [١٦٢/١ حدیث رقم:٧٦٥] فَأَمَّا لُبْسُ السَّوَادِ لِلتَّقِيَّةِ فَلَا إِثْمَ فِيْهِ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيْهُ [١٦٣/١ حدیث رقم:٧٦٩] وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ وَفِي يَدِهٖ خَاتَمُ حَدِيْدٍ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيْهُ [١٦٤/١] وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا

طَهَّرَ اللّٰهُ يَداً فِيهَا حَلقَةُ حَدِيدٍ رَوَاهُ فِي مَن لَا يَحضُرهُ الفَقِيه [١٦٤/١ حديث رقم:٧٧٢]

روافض کی کتابوں سے :۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: کالا لباس مت پہنا کرو، یہ فرعون کا لباس ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس میں نماز مت پڑھ یہ دوزخیوں کا لباس ہے۔ مگر تقیہ کے لیے کالا لباس پہننے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی اپنے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز نہ پڑھے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ اس ہاتھ کو کبھی پاک نہ کرے جس میں لوہے کا کڑا ہو۔

كِتَابُ الطِّبِّ

طب کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَاكِياً عَنْ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيمَ: اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ [الشعرآء: ٨٠] اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قول حکایت فرمایا: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ وَ قَالَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ [بنی اسرائیل: ٨٢] اور فرمایا: ہم قرآن نازل کرتے ہیں جو شفا ہے۔ وَ قَالَ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ [النحل: ٦٩] اور فرمایا: اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔

(1792)۔قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِكُلِّ دَآءٍ دَوَاءٌ، فَاِذَا اُصِيبَ دَوَآءُ الدَّآءِ بَرِأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٧٤١، مسند احمد حديث رقم:١٤٦٠٩]۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر مرض کے لیے دوا ہے۔ جب دوا مرض تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ کے اذن سے شفا ہو جاتی ہے۔

بَابُ اُصُولِ الطِّبِّ وَتَشْخِيصِ الْمَرَضِ

طب کے اصول اور مرض کی تشخیص کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ [الانبياء: ٣٠] اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا۔ وَ قَالَ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ

[السجدة: ٨] اور فرمایا: پھر اللہ نے انسان کی نسل حقیر پانی کے نچوڑ سے جاری کی۔ وَ قَالَ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ [الصفت: ١١] اور فرمایا: ہم نے انہیں چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ وَ قَالَ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ [الحجر: ٢٦] اور فرمایا: بے شک ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا جو پہلے سیاہ بدبودار گارا تھی۔ وَ قَالَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ [الرحمن: ١٤] اور فرمایا: اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی سوکھی مٹی سے بنایا۔ وَ قَالَ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ [الحجر: ٢٩] اور فرمایا: جب میں اسے برابر کر دوں اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں۔ وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ [الحج: ٤٦] اور فرمایا: بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔ وَ قَالَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ [البلد: ٤] اور فرمایا: یقیناً ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا۔ (یعنی رحم میں پیدا کیا جو کبدی عضو ہے اور مشکل مقام ہے)۔

(1793)۔عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٤٠٩٤، بخاري حديث رقم:٥٢، ترمذي حديث رقم:١٢٠٥، ابن ماجة حديث رقم:٣٩٨٤]۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جسم میں ایک لوتھڑا ہوتا ہے۔ جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہوتا ہے۔ خبردار وہ لوتھڑا دل ہے۔

(1794)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَمِنْ اَيْنَ يَكُونُ الشِّبْهُ اِنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِيظٌ اَبْيَضُ، وَمَآءُ الْمَرْاَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ، فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَو سَبَقَ يَكُونُ مِنْهُ الشِّبْهُ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٧١٠، ابن ماجة حديث رقم:٦٠١، نسائي حديث رقم:٢٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بچے کی شبیہ کہاں سے بنتی ہے؟ مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا پیلا ہوتا ہے۔ جسکا پانی غالب آ جائے یا پہل کر جائے شبیہ اسی سے بنتی ہے۔

بَابُ الْمِعْدَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

معدہ اوراس کے متعلقات کا باب

(1795)۔عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمِعْدَةُ حَوضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوقُ اِلَيهَا وَارِدَةٌ ، فَاِذَا صَحَّتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالصِّحَةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمِعدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالسُّقْمِ رَوَاهُ الْبَيهَقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم :۵۷۹۶، المعجم الصغیر للطبرانی حدیث رقم: ۴۳۴۳]۔ قال الهیثمی فی مجمع الزوائد : فیه یحییٰ بن عبد اللّٰه البابلتی وهو ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معدہ بدن کا حوض ہے اور نالیاں اس کی طرف وارد ہوتی ہیں۔ جب معدہ صحت مند ہوتا ہے تو نالیاں صحت لے کر پھوٹتی ہیں اور جب معدہ خراب ہوتا ہے تو نالیاں بیماری لیکر پھوٹتی ہی۔

(1796)۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِی مِعًا وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِی سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَنَحوَهُ فِی مُسْلِمٍ [بخاری حدیث رقم:۵۳۹۳ ، مسلم حدیث رقم:۵۳۷۵]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

(1797)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اَنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِی بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِينَ يَوماً نُطْفَةً ، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم :۶۷۲۳ ، بخاری حدیث رقم :۳۲۰۸۔ ۳۳۳۲ ، ابوداؤد حدیث رقم :۴۷۰۸ ، ترمذی حدیث رقم:۲۱۳۷ ، ابن ماجة حدیث رقم:۷۶]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی اور آپ سچے اور تصدیق شدہ ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی شکل میں رہتی ہے، پھر اتنا ہی عرصہ جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اتنا ہی عرصہ گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔

(1798)۔وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَئَلَهَا بِمَا

تَسْتَمْشِينَ؟ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ ، قَالَ حَارٌّ جَارٌّ ، قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَاءِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْ اَنَّ شَيْئاً كَانَ فِيهِ الشِّفَآءُ مِنَ الْمَوتِ لَكَانَ فِی السَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ۲۰۸۱ ، ابن ماجة حدیث رقم: ۳۴۶۱]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم دست کس چیز سے لیتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ شبرم سے۔ فرمایا گرم ہے تیز ہے۔ فرماتی ہیں کہ پھر میں سنا سے دست لیتی تھی۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔

(1799)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اشكمت درد ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شِفَآءً رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۳۴۵۸]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟ (یہ فارسی میں فرمایا)۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا: اٹھ نماز پڑھ بے شک نماز میں شفا ہے۔

بَابُ الْعِلَاجِ بِالْغَذَآءِ

غذا سے علاج کا باب

(1800)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم:۲۰۸۴]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کھانا رکھ دیا جائے تو اپنے جوتے اتار دو۔ یہ تمہارے پاؤں کے لیے راحت کا سبب ہے۔

(1801)۔ وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّیَ حَتّٰی تَذْهَبَ فَورُهُ وَدُخَانُهٗ ، وَتَقُولُ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِی [سنن الدارمی حدیث رقم: ۲۰۵۱]۔

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان کے پاس ثرید لایا جاتا تھا تو آپ حکم دیتی تھیں اور اسے ڈھانپ دیا جاتا تھا حتیٰ کہ اس کی حدت اور دھواں ختم ہو جاتا تھا۔ اور آپ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں بہت برکت ہوتی ہے۔

(1802)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ [ابوداؤد حدیث رقم:۳۷۸۳]۔ قال ابو داؤد ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سب سے پسندیدہ کھانا روٹی کا ثرید تھا اور حیس (کھجور، گھی اور ستو سے تیار شدہ) کا ثرید تھا۔

(1803)۔ وَعَنْ سَهْلٍ ؓ قَالَ كَانَتْ فِيْنَا اِمْرَاَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبِعَاءٍ فِيْ مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِيْ قِدْرٍ، ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قُبْضَةً مِنْ شَعِيْرٍ تَطْحَنُهَا، فَتَكُوْنُ اُصُوْلُ السِّلْقِ عَرْقَهُ، وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ، وَكُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۹۳۸]۔

ترجمہ: حضرت سہل ؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک خاتون ہوا کرتی تھیں۔ وہ بدھ کے دن چقندر کو اپنے کھیت میں دبا دیتی تھیں۔ جب جمعہ کا دن آتا تو چقندر کی جڑھیں کاٹ کر ہانڈی میں ڈال دیتی تھیں، پھر اس پر ایک مٹھی جو کی ڈال دیتی تھیں اور اسے گھوٹتی تھیں تو چقندر کی جڑھیں اس کا شوربا بن جاتی تھیں۔ جب ہم جمعہ کی نماز سے واپس آتے تھے تو انہیں سلام کرتے تھے۔ وہ ہمیں یہ کھانا پیش کرتی تھیں اور ہم اسے چاٹ کھاتے تھے۔ ہم جمعہ کے دن اس کے کھانے کی تمنا کرتے تھے۔

(1804)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ التَّلْبِيْنَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۵۷۶۹، بخاری حدیث رقم:۵۶۸۹]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ آپ مریض کے لیے اور خفقان والے کے لیے خالی پیٹ تلبین تجویز فرماتی تھیں، اور فرمایا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: تلبین مریض کے دل کو مضبوط کرتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔ (تلبین سے مراد جو کے آٹے کا پتلا حلوہ ہے جسے پانی میں پکایا جائے اور اتارتے وقت معمولی سا دودھ ڈال دیا جائے اور میٹھے کی جگہ شہد ڈالا جائے)۔

(1805)۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:۱۸۹۵]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میٹھا اور ٹھنڈا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

(1806)۔ وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۵۷۵۵، بخاری حدیث رقم:۳۲۶۳]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: بخار جہنم کے سانس لینے سے ہوتا ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(1807)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَلشِّفَاءُ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۵۶۸۰، ابن ماجة حدیث رقم:۳۴۹۱]۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: شفا شہد میں اور پچھنے لگوانے میں ہے۔

(1808)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [بخاری حدیث رقم:۵۶۱۴]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو حلوا اور شہد پسند تھا۔

(1809)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ؓ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَخِيْ يَشْتَكِيْ بَطْنَهُ، فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ اَتَاهُ، فَقَالَ فَقَدْ فَعَلْتُ، فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ، اِسْقِهِ عَسَلًا، فَسَقَاهُ فَبَرَاَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:۵۷۷۰، بخاری حدیث رقم:۵۶۸۴، ترمذی حدیث رقم:۲۰۸۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کا پیٹ خراب ہو گیا ہے۔ فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر دوسری بار آیا۔ فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر تیسری بار آیا۔ فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر آیا اور عرض کیا میں نے بار بار شہد پلایا ہے۔ فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ بولا ہے، اسے شہد پلاؤ۔ اس نے جا کر پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

(1810)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:۳۴۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہر ماہ میں تین دن شہد چاٹ لیا

اسے کوئی بڑا مرض نہیں لگے گا۔

(1811)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ، الْعَسَلُ وَالْقُرْآنُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٤٥٢]۔ قال ابن حجر الصحيح وقفه على ابن مسعود ؓ

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو شفاؤں کو لازم پکڑو۔ شہد اور قرآن۔

(1812)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حديث رقم:٣٣٤٦]۔ صحيح وشاهده في مسلم والبخاري (بخاري حديث رقم:٦٤٥٤)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

(1813)۔ وَعَنِ ابْنَي بُسْرِ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗدَ [ابوداؤد حديث رقم:٣٨٣٧، ابن ماجة حديث رقم:٣١٣٤]۔ صحيح فيه عن ابني بسر يقال اسمهما عبد الله وعطية

ترجمہ: حضرت ابن بسر سلمی کے دو بیٹے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے مکھن اور کھجور پیش کیے۔ آپ مکھن اور کھجور کو پسند فرماتے تھے۔

(1814)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيْئَ بِمَرَقَةٍ فِيْهَا دُبَّاءٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ، وَيُعْجِبُهُ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ، جَعَلْتُ اُلْقِيْهِ اِلَيْهِ وَلَا اَطْعَمُهُ، فَمَا زِلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٣٢٦، بخاري حديث رقم:٢٠٩٢، ٥٣٧٩، ٥٤٢٠، ٥٤٣٣، ٥٤٣٥، ٥٤٣٦، ٥٤٣٧، ٥٤٣٩، ابو داؤد حديث رقم:٣٧٨٢]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ گیا۔ آپ ﷺ کے سامنے شوربہ لایا گیا جس میں کدو تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس میں سے کدو کھاتے تھے اور آپ کو اچھا لگتا تھا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں اسے آپ ﷺ کی طرف بڑھانے لگ گیا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ اس کے بعد مجھے کدو ہمیشہ کے لیے پسند ہو گیا۔

(1815)۔ وَعَنْ طَلْحَةَ عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ، قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٣٥٣، ابوداؤد حديث رقم:٣٨٢١، ترمذی حديث رقم:١٨٣٩، نسائی حديث رقم:٣٧٩٦، ابن ماجة حديث رقم:٣٣١٧]۔

ترجمہ: حضرت طلحہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات اللہ کے نبی ﷺ سے سنی تو میں سرکے سے محبت کرنے لگا۔ اور جب سے میں نے یہ بات حضرت جابر ؓ سے سنی تو میں سرکہ سے محبت کرنے لگا۔

(1816)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ، يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٣٣٧]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کوئی کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ اے عائشہ! جس گھر میں کوئی کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی۔

(1817)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حديث رقم:٥٣٣٠، بخاري حديث رقم:٥٤٤٠، ابوداؤد حديث رقم:٣٨٣٥، ابن ماجة حديث رقم:٣٣٢٥، سنن الدارمي حديث رقم:٢٠٦٢، مسند احمد حديث رقم:١٧٤٦، ترمذی حديث رقم:١٨٤٤]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجوروں کے ساتھ ککڑی ملا کر کھاتے دیکھا۔

(1819)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ، وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَرَوَى الْبُخَارِي جُزْءَ الْكَمْاَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ ؓ [ترمذی حديث رقم:٢٠٦٦، سنن الدارمي حديث رقم:٢٨٤١، مسند احمد حديث رقم:٨٠٢٢، وروى البخاري جزء الكماة حديث رقم:٤٤٧٨]۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت سے ہے۔ اس میں زہر سے شفا ہے۔ کھمبی من سے ہے اور اس میں آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

(1820)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:١٨٤٣، ابوداؤد حدیث رقم:٣٨٣٦]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کھجوروں کے ساتھ تربوز ملا کر کھاتے تھے۔

(1821)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الثُّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:١٨٠٨، ابوداؤد حدیث رقم:٣٨٢٨]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پکائے بغیر لہسن کھانے سے منع فرمایا۔

(1822)۔ وَعَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَعُوا الْعَشَاءَ وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ تَمْرٍ، فَاِنَّ تَرْكَهٗ يُهْرِمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:٣٣٥٥]۔

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کا کھانا ترک مت کرو خواہ ایک مٹھی کھجوریں ہی سہی۔ اسے ترک کرنے سے بڑھاپا آتا ہے۔

(1823)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ شِفَاءُ عِرْقِ النِّسَاءِ اَلْيَةُ شَاةٍ اَعْرَابِيَّةٍ، تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيْقِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ [ابن ماجة حدیث رقم:٣٤٦٣]۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عرق النساء کا علاج دیہاتی بکری کی پچھلی ران ہے۔ اسکی یخنی نکال لی جائے پھر اسکے تین حصے کر لیے جائیں پھر ہر روز خالی پیٹ پی جائے۔

(1824)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ مَا رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهٗ رَجُلَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [ابوداؤد حدیث رقم: ٣٧٧٠، ابن ماجة حدیث رقم:٢٤٤]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی ٹیک لگا کر کھانا کھاتے نہیں دیکھا گیا۔ نہ ہی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے دو آدمی چلتے تھے۔

بَابُ الْعِلَاجِ بِالدَّوَاءِ

دوا سے علاج کا باب

(1825)۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [ابوداؤد حدیث رقم:٣٨٧٤]۔ قال المنذری فی اسناده اسماعیل بن عیاش، وفیه مقال بقیة رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت ابودرداء ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرام چیز سے علاج مت کرو۔

(1826)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ، وَالسَّامُ الْمَوْتُ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْنِيْزُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:٥٧٦٦، بخاری حدیث رقم:٥٦٨٨، ترمذی حدیث رقم:٢٠٤١، ابن ماجة حدیث رقم:٣٤٤٧، مسند احمد حدیث رقم:٧٣٠٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کالے دانے میں سام کے سوا ہر مرض کا علاج ہے اور سام سے مراد موت ہے۔ اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

(1827)۔ وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ، يُسْتَعَطُ بِهٖ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهٖ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [مسلم حدیث رقم:٥٧٦٤، بخاری حدیث رقم:٥٦٩٢، ابن ماجة حدیث رقم:٣٤٦٢، ابوداؤد حدیث رقم:٣٨٧٧]۔

ترجمہ: حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عود ہندی کو لازم پکڑو۔ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ گلے کے درد میں اس کا سعوط لیا جائے اور ذات الجنب میں اس کا لیپ کیا جائے۔

(1828)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ﷺ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَتَدَاوٰى عَنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ وَذَاتُ الْجَنْبِ السِّلُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [ترمذی حدیث رقم:٢٠٧٩]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ذات الجنب کا علاج قسط بحری اور زیتون

سے کرنے کا حکم دیا۔ذات الجب سے مراد سل ہے۔

(1829)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يُجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ[ابن ماجة حديث رقم:٣٤٩٥]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اثمد کو لازم پکڑو۔ یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

(1830)۔وَعَنْ سَلْمَةَ خَادِمَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللّٰہِ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِي اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَمِثْلُهٗ فِي ابْنِ مَاجَةَ وَزَادَ وَلَا شَوْكَةٌ[ترمذی حديث رقم:٢٠٥٤ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٥٠٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت سلمہ جو نبی کریم ﷺ کی خادمہ ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کوئی زخم آتا یا چوٹ لگتی تو آپ مجھے حکم دیتے کہ اس پر مہندی رکھو۔

(1831)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِی ؓ قَالَ جُرِحَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لَايَزِيْدُ الدَّمَ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَاَحْرَقَتْهَا حَتّٰى اِذَا صَارَتْ رُمَاداً اَلْزَمَتْهُ الْجُرْحَ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ[ابن ماجة حديث رقم:٣٤٦٤]۔ وَمَرَّ بَيَانُ السَّنَا وَالسِّوَاكِ

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ احد کے دن زخمی کر دیے گئے اور آپ ﷺ کے دو دانت مبارک شہید کر دیے گئے۔ آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود کو توڑ دیا گیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علیؓ آپ ﷺ پر ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمۃ الزہراء نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون میں اضافہ ہی ہو رہا ہے تو آپ نے بوری کا ایک ٹکڑا پکڑا اور اسے جلایا حتیٰ کہ وہ راکھ بن گیا۔ اسے زخم پر چپکا دیا تو خون رک گیا۔ اس سے پہلے سنا اور مسواک کا بیان گزر چکا ہے۔

(1832)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْعَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً ، وَاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِم[مسلم حديث رقم:٥٣٤١]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونچی عجوہ میں شفا ہے۔ اس کا صبح سویرے کھانا زہر کا تریاق ہے۔

(1833)۔وَعَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَعَهٗ عَلِيٌّ ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ يَاْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهٗ يَاْكُلُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ لِعَلِيٍّ ، مَهْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ ، قَالَتْ فَجَعَلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سِلْقاً وَشَعِيْراً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ اَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ [مسند احمد حديث رقم :٢٧١١٦، ابو داؤد حديث رقم:٣٨٥٦ ، ترمذی حديث رقم:٢٠٣٧، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٤٢]۔ الحديث حسن

ترجمہ: حضرت اُمِ منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علیؓ تھے۔ ہماری کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان میں سے کھانے لگے اور حضرت علیؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے علی رک جا تمہیں کمزوری ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے چقندر اور جو پکائے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی اس میں سے کھاؤ۔ یہ تمہاری طبیعت کے موافق ہے۔

(1834)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد وَالنَّسَائِي [ابو داؤد حديث رقم :٤٥٨٦ ، نسائی حديث رقم:٤٨٣٠ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٤٦٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے طبابت کی اور وہ طب نہیں جانتا تھا تو وہ نقصان کا ذمہ دار ہے۔

(1835)۔وَعَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرآنُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ[ابن ماجة حديث رقم:٣٥٣٣]۔

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر دوا قرآن ہے۔

بَابُ الرُّقْيَةِ

دم کرنے کا باب

(1836)۔عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ ؓ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا

رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِى ذٰلِكَ؟ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَىَّ رُقَاكُمْ ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٧٣٢ ، ابو داؤد حديث رقم:٣٨٨٦]۔

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی ؓ فرماتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اپنے دم میرے سامنے پیش کرو۔دم کرانے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

(1837)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَ النَّبِىُّ ﷺ اَنْ نَسْتَرْقِىَ مِنَ الْعَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى [مسلم حديث رقم : ٥٧٢٠، ٥٧٢٢، بخارى حديث رقم:٥٧٣٨ ، ابن ماجة حديث رقم:٣٥١٢ ، مسند احمد حديث رقم:٢٤٣٩٩]۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم نظر کا دم کرائیں۔

(1838)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ، اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَئٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِم [مسلم حديث رقم:٥٧٠٢ ، ترمذى حديث رقم:٢٠٦٢]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے۔اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے نکل سکتی تو نظر آگے نکل جاتی۔جب تم لوگوں سے غسالہ مانگا جائے تو غسالہ کر کے دیا کرو۔

(1839)۔وَعَنْ اَبِى اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخْبَاَةٍ، فَلُبِطَ سَهْلٌ ، فَاُتِىَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَ اللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهٗ ، فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُونَ لَهٗ اَحَداً؟ قَالُوا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ ، قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامِراً فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ ؟ اَلَّا بَرَّكْتَ ؟ اِغْتَسِلْ لَهٗ فَغَسَلَ عَامِرٌ وَجْهَهٗ وَ يَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَ رُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِى قَدَحٍ ، ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ مَاجَةَ [موطا امام مالك كتاب العين حديث رقم:٢، ابن ماجة حديث رقم:٣٥٠٩ ، مسند احمد حديث رقم:١٥٩٨٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن ربیعہ نے مجھے غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: میں نے آج جیسا نہ دن دیکھا ہے اور ایسی خوبصورت کھال۔راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سہل گر پڑے۔انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سہل بن حنیف کے لیے کچھ چارہ کریں۔اللہ کی قسم وہ تو سر بھی نہیں اٹھاتے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا کسی پر اسے نظر لگانے کا شبہ ہے؟ عرض کرنے لگے ہم عامر بن ربیعہ کو موردِ الزام سمجھتے ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عامر کو بلوایا اور ان پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کیوں کرتا ہے؟ کیا تم نے اسے برکت کی دعا نہیں دی تھی؟ اس کے لیے دھو دے۔ حضرت عامر نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، پاؤں کے اطراف اور اپنے تہبند کا اندرونی حصہ ایک پیالے میں دھو کر دیا۔پھر وہ ان پر ڈالا گیا تو حضرت سہل لوگوں کے ساتھ یوں چلنے لگے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

(1840)۔وَعَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ اَنَّ نَاساً مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوا فِى سَفَرٍ ، فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ ، فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيْغٌ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ ، فَاَتَاهُ ، فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ ، فَاُعْطِىَ قَطِيْعاً مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا وَ قَالَ حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَى النَّبِىَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ ، فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ اللّٰهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، فَتَبَسَّمَ وَ قَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ؟ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِى بِسَهْمٍ مَعَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِى وَاللَّفْظُ لِمُسْلِم وَفِى الرُّقْيَةِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ وَفِى الْبُخَارِى اَنَّهٗ قَالَ مَا اَنَا بِرَاقٍ حَتّٰى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلاً ، فَصَالَحُوهُمْ عَلٰى قَطِيْعٍ مِنَ الْغَنَمِ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ ، اِقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِى مَعَكُمْ سَهْماً فَضَحِكَ النَّبِىُّ ﷺ [مسلم حديث رقم:٥٧٣٣ ، بخارى حديث رقم:٥٧٤٩ ، ترمذى حديث رقم:٢٠٦٣، ٢٠٦٤، ابن ماجة حديث رقم:٢١٥٦]۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ سفر پر تھے۔وہ عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے۔انہوں نے ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا۔انہوں نے مہمان ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔انہوں نے پوچھا کیا تم لوگوں میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔صحابہ میں سے ایک آدمی نے کہا ہاں۔وہ ان کے پاس گئے اور اسے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم فرمایا تو آدمی ٹھیک ہو گیا۔انہیں بکریوں کا ایک گلہ دیا گیا۔انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا جب تک رسول اللہ ﷺ سے اس کی بابت پوچھ نہ لیں۔وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ کو ساری بات بتائی۔عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی قسم میں نے صرف فاتحۃ الکتاب سے دم کیا تھا۔آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ دم ہے؟ پھر فرمایا: ان

سے بکریاں وصول کرلو اور ان میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔

دم کے بارے میں کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ صحابی نے فرمایا: میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اس کا ہدیہ طے نہ کرو۔ انہوں نے ان سے بکریوں کے ایک گلے پر طے کرلیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔ بکریاں آپس میں تقسیم کرلو اور ان میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔ نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔

(1841)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ وَكَتَبَهَا فِي صَكٍّ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ أَبُودَاوُد وَالتِّرْمَذِي وَاللَّفْظُ لَهُ [ابوداؤد حدیث رقم:٣٨٩٣، ترمذی حدیث رقم:٣٥٢٨، مسند احمد حدیث رقم:٦٧٠٥]۔ قال الترمذی حسن غریب

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو کہے "میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے کامل کلمات کے ذریعے اس کے غضب اور سزا سے اور اسکے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کی چھیڑ خوانی سے اور اس سے کہ وہ حاضر ہوں" وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کی اولاد میں سے جو بالغ ہوجاتا اور جو بالغ نہ ہوتا اسے آپ یہی دعا سکھاتے تھے اور اسے ایک کاغذ پر لکھتے تھے پھر اسے اس کے گلے میں لٹکاتے تھے۔

(1842)۔ وَعَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ فِي عُنُقِهَا التَّعْوِيذُ أَوِ الْكِتَابُ، قَالَ إِنْ كَانَ فِي أَدِيمٍ فَلْتَنْزِعْهُ وَإِنْ كَانَ فِي قَصَبَةٍ مُصَاغَةٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَتْ وَضَعَتْ وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَفْعَلْ، قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الدَّارِمِي [سنن الدارمی حدیث رقم:١١٧٧]۔

ترجمہ: حضرت عطاء تابعی سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو حائضہ ہو اور اس کے گلے میں تعویذ یا تحریر ہو تو فرمایا: اگر وہ چمڑے میں ہو تو اسے اتار دے اور اگر چاندی کے پترے پر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اگر چاہے تو رکھ دے اور اگر چاہے تو نہ رکھے۔ حضرت عبداللہ سے پوچھا گیا کہ آپ کا یہی فیصلہ ہے؟ فرمایا: ہاں۔

کِتَابُ جَوَاهِرِ الْحِكَمِ

حکمت کے موتیوں کی کتاب

(1843)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي [مسلم حدیث رقم:٧٤٩٨، بخاری حدیث رقم:٦١٣٣، ابوداؤد حدیث رقم:٤٨٦٢، ابن ماجة حدیث رقم:٣٩٨٢، مسند احمد حدیث رقم:٨٩٥٠]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک سوراخ میں سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

(1844)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلْأَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٢٠١٢]۔ وقال غریب

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔

(1845)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي [ترمذی حدیث رقم:٢٠٣٣، مسند احمد حدیث رقم:١١٦٦٧، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٤٦٤٨]۔ قال الترمذی حسن غریب

ترجمہ: حضرت ابو سعید ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حلم والا نہیں سوائے لغزش والے کے اور کوئی حکیم نہیں سوائے تجربہ کار کے۔

(1846)۔ وَعَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِي، قَالَ خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ فَإِنْ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَامْضِهِ وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ [شرح السنة حدیث رقم:٣٦٠٠]۔ فیه ابان وهو متروک

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مجھے وصیت فرمائیں۔ فرمایا: کام کو تدبیر سے ہاتھ ڈال اور تم دیکھو کہ اسکے انجام میں بہتری ہے تو اسے کر گزرو اور اگر اس میں نقصان کا ڈر محسوس کرو تو ترک کر جاؤ۔

(1847)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِي

[ترمذی حدیث رقم:۲۸۲۲]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

(1848)۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ[ابو داؤد حدیث رقم:۴۸۸۸]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاویہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگوں کے بھید کی جستجو کرو گے تو انہیں تنفر کردو گے۔

(1849)۔ وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ؓ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ[شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم:۴۶۴۶ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۲۱۸]۔ ضعیف ولہ طرق بعضھا اشد ضعفا من بعض فلا یصلح تحسینہ

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تدبیر جیسی کوئی عقل نہیں، زبان پر قابو جیسا کوئی ورع نہیں، اچھے اخلاق جیسا کوئی حسب نہیں۔

(1850)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِيْمَانِ[شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم:۶۵۶۸]۔ الحدیث ضعیف جداً

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ میں میانہ روی آدھی معاشیات ہے اور لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا آدھی عقل ہے اور سوال کا سلیقہ آدھا علم ہے۔

(1851)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰی ، اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:۳۴۸۳ ، ۳۴۸۴ ، ۶۱۲۰ ، ابوداؤد حدیث رقم:۴۷۹۷ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۱۸۳ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۷۰۹۴]۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگلی نبوتوں کے کلام سے جو کچھ لوگوں نے پایا اس میں سے یہ تھا کہ "اگر تجھے حیاء نہیں تو جو چاہے کرتا رہ"۔

(1852)۔ وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ؓ قَالَ سَئَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ ، قَالَ ، اَلْبِرُّ

حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِی صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ [مسلم حدیث رقم: ۶۵۱۶ ، ۶۵۱۷ ، ترمذی حدیث رقم:۲۳۸۹ ، سنن الدارمی حدیث رقم:۲۷۹۱ ، مسند احمد حدیث رقم: ۱۷۶۵۱]۔

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چھپے اور تو نہ چاہے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔

(1853)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْغِنٰی عَنْ كَثْرَتِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم: ۲۴۲۰ ، بخاری حدیث رقم:۶۴۴۶ ، ترمذی حدیث رقم:۲۳۷۳ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۱۳۷ ، مسند احمد حدیث رقم:۷۵۷۲ ، ۸۱۹۴]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امیری زیادہ دولت سے نہیں ہوتی بلکہ امیری دل کی امیری ہے۔

(1854)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِزْهَدْ فِی الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ رَوَاهُ التِّرْمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ[ابن ماجۃ حدیث رقم:۴۱۰۲]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت رکھے گا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جا، لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

(1855)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِی كُلٍّ خَيْرٌ ، اِحْرِصْ عَلٰی مَا يَنْفَعُكَ ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزْ ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّی فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا ، وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ[مسلم حدیث رقم:۶۷۷۴ ، ابن ماجۃ حدیث رقم:۷۹ ، مسند احمد حدیث رقم: ۸۸۵۰]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مضبوط مومن اللہ کے ہاں کمزور مومن سے زیادہ اچھا اور محبوب ہے۔ ویسے دونوں اچھے ہیں۔ اپنے فائدے کے کام کی کوشش کر اور اللہ سے مدد مانگ اور سستی نہ کر۔ اگر تجھے کوئی نقصان دہ چیز پیش آجائے تو مت کہہ کہ اگر میں ایسے کرتا تو ایسے ہوتا، بلکہ کہہ: اللہ نے مقدر کیا تھا اور جو اس نے چاہا وہ کردیا۔ کاش کے لفظ سے شیطانی عمل کا دروازہ کھلتا ہے۔

(1856)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ

تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصاً وَتَرُوحُ بِطَاناً رَوَاهُ التِّرْمَذِى وَابْنُ مَاجَةَ[ترمذی حدیث رقم:٢٣٤٤ ، ابن ماجة حدیث رقم:٤١٦٤ ، مسند احمد حدیث رقم:٢٠٦]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم لوگ اللہ پر توکل کرو جس طرح توکل کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور رج کے آتے ہیں۔

(1857)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد[ابوداؤد حدیث رقم:٤٨٤٢]۔ مرسل صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق پیش آؤ۔

(1858)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ، اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوٗد وَالتِّرْمَذِى[مسند احمد حدیث رقم:٩١٤٢، ابوداؤد حدیث رقم:٤٧٩٠، ترمذی حدیث رقم:١٩٦٤]۔ قال الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مومن بھولا اور مہربان ہوتا ہے اور کافر چالباز اور مکار ہوتا ہے۔

(1859)۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ حُبُّكَ الشَّیْءَ يُعْمِی وَيُصِمُّ رَوَاهُ اَبُو دَاوٗد[ابوداؤد حدیث رقم:٥١٣٠، مسند احمد حدیث رقم:٢١٧٥١ ، ٢٧٦١٦]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو درداء ؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی چیز کی محبت تجھے اندھا بھی کر دیتی ہے اور بہرہ بھی۔

(1860)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِى وَالدَّارِمِی[مسند احمد حدیث رقم:٦٤٨٨ ، ٦٦٦٣ ، ترمذی حدیث رقم:٢٥٠١، دارمی حدیث رقم:٢٧١٥ ، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٤٩٨٣]۔ صحیح غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو خاموش رہا نجات پا گیا۔

(1861)۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ وَالتِّرْمَذِى عَنْهُمَا[موطا امام مالك ، كتاب حسن الخلق حدیث رقم:٣ ، ابن ماجة حدیث رقم:٣٩٧٦ ، ترمذی حدیث رقم:٢٣١٧ ، ٢٣١٨ ، مسند احمد حدیث رقم:١٧٤٢]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی بن حسین ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو ترک کر دے جس سے اس کا تعلق نہیں۔

(1862)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْراً رَوَاهُ الْبُخَارِی[بخاری حدیث رقم:٥١٤٦ ، ٥٧٦٧ ، ترمذی حدیث رقم:٢٠٢٨، ابوداؤد حدیث رقم:٥٠٠٧]۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

(1863)۔ وَعَنْ يَعْلٰى ؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ[مسند احمد حدیث رقم:١٧٥٧٦، ابن ماجة حدیث رقم:٣٦٦٦]۔

ترجمہ: حضرت یعلی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اولاد بخیل اور بزدل بنا دیتی ہے۔

(1864)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ ؓ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰی مَا لَا يُرِيْبُكَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِى[مسند احمد حدیث رقم:١٧٢٨، ترمذی حدیث رقم:٢٥١٨، نسائی حدیث رقم:٥٧١١ ، سنن الدارمی حدیث رقم:٢٥٣٥]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی: جو چیز یقینی ہو اسکے مقابلے پر اس چیز کو ترک کر دے جو تجھے شک میں ڈالے۔ پس بے شک سچائی اطمینان فراہم کرتی ہے اور جھوٹ شک میں ڈالتا ہے۔

(1865)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً رَوَاهُ التِّرْمَذِى [ترمذی حدیث رقم:٢٤٥٣]۔ وقال حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک عروج ہے اور ہر عروج کو زوال ہے۔

(1866)۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ رَوَاهُ اَبُو نُعَيْمٍ فِی الْحُلْيَةِ[حلية الاولياء ٨٦/٦]۔ اسناده صحیح وله شاهد

ترجمہ: حضرت ابو درداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رزق بندے کو اس طرح تلاش

کرتا ہے جیسے اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔

(1867)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٦٦٤٣، بخاری حدیث رقم:٦١١٤، ابوداؤد حدیث رقم:٤٧٧٩، مسند احمد حدیث رقم:٧٢٣٨]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاقتور وہ نہیں جو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(1868)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَایَنَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حدیث رقم:٢٤٥١]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنی ہوئی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں ہوتی۔

(1869)۔ وَعَنْ عُمَرَ ؓ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِی نَفْسِهٖ صَغِیْرٌ وَفِی اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِی اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَفِی نَفْسِهٖ كَبِیْرٌ، حَتّٰی لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِیْمَان [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:٨١٤٠]۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق ؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! عاجزی اختیار کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کی خاطر عاجزی اختیار کی اللہ نے اسے بلند کر دیا۔ وہ لوگوں میں اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے مگر لوگوں کی نظر میں عظیم ہوتا ہے اور جس نے تکبر کیا اللہ نے اسے گرا دیا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوتا ہے اور اپنے خیال میں بڑا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ لوگوں کی نظروں میں خنزیر اور کتے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

(1870)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ یَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْكُرِ اللّٰهَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِی [مسند احمد حدیث رقم:٧٥٢١، ترمذی حدیث رقم:١٩٥٥]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی ناشکرا ہے۔

(1871)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰی بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ یُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاهُ

مُسْلِم [مسلم حدیث رقم:٧، ابوداؤد حدیث رقم:٤٩٩٢]۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنائی بات آگے کرتا رہے۔

(1872)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْكَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ صَدَقَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِی [بخاری حدیث رقم:٢٩٨٩]۔

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اچھا بول بھی صدقہ ہے۔

(1873)۔ وَعَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُرْحَمُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:٦٠٣٠، بخاری حدیث رقم:٧٣٧٦، ترمذی حدیث رقم:١٩٢٢، مسند احمد حدیث رقم:١٩١٩٤]۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(1874)۔ وَعَنْ بُرَیْدَةَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ اِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا رَوَاهُ اَبُو دَاؤد [ابوداؤد حدیث رقم:٥٠١٢]۔ فیه من لا یعرف و الا فصحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بعض علم بھی جہالت ہوتے ہیں۔

(1875)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ، قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَاشِرَ عَشَرَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، مَنْ اَكْیَسُ النَّاسِ وَاَحْزَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِّلْمَوْتِ، وَاَشَدُّهُمْ اِسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ، اُولٰٓئِكَ هُمُ الْاَكْیَاسُ، ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْیَا وَكَرَامَةِ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِی فِی الْاَوْسَطِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث رقم:٦٤٨٨]۔ اخرجه فی الصغیر ایضا ونقله الهیثمی فی مجمع الزوائد، اسناده صحیح الا قال الهیثمی فیه محمد بن علی بن شیبة المصری لم اجده

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دسویں مہینے کی دس تاریخ کو حاضر ہوا، آپ کے پاس انصار میں سے ایک آدمی حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا نبی اللہ! سب لوگوں سے زیادہ سمجھدار اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ فرمایا: جو شخص اُن میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہو اور سب سے زیادہ موت کیلئے تیار ہو اس سے پہلے کہ موت نازل ہو، وہی لوگ سب سے زیادہ سمجھدار ہیں، وہی دنیا کا شرف اور آخرت کی کرامت پا گئے ہیں۔

(1876)۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ رَوَاهُ

مُسْلِم وَالْبُخَارِی [مسلم حدیث رقم:۱۱۶۸، بخاری حدیث رقم:۲۹۷۷، نسائی حدیث رقم:۳۰۸۷، مسند احمد حدیث رقم:۷۶۰۲]۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جامع کلام دے کر بھیجا گیا ہے۔

(1877)۔ وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ ؓ قَالَ دَخَلْتُ عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ اِلیٰ اَنْ قَالَ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصِنِی، قَالَ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْیَنُ لِاَمْرِکَ کُلِّهٖ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ عَلَیْکَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِکْرٌ لَکَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَکَ فِی الْاَرْضِ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ عَلَیْکَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَکَ عَلیٰ اَمْرِ دِیْنِکَ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ اِیَّاکَ وَکَثْرَةَ الضِّحْکِ فَاِنَّهٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، قُلْتُ زِدْنِی، قَالَ لِیَحْجُزْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِکَ رَوَاهُ الْبَیْهَقِی فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ [شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:۴۹۴۲]۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آگے آپ نے لمبی حدیث بیان فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ چیز تمام معاملات کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر لازم پکڑ، یہ تیرے لیے آسمان میں ذکر کا سبب ہے اور زمین میں تیرے لیے نور ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: دیر تک خاموش رہا کرو۔ یہ چیز شیطان کو بھگانے والی ہے اور تیرے دینی معاملات میں تیری مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو، زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈر۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: جو کچھ تو اپنے بارے میں جانتا ہے وہ تجھے لوگوں کے خلاف بولنے سے روکے رکھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلیٰ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَجَمِیْعِ رُوَاةِ اَحَادِیْثِ هٰذَا الْکِتَابِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضیٰ وَ عَلَیْنَا مَعَهُمْ اِلیٰ یَوْمِ الْحِسَابِ اِنَّکَ اَنْتَ الْکَرِیْمُ الْوَهَّابُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

... فہرست مضامین ...